صحیح مسلم
اردو
سوم
ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفیٰ ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ ومختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

سلسلہ مطبوعات دار العلم نمبر 203

نام کتاب	:	صحیح مسلم (اردو)
تالیف	:	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
ترجمہ	:	پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
جلد	:	سوم
ناشر	:	دار العلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	جنوری ۲۰۱۵ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ ممبئی

دار العلم ممبئی
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

کتاب النکاح — 3398 (1400) ☆ کتاب الامارۃ—4971 (1928)

3

تالیف: ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی — مولانا محمد آصف رشید

مولانا عمار فاروق سعیدی — حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دار العلم ممبئی

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین (جلد سوم)

١٦ كتاب النكاح — نکاح کے احکام و مسائل — 27

١٩ - كتاب اللعان | لعان کا بیان | 197

٢٠ - كتاب العتق | غلامی سے آزادی کا بیان | 213

٢١ - كتاب البيوع | لین دین کے مسائل | 229

٢٢ كتاب المساقاة والمزارعة — سیرابی کے عوض پیداوار میں حصہ داری اور مزارعت 285

٣١ كتاب اللقطة — کسی کو ملنے والی ایسی چیز جس کے مالک کا پتہ نہ ہو 545

٣٢ كتاب الجهاد والسير — جہاد اور اس کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ طریقے 557

فرمانِ رسول مکرم ﷺ

«يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ!
مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ،
فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ،
وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ،
فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»

”اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو کوئی شادی کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کر لے، یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے کو لازم کر لے، یہ اس کے لیے خواہش کو قابو میں کرنے کا ذریعہ ہے۔“

(صحیح مسلم، حدیث: 3398 (1400))

تعارف کتاب النکاح

ازدواج اور گھر بسانا انسان کی فطری ضرورت ہے۔ انسانی نسل کے آگے بڑھنے کا ذریعہ بھی یہی ہے۔ یہ معاملہ مرد وعورت کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے، اللہ کی بنائی ہوئی فطرت اور اس کے عطا کردہ فطری اصولوں کی روشنی میں، مکمل باہمی رضا مندی سے طے ہونا چاہیے۔ اور فریقین کو طے شدہ معاہدے کی پابندی کا عہد اللہ کے نام پر کرنا چاہیے۔ ایسے مکمل معاہدے کے بغیر عورت اور مرد کا اکٹھا ہونا، بظاہر جتنا بھی آسان لگے معاشرے اور نسل کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ جن معاشروں نے اس طرح کی زندگی کی اجازت دی ہے، وہاں مائیں اور ان کے بچے شدید مصائب میں گرفتار اور تباہی کا شکار ہیں۔

کتاب النکاح میں امام مسلم رحمہ اللہ نے سب سے پہلے وہ احادیث بیان کیں جن میں نکاح کی تلقین ہے۔ اس تلقین میں یہ بات بطور خاص ملحوظ رکھی گئی ہے کہ شادی کے معاملے میں مکمل باہمی رضا مندی ہو لیکن مالی طور پر یا کسی اور طرح سے شادی کو مشکل نہ بنایا جائے۔ مرد، عورت اور بچوں سمیت تمام فریقوں کے حقوق تبھی محفوظ رہ سکتے ہیں جب یہ معاہدہ مستقل ہو، ہمیشہ نبھانے کی نیت سے کیا جائے۔ تھوڑے سے عرصے کے لیے کیا گیا معاہدہ (نکاح متعہ جو قدیم زمانے سے پورے معاشرے میں رائج تھا) اسلام نے تدریج سے کام لیتے ہوئے قطعی طور پر حرام قرار دیا۔ بعض لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جاری کردہ قطعی اور ابدی حرمت کا حکم نہ پہنچ سکا تھا لیکن خلفائے راشدین میں سے حضرت عمر اور بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ عنہما نے اہتمام کیا کہ نکاحِ متعہ کی حرمت کا یہ حکم سب لوگوں تک پہنچ جائے۔

پہلے سے رائج نکاح کی ممنوعہ صورتوں میں سے دوسری صورت نکاحِ شِغار کی ہے جس میں ایک عورت کا حق مہر دوسری عورت کا نکاح ہوتا ہے۔ اسلام نے اس بات کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے کہ نکاح کا معاہدہ سوچ سمجھ کر کیا جائے، مرد نکاح سے پہلے ہونے والی بیوی کو دیکھ بھی لے، نکاح کے ذریعے سے ایک ساتھ ایسی عورتیں یکجا نہ ہوں جن کا آپس میں خون کا قریبی رشتہ ہو تا کہ خون کا رشتہ نئے رشتے کی بھینٹ نہ چڑھے اور پہلے سے قائم شدہ خاندانی تعلق داؤ پر نہ لگے۔ جب نکاح کا معاملہ شروع ہو جائے تو اس میں کسی طرح سے غلط مداخلت نہ ہو اور دلجمعی اور آزادی سے اس معاملے کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد یہ معاہدہ اچھی طرح سے طے ہو جائے۔ اسلام نے یہ متعین کر دیا ہے کہ خاندان کی طرف سے ولی (باپ، بھائی وغیرہ) اور نکاح کرنے والے نوجوانوں سب کی دلی رضا مندی اس میں شامل ہوتا کہ یہ معاہدہ نہ صرف ہمیشہ قائم رہے، کھینچا تانی سے محفوظ رہے بلکہ اسے دونوں طرف سے پورے خاندانوں کی حمایت حاصل رہے۔ نکاح اور شادی کے معاملات میں مختلف معاشروں میں جو توہمات موجود ہوتے ہیں،

اسلام نے ان کی بھی تردید کی ہے۔ اس بات کو بھی ناپسندیدہ قرار دیا کہ شادی صرف امیر اور اعلیٰ طبقے میں کرنے کی کوشش کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس سے شادی کرنے کو نیکی کا بہت بڑا عمل قرار دیا۔ اب کنیزیں موجود نہیں لیکن محروم طبقات کی دیندار خواتین سے شادی کے ذریعے، آپ ﷺ کی اس ترغیب پر عمل کی صورت موجود ہے۔ ایسی شادی اگر اللہ کی رضا کے لیے کی جائے تو یقیناً خاندان اور آیندہ نسلوں کے لیے حد درجہ باعث برکت ثابت ہوتی ہے۔ اس کی کامیابی کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کتاب میں خود رسالت مآب ﷺ کے نکاحوں اور شادیوں کے خوبصورت نمونوں کے حوالے سے تفصیلی روایتیں پیش کی ہیں۔ ان کے ضمن میں خاندانی رویوں بیوی کا احترام واکرام، شادی کی خوشی میں سب کی شرکت کے لیے ولیمے کے اہتمام کی انتہائی خوبصورت تفصیلات سامنے آتی ہیں۔ اس بات کی بھی تلقین کی گئی ہے کہ شادی کی خوشی میں (ولیمے میں) بلائے جانے پر ہر صورت شرکت کی جائے اور ولیمہ کرنے والوں کو بطور خاص کہا گیا ہے کہ وہ ولیمے کو امراء کا مجمع نہ بنائیں، تمام حلقوں کے لوگوں، خصوصاً فقراء کو بڑے اکرام سے اس میں شرکت کی دعوت دیں۔

ساری کوششوں کے باوجود نکاح کے معاہدے میں کوئی مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے اور طلاق کی نوبت بھی آسکتی ہے، اس لیے امام مسلم نے ضمناً اس کے ضروری پہلوؤں کی وضاحت کے لیے احادیث مبارکہ بیان کی ہیں۔ آخر میں وہ احادیث بیان کی گئی ہیں جن میں میاں بیوی کے تعلق میں باہمی رشتوں کے تحفظ اور نئی نسل کی فلاح کے بارے میں ہدایات ہیں۔ ہر معاملے میں ان باتوں کی وضاحت سے نشاندہی کر دی گئی جن سے احتراز ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٦ - كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنْ تَاقَتْ نَفْسُهُ إِلَيْهِ وَوَجَدَ مُؤْنَةً، وَّاشْتِغَالِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الْمُؤَنِ بِالصَّوْمِ) (التحفة ١)

باب:1- جس شخص کا دل چاہتا ہو اور کھانا پینا میسر ہو اس کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے اور جو شخص کھانا پینا مہیا کرنے سے قاصر ہو وہ روزوں میں مشغول رہے

[٣٣٩٨] ١-(١٤٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بِمِنًى، فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ، فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ. فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! أَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً، لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضٰى مِنْ زَمَانِكَ. قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ، لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ».

[3398] ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے خبر دی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیدل چل رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی، وہ کھڑے ہو کر ان سے باتیں کرنے لگے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم کسی نوجوان لڑکی سے آپ کی شادی نہ کرا دیں، شاید وہ آپ کو آپ کا وہی زمانہ یاد کرا دے جو گزر چکا ہے؟ کہا: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے یہ بات کہی ہے تو (اس سے پہلے) رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا: ''اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو کوئی شادی کی استطاعت* رکھتا ہو وہ شادی کر لے، یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے کو لازم کر لے، یہ اس کے لیے خواہش کو قابو میں کرنے کا ذریعہ ہے۔''

[٣٣٩٩]٢-(...)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى، إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: هَلُمَّ! يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! قَالَ: فَاسْتَخْلَاهُ، فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ: قَالَ لِي: تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ! قَالَ: فَجِئْتُ. فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: أَلَا نُزَوِّجُكَ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! جَارِيَةً بِكْرًا، لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

[3399] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے روایت کی، کہا: میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیدل چل رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان سے ملے تو انھوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! (میرے ساتھ) آئیں۔ کہا: وہ انھیں تنہائی میں لے گئے۔ جب عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انھیں اس (تنہائی) کی ضرورت نہیں، تو انھوں نے مجھے بلالیا۔ (کہا:) علقمہ آجاؤ! میں آگیا، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم کسی کنواری لڑکی سے آپ کی شادی نہ کرادیں، شاید یہ آپ کے دل کی اسی کیفیت کو لوٹا دے جو آپ (عہد جوانی میں) محسوس کرتے تھے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر آپ نے یہ بات کہی ہے..... پھر ابومعاویہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٣٤٠٠] ٣-(...)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ».

[3400] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کر لے، یہ نگاہوں کو جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے میں (دوسری چیزوں کی نسبت) بڑھ کر ہے، اور جو استطاعت نہ پائے، وہ خود پر روزے کو لازم کر لے، یہ اس کے لیے اس کی خواہش کو قطع کرنے والا ہے۔''

[٣٤٠١] ٤-(...)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ، عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: وَأَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ. فَذَكَرَ حَدِيثًا

[3401] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید (بن قیس) سے روایت کی، کہا: میں، میرے چچا علقمہ (بن قیس) اور (میرے بھائی) اسود (بن یزید بن قیس) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کہا: میں ان

رُئِيتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَزَادَ: قَالَ: فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ.

دنوں جوان تھا۔ انھوں نے ایک حدیث بیان کی، مجھے یوں لگتا ہے کہ وہ انھوں نے میری وجہ سے بیان کی۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ...... (آگے) ابو معاویہ کی حدیث کے مانند ہے۔ اور (یہ) اضافہ کیا، کہا: اس کے بعد میں نے زیادہ عرصہ توقف کیے بغیر شادی کر لی۔

[٣٤٠٢] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَحْدَثُ الْقَوْمِ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ.

[3402] وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (عبدالرحمان بن یزید نے) کہا: ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں سب سے کم عمر تھا، آگے انھی کی حدیث کے مانند ہے، (مگر) انھوں نے یہ نہیں کہا: ”اس کے بعد میں نے زیادہ عرصہ توقف کیے بغیر شادی کر لی۔“

[٣٤٠٣] ٥-(١٤٠١) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا آكُلُ اللَّحْمَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا؟ لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ، وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي».

[3403] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپ کی تنہائی کے معمولات کے بارے میں سوال کیا، پھر ان میں سے کسی نے کہا: میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا، کسی نے کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا، اور کسی نے کہا: میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ (آپ کو پتہ چلا) تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی، اس کی ثنا بیان کی اور فرمایا: ”لوگوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے اس اس طرح سے کہا ہے۔ لیکن میں تو نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے رغبت ہٹا لی وہ مجھ سے نہیں۔“

[٣٤٠٤] ٦-(١٤٠٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ

[3404] معمر نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی (طرف سے) نکاح کو ترک کر کے عبادت میں مشغولیت (کے ارادے) کو مسترد فرما دیا۔ اگر آپ انھیں اجازت دے

أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ، لَاخْتَصَيْنَا.

دیتے تو ہم سب خود کو خصی کر لیتے۔

[٣٤٠٥] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: رُدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلُ، وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

[3405] ابراہیم بن سعد نے ہمیں ابن شہاب زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ترک نکاح (کے ارادے) کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) رد کر دیا گیا، اگر انھیں اجازت مل جاتی تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

[٣٤٠٦] ٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أَنْ يَتَبَتَّلَ. فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذٰلِكَ، لَاخْتَصَيْنَا.

[3406] عُقَیل نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ وہ (عبادت کے لیے نکاح اور گھر داری سے) الگ ہو جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں منع فرما دیا، اگر آپ انھیں اس کی اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ نَدْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً، فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ، إِلٰى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُوَاقِعَهَا) (التحفة ٢)

باب:2- جو شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کے دل میں بس جائے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اپنی بیوی یا زرخرید کنیز کے پاس آ کر اس سے صحبت کر لے

[٣٤٠٧] ٩-(١٤٠٣) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً، فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ، وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً لَهَا، فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ».

[3407] ہشام بن ابی عبداللہ نے ابو زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت پر رسول اللہ ﷺ کی نظر پڑ گئی تو آپ اپنی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ وہ اپنے لیے ایک چمڑے کو رنگ رہی تھیں، آپ نے (گھر میں) اپنی ضرورت پوری فرمائی، پھر اپنے صحابہ کی طرف تشریف لے گئے، اور فرمایا: ''بلاشبہ (فتنے میں ڈالنے کے حوالے سے) عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان ہی کی صورت میں مڑ کر واپس

جاتی ہے۔تم میں سے کوئی جب کسی عورت کو دیکھے تو وہ اپنی بیوی کے پاس آجائے، بلاشبہ یہ چیز اس خواہش کو ہٹا دے گی جو اس کے دل میں (پیدا ہوئی) ہے۔''

فائدہ: شیطان عورتوں کو مردوں کے دل میں برائی پیدا کرنے کا سبب بناتا ہے۔اس میں عورت قصوروار نہیں البتہ اس کا فرض ہے کہ وہ خود کو ڈھانپ کر رکھے۔ اگر ایسا نہیں کرتی تو وہ بھی قصوروار ہوگی۔ حلال کی طرف رجوع کرنے سے حرام کی جھوٹی چمک دمک ماند پڑ جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نظر پڑی تو اس موقع پر آپ کو یہ علم عطا کیا گیا کہ اس سے مردوں کی آزمائش ہوسکتی ہے۔ اللہ کے حکم سے آپ اپنے گھر گئے اور اس وقت آپ کو علم عطا کیا گیا کہ یہ شیطان کے فتنے پر قابو پانے کا ذریعہ ہے۔

[٣٤٠٨] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً. فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً، وَلَمْ يَذْكُرْ: تُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ.

[3408] حرب بن ابو عالیہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو زبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کی نظر ایک عورت پر پڑ گئی...... آگے اسی کے مانند بیان کیا، البتہ انھوں نے کہا: آپ ﷺ اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جبکہ وہ چمڑے کو رنگ رہی تھیں۔ اور یہ نہیں کہا: ''وہ شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔''

[٣٤٠٩] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ جَابِرٌ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ. فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ».

[3409] معقل نے ابو زبیر سے روایت کی، کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کو، کوئی عورت اچھی لگے، اور اس کے دل میں جاگزیں ہو جائے تو وہ اپنی بیوی کا رخ کرے اور اس سے صحبت کرے، بلاشبہ یہ (عمل) اس کیفیت کو دور کردے گا جو اس کے دل میں (پیدا ہوئی) ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ، ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ، وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ) (التحفة ٣)

باب:3- نکاح متعہ کا حکم اور اس بات کی وضاحت کہ وہ جائز قرار دیا گیا پھر منسوخ کیا گیا پھر دوبارہ جائز کیا گیا پھر منسوخ کیا گیا اور (اب) اس کی حرمت قیامت کے دن تک کے لیے برقرار ہے

[٣٤١٠] ١١-(١٤٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[3410] محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی نے کہا: میرے

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ. فَقُلْنَا: أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ﴾ [المآئدة: ٨٧]

والد نے اور وکیع اور ابن بشر نے ہمیں اسماعیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس سے روایت کی، کہا: میں نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہیں ہوتی تھیں، تو ہم نے (آپ سے) دریافت کیا: کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا، پھر آپ نے ہمیں رخصت دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے (یا ضرورت کی کسی اور چیز) کے عوض مقررہ وقت تک نکاح کر لیں، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (یہ آیت) تلاوت کی: ''اے لوگو جو ایمان لائے! وہ پاکیزہ چیزیں حرام مت ٹھہراؤ جو اللہ نے تمھارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

فائدہ: حلال وحرام کا حکم اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ جس چیز کو اس نے حلال کیا اسے کوئی شخص خود حرام نہیں کر سکتا، اسی طرح اللہ جب جس چیز کو حرام کر دے تو علم ہو جانے کی صورت میں اس کو سابقہ حلت کی بنا پر حلال نہیں رکھا جا سکتا۔

[٣٤١١] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَقَالَ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْآيَةَ. وَلَمْ يَقُلْ: قَرَأَ عَبْدُ اللهِ.

[3411] جریر نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی اور کہا: ''پھر انھوں نے ہمارے سامنے یہ آیت پڑھی۔'' انھوں نے (نام لے کر) ''عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پڑھی'' نہیں کہا۔

[٣٤١٢] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: كُنَّا، وَنَحْنُ شَبَابٌ، فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! أَلَا نَسْتَخْصِي؟ وَلَمْ يَقُلْ: نَغْزُو.

[3412] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور کہا: ہم سب نوجوان تھے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ اور انھوں نے نَغْزُو (ہم جہاد کرتے تھے) کے الفاظ نہیں کہے۔

[٣٤١٣] ١٣-(١٤٠٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ

[3413] شعبہ نے ہمیں عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حسن بن محمد سے سنا، وہ جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان کر رہے تھے، ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا ایک منادی کرنے والا

الْأَكْوَعِ قَالَا: خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا. يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ.

ہمارے پاس آیا اور اعلان کیا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تمھیں استمتاع (فائدہ اٹھانے)، یعنی عورتوں سے (نکاح) متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

[٣٤١٤] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَانَا، فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ.

[3414] روح بن قاسم نے ہمیں عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن بن محمد سے، انھوں نے سلمہ بن اکوع اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے (اعلان کی صورت میں آپ کا پیغام آیا) اور ہمیں متعہ کی اجازت دی۔

[٣٤١٥] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَدِمَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ مُعْتَمِرًا، فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ، فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ، ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ. فَقَالَ: نَعَمْ، اِسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

[3415] عطاء نے کہا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما عمرے کے لیے آئے تو ہم ان کی رہائش گاہ پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، لوگوں نے ان سے مختلف چیزوں کے بارے میں پوچھا، پھر لوگوں نے متعے کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں متعہ کیا۔

فائدہ: ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں ان لوگوں نے جنھیں حرمت کا علم نہ ہو سکا تھا، متعہ کیا، اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہتمام سے اس کی حرمت کا اعلان عام کیا۔

[٣٤١٦] ١٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا نَسْتَمْتِعُ، بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ، الْأَيَّامَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ، فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ.

[3416] مجھے ابوزبیر نے خبر دی، کہا: میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مٹھی کھجور اور آٹے کے عوض چند دنوں کے لیے متعہ کرتے تھے، حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حُریث کے واقعے (کے دوران) میں اس سے منع کر دیا۔

فائدہ: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا واقعہ یوں ہے کہ انھوں نے عہد نبوی ﷺ میں ایک خاتون سے نکاحِ متعہ کیا پھر اس پر

برقرار رہے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آ گیا۔ وہ اب تک لاعلم تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا ہے۔ اس واقعے کے ذریعے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ نکاح متعہ کی حرمت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا سب لوگوں کو علم نہیں ہو سکا، چنانچہ انھوں نے مزید اہتمام کے ساتھ لوگوں کو اس سے منع فرمایا۔

[٣٤١٧] ١٧-(...) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ. فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

[3417] ابونضرہ سے روایت ہے، کہا: میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آنے والا (ملاقاتی) آیا اور کہنے لگا: حضرت ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے دونوں متعوں (حج تمتع اور نکاح متعہ) کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں وہ دونوں کام کیے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے منع کر دیا، پھر ہم نے دوبارہ ان کا رخ نہیں کیا۔

[٣٤١٨] ١٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَامَ أَوْطَاسٍ، فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ نَهَى عَنْهَا.

[3418] ایاس بن سلمہ نے اپنے والد (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے سال تین دن متعے کی اجازت دی، پھر اس سے منع فرما دیا۔

فائدہ: یہ فتح مکہ کا موقع تھا جب تین دنوں کے لیے اللہ کے حکم پر متعہ کی اجازت دی گئی تھی۔ اس کی حکمت یہ تھی کہ حرم کی حدود میں کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے جو بعد میں مسلمانوں کے لیے عار کا سبب بن جائے۔ فاتح سپاہ کے بعض افراد کی طرف سے بعض اوقات بے احتیاطی ہو جاتی ہے وہاں اگر کوئی ایسا واقعہ بھی زبردستی کا پیش آ جاتا تو رہتی دنیا تک اس سپاہ کو اس کا طعنہ دیا جاتا۔ متعہ کی اجازت سے اس کی پیش بندی ہو گئی۔ تین دن کے بعد اسے ابد تک کے لیے حرام قرار دے دیا گیا۔ (حدیث:3430) اس دن کے بعد نہ کبھی حرم مکہ میں جنگ کی اجازت ملنی تھی نہ اس حوالے سے کوئی اندیشہ پیدا ہونے کا امکان تھا۔ اگلی روایات میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ اجازت فتح مکہ کے موقع پر دی گئی۔ اس روایت میں اوطاس کا سال کہا گیا۔ یہ فتح مکہ ہی کا موقع ہے۔ 17 رمضان 8 ھ کو اسلامی فوجیں پرامن طور پر مکہ میں داخل ہوئیں۔ اس کے فوراً بعد ہوازن، ثقیف، مضر، جُشم اور سعد بن بکر کے قبائل مسلمانوں سے جنگ کے لیے تیار ہو کر حنین کے قریب 'اوطاس' کی وادی میں خیمہ زن ہو گئے۔ فتح مکہ سے 19 دن بعد 6 شوال کو اسلامی افواج کو اوطاس کی طرف روانہ ہونا پڑا۔ وہیں حنین میں خونریز جنگ اور اللہ تعالیٰ نے ابتدائی آزمائش کے بعد اسلامی افواج کو فتح عطا فرمائی۔ اس جنگ میں بہت زیادہ اموال غنیمت حاصل ہوئے۔ اس سال کو بعض روایات میں فتح مکہ کا سال، بعض میں

اوطاس کا سال اور بعض میں جنگِ حنین کا سال کہا گیا ہے۔ تین دن متعہ کی اجازت کے فوراً بعد اوطاس اور اس کے قریب ہی حنین میں جنگ ہوئی۔

[٣٤١٩] ١٩-(١٤٠٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ، كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ، فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَتْ: مَا تُعْطِي؟ فَقُلْتُ: رِدَائِي. وَقَالَ صَاحِبِي: رِدَائِي. وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِّدَائِي، وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ، فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا، وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا، ثُمَّ قَالَتْ: أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي، فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ، فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا».

[3419] لیث نے ہمیں ربیع بن سبرہ جہنی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سبرہ (بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (نکاح) متعہ کی اجازت دی۔ میں اور ایک آدمی بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، وہ جوان اور لمبی گردن والی خوبصورت اونٹنی جیسی تھی، ہم نے خود کو اس کے سامنے پیش کیا تو اس نے کہا: کیا دو گے؟ میں نے کہا: اپنی چادر۔ اور میرے ساتھی نے بھی کہا: اپنی چادر۔ میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے بہتر تھی، اور میں اس سے زیادہ جوان تھا۔ جب وہ میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھتی تو وہ اسے اچھی لگتی اور جب وہ میری طرف دیکھتی تو میں اس کے دل کو بھاتا، پھر اس نے (مجھ سے) کہا: تم اور تمھاری چادر ہی میرے لیے کافی ہے۔ اس کے بعد میں تین دن اس کے ساتھ رہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی کے پاس ان عورتوں میں سے، جن سے وہ متعہ کرتا ہے، کوئی (عورت) ہو، تو وہ اس کا راستہ چھوڑ دے۔''

[٣٤٢٠] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتْحَ مَكَّةَ. قَالَ: فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ - ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ - فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِي، وَلِيَ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ، وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنَ الدَّمَامَةِ، مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ، فَبُرْدِي خَلَقٌ

[3420] بشر بن مفضل نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمارہ بن غزیہ نے ربیع بن سبرہ سے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ میں شرکت کی، کہا: ہم نے وہاں پندرہ روز — (الگ الگ دن اور راتیں گنیں تو) تیس شب و روز — قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی، چنانچہ میں اور میری قوم کا ایک آدمی نکلے۔ مجھے حسن میں اس پر ترجیح حاصل تھی اور وہ تقریباً بدصورت تھا۔ ہم دونوں میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی، میری چادر پرانی تھی اور میرے چچازاد کی چادر نئی (اور) ملائم تھی، حتی کہ جب ہم مکہ کے نشیبی

وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ، غَضٌّ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ، أَوْ بِأَعْلَاهَا، فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِّثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ، فَقُلْنَا: هَلْ لَّكِ أَنْ يَّسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا؟ قَالَتْ: وَمَاذَا تَبْذُلَانِ؟ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدَهُ، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، وَيَرَاهَا صَاحِبِي يَنْظُرُ إِلٰى عِطْفِهَا، فَقَالَ: إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ وَّبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ. فَتَقُولُ: بُرْدُ هٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ، ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا، فَلَمْ أَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

علاقے میں یا اس کے بالائی علاقے میں پہنچے تو ہماری ملاقات لمبی گردن والی جوان اور خوبصورت اونٹنی جیسی عورت سے ہوئی، ہم نے کہا: کیا تم چاہتی ہو کہ ہم میں سے کوئی ایک تمھارے ساتھ متعہ کرے؟ اس نے کہا: تم دونوں کیا خرچ کرو گے؟ اس پر ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی چادر (اس کے سامنے) پھیلا دی، اس پر اس نے دونوں آدمیوں کو دیکھنا شروع کر دیا اور میرا ساتھی اس کو دیکھنے لگا اور اس کے پہلو پہ نظریں گاڑ دیں اور کہنے لگا: اس کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور ملائم ہے۔ اس پر وہ کہنے لگی: اس کی چادر میں بھی کوئی خرابی نہیں۔ تین بار یا دو بار یہ بات ہوئی۔ پھر میں نے اس سے متعہ کر لیا اور پھر میں اس کے ہاں سے (اس وقت تک) نہ نکلا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے (متعے کو) حرام قرار دے دیا۔

[٣٤٢١] (. . .) **وَحَدَّثَنِي** أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ. وَّزَادَ: قَالَتْ: وَهَلْ يَصْلُحُ ذٰلِكَ؟ وَفِيهِ: قَالَ: إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مَّحٌّ.

[3421] ہمیں وُہَیب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عُمارہ بن غزیہ نے حدیث بیان کی، کہا: ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: فتح مکہ کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے، آگے بشر کی حدیث کے مانند بیان کیا اور یہ اضافہ کیا: اس عورت نے کہا: کیا یہ (متعہ) جائز ہے؟ اور اسی (روایت) میں ہے: (میرے ساتھی نے) کہا: اس کی چادر پرانی بوسیدہ ہے۔

[٣٤٢٢] ٢١-(. . .) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ، وَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ، وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا».

[3422] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے حدیث سنائی کہ ان کے والد نے انھیں حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! بے شک میں نے تمھیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اور بلاشبہ اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے، اس لیے جس کسی کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی (عورت موجود) ہو تو وہ اس کا راستہ چھوڑ دے، اور جو کچھ تم لوگوں نے انھیں دیا ہے اس میں سے کوئی چیز (واپس) مت لو۔''

[٣٤٢٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، وَهُوَ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3423] عبدہ بن سلیمان نے عبدالعزیز بن عمر سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود اور (بیت اللہ کے) دروازے کے درمیان کھڑے ہوئے دیکھا، اور آپ فرما رہے تھے...... (آگے) ابن نمیر کی حدیث کی طرح ہے۔

[٣٤٢٤] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِالْمُتْعَةِ، عَامَ الْفَتْحِ، حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ، ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا.

[3424] عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (نکاح) متعہ (کے جواز) کا حکم دیا، پھر ابھی ہم وہاں سے نکلے نہ تھے کہ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

[٣٤٢٥] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ، أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَ: فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ؛ حَتّٰى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِّنْ بَنِي عَامِرٍ، كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ؛ فَخَطَبْنَاهَا إِلٰى نَفْسِهَا، وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي، وَتَرٰى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي، فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً، ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلٰى صَاحِبِي، فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِفِرَاقِهِنَّ.

[3425] عبدالعزیز بن ربیع بن سبرہ بن معبد نے کہا: میں نے اپنے والد ربیع بن سبرہ سے سنا، وہ اپنے والد سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو عورتوں کے ساتھ متعہ کر لینے کا حکم دیا۔ میں اور بنو سُلیم میں سے میرا ایک ساتھی نکلے، حتی کہ ہم نے بنو عامر کی ایک جوان لڑکی کو پایا، وہ ایک جوان اور خوبصورت لمبی گردن والی اونٹنی کی طرح تھی۔ ہم نے اسے نکاح (متعہ) کا پیغام دیا، اور اس کے سامنے اپنی چادریں پیش کیں، وہ غور سے دیکھنے لگی، مجھے میرے ساتھی سے زیادہ خوبصورت پاتی اور میرے ساتھی کی چادر کو میری چادر سے بہتر دیکھتی، اس کے بعد اس نے گھڑی بھر اپنے دل سے مشورہ کیا، پھر اس نے مجھے میرے ساتھی پر فوقیت دی، پھر یہ عورتیں تین دن تک ہمارے ساتھ رہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان کو علیحدہ کرنے کا حکم دے دیا۔

[٣٤٢٦] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ

[3426] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ربیع بن سبرہ سے اور انھوں نے اپنے

الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ.

والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے نکاح متعہ سے منع فرما دیا۔

[٣٤٢٧] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى، يَوْمَ الْفَتْحِ، عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ.

[3427] معمر نے زہری سے، انھوں نے ربیع بن سبرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول ﷺ نے فتح مکہ کے (دنوں میں سے ایک) دن عورتوں کے ساتھ (نکاح) متعہ کرنے سے منع فرما دیا۔

[٣٤٢٨] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى، عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ، مُتْعَةِ النِّسَاءِ، وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ.

[3428] صالح سے روایت ہے، کہا: ہمیں ابن شہاب نے ربیع بن سبرہ جہنی سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (سبرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ انھوں نے اِن کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے زمانے میں عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرما دیا تھا، اور یہ کہ ان کے والد (سبرہ) نے (اپنے ساتھی کے ہمراہ) دو سرخ چادریں پیش کرتے ہوئے نکاح متعہ کیا تھا۔

[٣٤٢٩] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا، أَعْمَى اللهُ قُلُوبَهُمْ، كَمَا أَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ، يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ، يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ. فَنَادَاهُ فَقَالَ: إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ، فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ - يُرِيدُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ - فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ، فَوَاللهِ! لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ.

[3429] مجھے یونسؒ نے خبر دی کہ ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ میں کھڑے ہوئے، اور کہا: بلاشبہ کچھ لوگ ہیں، اللہ نے ان کے دلوں کو بھی اندھا کر دیا ہے جس طرح ان کی آنکھوں کو اندھا کیا ہے۔ وہ لوگوں کو متعہ (کے جواز) کا فتویٰ دیتے ہیں، وہ ایک آدمی (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) پر تعریض کر رہے تھے، اس پر انھوں نے ان کو پکارا اور کہا: تم بے ادب، کم فہم ہو، میری عمر کی قسم! بلاشبہ امام المتقین کے عہد میں (نکاح) متعہ کیا جاتا تھا۔ ان کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: تم خود اپنے ساتھ اس کا تجربہ کر (دیکھو)، بخدا! اگر تم نے یہ کام کیا تو میں تمھارے (ہی ان) پتھروں سے (جن کے تم مستحق ہو گے) تمھیں رجم کروں گا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ

ابن شہاب نے کہا: مجھے خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے

ابْنِ سَيْفِ اللهِ؛ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ، فَأَمَرَهُ بِهَا. فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ: مَهْلًا! قَالَ: مَا هِيَ؟ وَاللهِ! لَقَدْ فَعَلْتُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ.

خبر دی کہ اس اثنا میں جب وہ ان صاحب (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی ان کے پاس آیا اور متعہ کے بارے میں ان سے فتویٰ مانگا تو انھوں نے اسے اس (کے جواز) کا حکم دیا۔ اس پر ابن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ٹھہریے! انھوں نے کہا: کیا ہوا؟ اللہ کی قسم! میں نے امام المتقین ﷺ کے عہد میں کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ: إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا، كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ، ثُمَّ أَحْكَمَ اللهُ الدِّينَ وَنَهٰى عَنْهَا.

ابن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ یہ (ایسا کام ہے کہ) ابتدائے اسلام میں ایسے شخص کے لیے جو (حالات کی بنا پر) اس کے لیے مجبور کر دیا گیا ہو، اس کی رخصت تھی جس طرح (مجبوری میں) مردار، خون اور سور کے گوشت (کے لیے) ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو محکم کیا اور اس سے منع فرما دیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي عَامِرٍ، بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ، ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے بتایا کہ ان کے والد نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے زمانے میں بنوعامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں (کی پیش کش) پر متعہ کیا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ سے منع فرما دیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَنَا جَالِسٌ.

ابن شہاب نے کہا: میں نے ربیع بن سبرہ سے سنا، وہ یہی حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کر رہے تھے اور میں (اس مجلس میں) بیٹھا ہوا تھا۔

[٣٤٣٠] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ. وَقَالَ: «أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِّنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ أَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ».

[3430] ہمیں معقل نے ابن ابی عبلہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے متعے سے روکا اور فرمایا: ”خبردار! یہ تمھارے آج کے دن سے قیامت کے دن تک کے لیے حرام ہے اور جس نے (متعے کے عوض) کوئی چیز دی ہو وہ اسے واپس نہ لے۔“

[٣٤٣١] ٢٩-(١٤٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

[3431] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے

عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ، يَوْمَ خَيْبَرَ؛ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [انظر: ٥٠٠٥]

محمد بن علی (ابن حنفیہ) کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

[٣٤٣٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلَانٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ، نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ.

[3432] ہمیں عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں جویریہ (بن اسماء بن عبید ضبعی) نے امام مالک رحمہ اللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: انھوں (محمد بن علی) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فلاں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے کہہ رہے تھے: تم حیرت میں پڑے ہوئے (حقیقت سے بے خبر) شخص ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا تھا...... آگے یحییٰ بن یحییٰ کی امام مالک رحمہ اللہ سے روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

[٣٤٣٣] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[3433] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن علی (ابن حنفیہ) کے دونوں بیٹوں حسن اور عبداللہ سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے خیبر کے دن (نکاح) متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔

[٣٤٣٤] ٣١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ. فَقَالَ: مَهْلًا، يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[3434] عبیداللہ نے ابن شہاب سے، انھوں نے محمد بن علی کے دونوں بیٹوں حسن اور عبداللہ سے، ان دونوں نے اپنے والد (محمد ابن حنفیہ) سے، اور انھوں نے (اپنے والد) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ عورتوں سے متعہ کرنے کے بارے میں (فتویٰ دینے میں) نرمی سے کام لیتے ہیں، انھوں نے کہا: ابن عباس! ٹھہریے! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔

[٣٤٣٥] ٣٢-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[3435] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے محمد بن علی بن ابی طالب کے بیٹوں حسن اور عبداللہ سے (اور) ان دونوں نے اپنے والد (محمد بن علی ابن حنفیہ) سے روایت کی، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مکمل طور پر اپنا موقف نہیں چھوڑا، البتہ بعد کے عہد میں وہ اس جواز کو فوجیوں کے اضطرار کے وقت تک محدود کرتے تھے۔ (مرقاة المفاتيح، النكاح، باب إعلان النكاح والخطبة والشرط، حديث: 3148)

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ) (التحفة ٤)

باب: 4- نکاح میں عورت اور اس کے ساتھ اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

[٣٤٣٦] ٣٣-(١٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا».

[3436] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو، اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو (نکاح میں) اکٹھا نہ کیا جائے۔''

[٣٤٣٧] ٣٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ، أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ: الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

[3437] عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عورتوں کے بارے میں منع فرمایا کہ ان کو (نکاح میں باہم) جمع کیا جائے: عورت اور اس کی پھوپھی (یا) عورت اور اس کی خالہ۔

[٣٤٣٨] ٣٥-(...) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ- قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: مَدَنِيٌّ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْ وَّلَدِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

[3438] عبدالرحمن بن عبدالعزیز نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بھائی کی بیٹی پر پھوپھی کو نہ بیاہا

- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الْأَخِ، وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ».

جائے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔" (اصل مقصود یہی ہے کہ یہ اکٹھی ایک شخص کے نکاح میں نہ آئیں۔)

[٣٤٣٩] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

[3439] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے قبیصہ بن ذؤیب کعبی نے خبر دی کہ انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو (اپنے نکاح میں ایک ساتھ) جمع کرے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ.

ابن شہاب نے کہا: ہم اس (منکوحہ عورت) کے والد کی خالہ اور والد کی پھوپھی کو بھی اسی حیثیت میں دیکھتے ہیں۔

[٣٤٤٠] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُومَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى؛ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا».

[3440] ہشام نے ہمیں یحییٰ سے حدیث بیان کی کہ انھوں (یحییٰ) نے ان (ہشام) کی طرف ابو سلمہ سے (اپنی) روایت کردہ حدیث لکھ کر بھیجی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے۔"

[٣٤٤١] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[3441] شیبان نے یحییٰ سے روایت کی، کہا: مجھے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

[٣٤٤٢] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَلَا تُنْكَحُ

[3442] ہشام نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر (اپنے) نکاح کا پیغام نہ دے، اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور نہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی

الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِىءَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا».

اور خالہ کی موجودگی میں نکاح کیا جائے اور نہ کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کی پلیٹ کو (اپنے لیے) انڈیل لے۔ اسے (پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کیے بغیر) نکاح کر لینا چاہیے، بات یہی ہے کہ جو اللہ نے اس کے لیے لکھا ہوا ہے وہی اس کا ہے۔"

[٣٤٤٣] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا، أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِىءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا.

[3443] داود بن ابی ہند نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کسی عورت کے ساتھ، اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے (نکاح میں) ہوتے ہوئے، نکاح کیا جائے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو اس کی پلیٹ میں ہے، وہ (اسے اپنے لیے) انڈیل لے۔ بلاشبہ اللہ عزوجل (خود) اس کو رزق دینے والا ہے۔

[٣٤٤٤] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى وَابْنِ نَافِعٍ - قَالُوا: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

[3444] شعبہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کیا جائے۔

[٣٤٤٥] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[3445] ورقاء نے عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ، وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ)(التحفة ٥)

باب:5-جو حالتِ احرام میں ہو اس کے لیے نکاح کرنا حرام اور نکاح کا پیغام بھیجنا مکروہ ہے

[٣٤٤٦] ٤١-(١٤٠٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ

[3446] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے نُبَیہ بن وہب سے روایت کی کہ عمر بن عبید اللہ (بن معمر جہنی) نے

ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ابن عباس ﷠ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہ ﷞ سے نکاح کیا جبکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

[٣٤٥٣] ٤٨-(١٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

[3453] یزید بن اصم سے روایت ہے، کہا: مجھے حضرت میمونہ بنت حارث ﷞ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس حالت میں نکاح کیا کہ آپ احرام کے بغیر تھے۔

قَالَ: وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(یزید بن اصم نے) کہا: وہ میری بھی خالہ تھیں اور حضرت ابن عباس ﷠ کی بھی خالہ تھیں۔

فائدہ: حضرت میمونہ ﷞ کا اپنا قول ہی اصل ہے۔ یہ نکاح اصل میں عمرۂ قضاء سے فراغت کے بعد ہوا تھا۔ حضرت ابن عباس ﷠ کو غلط فہمی ہوئی کیونکہ موقع عمرہ ہی کا تھا اور رسول اللہ ﷺ عمرے کے بعد مکہ سے واپس آئے تو میمونہ ﷞ بیوی کے طور پر آپ کے ساتھ تھیں۔

(المعجم٦) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حتى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ)(التحفة٦)

باب:6-اپنے مسلمان بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجنا حرام ہے، یہاں تک کہ وہ اجازت دے یا (ارادہ) ترک کر دے

[٣٤٥٤] ٤٩-(١٤١٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ». [انظر: ٣٨١١]

[3454] لیث نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر ﷠ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ تم میں سے کوئی کسی (اور) کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے۔''

[٣٤٥٥] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

[3455] یحییٰ نے ہمیں عبید اللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے

قَالَ: «لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ، إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ».

پیغامِ نکاح پر پیغام بھیجے الا یہ کہ وہ اسے اجازت دے۔"

[٣٤٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3456] علی بن مسہر نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[٣٤٥٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3457] ایوب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[٣٤٥٨] ٥١-(١٤١٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، أَوْ يَتَنَاجَشُوا، أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ، أَوْ يَبِيعَ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيءَ مَا فِي إِنَائِهَا، أَوْ مَا فِي صَحْفَتِهَا.

[3458] عمرو ناقد، زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی۔ زہیر نے کہا: سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن میب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا بیچے یا لوگ (خریداری کی نیت کے بغیر) بڑھ چڑھ کر قیمت لگائیں یا کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے، یا کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے۔ اور نہ ہی کوئی عورت (اس غرض سے) اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے یا اس کی پلیٹ میں ہے وہ اسے (اپنے لیے) انڈیل لے۔

زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ.

عمرو نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے کیے جانے والے سودے پر سودا بازی کرے۔

[٣٤٥٩] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَّلَا يَخْطُبِ الْمَرْءُ عَلٰى خِطْبَةِ

[3459] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے سعید بن میب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم (خریدنے کی نیت کے بغیر) قیمت نہ بڑھاؤ اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے

أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرٰى لِتَكْتَفِيءَ مَا فِي إِنَائِهَا».

اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کا مطالبہ کرے تا کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے وہ اسے (اپنے لیے) انڈیل لے۔"

[٣٤٦٠] ٥٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: «وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ».

[3460] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ معمر کی حدیث میں ہے: "اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر اضافہ (کی پیش کش) کرے۔"

[٣٤٦١] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ».

[3461] علاء کے والد (عبدالرحمٰن بن یعقوب) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "کوئی مسلمان کسی مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے، اور نہ اس کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے۔"

[٣٤٦٢] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[3462] احمد بن ابراہیم دورقی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے شعبہ نے علاء (بن عبدالرحمٰن جہنی) اور سہیل (بن ابی صالح سمان مدنی) سے، انھوں نے اپنے اپنے والد سے، ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے (یہی حدیث) روایت کی۔

[٣٤٦٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا: «عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ، وَخِطْبَةِ أَخِيهِ».

[3463] ہمیں محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالصمد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے اعمش سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی مگر انھوں نے کہا: "اپنے بھائی کے سودے پر اور اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر۔" (روایت: 3461 میں مسلمان کے الفاظ ہیں۔)

[٣٤٦٤] ٥٦-(١٤١٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَذَرَ».

[3464] عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے کہ انھوں نے منبر پر سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے، کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے، حتیٰ کہ وہ (خود اسے) چھوڑ دے۔''

(المعجم٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ)(التحفة٧)

باب: 7- نکاحِ شغار حرام اور باطل ہے

[٣٤٦٥] ٥٧-(١٤١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ، عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

[3465] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

اور شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ (دوسرا) بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرے گا اور ان دونوں کے درمیان مہر نہ ہو۔

[٣٤٦٦] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ؟.

[3466] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ عبیداللہ کی حدیث میں ہے، انھوں نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: شغار کیا ہے؟

[٣٤٦٧] ٥٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

[3467] عبدالرحمٰن سرّاج نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

[٣٤٦٨] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

[3468] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں

أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ».

شغار نہیں۔"

[٣٤٦٩] ٦١-(١٤١٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ.

زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: وَّالشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأُزَوِّجُكَ ابْنَتِي، وَزَوِّجْنِي أُخْتَكَ وَأُزَوِّجُكَ أُخْتِي.

[3469] ابن نمیر اور ابو اسامہ نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

ابن نمیر نے اضافہ کیا: شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے: تم اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دو اور میں اپنی بیٹی کا نکاح تمھارے ساتھ کرتا ہوں۔ اور تم اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ کر دو میں اپنی بہن کا نکاح تمھارے ساتھ کرتا ہوں۔

[٣٤٧٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ [وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ] بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3470] عبدہ نے عبیداللہ (بن عمر) سے اسی سند کے ساتھ یہ (حدیث) بیان کی، اور انھوں نے ابن نمیر کا اضافہ ذکر نہیں کیا۔

[٣٤٧١] ٦٢-(١٤١٧) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ.

[3471] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

(المعجم٨) - (بَابُ الْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ)(التحفة٨)

باب:8- نکاح کی شرائط کو پورا کرنا

[٣٤٧٢] ٦٣-(١٤١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:

[3472] یحییٰ بن ایوب نے کہا: ہمیں ہُشیم نے حدیث بیان کی، ابن نمیر نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی،

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ؛ ح: قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ، مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ» . هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَّابْنِ الْمُثَنَّى، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ: «الشُّرُوطِ» .

ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابوخالد احمر نے حدیث سنائی اور محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے عبدالحمید بن جعفر سے، انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ پوری کیے جانے کے لائق شرط وہ ہے جس سے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔'' یہ ابوبکر اور ابن مثنیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں، البتہ ابن مثنیٰ نے (الشرط کی بجائے) الشروط (شرطیں وہ ہیں) کہا ہے۔

(المعجم٩) - (بَابُ اسْتِيذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ، وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ) (التحفة٩)

باب:9- نکاح میں ثیبہ (جس کی پہلے بھی شادی ہوئی تھی) سے اس کے بولنے اور باکرہ سے اس کی خاموشی (عدم انکار) کے ذریعے سے اجازت لینا

[٣٤٧٣] ٦٤-(١٤١٩) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ» .

[3473] ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا خاوند نہ رہا ہو اس کا نکاح (اس وقت تک) نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے پوچھ لیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے اجازت لی جائے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی اجازت کیسے ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ایسے) کہ وہ خاموش رہے (انکار نہ کرے۔)''

فائدہ: ''ایم'' سے مراد ایسی عورت ہے جس کا خاوند نہ ہو، یعنی فوت ہو گیا ہو یا طلاق ہو گئی ہو۔ بعض اوقات اس سے مطلقاً غیر شادی شدہ عورت مراد لی جاتی ہے جس میں کنواری بھی شامل ہے لیکن عموماً بیوہ یا مطلقہ کو ہی ''ایم'' کہا جاتا ہے۔ اس حدیث میں بھی ''ایم''، ''بکر'' یعنی کنواری کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے۔ مراد بیوہ یا مطلقہ عورت ہے۔

[٣٤٧٤] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ

[3474] حجاج بن ابوعثمان، اوزاعی، شیبان، معمر اور معاویہ (بن سلام) سب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی

ابْنُ أَبِي عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ. بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ. وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

سند سے، ہشام کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، اور اس حدیث میں ہشام، شیبان اور معاویہ بن سلام کی حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

[٣٤٧٥] ٦٥-(١٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلٰى عَائِشَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا، أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، تُسْتَأْمَرُ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ».

[3475] حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے اس کا نکاح (کرنے کا ارادہ) کریں، کیا اس سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی یا نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ہاں، اس کی مرضی معلوم کی جائے گی۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں نے آپ سے عرض کی: وہ تو یقیناً حیا محسوس کرے گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ خاموش رہی تو یہی اس کی اجازت ہوگی۔''

[٣٤٧٦] ٦٦-(١٤٢١) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

[3476] سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہم سے امام مالک نے حدیث بیان کی۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک ؒ سے پوچھا: کیا آپ کو عبداللہ بن فضل نے نافع بن جبیر کے واسطے سے حضرت ابن عباس ؓ

الْفَضْلِ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا»؟ قَالَ: نَعَمْ.

سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا شوہر نہ رہا ہو وہ اپنے ولی کی نسبت اپنے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کے (نکاح کے) بارے میں اجازت لی جائے اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے''؟ تو امام مالک نے جواب دیا: ہاں۔

فائدہ: عورت دوہاجو ہے تو اس کی شادی کا فیصلہ اس کا اپنا ہوگا اور وہ بول کر اس فیصلے کا اظہار کرے گی۔ کنواری کا ولی اس کی مرضی کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ فیصلے میں شرکت اور رضامندی کے بعد نکاح کے وقت اگر پوچھنے پر وہ انکار نہ کرے تو یہی اس کی رضامندی ہے۔

[٣٤٧٧] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ: سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُّخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا».

[3477] قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں سفیان نے زیاد بن سعد سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن فضل سے روایت کی، انھوں نے نافع بن جبیر کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے شادی شدہ زندگی گزاری ہو وہ اپنے بارے میں اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کی مرضی پوچھی جائے اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔''

[٣٤٧٨] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا» وَرُبَّمَا قَالَ: «وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا».

[3478] ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: ''جس عورت نے شادی شدہ زندگی گزاری ہو وہ اپنے بارے میں اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کا والد اس کے (نکاح کے) بارے میں اجازت لے گا، اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔'' اور کبھی انھوں نے کہا: ''اور اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ) (التحفة ١٠)

باب: 10- والد کے ہاتھوں کم عمر کنواری (بیٹی) کا نکاح

[٣٤٧٩] ٦٩-(١٤٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.؛ ح:

[3479] ابو اسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لِسِتِّ سِنِينَ، وَبَنٰى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ.

کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور جب میں نو برس کی تھی تو میرے ساتھ گھر بسایا۔

قَالَتْ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا، فَوَفٰى شَعْرِي جُمَيْمَةً، فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، وَأَنَا عَلٰى أُرْجُوحَةٍ، وَمَعِيَ صَوَاحِبِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا، وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي، فَأَخَذَتْ بِيَدِي، فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ. فَقُلْتُ: هَهْ هَهْ، حَتّٰى ذَهَبَ نَفَسِي، فَأَدْخَلَتْنِي بَيْتًا، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى، فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ.

کہا: ہم (ہجرت کے بعد) مدینہ آئے تو میں ایک مہینہ بخار میں مبتلا رہی۔ (اور میرے سر کے بال جھڑ گئے، جب صحت یاب ہوئی تو) پھر میرے بال (اچھی طرح سے اگ آئے حتی کہ) گردن سے نیچے تک کی چٹیا بن گئی۔ (ان دنوں ایک روز میری والدہ) ام رومان ؓ میرے پاس آئیں جبکہ میں جھولے پر (جھول رہی) تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں، انھوں نے مجھے زور سے آواز دی، میں ان کے پاس گئی، مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔ انھوں نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے دروازے پر لا کھڑا کیا، (سانس پھولنے کی وجہ سے) میرے منہ سے ھہ ھہ کی آواز نکل رہی تھی، حتیٰ کہ جب میری سانس (چڑھنے کی کیفیت) چلی گئی تو وہ مجھے ایک گھر کے اندر لے آئیں تو (غیر متوقع طور پر) وہاں انصار کی عورتیں (جمع) تھیں، وہ کہنے لگیں، خیر و برکت پر اور اچھے نصیب پر (آئی ہو۔) تو انھوں (میری والدہ) نے مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ انھوں نے میرا سر دھویا، اور مجھے بنایا سنوارا، پھر میں اس کے سوا کسی بات پر نہ چونکی کہ اچانک چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ اور ان عورتوں نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔

فائدہ: اگر ولی بلوغت سے پہلے لڑکی کا نکاح کر دے تو وہ جائز ہوگا۔ لیکن بالغ ہونے کے بعد لڑکی کو اختیار ہوگا کہ وہ چاہے تو اس شادی کو قبول کرے اور چاہے تو اس کو مسترد کر دے۔ اس کو خیارِ بلوغ کہا جاتا ہے۔ اگر معاشرے کی خرابی کی بنا پر کم سن لڑکی کے نکاح کی اجازت غلط طور پر استعمال ہو رہی ہو جیسے آج کل دیکھنے میں آ رہا ہے تو حکومت کو لوگوں کے مشورے سے اس پر انتظامی طور پر پابندی لگانے اور ضرورت ہو تو پابندی اٹھانے دونوں باتوں کی اجازت ہے۔

[٣٤٨٠] ٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3480] ابو معاویہ اور عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے،

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ [هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ] عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ.

انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ نکاح کیا جب میں چھ سال کی تھی اور میرے ساتھ گھر بسایا جب میں نو سال کی تھی۔

[٣٤٨١] ٧١-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، وَلُعَبُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

[3481] زہری نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا جب وہ سات سال کی تھیں، اور گھر بسایا جب وہ نو سال کی تھیں اور ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ انھیں چھوڑ کر فوت ہوئے جب وہ اٹھارہ سال کی تھیں۔

[٣٤٨٢] ٧٢ - (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

[3482] اسود نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں اور ان کی رخصتی ہوئی جبکہ وہ نو برس کی تھیں اور آپ فوت ہوئے جبکہ وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

فائدہ: نکاح کے وقت حضرت عائشہ ؓ کی عمر کے چھ سال پورے ہو چکے تھے اور وہ ساتویں سال میں تھیں۔

(المعجم ١١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ وَالتَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ، وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ)(التحفة ١١)

باب: 11- شوال کے مہینے میں شادی کرنا، شادی کرانا اور شوال میں رخصتی ہونا مستحب ہے

[٣٤٨٣] ٧٣-(١٤٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

[3483] وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عروہ سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے

ابْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ، وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّي؟ قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ.

حضرت عائشہ ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شوال میں میرے ساتھ نکاح کیا، اور شوال ہی میں میرے ساتھ گھر بسایا، تو رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں سے کون سی بیوی آپ کے ہاں مجھ سے زیادہ خوش نصیب تھی؟ (عروہ نے) کہا: حضرت عائشہ ﷺ پسند کرتی تھیں کہ اپنی (رشتہ دار اور زیر کفالت) عورتوں کی رخصتی شوال میں کریں۔ (جبکہ عربوں میں پرانا تصور یہ تھا کہ شوال میں نکاح اور رخصتی شادی کے لیے ٹھیک نہیں۔)

[٣٤٨٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ.

[3484] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷺ کے عمل (خاندان کی بچیوں کا شوال میں شادی کرانے) کا تذکرہ نہیں کیا۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ نَدْبِ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ وَكَفَّيْهَا لِمَنْ يُرِيدُ تَزَوُّجَهَا) (التحفة ١٢)

باب: 12- مرد کے لیے جس عورت سے وہ شادی کرنا چاہے، اس کا چہرے اور ہتھیلیاں دیکھ لینا مستحب ہے

[٣٤٨٥] ٧٤-(١٤٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا».

[3485] سفیان نے ہمیں یزید بن کیسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا، آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح (طے) کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟'' اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔''

[٣٤٨٦] ٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ

[3486] مروان بن معاویہ فزاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن کیسان نے ابوحازم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کی، انھوں نے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟ فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا» قَالَ: قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا. قَالَ: «عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟» قَالَ: عَلٰى أَرْبَعِ أَوَاقٍ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلٰى أَرْبَعِ أَوَاقٍ؟ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ، مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ، وَلٰكِنْ عَسٰى أَنْ نَّبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ» قَالَ: فَبَعَثَ بَعْثًا إِلٰى بَنِي عَبْسٍ، بَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ.

کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور کہا: میں نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔'' اس نے جواب دیا: میں نے اسے دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کتنے مہر پر تم نے اس سے نکاح کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: چار اوقیہ پر۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''چار اوقیہ چاندی پر؟ گویا تم اس پہاڑ کے پہلو سے چاندی تراشتے ہو! تمھیں دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ موجود نہیں، البتہ جلد ہی ہم تمھیں ایک لشکر میں بھیج دیں گے تمھیں اس سے (غنیمت کا حصہ) مل جائے گا۔'' کہا: اس کے بعد آپ ﷺ نے بنوعبس کی جانب ایک لشکر روانہ کیا (تو) اس آدمی کو بھی اس میں بھیج دیا۔

فائدہ: یہ شخص آپ کے پاس دو بار آیا۔ پہلے آیا تو آپ نے اسے تلقین فرمائی کہ وہ اس عورت کو دیکھ لے جس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ وہ دوبارہ آیا اور عرض کی کہ اس نے نکاح کر لیا ہے رخصتی باقی تھی اور اس کا اصل مقصد حق مہر کے حوالے سے مدد لینا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا اس نے اس عورت کو دیکھا تھا؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے اگلا سوال کیا کہ کتنے حق مہر پر شادی کی ہے اس نے چار اوقیہ (تقریباً 160 درہم) کی مقدار بتائی۔ ہجرت کے بعد جب گھر بار، مال ومتاع سب کچھ چھوٹ گیا تھا تو یہ مہر کی بڑی مقدار تھی۔ مدینہ میں جو بنیادی طور پر ایک زرعی شہر تھا، مکہ جیسے تجارتی شہر کے مقابلے میں کم حق مہر مروج تھا۔ کیونکہ وہاں درہم ودینار کی ریل پیل نہیں تھی۔

(المعجم ۱۳) - (بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَّخَاتَمَ حَدِيدٍ، وَّغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ قَلِيلٍ وَّكَثِيرٍ وَّاسْتِحْبَابِ كَوْنِهِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ لِّمَنْ لَّا يُجْحَفُ بِهِ) (التحفة ۱۳)

باب: 13- مہر قرآن کی تعلیم، لوہے کی انگوٹھی اور اس کے علاوہ (کسی بھی چیز کی) تھوڑی یا زیادہ مقدار ہوسکتا ہے، اور جو شخص اس کی وجہ سے مشقت میں نہ پڑے اس کی طرف سے پانچ سو درہم (مہر) ہونا مستحب ہے

[۳۴۸۷] ۷۶-(۱۴۲۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[3487] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری اور عبدالعزیز بن ابی حازم نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد

الْقَارِيَّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛
ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا، جَلَسَتْ. فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا. فَقَالَ: «فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» فَقَالَ: لَا، وَاللهِ! يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ، فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ! مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ: لَا، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! وَلَا خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيدٍ، وَّلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَّا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَّبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ» فَجَلَسَ الرَّجُلُ، حَتّٰى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ لَهُ. فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا - عَدَّدَهَا - فَقَالَ: «تَقْرَأُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ» هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ،

ساعدی ؓ سے روایت کی، کہا: ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی ذات آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں، آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر کی، آپ اپنی نظر نیچے سے اوپر تک اور اوپر سے نیچے تک لے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اس پر آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! اگر آپ کو اس (کے ساتھ شادی) کی ضرورت نہیں تو اس کی شادی میرے ساتھ کر دیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس (حق مہر میں دینے کے لیے) کوئی چیز ہے؟'' اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! (کچھ) نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، دیکھو تمھیں کچھ ملتا ہے؟'' وہ گیا پھر واپس آیا اور عرض کی: نہیں، اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں ملا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو! چاہے لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' وہ گیا پھر واپس آیا، اور عرض کی، نہیں، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، البتہ میری یہ تہبند ہے۔ سہل نے کہا: اس کے پاس (کندھے کی) چادر بھی نہیں تھی۔ اس میں سے آدھی (بطور مہر) اس کے لیے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے تہبند کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہنو گے تو اس (کے جسم) پر اس میں سے کچھ نہیں ہوگا اور اگر وہ پہنے گی تو تم پر اس میں سے کچھ نہیں ہوگا۔'' اس پر وہ آدمی بیٹھ گیا۔ اسے بیٹھے ہوئے لمبا وقت ہو گیا تو وہ کھڑا ہو گیا (اور چل دیا۔) رسول اللہ ﷺ نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے آپ ﷺ کی خاطر بلا لیا گیا، جب

وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ.

وہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے پاس قرآن کتنا ہے؟“ (تمھیں کتنا قرآن یاد ہے؟) اس نے عرض کی: میرے پاس فلاں سورت اور فلاں سورت ہے۔اس نے وہ سورتیں شمار کیں۔تو آپ نے پوچھا: ”تم انھیں زبانی پڑھتے ہو؟“ اس نے عرض کی، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ، تمھیں جتنا قرآن یاد ہے اس کے عوض (نکاح کے لیے) تمھیں اس کا مالک (خاوند) بنا دیا گیا ہے۔“ یہ ابن ابوحازم کی حدیث ہے، یعقوب کی حدیث بھی الفاظ میں اسی کے قریب ہے۔

فائدہ: قرآن کی رو سے یہ اجازت رسول اللہ ﷺ کے لیے تھی کہ کوئی عورت خود کو آپ کے لیے ہبہ کر سکتی تھی، کسی اور کے لیے اس بات کی اجازت نہیں۔آپ ﷺ نے ہبہ ہو جانے کے بعد اس عورت کو اچھی طرح دیکھا کیونکہ آپ کو یہ فیصلہ فرمانا تھا کہ اس کی زندگی کس طرح کے انسان کے ساتھ اچھی گزرے گی۔اس عورت نے صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے خود کو ہبہ کیا تھا۔آپ ﷺ نے اس کی شادی ایسے ہی آدمی کے ساتھ کر دی جس کی کل متاع ہی قرآن کی سورتیں تھیں۔یہ مناسب ترین جوڑی تھی۔

[٣٤٨٨] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ. يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَائِدَةَ قَالَ: «اِنْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا، فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ».

[3488] حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، دراوردی اور زائدہ سب نے ابو حازم سے، انھوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی،ان میں سے کچھ راوی دوسروں پر اضافہ کرتے ہیں۔مگر زائدہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ، میں نے اس سے تمھاری شادی کر دی ہے، اس لیے (اب) تم اسے قرآن کی تعلیم دو۔“

[٣٤٨٩] ٧٨-(١٤٢٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ؛ ح:

[3489] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ، (ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ (کی بیویوں) کا

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا. قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ. فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ.

مہر کتنا (ہوتا) تھا؟ انھوں نے جواب دیا: اپنی بیویوں کے لیے آپ کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نَش تھا۔ (پھر) انھوں نے پوچھا: جانتے ہو نش کیا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں، انھوں نے کہا: آدھا اوقیہ، یہ کل 500 درہم بنتے ہیں اور یہی اپنی بیویوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا مہر تھا۔

[٣٤٩٠] ٧٩-(١٤٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى -، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ. قَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. قَالَ: «فَبَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

[3490] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے لباس) پر زرد (زعفران کی خوشبو کا) نشان دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول (ﷺ)! میں نے سونے کی ایک گٹھلی کے وزن پر ایک عورت سے شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمھیں برکت دے۔ ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری سے کرو۔''

فوائد: ① ''نواۃ من ذھب'' ایک دینار کے چوتھے حصے کو کہا جاتا تھا۔ اس وقت کی قیمت کے مطابق یہ پانچ درہم بنتے تھے۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے ترجمۃ الباب (باب کے عنوان) میں اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگرچہ عام حالات میں مردوں کو زعفران لگانے کی اجازت نہیں، لیکن دلھا اس ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔

[٣٤٩١] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْلِمْ

[3491] ابوعوانہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سونے کی گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ولیمہ کرو خواہ ایک

وَلَوْ بِشَاةٍ».

بکری سے کرو۔''

[٣٤٩٢] ٨١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، وَّأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

[3492] وکیع نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ اور حُمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سونے کی ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا اور یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے کرو۔''

[٣٤٩٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً.

[3493] ابوداود، وہب بن جریر اور شبابہ سب نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حمید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، البتہ وہب کی حدیث میں یوں ہے: ''انھوں نے کہا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔''

[٣٤٩٤] ٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُولُ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: «كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟» فَقُلْتُ: نَوَاةً. وَفِي حَدِيثِ إِسْحَاقَ: مِنْ ذَهَبٍ.

[3494] اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن قدامہ نے کہا: ہمیں نضر بن شُمیل نے خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن صُہیب نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ مجھ پر شادی کی بشاشت (خوشی) نمایاں تھی، میں نے عرض کی: میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کی ہے، آپ نے پوچھا: ''تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ایک گٹھلی۔ اور اسحاق کی حدیث میں ہے: سونے کی۔

[٣٤٩٥] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ - قَالَ شُعْبَةُ: وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تَزَوَّجَ

[3495] ابو داود نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوحمزہ سے حدیث بیان کی ــ شعبہ نے کہا: ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ (کیسان) ہے ــ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن

امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ.

بن عوف رضی اللہ عنہ نے سونے کی گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے) کے عوض ایک عورت سے شادی کی۔

[٣٤٩٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ وَّلَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: مِنْ ذَهَبٍ.

[3496] وہب نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ایک نے کہا: سونے کی (ایک گٹھلی۔)

(المعجم ١٤) - (بَابُ فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا) (التحفة ١٤)

باب:14- اپنی لونڈی کو آزاد کرنے پھر اس سے شادی کر لینے کی فضیلت

[٣٤٩٧] ٨٤-(١٣٦٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ. قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، وَإِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ- وَّاللهِ! قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: مُحَمَّدٌ- وَّالْخَمِيسُ. قَالَ: وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، وَّجُمِعَ السَّبْيُ، فَجَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطِنِي جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ. فَقَالَ: «اذْهَبْ فَخُذْ

[3497] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں عبدالعزیز سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ لڑی۔ کہا: ہم نے اس کے قریب ہی صبح کی نماز ادا کی، اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہوئے، میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پچھلی طرف سوار تھا، اللہ کے نبی ﷺ نے خیبر کے (اس کی طرف جانے والے) تنگ راستوں میں سواری کو تیز چلایا، میرا گھٹنا اللہ کے نبی ﷺ کی ران کو چھو رہا تھا، اللہ کے نبی ﷺ کی ران سے تہبند ہٹ گیا اور میں اللہ کے نبی ﷺ کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ جب آپ ﷺ بستی میں داخل ہوئے تو فرمایا: ''اللہ سب سے بڑا ہے۔ خیبر اُجڑ گیا۔ بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جن کو ڈرایا گیا تھا۔'' آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔ کہا: لوگ اپنے کاموں کے لیے نکل چکے تھے۔ انھوں نے (یہ منظر دیکھا تو) کہا: اللہ کی قسم یہ محمد ﷺ ہیں ـــ عبدالعزیز نے کہا: (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا کہ) ہمارے بعض ساتھیوں نے بتایا: (ان میں سے بعض نے یہ بھی کہا:) محمد ﷺ ہیں اور لشکر ہے ـــ

جَارِيَةً» فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ! أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ، صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ؟ مَاتَصْلُحُ إِلَّا لَكَ. قَالَ: «ادْعُوهُ بِهَا» قَالَ: فَجَاءَ بِهَا، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا» قَالَ: وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا.

(انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے خیبر کو بزور قوت حاصل کیا۔ قیدیوں کو اکٹھا کر لیا گیا تو حضرت دِحیہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا کر ایک لونڈی لے لو'' تو انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اس پر ایک آدمی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عنایت کر دی ہے جو بنوقریظہ اور بنونضیر کی شہزادی ہے؟ وہ تو آپ کے علاوہ اور کسی کے شایانِ شان نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں اس (لڑکی) سمیت بلا لاؤ۔'' وہ اسے لے کر حاضر ہوئے، جب نبی ﷺ نے صفیہ کو دیکھا تو فرمایا: ''قیدیوں میں سے اس کے سوا کوئی اور لونڈی لے لو۔'' (آگے آئے گا کہ اپنی مرضی کی اور لونڈی کے علاوہ، آپ نے اپنی طرف سے اسے مزید کنیزیں بھی عطا فرمائیں، حدیث: 3500) کہا: اور آپ ﷺ نے انھیں آزاد کیا اور ان سے شادی کر لی۔

فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا. فَقَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِيءْ بِهِ» قَالَ: وَبَسَطَ نِطَعًا. قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٣٢١]

(حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک اور شاگرد) ثابت نے ان سے کہا: ابوحمزہ! آپ ﷺ نے انھیں کیا مہر دیا تھا؟ انھوں نے کہا: خود ان کو (انھیں دیا تھا،) آپ ﷺ نے انھیں آزاد کیا (انھیں اپنی جان کا مالک بنایا) اور (اس کے عوض) ان سے نکاح کیا۔ جب آپ ﷺ (واپسی پر ابھی) راستے میں تھے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انھیں آپ کے لیے تیار کیا اور رات کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی ﷺ نے دلھے کی حیثیت سے صبح کی۔ آپ نے (اپنے ساتھیوں سے) فرمایا: ''جس کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہو تو وہ اسے لے آئے۔'' اور آپ ﷺ نے چمڑے کا دسترخوان بچھوا دیا۔ کہا: تو کوئی آدمی پنیر لے کر آنے لگا، کوئی کھجور لے کر آنے لگا اور کوئی گھی لے کر آنے لگا۔ پھر لوگوں نے (کھجور، پنیر اور گھی کو) اچھی طرح ملا کر حلوہ

تیار کیا۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

[٣٤٩٨] ٨٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّشُعَيْبِ بْنِ حَبْحَابٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُالرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ: تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا.

[3498] حماد، یعنی ابن زید نے ثابت اور عبدالعزیز بن صہیب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ حماد نے ثابت اور شعیب بن حَبحَاب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ اسی طرح ابوعوانہ نے قتادہ اور عبدالعزیز سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ ابوعوانہ (ہی) نے ابوعثمان سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے شعیب بن حَبحَاب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح یونس بن عبید نے شعیب بن حَبحَاب سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ان سب نے (کہا: انھوں نے) نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔ معاذ کی اپنے والد (ہشام) سے روایت کردہ حدیث میں ہے: آپ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کی آزادی، ان کو مہر میں دی۔

[٣٤٩٩] ٨٦-(١٥٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا: «لَهُ أَجْرَانِ». [راجع: ٣٨٧]

[3499] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں، جو اپنی لونڈی کو آزاد کرتا ہے، پھر اس سے شادی کرتا ہے، فرمایا: ''اس کے لیے دو اجر ہیں۔'' (آزاد کرنے کا اجر اور اس کے بعد شادی کے ذریعے اسے عزت کا مقام دینے کا اجر۔)

[٣٥٠٠] ٨٧-(١٣٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ

[3500] حماد بن سلمہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ثابت نے ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں خیبر کے دن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوار تھا، اور میرا پاؤں رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کو چھو رہا تھا۔ کہا: ہم

رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ، وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ. فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَ: وَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا، وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ. قَالَ: وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ، وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ، فَوُضِعَتْ فِيهَا، وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ. قَالَ: وَقَالَ النَّاسُ: لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ، قَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَإِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَبَ حَجَبَهَا، فَقَعَدَتْ عَلٰى عَجُزِ الْبَعِيرِ، فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَدَفَعْنَا. قَالَ: فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ، وَنَدَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَدَرَتْ، فَقَامَ فَسَتَرَهَا، وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ. يَقُلْنَ: أَبْعَدَ اللهُ الْيَهُودِيَّةَ.

(اس وقت) ان تک پہنچے جب سورج چمکنے لگا تھا۔ وہ اپنے جانوروں کو (چرنے کے لیے) باہر نکال چکے تھے اور خود بھی اپنے پھاوڑے، ٹوکرے اور بیلچے لے کر (کھیتوں اور باغوں کی طرف) نکل چکے تھے، (جب انھوں نے لشکر دیکھا تو) کہنے لگے: محمد ﷺ ہیں اور لشکر ہے۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیبر اُجڑ گیا! بلاشبہ جب ہم کسی قوم کے گھروں کے سامنے اترتے ہیں تو جن لوگوں کو (پہلے) ڈرایا گیا تھا ان کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' کہا: اللہ عزوجل نے انھیں شکست دی۔ دِحیہ (بن خلیفہ کلبی) رضی اللہ عنہ کے حصے میں ایک خوبصورت کنیز آئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو سات نفر (غلاموں، لونڈیوں) کے عوض خرید لیا، پھر آپ نے اس کو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا تاکہ (حیض سے پاک ہونے کے بعد) وہ اسے آپ کے لیے بنا سنوار دے اور تیار کر دے۔ (ثابت نے) کہا: میرا خیال ہے، انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے (یہ بھی) کہا۔ اور وہ ان (ام سلیم) کے گھر میں عدت گزار لے۔ اور وہ (کنیز) صفیہ بنت حیی تھیں۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان کا ولیمہ کھجور، پنیر اور گھی سے کیا۔ زمین کھود کر تھوڑی تھوڑی نیچی کی گئی اور چمڑے کے بنے ہوئے دسترخوان لائے گئے اور ان (نیچی جگہوں) میں بچھا دیے گئے، پھر گھی اور پنیر لایا گیا، لوگ (کھا کر خوب) سیر ہو گئے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگوں نے (ایک دوسرے سے) کہا: معلوم نہیں آپ نے ان سے شادی کی ہے یا اُمِ ولد (بچے کی ماں) کی حیثیت دی ہے۔ (کچھ) لوگوں نے کہا: اگر آپ نے انھیں پردہ کرایا تو وہ آپ کی زوجہ ہیں اور اگر آپ نے ان کو پردہ نہ کرایا تو وہ ام ولد ہیں۔ پھر جب آپ سوار ہونے لگے تو آپ نے ان کا پردہ کروایا، اور وہ اونٹ کے پچھلے حصے پر بیٹھ گئیں، تو لوگوں نے جان لیا کہ آپ نے ان سے شادی کی ہے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ تیز ہو گئے اور ہم نے بھی

رفتار تیز کر لی۔ کہا: اونٹنی عضباء ٹھوکر کھا کر گر گئی اور رسول اللہ ﷺ (پالان سے) نکل گئے اور وہ (سیدہ صفیہ ؓ) بھی نکل کر گر گئیں، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کو پردے میں کیا، عورتیں اوپر سے جھانک رہی تھیں، کہنے لگیں: اللہ یہودی عورت کو دور کرے۔

قَالَ: قُلْتُ: يَاأَبَا حَمْزَةَ! أَوَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَاللهِ! لَقَدْ وَقَعَ.

(ثابت نے) کہا: میں نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ گر پڑے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں اللہ کی قسم! آپ گر پڑے تھے۔

قَالَ أَنَسٌ: وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ، لَمْ يَخْرُجَا، فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ: «سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، كَيْفَ أَنْتُمْ يَاأَهْلَ الْبَيْتِ؟» فَيَقُولُونَ: بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ؟ فَيَقُولُ: «بِخَيْرٍ» فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ، فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا، فَوَاللهِ! مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الأحزاب: ٥٣] الْآيَةَ. [راجع: ٣٣٢١، ٣٤٩٧]

حضرت انس ؓ نے کہا: اور میں نے حضرت زینب ؓ کے ولیمے میں بھی شرکت کی تھی۔ آپ نے لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹی اور گوشت کھلایا تھا، آپ مجھے بھیجتے تھے میں لوگوں کو (کھانے کے لیے) بلاتا تھا۔ جب آپ فارغ ہوئے، تو کھڑے ہو گئے اور میں نے بھی آپ کی پیروی کی، پیچھے دو آدمی رہ گئے، باہمی گفتگو نے ان دونوں کو ساتھ لگائے رکھا۔ وہ دونوں نہ نکلے۔ آپ نے (چلتے ہوئے) اپنی ازواج مطہرات کے پاس جانا شروع کیا۔ آپ ان میں سے ہر ایک کو سلام کرتے، (فرماتے) ''تم پر سلامتی ہو، گھر والو! آپ کیسے ہو؟'' وہ جواب دیتے: اللہ کے رسول! خیریت سے ہیں۔ آپ نے اپنے اہل (نئی اہلیہ) کو کیسا پایا؟ رسول اللہ ﷺ جواب دیتے: ''خیر و (عافیت) کے ساتھ۔'' جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو واپس ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا، جب آپ دروازے پر پہنچے تو آپ نے اُن دو آدمیوں کو دیکھا (کہ) باہمی گفتگو نے ان دونوں کو ساتھ لگا رکھا ہے، جب ان دونوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ واپس آ رہے ہیں تو وہ دونوں اٹھے اور چلے گئے۔ اللہ کی قسم! (اب) مجھے معلوم نہیں کہ میں نے آپ کو بتایا یا آپ پر وحی نازل کی گئی کہ وہ دونوں چلے گئے ہیں۔ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ پھر آپ نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ

پر رکھا تو میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم لوگ نبی ﷺ کے گھروں میں مت داخل ہو الّا یہ کہ تمھیں (اس کی) اجازت دی جائے۔''

[٣٥٠١] ٨٨-(١٣٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ فِي مَقْسَمِهِ، وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: وَيَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا. قَالَ: فَبَعَثَ إِلٰى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلٰى أُمِّي فَقَالَ: «أَصْلِحِيهَا» قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ، حَتّٰى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ، ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِنَا بِهِ» قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيقِ، حَتّٰى جَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا حَيْسًا، فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَيْسِ، وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلٰى جَنْبِهِمْ مِّنْ مَّاءِ السَّمَاءِ. قَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ: فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هِشْنَا إِلَيْهَا، فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا، وَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَطِيَّتَهُ. قَالَ: وَصَفِيَّةُ خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ.

[3501] سلیمان بن مغیرہ نے ہمیں ثابت سے حدیث بیان کی کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت صفیہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں آگئیں، (آپ ﷺ نے دحیہ رضی اللہ عنہ کو اپنے حصے کی ایک کنیز لینے کی اجازت دے کر غیر رسمی طور پر تقسیم کا آغاز فرما دیا تھا۔) لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کی تعریف کرنے لگے، وہ کہہ رہے تھے: ہم نے قیدیوں میں ان جیسی عورت نہیں دیکھی۔ تو آپ نے دحیہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، اور ان کے بدلے میں جو انھوں نے چاہا، آپ ﷺ نے دیا، پھر آپ نے اسے میری والدہ کے سپرد کیا اور فرمایا: ''اسے بنا سنوار دو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے نکلے حتی کہ جب آپ نے اسے پشت کی طرف کر لیا، (خیبر پیچھے رہ گیا) تو آپ نے پڑاؤ ڈالا، پھر ان (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا) کے لیے خیمہ لگوایا، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زادِ راہ سے زائد کچھ ہو وہ اسے ہمارے پاس لے آئے۔'' کہا: اس پر کوئی آدمی زائد کھجوریں لے کر آنے لگا اور (کوئی) زائد ستو، حتیٰ کہ لوگوں نے ان چیزوں سے ایک ڈھیر مخلوط کھانے (حَیس) کا بنا لیا، پھر وہ اس حیس میں سے تناول کرنے لگے اور بارش کے پانی کے حوضوں سے جو ان کے قریب تھے پانی پینے لگے۔ کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تھا ان (صفیہ رضی اللہ عنہا) کے لیے رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ۔ کہا: اس کے بعد ہم چل پڑے، جب ہم نے مدینہ کی دیواریں دیکھیں تو ہم شدتِ شوق سے اس کی طرف لپک پڑے، ہم نے اپنی سواریاں اٹھا دیں (تیز کر دیں) اور رسول اللہ ﷺ نے بھی

قَالَ: فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا، حَتّٰى قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَتَرَهَا. قَالَ: فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: «لَمْ نُضَرَّ» قَالَ: فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ، فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا. [راجع: ٣٣٢١، ٣٤٩٧، ٣٥٠٠]

اپنی سواری اٹھا دی۔ کہا: صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے تھیں، رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا، کہا: (اچانک) رسول اللہ کی سواری کو ٹھوکر لگی تو آپ زمین پر آ رہے اور وہ (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا) بھی زمین پر آ رہیں، کہا: لوگوں میں سے کوئی بھی نہ آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا اور نہ ان کی طرف، کہا: حتی کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آگے پردہ کیا، پھر ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا: ''ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔'' پھر ہم مدینہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ کی ازواج کی باندیاں باہر نکل آئیں، وہ ایک دوسری کو وہ (صفیہ رضی اللہ عنہا) دکھا رہی تھیں، اوران کے گرنے پر دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھیں۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَنُزُولِ الْحِجَابِ، وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ)(التحفة ١٥)

باب: 15- حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح، پردے (کے حکم) کا نزول اور شادی کے ولیمے کا ثبوت

[٣٥٠٢] ٨٩-(١٤٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ وَهٰذَا حَدِيثُ بَهْزٍ قَالَ: لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِزَيْدٍ: «فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ» قَالَ: فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِينَهَا. قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي، حَتّٰى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَهَا، فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِي. فَقُلْتُ:

[3502] محمد بن حاتم بن میمون نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بہز نے حدیث سنائی، نیز محمد بن رافع نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونضر ہاشم بن قاسم نے حدیث سنائی، ان دونوں (بہز اور ابونضر) نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ یہ بہز کی حدیث ہے۔ کہا: جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت گزری تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ان (زینب رضی اللہ عنہا) کے سامنے ان کی میرے ساتھ شادی کا ذکر کرو۔'' کہا: تو حضرت زید رضی اللہ عنہ چلے حتی کہ ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنے آٹے میں خمیر ملا رہی تھیں، کہا: جب میں نے ان کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی عظمت بیٹھ گئی حتی کہ میں ان کی طرف نظر بھی نہ اٹھا سکتا تھا

يَا زَيْنَبُ! أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَذْكُرُكِ. قَالَتْ: مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أُوَامِرَ رَبِّي، فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ. قَالَ: فَقَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ، فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاتَّبَعْتُهُ، فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ. وَيَقُلْنَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ وَجَدْتَّ أَهْلَكَ؟ قَالَ: فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أَخْبَرَنِي. قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ مَعَهُ فَأَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَنَزَلَ الْحِجَابُ. قَالَ: وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوا بِهِ.

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان (کے ساتھ شادی) کا ذکر کیا تھا، میں نے ان کی طرف اپنی پیٹھ کی اور ایڑیوں کے بل مڑا اور کہا: زینب! رسول اللہ ﷺ نے تمھارا ذکر کرتے ہوئے پیغام بھیجا ہے۔ انھوں نے کہا: میں کچھ کرنے والی نہیں یہاں تک کہ اپنے رب سے مشورہ (استخارہ) کرلوں، اور وہ اٹھ کر اپنی نماز کی جگہ کی طرف چلی گئیں اور (ادھر) قرآن نازل ہوگیا، رسول اللہ ﷺ بغیر اجازت لیے ان کے پاس تشریف لے آئے۔ (سلیمان بن مغیرہ نے) کہا: (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے اپنے آپ سمیت سب لوگوں کو دیکھا کہ جب دن کا اجالا پھیل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روٹی اور گوشت کھلایا۔ اس کے بعد (اکثر) لوگ نکل گئے، چند باقی رہ گئے وہ کھانے کے بعد (آپ کے) گھر میں ہی باتیں کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) نکلے، میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، آپ یکے بعد دیگرے اپنی ازواج کے حجروں کی طرف جا کر انھیں سلام کہنے لگے۔ وہ (جواب دے کر) کہتیں: اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے اپنی (نئی) اہلیہ کو کیسا پایا؟ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نہیں جانتا میں نے آپ کو بتایا کہ لوگ جاچکے ہیں یا آپ نے مجھے بتایا۔ پھر آپ چل پڑے حتی کہ گھر میں داخل ہو گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور (اس وقت) حجاب (کا حکم) نازل ہوا، کہا: اور لوگوں کو (اس مناسبت سے) جو نصیحت کی جانی تھی کر دی گئی۔

زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي حَدِيثِهِ: ﴿لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَٱللَّهُ لَا يَسْتَحْىِۦ مِنَ ٱلْحَقِّ﴾.

ابن رافع نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دی جائے، اس حال میں (آؤ) کہ اس کے پکنے کا انتظار نہ کر رہے ہو (کھانے کے وقت آؤ پہلے نہ آؤ)'' سے لے کر اس فرمان تک: ''اور اللہ حق

سے شرم نہیں کرتا۔"

[٣٥٠٣] ٩٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَّقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ: سَمِعْتُ أَنَسًا - قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ - وَّقَالَ أَبُو كَامِلٍ: عَلَى شَيْءٍ - مِّنْ نِّسَائِهِ، مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً.

[3503] ابو ربیع زہرانی، ابو کامل فُضَیل بن حسین اور قُتَیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد نے، وہ (جو) زید کے بیٹے ہیں، ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ـــ ابو کامل کی روایت میں ہے: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ـــ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی بیوی کا ـــ ابو کامل نے کہا: اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کی کسی چیز (خوشی) پر ـــ اس جیسا ولیمہ کیا ہو جیسا حضرت زینب رضی اللہ عنہا (کے ساتھ نکاح) پر کیا۔ آپ ﷺ نے (اس موقع پر) بکری ذبح کی۔

[٣٥٠٤] ٩١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ. فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ: بِمَا أَوْلَمَ؟ قَالَ: أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَّلَحْمًا حَتَّى تَرَكُوهُ.

[3504] عبدالعزیز بن صُہَیب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کا اس سے بڑھ کر یا اس سے بہتر ولیمہ نہیں کیا جیسا ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کیا۔ ثابت بنانی نے پوچھا: آپ نے کس چیز سے ولیمہ کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: آپ نے انھیں روٹی اور گوشت کھلایا حتی کہ انھوں نے (سیر ہو کر کھانا) چھوڑ دیا۔

[٣٥٠٥] ٩٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، كُلُّهُمْ عَنْ مُّعْتَمِرٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ -: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ. قَالَ: فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ

[3505] یحییٰ بن حبیب حارثی، عاصم بن نضر تیمی اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، سب نے معتمر سے روایت کی۔ لفظ (یحییٰ) بن حبیب کے ہیں۔ کہا: ہم سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں ابو مجلز نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ نے لوگوں کو (کھانے کی) دعوت دی، انھوں نے کھانا کھایا، پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ کہا: آپ نے ایسا انداز اختیار فرمایا گویا کہ

فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ، قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ.

کھڑے ہونے لگے ہوں اس پر بھی وہ نہ اٹھے، جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے ہوئے تو لوگوں میں سے بھی جو کھڑے ہوئے، وہ ہو گئے۔

زَادَ عَاصِمٌ وَّابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ: فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ، وَّإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا. قَالَ: فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا. قَالَ: فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ. قَالَ: وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمًا﴾.

عاصم اور ابن عبدالاعلیٰ نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا: کہا: تین آدمی بیٹھے رہے، نبی ﷺ (حجرے میں) داخل ہونے کے لیے تشریف لے آئے، تو (اس وقت بھی) وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، پھر (کچھ دیر بعد) وہ اٹھے اور چلے گئے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے آ کر نبی ﷺ کو خبر دی کہ وہ جا چکے ہیں۔ آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہوئے، میں بھی داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ کہا: اور (اس موقع پر) اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے، ایسے (وقت میں) آؤ کہ (آ کر) اس کے پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو (کھانا رکھ دیا جائے تو آؤ۔)'' اس فرمان تک: ''بلاشبہ یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی تھی۔''

[٣٥٠٦] ٩٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ، لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ. قَالَ أَنَسٌ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ. قَالَ: وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ، حَتّٰى قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ

[3506] ابن شہاب نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پردے (کے احکام) کو سب لوگوں سے زیادہ جاننے والا میں ہوں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دلھا کی حیثیت سے صبح کی، آپ نے (اسی رات) مدینہ میں ان سے شادی کی تھی، دن چڑھنے کے بعد آپ نے لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا، رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو کچھ افراد لوگوں کے چلے جانے کے بعد بھی آپ کے ساتھ بیٹھے رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ آپ چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا حتی کہ آپ (سب حجروں سے ہوتے ہوئے) حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچے۔ پھر

وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ، حَتّٰى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ السِّتْرَ، وَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ.

آپ نے سوچا کہ وہ لوگ جا چکے ہوں گے، آپ واپس ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، تو تب بھی وہ اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ لوٹ گئے اور میں بھی دوبارہ لوٹ گیا، حتی کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک پہنچے تو پھر سے واپس آئے، میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، تو دیکھا کہ وہ لوگ اٹھ (کر جا) چکے تھے، اس کے بعد آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا، اور (اس وقت) پردے کی آیت نازل کی گئی۔

[٣٥٠٧] ٩٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ. قَالَ: فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ. فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ! اذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي، وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ. وَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعْهُ» ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا، وَمَنْ لَقِيتَ» وَسَمّٰى رِجَالًا. قَالَ: فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيتُ. قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: عَدَدَ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ.

[3507] جعفر بن سلیمان نے ہمیں ابو عثمان جعد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے۔ میری والدہ ام سُلَیم رضی اللہ عنہا نے حَیس تیار کیا، اسے ایک پیالہ نما بڑے برتن میں ڈالا، اور کہا: انس! یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو: یہ میری والدہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، اور وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں: اللہ کے رسول! یہ ہماری طرف سے آپ کے لیے تھوڑی سی چیز ہے۔ کہا: میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری والدہ آپ کو سلام پیش کرتی ہیں اور کہتی ہیں: اللہ کے رسول! یہ آپ کے لیے ہماری طرف سے تھوڑی سی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو'' (آپ نے اسے بھی ولیمے کے کھانے کے ساتھ شامل کر لیا) پھر فرمایا: ''جاؤ، فلاں، فلاں اور فلاں اور جو لوگ تمھیں ملیں انھیں بلا لاؤ۔'' آپ نے چند آدمیوں کے نام لیے۔ کہا: میں ان لوگوں کو جن کے آپ نے نام لیے اور وہ جو مجھے ملے، ان کو لے آیا۔ کہا: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ (سب) تعداد میں کتنے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: تین سو کے لگ بھگ۔

وَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنَسُ! هَاتِ التَّوْرَ» قَالَ: فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَّلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّمَّا يَلِيهِ» قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. قَالَ: فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ. فَقَالَ لِي: «يَا أَنَسُ! ارْفَعْ» قَالَ: فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ. قَالَ: وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، وَّزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَّجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ، فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ. قَالَ: فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ، وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ، وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُوا۟ فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَٱنتَشِرُوا۟ وَلَا مُسْتَـْٔنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى ٱلنَّبِىَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''انس! برتن لے آؤ'' کہا: لوگ اندر داخل ہوئے حتی کہ صفہ (چبوترہ) اور حجرہ بھر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس دس افراد حلقہ بنا لیں، اور ہر انسان اپنے سامنے سے کھائے۔'' ان سب نے کھایا حتی کہ سیر ہو گئے، ایک گروہ نکلا تو دوسرا داخل ہوا (اس طرح ہوتا رہا) حتی کہ ان سب نے کھانا کھا لیا، تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا: ''انس! اٹھا لو'' تو میں نے (برتن) اٹھا لیے، مجھے معلوم نہیں کہ جب میں نے (کھانا) رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا اُس وقت۔ کہا: ان میں سے کچھ ٹولیاں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ہی بیٹھ کر باتیں کرنے لگیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کی اہلیہ دیوار کی طرف رخ کیے بیٹھی تھیں، یہ لوگ رسول اللہ ﷺ پر گراں گزرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکلے، (یکے بعد دیگرے) اپنی ازواج کو سلام کیا، پھر واپس ہوئے۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ واپس آ گئے ہیں، تو انھوں نے محسوس کیا کہ وہ آپ پر گراں گزر رہے ہیں۔ کہا: تو وہ جلدی سے دروازے کی طرف لپکے اور سب کے سب نکل گئے، رسول اللہ ﷺ (آگے) تشریف لائے، حتی کہ آپ نے پردہ لٹکایا اور اندر داخل ہو گئے اور میں حجرہ (نما صفے) میں بیٹھا ہوا تھا، آپ تھوڑی ہی دیر ٹھہرے حتی کہ (دوبارہ) باہر میرے پاس آئے، اور (آپ پر) یہ آیت نازل کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے انھیں (آیتِ کریمہ کے مجملہ کلمات کو) تلاوت فرمایا: ''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے، کھانا پکنے کا انتظار کرتے ہوئے نہیں، بلکہ جب تمھیں دعوت دی جائے تب تم اندر جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، اور

(وہیں) باتوں میں دل لگاتے ہوئے نہیں (بیٹھے رہو۔) بلاشبہ یہ بات نبی ﷺ کو تکلیف دیتی ہے'' آیت کے آخر تک۔

قَالَ الْجَعْدُ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْآيَاتِ، وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ.

جعد نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ان آیات کے ساتھ (جو ایک ہی طویل آیت میں سمو دی گئیں) میرا تعلق سب سے زیادہ قریب کا ہے، اور (ان کے نازل ہوتے ہی) نبی ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن کو پردہ کرا دیا گیا۔

[٣٥٠٨] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِذْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَّقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ» فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَّقِيتُ، فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ، وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ، وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَّقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ، فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، وَخَرَجُوا، وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَّقُولَ لَهُمْ شَيْئًا، فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدْخُلُواْ بُيُوتَ ٱلنَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ﴾ - قَالَ قَتَادَةُ: غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ طَعَامًا - ﴿وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُواْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾.

[3508] معمر نے ہمیں ابو عثمان (جعد) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے برتن میں حیس بھی آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور مسلمانوں میں سے جو بھی تمھیں ملے اسے میرے پاس بلا لاؤ'' تو میں جس سے ملا اسے آپ کی طرف سے دعوت دی، لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، کھانا کھاتے اور نکل جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھانے پر اپنا ہاتھ رکھا اور اس میں (برکت کی) دعا کی، اس کے بارے میں جو اللہ نے چاہا کہ آپ کہیں، آپ نے کہا۔ اور میں جس کو بھی ملا، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا مگر اسے دعوت دی، لوگوں نے کھایا، حتی کہ سیر ہو گئے اور نکل گئے، ان میں سے ایک گروہ (وہیں) رہ گیا، انھوں نے آپ کی موجودگی میں طویل گفتگو کی، نبی ﷺ حیا محسوس کرنے لگے کہ ان سے کچھ کہیں، چنانچہ آپ نکلے اور انھیں گھر میں ہی چھوڑ دیا، تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) نازل فرمائیں: ''اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے، کھانا پکنے کا انتظار کرتے ہوئے نہیں۔'' قتادہ نے کہا: کھانے کے وقت کا انتظار کرتے ہوئے نہیں۔ ''لیکن جب تمھیں

بلایا جائے تب تم اندر جاؤ۔'' حتی کہ آپ نے یہاں تک تلاوت کی: ''یہ تمھارے اوران کے دلوں کے لیے اور زیادہ پاکیزگی (کا طریقہ) ہے۔''

(المعجم١٦) - (بَابُ الْأَمْرِ بِإِجَابَةِ الدَّاعِي إِلٰى دَعْوَةٍ)(التحفة١٦)

باب:16-دعوت دینے والے کا بلاوا قبول کرنے کا حکم

[٣٥٠٩] ٩٦-(١٤٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا».

[3509] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں ضرور آئے۔''

[٣٥١٠] ٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ».

قَالَ خَالِدٌ: فَإِذَا عُبَيْدُ اللهِ يُنَزِّلُهُ عَلَى الْعُرْسِ.

[3510] خالد بن حارث نے ہمیں عبیداللہ (بن عمر بن حفص مدنی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔''

خالد نے کہا: عبیداللہ اسے شادی (کی دعوتِ ولیمہ) پر محمول کرتے تھے۔

[٣٥١١] ٩٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ».

[3511] محمد بن عبداللہ بن نمیر کے والد نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو شادی کے ولیمے کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔''

[٣٥١٢] ٩٩-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ».

[3512] حماد نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں بلایا جائے تو دعوت میں آؤ۔''

[٣٥١٣] ١٠٠-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ، عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ».

[3513] معمر نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے (حدیث بیان کرتے ہوئے) کہا کرتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو دعوت دے تو وہ قبول کرے شادی ہو یا اس جیسی (کوئی اور) تقریب۔''

[٣٥١٤] ١٠١-(. . .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيُجِبْ».

[3514] زُبیدی نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو شادی یا اس جیسی کسی تقریب میں بلایا جائے تو وہ قبول کرے۔''

[٣٥١٥] ١٠٢-(. . .) حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ».

[3515] اسماعیل بن اُمَیّہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں بلایا جائے تو دعوت میں آؤ۔''

[٣٥١٦] ١٠٣-(. . .) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا»

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ، وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

[3516] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مسلمان بھائیوں کی طرف سے دی جانے والی) اس دعوت کو، جب تمھیں اس کے لیے بلایا جائے، قبول کرو۔''

کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دعوت میں شریک ہوتے خواہ وہ شادی کی ہو یا شادی کے بغیر، اور وہ روزے کی حالت میں بھی اس میں آتے تھے۔

[٣٥١٧] ١٠٤-(. . .) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا».

[3517] عمر بن محمد نے مجھے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں (بکری کے) پائے کی بھی دعوت دی جائے تو قبول کرو۔''

[٣٥١٨] ١٠٥-(١٤٣٠) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ» وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى «إِلٰى طَعَامٍ».

[3518] محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث سنائی، نیز ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، دونوں (ابن مہدی اور عبداللہ بن نمیر) نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں آئے، پھر اگر اور چاہے تو کھالے، چاہے تو نہ کھائے۔'' ابن مثنیٰ نے ''کھانے کی دعوت'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٣٥١٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3519] ابن جُرَیج نے ابوزبیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٥٢٠] ١٠٦-(١٤٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ».

[3520] ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔ اگر وہ روزہ دار ہے تو دعا کرے اور اگر روزے کے بغیر ہے تو کھانا کھائے۔''

[٣٥٢١] ١٠٧-(١٤٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ، فَمَنْ لَّمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ.

[3521] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کی، وہ کہا کرتے تھے: اُس ولیمے کا کھانا برا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے (بلانے کے باوجود) دعوت میں شرکت نہ کی، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

[٣٥٢٢] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[3522] سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں حدیث بیان کی،

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: يَا أَبَا بَكْرٍ! كَيْفَ هٰذَا الْحَدِيثُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ؟ فَضَحِكَ فَقَالَ: لَيْسَ هُوَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ.

کہا: میں نے امام زہری سے پوچھا: جنابِ ابوبکر! یہ حدیث کس طرح ہے: ''بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے''؟ وہ ہنسے، اور جواب دیا: یہ (حدیث) اس طرح نہیں ہے کہ بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا، فَأَفْزَعَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

سفیان نے کہا: میرے والد غنی تھے، جب میں نے یہ حدیث سنی تھی تو اس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا، اس لیے میں نے اس کے بارے میں امام زہری سے دریافت کیا، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن اعرج نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: بدترین کھانا اُس ولیمے کا کھانا ہے۔ آگے امام مالک رحمہ اللہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٣٥٢٣] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[3523] معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور اعرج سے، اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بدترین کھانا اُس ولیمے کا کھانا ہے، (آگے) امام مالک رحمہ اللہ کی حدیث کی طرح ہے۔

[٣٥٢٤] وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، نَحْوَ ذٰلِكَ.

[3524] ابو زناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند حدیث روایت کی۔

[٣٥٢٥] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعٰى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولَهُ».

[3525] زیاد بن سعد نے کہا: میں نے ثابت (بن عیاض) اعرج سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بدترین کھانا (ایسے) ولیمے کا کھانا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اسے اس سے روکا جاتا ہے اور جو اس (میں شمولیت) سے انکار کرتا ہے اسے بلایا جاتا ہے۔ اور جس شخص نے دعوت قبول نہ کی، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

(المعجم١٧) – (بَابُ لاَ تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلاثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَأَهَا، ثُمَّ يُفَارِقُهَا، وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا)(التحفة١٧)

باب: 17- جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں حتی کہ وہ اس کے سوا کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ اس سے مباشرت کرے، پھر وہ اس سے علیحدگی اختیار کرے اور اس کی عدت پوری ہو جائے

[٣٥٢٦] ١١١-(١٤٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ».

[3526] سفیان نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رفاعہ (بن سموء ل قرظی) کی بیوی (تمیمہ بنت وہب قرظیہ) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں رفاعہ کے ہاں (نکاح میں) تھی، اس نے مجھے طلاق دی اور قطعی (تیسری) طلاق دے دی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زَبیر (بن باطا قرظی) سے شادی کر لی، مگر جو اس کے پاس ہے وہ کپڑے کی جھالر کی طرح ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''کیا تم دوبارہ رفاعہ کے پاس لوٹنا چاہتی ہو؟ نہیں (جا سکتی)، حتی کہ تم اس (دوسرے خاوند) کی لذت چکھ لو اور وہ تمھاری لذت چکھ لے۔''

قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ، وَخَالِدٌ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَنَادٰى: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

(حضرت عائشہ ﷞ نے) کہا: حضرت ابوبکر ﷜ آپ کے پاس موجود تھے اور خالد ﷜ (بن سعید بن عاص) دروازے پر اجازت ملنے کے منتظر تھے، تو انھوں نے پکار کر کہا: ابوبکر! کیا آپ اس عورت کو نہیں سن رہے جو بات وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اونچی آواز سے کہہ رہی ہے؟

[٣٥٢٧] ١١٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ، قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ:

[3527] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ﷞ نے انھیں خبر دی کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اور قطعی (آخری) طلاق دے دی، تو

حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا ، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ، وَاللهِ! مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ، فَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِّنْ جِلْبَابِهَا . قَالَ : فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا . فَقَالَ : «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ، لَا ، حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ» . وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ . قَالَ : فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ : أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ .

اس عورت نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زَبیر (قرظی) سے شادی کرلی، بعدازاں وہ نبی ﷺ کے پاس آئی، اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! وہ رفاعہ کے نکاح میں تھی، اس نے اسے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دے دی، تو میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی اور وہ، اللہ کی قسم! اس کے پاس تو کپڑے کے کنارے کی جھالر کی مانند ہی ہے، اور اس نے اپنی چادر کے کنارے کی جھالر پکڑ لی۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ نہیں! یہاں تک کہ وہ تمھاری لذت چکھ لے اورتم اس کی لذت چکھ لو۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ حجرے کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، انھیں (ابھی اندر آنے کی) اجازت نہیں ملی تھی۔ کہا: تو خالد نے (وہیں سے) ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارنا شروع کردیا: آپ اس عورت کو سختی سے اس بات سے روکتے کیوں نہیں جو وہ بلند آواز سے رسول اللہ ﷺ کے پاس کہہ رہی ہے؟

[٣٥٢٨] ١١٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ . فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ .

[3528] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن بن زبیر نے اس عورت سے نکاح کرلیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اللہ کے رسول (ﷺ)! رفاعہ نے اسے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دے دی ہے..... جس طرح یونس کی حدیث ہے۔

[٣٥٢٩] ١١٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ، فَيُطَلِّقُهَا، فَتَزَوَّجَ

[3529] ابو اسامہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے کوئی آدمی

رَجُلًا، فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ؟ قَالَ: «لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا».

نکاح کرے، پھر وہ اسے طلاق دے دے، اس کے بعد وہ کسی اور آدمی سے نکاح کرلے اور وہ اس کے ساتھ مباشرت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دے تو کیا وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال (ہو جاتی) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، حتی کہ وہ (دوسرا خاوند) اس کی لذت چکھ لے۔''

[٣٥٣٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3530] ابن فُضَیل اور ابو معاویہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٣٥٣١] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «لَا، حَتَّى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا، مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ».

[3531] علی بن مسہر نے عبیداللہ بن عمر (بن حفص عمری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، اس کے بعد ایک اور آدمی نے اس سے نکاح کیا، پھر اس نے اس کے ساتھ مباشرت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دی تو اس کے پہلے شوہر نے چاہا کہ اس سے نکاح کرلے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''نہیں، حتی کہ دوسرا (خاوند) اس کی (وہی) لذت چکھ لے جو پہلے نے چکھی۔''

[٣٥٣٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِاللهِ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ.

[3532] عبداللہ بن نمیر اور یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، اور عبیداللہ سے روایت کردہ یحییٰ کی حدیث میں ہے: ہمیں قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٨) – (بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ) (التحفة ١٨)

باب:18-جماع کے وقت کون سی دعا پڑھنا مستحب ہے

[٣٥٣٣] ١١٦-(١٤٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3533] جریر نے ہمیں منصور سے خبر دی، انھوں نے

يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَا: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ، قَالَ: بِاسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ! جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ، إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا».

سالم سے، انھوں نے کُرَیب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ان (مسلمانوں) میں سے کوئی شخص جب اپنی اہلیہ کے پاس آنے کا ارادہ کرے اور یہ پڑھے: اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے، اسے شیطان سے بچا، تو یقیناً، اگر ان کے مقدر میں اولاد ہوئی، تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[٣٥٣٤] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. جَمِيعًا، عَنِ الثَّوْرِيِّ. كِلَاهُمَا، عَنْ مَنْصُورٍ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ، غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ «بِاسْمِ اللهِ». وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ «بِاسْمِ اللهِ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ: قَالَ مَنْصُورٌ: أُرَاهُ قَالَ: «بِاسْمِ اللهِ».

[3534] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، نیز ابن نمیر اور عبدالرزاق نے ثوری سے (اور ثوری اور شعبہ) دونوں نے منصور سے جریر کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، لیکن شعبہ کی حدیث میں ''اللہ کے نام سے'' کا ذکر نہیں، اور ثوری سے روایت کردہ عبدالرزاق کی روایت میں ''اللہ کے نام سے'' (کا جملہ) ہے۔ اور ابن نمیر کی روایت میں ہے: منصور نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا: ''اللہ کے نام سے۔''

(المعجم ١٩) - (بَابُ جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا، مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَّرَائِهَا، مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِّلدُّبُرِ) (التحفة ١٩)

باب: 19- دبر سے تعرض کیے بغیر اپنی بیوی کی شرمگاہ میں آگے سے اور پیچھے سے مجامعت کرنا جائز ہے

[٣٥٣٥] ١١٧-(١٤٣٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، مِنْ دُبُرِهَا، فِي

[3535] سفیان نے ہمیں ابن منکدر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، یہود کہا کرتے تھے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پیچھے کی طرف سے اس کی شرم گاہ میں مجامعت کرے تو بچہ بھینگا (پیدا) ہو گا۔ اس پر (یہ آیت) نازل ہوئی: ''تمھاری عورتیں تمھاری

قُبُلِهَا، كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ. فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٣].

کھیتی ہیں، سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو۔"

[٣٥٣٦] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ: إِذَا أُتِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا، فِي قُبُلِهَا، ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ. قَالَ: فَأُنْزِلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾.

[3536] ابو حازم نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ یہود کہا کرتے تھے: جب عورت کے پیچھے کی طرف سے اس کی شرمگاہ میں مباشرت کی جائے، پھر وہ حاملہ ہو تو اس کا بچہ بھینگا ہوگا۔ کہا: اس پر (یہ آیت) نازل کی گئی: "تمھاری عورتیں تمھاری کھیتی ہیں، سو جس طرف سے چاہو اپنی کھیتی میں آؤ۔"

[٣٥٣٧] ١١٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُّحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً، وَّإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ، غَيْرَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَّاحِدٍ.

[3537] قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے حدیث بیان کی۔ عبدالوارث بن عبدالصمد نے کہا: مجھے میرے والد نے میرے دادا سے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب سے روایت کی۔ محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے حدیث سنائی۔ عبیداللہ بن سعید، ہارون بن عبداللہ اور ابومعن رقاشی نے کہا: ہمیں وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے نعمان بن راشد سے سنا، وہ زہری سے روایت کر رہے تھے۔ سلیمان بن سعید نے کہا: ہمیں معلّٰی بن اسد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے حدیث سنائی، ان سب (ابوعوانہ، ایوب، شعبہ، سفیان، زہری اور سہیل بن ابی صالح) نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی، زہری سے روایت کردہ نعمان (بن راشد کی حدیث میں ان کے شاگرد جریر نے) اضافہ کیا: اگر چاہے تو منہ کے بل اور اگر چاہے تو اس کے بغیر (کسی اور ہیئت میں)، لیکن یہ ایک ہی ڈھکنے (کی جگہ، یعنی قُبُل) میں ہو۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا) (التحفة ٢٠)

باب:20- عورت کا اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار حرام ہے

[٣٥٣٨] ١٢٠ -(١٤٣٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ».

[3538] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے قتادہ سے سنا وہ زرارہ بن اوفیٰ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت (بلا عذر) اپنے شوہر کے بستر کو چھوڑ کر رات گزارتی ہے، تو فرشتے اس کے صبح کرنے تک اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔''

[٣٥٣٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: «حَتّٰى تَرْجِعَ».

[3539] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، اور کہا: ''یہاں تک کہ وہ (اس کے بستر پر) لوٹ آئے۔''

[٣٥٤٠] ١٢١ -(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنْ رَّجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهَا، فَتَأْبٰى عَلَيْهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا، حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا».

[3540] یزید بن کیسان نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی مرد نہیں جو اپنی بیوی کو اس کے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر وہ جو آسمان میں ہے اس سے ناراض رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (شوہر) اس سے راضی ہو جائے۔''

[٣٥٤١] ١٢٢ -(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا

[3541] اعمش نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، وہ نہ آئے اور وہ (شوہر) اس پر ناراضی کی حالت میں رات گزارے تو اس کے صبح کرنے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ، فَلَمْ تَأْتِهِ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ».

(المعجم ٢١) – (بَابُ تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ)(التحفة ٢١)

باب:21-بیوی کا راز افشا کرنا حرام ہے

[٣٥٤٢] ١٢٣-(١٤٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا».

[3542] مروان بن معاویہ نے عمر بن حمزہ عمری سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن، اللہ کے ہاں لوگوں میں مرتبے کے اعتبار سے بدترین وہ آدمی ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس خلوت میں جاتا ہے اور وہ اس کے پاس خلوت میں آتی ہے پھر وہ (آدمی) اس کا راز افشا کر دیتا ہے۔''

[٣٥٤٣] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا» وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «إِنَّ أَعْظَمَ».

[3543] محمد بن عبداللہ بن نمیر اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے عمر بن حمزہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن سعد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں امانت کے حوالے سے سب سے بڑے (سنگین) معاملات میں سے اس آدمی (کا معاملہ) ہوگا جو خلوت میں بیوی کے پاس جائے اور وہ اس کے پاس آئے، پھر وہ اس (بیوی) کا راز افشا کر دے۔'' ابن نمیر نے کہا: ''سب سے بڑا (سنگین) معاملہ۔'' (یہ بڑی خیانت ہے۔)

(المعجم ٢٢) – (بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ) (التحفة ٢٢)

باب:22-عزل (انزال کے وقت علیحدہ ہو جانے کے بارے میں شریعت) کا حکم

[٣٥٤٤] ١٢٥-(١٤٣٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3544] ربیعہ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے خبر دی،

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ: يَاأَبَا سَعِيدٍ! هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ بَلْمُصْطَلِقِ، فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ، فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَّسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ. فَقُلْنَا: نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَانَسْأَلُهُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا، مَا كَتَبَ اللهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ، هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَتَكُونُ».

انھوں نے ابن مُحَیریز سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور ابوصرمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوئے، ابوصرمہ نے ان سے سوال کیا اور کہا: ابوسعید! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عزل کا ذکر کرتے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بنی مصطلق کے خلاف جنگ کی اور عرب کی چنیدہ عورتیں بطور غنیمت حاصل کیں، ہمیں (اپنی عورتوں سے) دور رہتے ہوئے کافی مدت ہو چکی تھی، اور ہم (ان عورتوں کے) فدیے کی بھی رغبت رکھتے تھے، ہم نے ارادہ کیا کہ (ان عورتوں سے) فائدہ اٹھائیں اور عزل کر لیں، ہم نے کہا: ہم یہ کام کریں بھی اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہوں تو ان سے سوال بھی نہ کریں! چنانچہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم (عزل) نہ بھی کرو تو تمھیں کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ اللہ نے قیامت کے دن تک (پیدا) ہونے والی جس جان کی پیدائش لکھ دی ہے، وہ ضرور پیدا ہوگی۔“

[٣٥٤٥] ١٢٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[3545] موسیٰ بن عقبہ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسی سند کے ساتھ ربیعہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ”اللہ نے (پہلے ہی) لکھ دیا ہے کہ وہ قیامت کے دن تک کس کو پیدا کرنے والا ہے۔“

[٣٥٤٦] ١٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ، ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَنَا: «وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ وَإِنَّكُمْ

[3546] زہری نے ابن محیریز سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے ان (ابن محیریز) کو خبر دی، کہا: ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو (ان کے ساتھ) ہم عزل کرتے تھے، پھر ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے ہمیں فرمایا: ”(کیا) تم ایسا کرتے ہو؟ تم ایسا کرتے ہو؟ (واقعی) تم ایسا کرتے ہو؟

لَتَفْعَلُونَ؟ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ».

کوئی جان نہیں جو قیامت تک پیدا ہونے والی ہو مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔"

[٣٥٤٧] ١٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ».

[3547] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں شعبہ نے انس بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے معبد بن سیرین سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (انس بن سیرین نے) کہا: میں نے ان (معبد) سے پوچھا: آپ نے یہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے خود سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں اس بات کا کوئی نقصان نہیں کہ تم (ایسا) نہ کرو، یہ تو صرف تقدیر ہے (جو تم عزل کرو یا نہ کرو، بہر صورت پوری ہو کر رہے گی۔)"

[٣٥٤٨] ١٢٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ فِي الْعَزْلِ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ».

[3548] محمد بن جعفر، خالد بن حارث، عبدالرحمٰن بن مہدی اور بہز، سب نے کہا: ہمیں شعبہ نے انس بن سیرین سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر ان کی حدیث میں (اس طرح) ہے: انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے عزل کے بارے میں فرمایا: "(اس میں) کوئی حرج نہیں کہ تم یہ کام نہ کرو، یہ تو بس تقدیر (کا معاملہ) ہے۔"

وَفِي رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

بہز کی روایت میں ہے، شعبہ نے کہا: میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٣٥٤٩] ١٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

[3549] ایوب نے ہمیں محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود سے روایت کی، اسے پیچھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک لے گئے (ان سے روایت کی)، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے عزل کے

بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: «لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ». قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَوْلُهُ: «لَا عَلَيْكُمْ» أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ.

بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم یہ کام نہ کرو، یہ تو بس تقدیر (کا معاملہ) ہے۔'' محمد (بن سیرین) نے کہا: آپ ﷺ کا قول: «لَا عَلَيْكُمْ» ''اس بات کا تم پر کوئی حرج نہیں'' ممانعت کے زیادہ قریب ہے۔

[٣٥٥٠] ١٣١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتّٰى رَدَّهُ إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «وَمَا ذَاكُمْ؟» قَالُوا: اَلرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ، وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ. قَالَ: «فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ».

[3550] معاذ بن معاذ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن بشر انصاری سے روایت کی، اور اس حدیث کو پیچھے لے گئے اور اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس عزل کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس سے) تمھارا مقصود کیا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: کسی آدمی کی بیوی ہے (بچے کو) دودھ پلا رہی ہوتی ہے، وہ اس سے مباشرت کرتا ہے اور ناپسند کرتا ہے کہ وہ اس سے حاملہ ہو۔ اور کسی شخص کی لونڈی ہے وہ اس سے مباشرت کرتا ہے اور ناپسند کرتا ہے کہ وہ اس سے حاملہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں کہ تم ایسا نہ کرو، یہ (بچے کا پیدا ہونا یا نہ ہونا) تو تقدیر کا معاملہ ہے۔''

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ: وَاللهِ! لَكَأَنَّ هٰذَا زَجْرٌ.

ابن عون نے کہا: میں نے یہ حدیث حسن (بصری) کو سنائی تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو گویا ڈانٹ ہے۔

[٣٥٥١] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ، يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ، فَقَالَ: إِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ.

[3551] حماد بن زید نے ابن عون سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے محمد (بن سیرین) کو ابراہیم کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن بشر کی حدیث، یعنی عزل کی حدیث سنائی، تو انھوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن بشر نے خود مجھے بھی یہ حدیث بیان کی۔

[٣٥٥٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى:

[3552] ہشام نے ہمیں محمد (بن سیرین) سے حدیث

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ، إِلٰى قَوْلِهِ: «الْقَدَرُ».

بیان کی، انھوں نے معبد بن سیرین سے روایت کی، کہا: ہم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے عرض کی، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عزل کے بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ آگے انھوں نے اَلْقَدَر (یہ تو تقدیر ہے) تک ابن عون کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٥٥٣] ١٣٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ؟ - وَلَمْ يَقُلْ: فَلَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ - فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَّخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا».

[3553] قزعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا کیوں کرتا ہے؟ — آپ نے یہ نہیں فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے — حقیقت یہ ہے پیدا ہونے والی کوئی جان نہیں مگر اللہ اسے پیدا کرنے والا ہے۔ (وہ اسے ضرور پیدا کرے گا۔)''

[٣٥٥٤] ١٣٣-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: «مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ».

[3554] عبداللہ بن وہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے علی بن ابوطلحہ سے خبر دی، انھوں نے ابو وداک سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں (ابو وداک) نے ان سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''ہر پانی (منی کے قطرے) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا، اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرما لیتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔''

[٣٥٥٥] (...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3555] زید بن حباب نے معاویہ سے، باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٥٥٦] ١٣٤-(١٤٣٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

[3556] ابوزبیر نے ہمیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی

عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: أَخْبَرَنَا أَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا، وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ. فَقَالَ: «اِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا» فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ. فَقَالَ: «قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا».

کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور عرض کی: میری ایک لونڈی ہے، وہی ہماری خادمہ ہے اور وہی ہمارے لیے پانی لانے والی بھی ہے اور میں اس سے مجامعت بھی کرتا ہوں۔ میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس سے عزل کر لیا کرو، (لیکن) یہ بات یقینی ہے کہ جو بچہ اس کے لیے مقدر میں لکھا گیا ہے وہ آ کر رہے گا۔'' وہ شخص (چند دن) رکا، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: وہ لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں بتا دیا تھا کہ جو اس کے لیے مقدر کیا گیا ہے وہ آ کر رہے گا۔''

[٣٥٥٧] ١٣٥-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِّي، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَمْنَعْ شَيْئًا أَرَادَهُ اللهُ» قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ».

[3557] سفیان بن عیینہ نے ہمیں سعید بن حسان سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ بن عیاض سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، اور کہا: میرے پاس میری ایک لونڈی ہے، میں اس سے عزل کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ (عزل) ایسی کسی چیز کو نہیں روک سکتا جس کا اللہ نے ارادہ کیا ہو۔'' کہا: وہ شخص (دوبارہ) حاضرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! وہ لونڈی جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا تھا، حاملہ ہو گئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (میں جو کہتا ہوں اللہ کی طرف سے کہتا ہوں۔)''

[٣٥٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ، قَاصُّ أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ النَّوْفَلِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[3558] ابواحمد زبیری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مکہ کے قصہ گو سعید بن حسان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عروہ بن عیاض بن عدی بن خیار نوفلی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آگے) سفیان کی حدیث کے ہم معنی (ہے۔)

[٣٥٥٩] ١٣٦-(١٤٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. زَادَ إِسْحٰقُ: قَالَ سُفْيَانُ: لَوْكَانَ شَيْئًا يُنْهٰى عَنْهُ، لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ.

[3559] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا) ہمیں سفیان نے عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم عزل کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہوتا تھا۔ اسحاق نے اضافہ کیا: سفیان نے کہا: اگر یہ ایسی چیز ہوتی جس سے منع کیا جانا (ضروری) ہوتا تو قرآن ہمیں (ضرور) اس سے منع کر دیتا۔

[٣٥٦٠] ١٣٧-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[3560] معقل نے ہمیں عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عزل کیا کرتے تھے۔

[٣٥٦١] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ. فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ.

[3561] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عزل کرتے تھے، یہ بات اللہ کے نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- قید کی جانے والی حاملہ عورت سے مباشرت کی حرمت

[٣٥٦٢] ١٣٩-(١٤٤١) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ. قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتٰي بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلٰى بَابِ فُسْطَاطٍ، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا؟» فَقَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ

[3562] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے یزید بن خُمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے سنا وہ اپنے والد (جبیر بن نفیر) سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ خیمے کے دروازے پر کھڑی ایک پورے دِنوں کی حاملہ عورت (لونڈی) کے پاس سے گزرے، آپ نے فرمایا: ''شاید وہ (اس کا مالک) چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ مجامعت کرے؟''

قَبْرَهُ، كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟».

صحابہ نے عرض کی: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا کہ اس پر ایسی لعنت بھیجوں جو اس کی قبر میں اس کے ساتھ جائے۔ ایسا کام کرنے والا کیسے اس (طرح کے بچے) کو وارث بنائے گا، جبکہ وہ (وارث بنانا) اس کے لیے حلال نہیں۔ وہ کیسے اس سے خدمت لے گا (اسے غلام بنائے گا؟) جبکہ (اس بچے کے پیٹ میں ہونے کے دوران میں اس کی ماں سے مباشرت کرنے کی بنا پر اس بچے/ بچی کو غلام/ کنیز بنانا) اس کے لیے حلال نہیں۔''

[٣٥٦٣](...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3563] یزید بن ہارون اور ابو داود نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ، وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ) (التحفة ٢٤)

باب: 24- غِیلہ، یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا جائز ہے اور عزل کرنا مکروہ ہے

[٣٥٦٤] ١٤٠-(١٤٤٢) وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ، حَتّٰى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ».

[3564] خلف بن ہشام اور یحییٰ بن یحییٰ نے — الفاظ یحییٰ کے ہیں — مالک بن انس سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے جُدامہ بنت وہب اسدیہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''میں نے ارادہ کیا تھا کہ غِیلہ (دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنے) سے منع کردوں، پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور یہ ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔''

وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ: عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ، قَالَ مُسْلِمٌ: وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيٰى: بِالدَّالِ

جہاں تک خلف کا تعلق ہے تو انھوں نے کہا: جذامہ اسدیہ سے روایت ہے۔ امام مسلم ؒ نے کہا: صحیح وہ ہے جو یحییٰ

غَيْرِ مَنْقُوطَةٍ.

نے کہا (کہ یہ لفظ) بغیر نقطے والی دال کے ساتھ (جدامہ) ہے۔

[٣٥٦٥] ١٤١-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُقْرِىءُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ، وَّهُوَ يَقُولُ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ، فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ، فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا». ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ».

[3565] عبیداللہ بن سعید اور محمد بن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں مُقری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابواسود نے عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے عکاشہ ؓ کی بہن جدامہ بنت وہب ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ (دودھ پلانے والی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے) سے منع کر دوں، پھر میں نے روم اور فارس (کے لوگوں کے بارے) میں دیکھا (سوچا، غور کیا) تو وہ اپنے بچوں (کی دودھ پلانے والی ماؤں) سے غیلہ کرتے ہیں اور یہ ان کے بچوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔'' پھر صحابہ نے آپ سے عزل کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مخفی (وأد) زندہ درگور کرنا ہے۔''

زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِىءِ وَهِيَ: ﴿وَإِذَا ٱلْمَوْءُۥدَةُ سُئِلَتْ﴾ [التكوير: ٨].

عبیداللہ نے مُقری سے روایت کردہ اپنی حدیث میں اضافہ کیا: اور یہی ہے: ''زندہ درگور کی گئی سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا۔''

فائدہ: عزل اس لحاظ سے وأد (زندہ درگور) سے مشابہ ہے کہ اس کے پیچھے اولاد کی ذمہ داری سے بچنے کی خواہش موجود ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے تنزیہًا اسے وأدِ خفی کہا۔ آپ کو یہ ہرگز پسند نہ تھا کہ لوگ اپنی ذمہ داریوں سے فرار کریں۔ آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ بے فائدہ کام ہے، جسے دنیا میں آنا ہے وہ آکر رہے گا۔ عزل نہ کرنا عزیمت ہے۔ لیکن دوسری طرف آپ نے اسے حرام قرار نہیں دیا۔ یہ کم عزیمت رکھنے والے لوگوں پر رحمت وشفقت ہے۔ بعض کے نزدیک یہ حرام سے کم یعنی مکروہ ہے۔

[٣٥٦٦] ١٤٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

[3566] یحییٰ بن ایوب نے ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے جدامہ بنت وہب اسدیہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «الْغِيَالِ».

سنا...... آگے عزل اور غیلہ کے بارے میں سعید بن ابوایوب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ لیکن انھوں نے (غیلہ کے بجائے) غیال کہا (معنی وہی ہیں۔)

[٣٥٦٧] ١٤٣-(١٤٤٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَقْبُرِيُّ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ؛ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: أُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا، أَوْ عَلٰى أَوْلَادِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا، ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ».

[3567] محمد بن عبداللہ بن نمیر اور زہیر بن حرب نے — الفاظ ابن نمیر کے ہیں — حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن یزید مقبری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حَیوہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عیاش بن عباس نے حدیث سنائی، انھیں ابونضر نے عامر بن سعد سے حدیث بیان کی کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم ایسا کیوں کرتے ہو؟'' اس نے جواب دیا: میں اس کے بچے یا اس کے بچوں پر (جنھیں وہ دودھ پلا رہی ہوتی ہے) شفقت کرتا ہوں (کہ انھیں کوئی نقصان نہ ہو۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ نقصان دہ ہوتا تو فارس اور روم (کے بچوں) کو نقصان دیتا۔''

وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ: «إِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا، مَا ضَارَّ ذٰلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ».

زہیر نے اپنی روایت میں کہا: ''اگر یہ (عزل) اس وجہ سے ہے تو (اس کی ضرورت) نہیں، اس (عمل) نے فارس اور روم (کے بچوں) کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔''

کتاب الرضاع کا تعارف

رضاعت دودھ پلانے کو کہتے ہیں۔ حقیقی ماں کے علاوہ بھی بچہ جس عورت کا دودھ پیتا ہے وہ اس کا جزو بدن بنتا ہے۔ اس سے بچے کا گوشت پوست بنتا ہے، اس کی ہڈیاں نشو ونما پاتی ہیں، وہ رضاعت کے حوالے سے بچے کی ماں بن جاتی ہے اس لیے اس کے ذریعے سے دودھ پلانے والی عورت کا بچے کے ساتھ ایسا رشتہ قائم ہوتا ہے جس کی بنا پر نکاح کا رشتہ حرام ہو جاتا ہے۔ رضاعت کی بنا پر یہ حرمت دودھ پلانے والی عورت، اس کی اولاد، اس کے بہن بھائیوں اور ان کی اولادوں تک اسی طرح پہنچتی ہے جس طرح ولادت کی بنا پر پہنچتی ہے۔ عورت کا دودھ تب اترتا ہے جب بچہ ہو۔ حمل اور بچے کی پیدائش کے ساتھ، دودھ اترنے کے عمل میں خاوند شریک ہوتا ہے، اس لیے دودھ پینے والے بچے کی رضاعت کا رشتہ، دودھ پلانے والی ماں کے خاوند اور آگے اس کے خونی رشتوں تک چلا جاتا ہے۔ وہ بچے یا بچی کا رضاعی باپ ہوتا ہے، اس کا بھائی چچا ہوتا ہے، اس کا والد دادا ہوتا ہے، اس کی والدہ دادی ہوتی ہے، اس کی بہن پھوپھی ہوتی ہے، علی ھذا القیاس۔ ان تمام کے ساتھ حرمت کا رشتہ اسی بچے کا قائم ہوتا ہے جس نے دودھ پیا یا براہِ راست اس کی اولاد کا۔ رضاعت نکاح کی حرمت کا سبب بنتی ہے۔ میراث، قصاص، دیت کے سقوط اور گواہی رد ہونے کا سبب نہیں بنتی۔ اس حصے میں امام مسلم ؒ نے رضاعت کے علاوہ نکاح، خاندان اور خواتین کی عادات کے حوالے سے کچھ دیگر مسائل بھی بیان کیے ہیں۔ کتاب الرضاع حقیقت میں کتاب النکاح ہی کا ایک ذیلی حصہ ہے جس میں رضاعت کے رشتوں کے حوالے سے نکاح کے جواز اور عدم جواز کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ اس کا آخری حصہ کتاب النکاح کا تتمہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

١٧-كِتَابُ الرِّضَاعِ

رضاعت کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)(التحفة ٢٥)

[٣٥٦٨] ١-(١٤٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أُرَاهُ فُلَانًا» - لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُولَ اللهِ! لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ».

باب:1-رضاعت سے وہ رشتہ حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں

[3568] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے، انھوں نے عمرہ سے روایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما تھے انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے وہ فلاں ہے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کے بارے میں (فرمایا)۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر فلاں ۔ انھوں نے اپنے ایک رضاعی چچا کے بارے میں کہا۔ زندہ ہوتا تو وہ میرے گھر میں آ سکتا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ''ہاں، بلاشبہ رضاعت ان تمام رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔''

فائدہ: یہ غالباً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

رضاعی چچا تھا، اگلے باب میں جن افلح کا ذکر ہے وہ حضرت عائشہ کے رضاعی والد کے بھائی تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عائشہ کو تردد تھا جس کا اظہار انھوں نے کیا: (حدیث:3573)

[٣٥٦٩] ٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ».

[3569] ہشام بن عروہ نے عبداللہ بن ابوبکر سے، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''رضاعت سے وہ (رشتے) حرام ہوجاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔''

[٣٥٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

[3570] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن ابوبکر نے اسی سند سے ہشام بن عروہ کی حدیث کے مانند خبر دی۔

(المعجم٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ الرَّضَاعَةِ مِنْ مَّاءِ الْفَحْلِ)(التحفة٢٦)

باب:2-مرد کے نطفے کی وجہ سے حرمت

[٣٥٧١] ٣-(١٤٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ أَفْلَحَ، أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ، جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ: فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ، فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ.

[3571] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے ان (عروہ) کو خبر دی کہ پردے کے احکام نازل ہونے کے بعد ابوقُعَیس کے بھائی افلح آئے، وہ اندر آنے کی اجازت چاہتے تھے، اور وہ ان کے رضاعی چچا (لگتے) تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو جو میں نے کیا آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ انھیں اپنے سامنے آنے کی اجازت دوں۔

[٣٥٧٢] ٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

[3572] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ، فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ. وَزَادَ: قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: «تَرِبَتْ يَدَاكِ، أَوْ يَمِينُكِ».

سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے پاس میرے رضاعی چچا افلح بن ابی قعیس آئے، (آگے) امام مالک ؒ کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا اور یہ اضافہ کیا: (عائشہ ؓ نے کہا:) میں نے عرض کی: مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے نہیں پلایا۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے دونوں ہاتھ یا تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔''

فائدہ: دودھ اسی وقت اترتا ہے جب میاں بیوی کا اپنا بچہ پیدا ہوتا ہے، وہ بنیادی طور پر اسی کے لیے اترتا ہے۔ اسی دودھ میں دوسرا بچہ شریک ہوتا ہے۔ جب دوسرا بچہ دودھ پیے تو دودھ زیادہ بھی ہو جاتا ہے۔

[٣٥٧٣] ٥-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ، وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَا آذَنُ لِأَفْلَحَ، حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَكَ، قَالَ: قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ائْذَنِي لَهُ».

[3573] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ سے روایت کی، حضرت عائشہ ؓ نے انھیں خبر دی کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح آئے، وہ ان کے پاس (گھر کے اندر) آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ ابوقعیس حضرت عائشہ ؓ کے رضاعی والد تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں افلح کو اجازت نہیں دوں گی حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لوں۔ مجھے ابوقعیس نے تو دودھ نہیں پلایا (کہ اس کا بھائی میرا محرم بن جائے) مجھے تو ان کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ عائشہ ؓ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ابوقعیس کے بھائی افلح میرے پاس آئے تھے، وہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے، مجھے اچھا نہ لگا کہ میں انھیں اجازت دوں یہاں تک کہ آپ سے اجازت لے لوں۔ (عروہ نے) کہا: حضرت (عائشہ ؓ نے) کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دے دیا کرو۔''

قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ.

عروہ نے کہا: اسی (حکم) کی وجہ سے حضرت عائشہ ؓ کہا کرتی تھیں: رضاعت کی وجہ سے وہ سب رشتے حرام ٹھہرا لو جنھیں تم نسب کی وجہ سے حرام ٹھہراتے ہو۔

[٣٥٧٤] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَفِيهِ: «فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ». وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ.

[3574] معمر نے ہمیں زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ ابوقعیس کے بھائی افلح آئے، وہ ان کے پاس گھر کے اندر آنے کی اجازت چاہتے تھے...... ان سب کی حدیث کی طرح...... اور اس میں ہے: ''وہ تمھارے چچا ہیں، تمھارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو!'' اور ابوقعیس اس عورت کے شوہر تھے جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

[٣٥٧٥] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: إِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ» قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ، فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ».

[3575] ابن نمیر نے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے رضاعی چچا آئے، وہ مجھ سے (گھر کے) اندر آنے کی اجازت چاہتے تھے، میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لوں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: میرے رضاعی چچا نے میرے پاس (گھر کے اندر) آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے چچا تمھارے پاس (گھر میں) آ جائیں۔'' میں نے کہا: مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا، مرد نے نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے چچا ہیں، وہ تمھارے گھر میں آ سکتے ہیں۔''

[٣٥٧٦] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَخَا أَبِي قُعَيْسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[3576] حماد، یعنی ابن زید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند سے حدیث بیان کی کہ ابوقعیس کے بھائی نے ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں آنے کی اجازت مانگی...... آگے اسی طرح بیان کیا۔

[٣٥٧٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ.

[3577] ابومعاویہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث بیان کی مگر انھوں نے کہا: ابوقعیس نے ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی۔

ہے۔''

فائدہ: اس روایت میں بھی راوی کو نام کے حوالے سے وہم ہوا ہے۔ افلح، ابوقعیس کے بھائی تھے، قعیس کے بیٹے نہیں۔

(المعجم٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ)(التحفة٢٧)

باب:3- رضاعی بھائی کی بیٹی (سے نکاح کرنا) حرام ہے

[٣٥٨١] ١١-(١٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا؟ فَقَالَ: «وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، بِنْتُ حَمْزَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[3581] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابوعبدالرحمن سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے آپ (نکاح کے لیے) قریش (کی عورتوں) کے انتخاب کا اہتمام کرتے ہیں اور ہمیں (بنو ہاشم کو) چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارے پاس کوئی شے (رشتہ) ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں (کیونکہ) وہ میرے رضاعی بھائی کی

فائدہ: ہشام سے حماد بن زید نے جس طرح نقل کیا کہ اجازت مانگنے والے ابوقعیس کے بھائی تھے وہی درست ہے۔ ابومعاویہ اور اگلی روایت میں عطاء نے ہشام کے حوالے سے جو روایت کیا اس میں وہم ہے۔ افلح بن افلح کی کنیت ابوالجعد تھی اور مائل بن افلح کی، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی والد تھے ابوقعیس تھی، ناموں میں التباس کی بنا پر کسی سطح پر غلط فہمی پیدا ہوئی۔

[٣٥٧٨] ٨-(...) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَبُو الْجَعْدِ، فَرَدَدْتُهُ - قَالَ لِي هِشَامٌ: إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ - فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَهَلَّا أَذِنْتِ لَهُ؟ تَرِبَتْ يَمِينُكِ أَوْ يَدُكِ».

[3578] عطاء سے روایت ہے، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی، کہا: میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انھیں انکار کر دیا۔ ہشام نے مجھ سے کہا: یہ ابوقعیس ہی تھے۔ پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے انھیں اجازت کیوں نہ دی؟ تمھارا دایاں ہاتھ یا تمھارا ہاتھ خاک آلود ہو۔“

[٣٥٧٩] ٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى أَفْلَحَ، اِسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ، فَأَخْبَرَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا: «لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ، فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ».

[3579] یزید بن ابی حبیب نے عراک (بن مالک غفاری) سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے اسے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا نے، جن کا نام افلح تھا، ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے ان کے آگے پردہ کیا (انھیں روک دیا) اس کے بعد انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ”تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ رضاعت سے بھی وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔“

[٣٥٨٠] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

[3580] حکم نے عراک بن مالک سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: قعیس کے بیٹے افلح نے میرے ہاں آنے کی اجازت

ابْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ، فَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ».

سے روایت کی کہ نبی ﷺ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (کے ساتھ نکاح کرنے) کے بارے میں خواہش کا اظہار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو رحم (ولادت اور نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔“

[٣٥٨٤] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، جَمِيعًا، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، كِلَيْهِمَا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هَمَّامٍ سَوَاءً، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ: «ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ». وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: «وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ». وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ.

[3584] یحییٰ قطان اور بشر بن عمر نے شعبہ سے حدیث بیان کی، شعبہ اور سعید بن ابی عروبہ دونوں نے قتادہ سے ہمام کی (سابقہ) سند کے ساتھ بالکل اسی طرح روایت کی، مگر شعبہ کی حدیث آپ ﷺ کے قول: ”میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے“ پر ختم ہوگئی اور سعید کی حدیث میں ہے: ”رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔“ اور بشر بن عمر کی روایت میں (جابر بن زید سے روایت ہے کی بجائے یہ) ہے: ”میں نے جابر بن زید سے سنا۔“

[٣٥٨٥] ١٤-(١٤٤٨) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ

[3585] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَأُخْتِ الْمَرْأَةِ) (التحفة ٢٨)

باب:4-ربیبہ (بیوی کے سابق شوہر کی بیٹی) اور بیوی کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے

[٣٥٨٦] ١٥-(١٤٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَّكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: «أَفْعَلُ مَاذَا؟» قُلْتُ: تَنْكِحُهَا. قَالَ: «أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟» قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي. قَالَ: «فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي» قُلْتُ: فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَّبِيبَتِي فِي حَجْرِي، مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

[3586] ابواسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے خبر دی، کہا: مجھے میرے والد (عروہ بن زبیر) نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میں نے آپ سے عرض کی: کیا آپ میری بہن (عزہ) بنت ابوسفیان کے بارے میں کوئی سوچ رکھتے ہیں؟ آپ نے پوچھا: ''میں کیا کروں؟'' میں نے عرض کی: آپ اس سے نکاح کر لیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟'' میں نے عرض کی: میں اکیلی ہی آپ کی بیوی نہیں ہوں اور اپنے ساتھ خیر میں شریک ہونے (کے معاملے) میں (میرے لیے) سب سے زیادہ محبوب میری بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔'' میں نے عرض کی: مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ دُرّہ بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام بھیج رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''ام سلمہ کی بیٹی کے لیے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ میری گود میں پروردہ (ربیبہ) نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، اس لیے تم خواتین میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے بارے میں پیش کش نہ کیا کرو۔''

[٣٥٨٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ، كِلَاهُمَا، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

[3587] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور زہیر دونوں نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی طرح حدیث بیان کی۔

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، سَوَاءً.

[٣٥٨٨] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ؛ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِنْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ» فَقَالَتْ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ، أُخْتِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي». قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّا نُتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: «أَبِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

[3588] یزید بن ابوحبیب سے روایت ہے کہ محمد بن شہاب (زہری) نے (ان کی طرف) یہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ عروہ نے انھیں حدیث سنائی، زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم یہ پسند کرو گی؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! میں اکیلی آپ کی بیوی تو ہوں نہیں، اور (مجھے) سب سے زیادہ محبوب، جو خیر میں میرے ساتھ شریک ہو، میری بہن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔'' انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم سے یہ بات کی جاتی ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ابوسلمہ کی بیٹی سے؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میری گود کی پروردہ (ربیبہ) نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے والد ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، اس لیے تم مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنوں (کے ساتھ نکاح) کی پیش کش نہ کیا کرو۔''

[٣٥٨٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، كِلَاهُمَا، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْهُ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ، عَزَّةَ، غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.

[3589] عقیل بن خالد اور محمد بن عبداللہ بن مسلم دونوں نے زہری سے ابن ابی حبیب کی (سابقہ) سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور یزید بن ابی حبیب کے سوا ان میں سے کسی نے اپنی حدیث میں عزہ (بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا) کا نام نہیں لیا۔

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ) (التحفة ٢٩)

باب:5- دودھ کی ایک یا دو چسکیاں

[٣٥٩٠] ١٧-(١٤٥٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: - وَقَالَ سُوَيْدٌ وَّزُهَيْرٌ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ -: «لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ».

[3590] زہیر بن حرب، محمد بن عبداللہ بن نمیر اور سوید بن سعید نے، اپنی اپنی سندوں سے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سوید اور زہیر نے کہا: بے شک نبی ﷺ نے فرمایا۔: "(دودھ کی) ایک دو چسکیاں حرمت کا سبب نہیں بنتیں۔"

[٣٥٩١] ١٨-(١٤٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ، عَنِ الْمُعْتَمِرِ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي كَانَتْ لِيَ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرٰى، فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولٰى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثٰى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ» قَالَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.

[3591] یحییٰ بن یحییٰ، عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم سب نے معتمر سے حدیث بیان کی۔ الفاظ یحییٰ کے ہیں۔ کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان نے ایوب سے خبر دی، وہ ابوخلیل سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے، انھوں نے ام فضل ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک اعرابی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! (پہلے) میری ایک بیوی تھی، اس پر میں نے دوسری سے شادی کر لی، میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو ایک یا دو مرتبہ دودھ پلایا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ایک دو مرتبہ دودھ دینا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔" عمرو نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن حارثُ بن نوفل سے روایت ہے (عبداللہ کے والد کے ساتھ دادا کا نام بھی لیا۔)

[٣٥٩٢] ١٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ

[3592] ہشام نے مجھے قتادہ سے حدیث بیان کی،

الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ، أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: «لَا».

انھوں نے ابوخلیل صالح بن ابی مریم سے، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے اور انھوں نے ام فضل ﷞ سے روایت کی کہ بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا ایک مرتبہ دودھ پینا رشتوں کو حرام کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“

[٣٥٩٣] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ، أَوِ الْمَصَّةُ أَوِ الْمَصَّتَانِ».

[3593] ہمیں محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ عبداللہ بن حارث سے روایت کی کہ ام فضل ﷞ نے حدیث بیان کی، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک یا دو مرتبہ دودھ پینا یا ایک دو مرتبہ دودھ چوسنا حرمت کا سبب نہیں بنتا۔“

[٣٥٩٤] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا إِسْحٰقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ: «أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّتَانِ» وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ: «وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ».

[3594] ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم دونوں نے عبدہ بن سلیمان سے اور انھوں نے ابن ابوعروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی لیکن اسحاق نے ابن بشر کی روایت کی طرح کہا: ”یا دو مرتبہ دودھ پینا یا دو مرتبہ دودھ چوسنا“ اور ابن ابی شیبہ نے کہا: ”اور دو مرتبہ دودھ پینا اور دو مرتبہ چوسنا۔“

[٣٥٩٥] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ».

[3595] حماد بن سلمہ نے ہمیں قتادہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ ام فضل ﷞ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”ایک دو مرتبہ دودھ دینا حرمت کا سبب نہیں بنتا۔“

[٣٥٩٦] ٢٣-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ:

[3596] ہمام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ ام فضل ﷞ سے روایت کی

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ؟ فَقَالَ: «لَا».

کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کیا ایک مرتبہ دودھ چوسنا (رشتے کو) حرام کر دیتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: ''نہیں۔''

(المعجم٦) - (بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ)(التحفة ٣٠)

باب:6-پانچ دفعہ دودھ پلانے سے حرمت واقع ہو جاتی ہے

[٣٥٩٧] ٢٤-(١٤٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ: بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

[3597] عبداللہ بن ابی بکر نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: قرآن میں نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پلانا جن کا علم ہو، حرمت کا سبب بن جاتا ہے، پھر انھیں پانچ بار دودھ پلانے (کے حکم) سے جن کا علم ہو، منسوخ کر دیا گیا، رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو یہ ان آیات میں تھی جن کی (نسخ کا حکم نہ جاننے والے بعض لوگوں کی طرف سے) قرآن میں تلاوت کی جاتی تھی۔

[٣٥٩٨] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ عَمْرَةَ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ - وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ - قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا: خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ.

[3598] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ وہ اس رضاعت کا ذکر کر رہی تھیں جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قرآن میں دس بار دودھ پلانے سے جن کا علم ہو، (حرمت ثابت ہونے) کا حکم نازل ہوا تھا، پھر یہ (حکم) بھی نازل ہوا تھا: پانچ بار دودھ پلانے سے جن کا علم ہو۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں نسخ تین طریقوں سے ہوا ہے: ① آیت میں مذکورہ حکم اور آیات کے الفاظ دونوں منسوخ کر دیے جائیں، جیسے دس دفعہ دودھ پلانے کا حکم ہے۔ ② صرف تلاوت منسوخ ہو، حکم (رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے ذریعے سے) باقی رکھا جائے اس کی ایک مثال پانچ دفعہ دودھ پلانے کا حکم ہے (دوسری مثال شادی شدہ عورت یا مرد کے زنا پر رجم کی سزا ہے۔) ③ پورا حکم یا اس کا کچھ حصہ منسوخ ہو جائے لیکن آیت کی تلاوت باقی رہے۔ اس کی بھی رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے ذریعے سے وضاحت کر دی جاتی ہے۔

[٣٥٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[3599] عبدالوہاب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے عمرہ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہہ رہی تھیں...... (آگے) اسی کے مانند (ہے۔)

(المعجم٧) - (بَابُ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ) (التحفة٣١)

باب:7- بڑے کی رضاعت

[٣٦٠٠] ٢٦-(١٤٥٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَرٰى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ - وَهُوَ حَلِيفُهُ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرْضِعِيهِ» قَالَتْ: وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ».

[3600] عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں سالم رضی اللہ عنہ کے گھر آنے کی بنا پر (اپنے شوہر) ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے میں (تبدیلی) دیکھتی ہوں ــ حالانکہ وہ ان کا حلیف بھی ہے ــ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو۔'' انھوں نے عرض کی: میں اسے کیسے دودھ پلاؤں؟ جبکہ وہ بڑا (آدمی) ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بڑا آدمی ہے۔''

زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

عمرو نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور وہ (سالم) بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اور ابن ابی عمر کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔'' (آپ کا مقصود یہ تھا کہ کسی برتن میں دودھ نکال کر سالم رضی اللہ عنہ کو پلوا دیں۔)

فائدہ: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کو متبنّٰی بنایا ہوا تھا۔ انھیں سالم بن ابی حذیفہ کہا جاتا تھا۔ جب قرآن میں اس کی ممانعت آگئی اور واضح کر دیا گیا کہ خود کسی کو بیٹا وغیرہ قرار دینے سے یہ رشتہ قائم نہیں ہو جاتا تو وہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ کہلانے لگے۔ وہ اب بڑے بھی ہو گئے تھے۔ بدر کی جنگ میں شریک ہو چکے تھے لیکن وہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سہلہ رضی اللہ عنہا کو پہلے کی طرح اپنے ماں، باپ ہی سمجھتے تھے اور بیٹے کی طرح گھر میں مقیم تھے۔ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کو قرآن کے حکم کی بنا پر ان کا گھر میں آنا پسند نہ تھا۔ حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا کے ان کے بارے میں وہی جذبات تھے جو ماں کے ہوتے ہیں۔ وہ روک کر سالم کا دل دکھانا نہیں چاہتی

تھیں۔ یہی مشکل لے کر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان کے لیے اس کا حل یہی تجویز فرمایا کہ وہ اب کسی برتن کے ذریعے ان کو دودھ پلا کر ان کی رضاعی ماں بن جائیں۔ سنن ابوداود میں ہے کہ حضرت سہلہ ؓ نے انھیں پانچ بار دودھ پلوایا۔ (سنن أبي داود، حديث: 2061)

[٣٦٠١] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، - قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ سَالِمًا مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ. فَأَتَتْ يَعْنِي بِنْتَ سُهَيْلٍ، النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ، وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا، وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ، وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ» فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ، فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ.

[3601] ایوب نے ابن ابی مُلیکہ سے، انھوں نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ ابوحذیفہ ؓ کے مولیٰ سالم ؓ، ابوحذیفہ ؓ اور ان کی اہلیہ کے ساتھ ان کے گھر ہی میں (قیام پذیر) تھے۔ تو (ان کی اہلیہ) یعنی (سہلہ) بنت سہیل ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: سالم مردوں کی (حد) بلوغت کو پہنچ چکا ہے اور وہ (عورتوں کے بارے میں) وہ سب سمجھنے لگا ہے جو وہ سمجھتے ہیں اور وہ ہمارے ہاں (گھر میں) آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابوحذیفہ ؓ کے دل میں اس سے کچھ (ناگواری) ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم اسے دودھ پلا دو، اس پر حرام ہو جاؤ گی اور وہ (ناگواری) دور ہو جائے گی جو ابوحذیفہ ؓ کے دل میں ہے۔'' چنانچہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئی اور کہا: میں نے اسے دودھ پلوا دیا ہے تو (اب) وہ ناگواری دور ہو گئی جو ابوحذیفہ کے دل میں تھی۔

[٣٦٠٢] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ؛ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ سَالِمًا - لِسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ - مَعَنَا فِي بَيْتِنَا، وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ.

[3602] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابن ابی ملیکہ نے بتایا، انھیں قاسم بن محمد بن ابی بکر نے خبر دی، انھیں حضرت عائشہ ؓ نے بتایا کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا: اللہ کے رسول! سالم۔ (انھوں نے) سالم مولیٰ ابی حذیفہ ؓ کے بارے میں (کہا:)۔ ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا ہے۔ وہ مردوں کی حد بلوغت کو پہنچ چکا ہے اور وہ (سب کچھ) جاننے لگا ہے جو مرد جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسے دودھ پلا دو تو تم اس پر حرام ہو جاؤ گی۔'' (گویا یہ حکم صرف حضرت سہلہ کے لیے

قَالَ: «أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ» قَالَ: فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِّنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ رَهِبْتُهُ، ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَّا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ. قَالَ: مَا هُوَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ. قَالَ: فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيهِ.

تھا۔) (ابن ابی ملیکہ نے) کہا: میں سال بھر یا اس کے قریب ٹھہرا، میں نے یہ حدیث بیان نہ کی، میں اس (کو بیان کرنے) سے ڈرتا رہا، پھر میں قاسم سے ملا تو میں نے انھیں کہا: آپ نے مجھے ایک حدیث سنائی تھی، جو میں نے اس کے بعد کبھی بیان نہیں کی، انھوں نے پوچھا: وہ کون سی حدیث ہے؟ میں نے انھیں بتائی، انھوں نے کہا: اسے میرے حوالے سے بیان کرو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اس کی خبر دی تھی۔

[٣٦٠٣] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ: إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ. قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ سَالِمًا يَّدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ، وَّفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْضِعِيهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ».

[3603] شعبہ نے حُمید بن نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کے پاس (گھر میں) ایک قریب البلوغت لڑکا آتا ہے جسے میں پسند نہیں کرتی کہ وہ میرے پاس آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کیا تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں نمونہ نہیں ہے؟ انھوں نے (آگے) کہا: ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے عرض کی تھی: اے اللہ کے رسول! سالم میرے سامنے آتا ہے اور (اب) وہ مرد ہے، اور اس وجہ سے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل میں کچھ ناگواری ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو تا کہ وہ تمھارے پاس آسکے۔''

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوئی بھتیجی یا بھانجی برتن سے دودھ پلوا دیتی تھیں۔ اس طرح دودھ پینے والے کے ساتھ دودھ پلانے والی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایسا رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا تھا کہ وہ آپ کے سامنے آسکتا تھا۔

[٣٦٠٤] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ

[3604] بُکیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حمید بن نافع سے سنا وہ کہہ رہے تھے، میں نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہہ رہی تھیں: میں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ رہی تھیں: اللہ کی قسم! میرے دل کو یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ مجھے کوئی ایسا لڑکا دیکھے جو رضاعت سے مستغنی ہو چکا ہے۔

لِعَائِشَةَ: وَاللهِ! مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنٰى عَنِ الرَّضَاعَةِ. فَقَالَتْ: لِمَ؟ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! إِنِّي لَأَرٰى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْضِعِيهِ». فَقَالَتْ: إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ. فَقَالَ: «أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ». فَقَالَتْ: وَاللهِ! مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ.

انھوں نے پوچھا: کیوں؟ سہلہ بنت سہیل ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تھیں، انھوں نے عرض کی تھی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں سالم کے (گھر میں) داخلے کی وجہ سے ابوحذیفہ ؓ کے چہرے پر ناگواری سی محسوس کرتی ہوں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو۔'' اس نے کہا: وہ تو داڑھی والا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے دودھ پلا دو، اس سے وہ ناگواری ختم ہوجائے گی جو ابوحذیفہ کے چہرے پر ہے۔'' (سہلہ ؓ نے) کہا: اللہ کی قسم! (اس کے بعد) میں نے ابوحذیفہ ؓ کے چہرے پر (کبھی) ناگواری محسوس نہیں کی۔

فائدہ: یہ حضرت عائشہ ؓ کا استدلال تھا۔ وہ سالم ؓ کے لیے سہلہ بنت سہل ؓ کو دی گئی رخصت کو عام سمجھتی تھیں۔

[٣٦٠٥] ٣١-(١٤٥٤) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ؛ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُولُ: أَبٰى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللهِ! مَا نَرٰى هٰذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِسَالِمٍ خَاصَّةً، فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ، وَلَا رَائِينَا.

[3605] ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ نے مجھے خبر دی کہ ان کی والدہ زینب بنت ابی سلمہ ؓ نے انھیں بتایا کہ ان کی والدہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ کہا کرتی تھیں: نبی ﷺ کی تمام ازواج نے اس بات سے انکار کیا کہ اس (بڑی عمر کی) رضاعت کی وجہ سے کسی کو اپنے گھر میں داخل ہونے دیں، اور انھوں نے عائشہ ؓ سے کہا: اللہ کی قسم! ہم اسے محض رخصت خیال کرتی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر سالم ؓ کو دی تھی، لہٰذا اس (طرح کی) رضاعت کی وجہ سے نہ کوئی ہمارے پاس آنے والا بن سکے گا اور نہ ہمیں دیکھنے والا۔

فائدہ: جمہور علمائے امت کا مسلک یہی ہے جو حضرت عائشہ ؓ کو چھوڑ کر حضرت ام سلمہ اور باقی امہات المومنین کا ہے۔

(المعجم٨) - (بَابٌ: إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ)(التحفة ٣٢)

باب:8- رضاعت بھوک ہی سے (معتبر) ہے

[٣٦٠٦] ٣٢-(١٤٥٥) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي

[3606] ابواحوص نے ہمیں اشعث سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے مسروق سے

الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. قَالَتْ: فَقَالَ: «اُنْظُرْنَ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ».

روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ﷞ نے کہا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بات آپ پر گراں گزری، اور میں نے آپ کے چہرے پر غصہ دیکھا، کہا: تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ رضاعت (کے رشتے سے) میرا بھائی ہے، کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تم خواتین) اپنے رضاعی بھائیوں (کے معاملے) کو دیکھ لیا کرو (اچھی طرح غور کر لیا کرو) کیونکہ رضاعت بھوک ہی سے (معتبر) ہے۔''

فائدہ: یہی قاعدہ کلیہ ہے جس سے استثنا، حضرت عائشہ ﷞ کے نقطۂ نظر کے مطابق، کسی اہم ضرورت کی بنا پر، ہر نوجوان کو حاصل ہو سکتا ہے جبکہ باقی امہات المومنین ﷢ کے مطابق صرف اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے صراحت سے اجازت دی تھی۔

[٣٦٠٧] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ، كَمَعْنٰى حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا «مِنَ الْمَجَاعَةِ».

[3607] شعبہ، سفیان اور زائدہ سب نے اشعث بن ابوشعثاء سے ابواحوص کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (بھی) مِنَ الْمَجَاعَةِ کے الفاظ کہے۔

(المعجم٩) - (بَابُ جَوَازِ وَطْيءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الِاسْتِبْرَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهُ بِالسَّبْيِ) (التحفة٣٣)

باب:9- استبرائے رحم کے بعد جنگ میں قید ہونے والی لونڈی کے ساتھ مجامعت کرنا جائز ہے اور اگر اس کا شوہر تھا تو غلامی کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ ہو گیا

[٣٦٠٨] ٣٣-(١٤٥٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[3608] یزید بن زُرَیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا:

عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ، أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، بَعَثَ جَيْشًا إِلٰى أَوْطَاسٍ، فَلَقُوا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوهُمْ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَأَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ: ﴿وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤]. أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

ہمیں سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوخلیل صالح سے، انھوں نے ابوعلقمہ ہاشمی سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حنین کے دن (جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اَوطاس کی جانب ایک لشکر بھیجا، ان کا دشمن سے سامنا ہوا، انھوں نے ان (دشمنوں) سے لڑائی کی، پھران پر غالب آ گئے اور ان میں سے کنیزیں حاصل کر لیں، تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض لوگوں نے ان کے مشرک خاوندوں (کی موجودگی) کی بنا پر ان سے مجامعت کرنے میں حرج محسوس کیا، اس پر اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اور شادی شدہ عورتیں (بھی حرام ہیں) سوائے ان (لونڈیوں) کے جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہوں۔'' یعنی جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو (تمھاری لونڈیاں بن جانے کی بنا پر) وہ تمھارے لیے حلال ہیں۔

[٣٦٠٩] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ؛ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَ؛ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً. بِمَعْنٰى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَّكُمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

[3609] عبدالاعلیٰ نے ہمیں سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابوخلیل سے روایت کی کہ ابوعلقمہ ہاشمی نے حدیث بیان کی، انھیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حنین کے دن ایک سریہ بھیجا...... (آگے) یزید بن زریع کی حدیث کے ہم معنی ہے لیکن انھوں نے کہا: سوائے ان (لونڈیوں) کے جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہوں، وہ تمھارے لیے حلال ہیں۔ اور انھوں نے ''جب ان کی عدت پوری ہو جائے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ (اس سریہ میں جو کنیزیں ہاتھ آئیں یہ واقعہ ان کے بارے میں ہے۔)

[٣٦١٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[3610] شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٦١١] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسٍ، لَهُنَّ أَزْوَاجٌ، فَتَخَوَّفُوا، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤].

[3611] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوخلیل سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اوطاس کے دن صحابہ کو لونڈیاں ملیں جن کے خاوند بھی تھے، اس پر وہ (ان سے تعلقات، قائم کرتے ہوئے) ڈرے (کہ یہ گناہ نہ ہو) اس پر یہ آیت نازل کی گئی: ''اور شادی شدہ عورتیں (بھی حرام ہیں) سوائے ان (لونڈیوں) کے جن کے تمھارے دائیں ہاتھ مالک ہو جائیں۔''

فائدہ: یہ عورتیں جنگ کے نتیجے میں قید ہو کر آئی تھیں اور اس وقت کے رائج قانون کے مطابق اموالِ غنیمت کے ساتھ یہ بھی مسلمانوں کی ملکیت میں آ گئی تھیں۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ کی خصوصی سفارش پر ان کو آزاد کر دیا گیا اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ واپس چلی گئیں۔

[٣٦١٢] (...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[3612] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ) (التحفة ٣٤)

باب:10- بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا (ضروری ہے)

[٣٦١٣] ٣٦-(١٤٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا، يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي، يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي، مِنْ وَلِيدَتِهِ،

[3613] قُتیبہ بن سعید اور محمد بن رُمح نے کہا: لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما نے ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے، آپ اس کی مشابہت دیکھ لیں۔

عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، اللہ کے رسول! یہ میرے باپ کی لونڈی سے اسی کے بستر پر پیدا ہوا ہے،

فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ إِلٰى شَبَهِهِ، فَرَأٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ». قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ، وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ: «يَا عَبْدُ».

رسول اللہ ﷺ نے اس کی مشابہت دیکھی تو آپ نے واضح طور پر عتبہ کے ساتھ مشابہت (بھی) محسوس کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''عبد! یہ تمھارا (بھائی) ہے۔ (اس کا سبب یہ ہے کہ) بچہ صاحب فراش کا ہے، اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر (ناکامی اور محرومی) ہے۔ اور سودہ بنت زمعہ! (تم) اس سے پردہ کرو۔'' اس کے بعد اس نے کبھی حضرت سودہ ؓ کو نہیں دیکھا۔ اور محمد بن رمح نے آپ کے الفاظ ''یاعبد'' ذکر نہیں کیے۔

فائدہ: محاورتاً کسی قیمتی چیز کے بارے میں پتھر ہونے کی بات اس کی بے وقعتی اور بے فائدہ ہونے کے معنی میں کی جاتی ہے۔ اس کا یہ مفہوم بھی لیا جاتا ہے کہ شریعت کے قانون کے مطابق اگر کسی کا زنا ثابت ہو جائے اور زنا کا اعتراف کر لے تو اس کے حصے میں پتھروں (سے رجم) کی سزا ہی آئے گی، بچہ اسے نہیں ملے۔ آپ نے بچے کے حوالے سے اسی اصل کے مطابق فیصلہ فرمایا اور عتبہ کے ساتھ اس کی مشابہت دیکھ کر جس سے ثابت ہوتا تھا کہ حقیقت میں وہ زمعہ کا بیٹا نہیں آپ نے حضرت سودہ بنت زمعہ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دے دیا۔ یہ ایک مثال ہے کہ شرعی اصول کے مطابق فیصلہ دینے کے بعد اس میں کسی کے لیے کوئی حقیقی معذرت موجود ہو تو اس کا الگ سے مداوا کرنا چاہیے۔

[٣٦١٤] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَّابْنَ عُيَيْنَةَ، فِي حَدِيثِهِمَا «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ» وَلَمْ يَذْكُرَا «لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ».

[3614] سفیان بن عیینہ اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ لیکن معمر اور ابن عیینہ کی حدیث میں ہے: ''بچہ صاحب فراش کا ہے'' اور ان دونوں نے ''زانی کے لیے پتھر ہے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٣٦١٥] ٣٧-(١٤٥٨) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ».

[3615] معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے ابن مسیّب اور ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر (ناکامی اور محرومی) ہے۔''

[٣٦١٦] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ. أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ فَقَالَ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى فَقَالَ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَوْ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ. وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ. وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ.

[3616] سعید بن منصور، زہیر بن حرب، عبدالاعلیٰ بن حماد اور عمرو ناقد سب نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے خبر دی۔ ابن منصور نے کہا: سعید نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ عبدالاعلیٰ نے کہا: ابوسلمہ سے یا سعید سے روایت ہے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ زہیر نے کہا: سعید یا ابوسلمہ ان دونوں میں سے ایک نے یا دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اور عمرو نے ایک بار کہا: ہمیں سفیان نے زہری کے حوالے سے سعید اور ابوسلمہ سے، اور ایک بار کہا: سعید یا ابوسلمہ سے، اور ایک بار کہا: سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... (آگے) جس طرح معمر کی حدیث ہے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ)(التحفة ٣٥)

باب:11- قیافہ شناس بچے کو کسی کی طرف منسوب کرے تو اس (کی بات) پر عمل کرنا

[٣٦١٧] ٣٨-(١٤٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا، تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ».

[3617] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ خوش خوش میرے پاس تشریف لائے، آپ کے چہرے (پیشانی) کے خطوط چمک رہے تھے، آپ نے فرمایا: ”تم نے دیکھا نہیں کہ ابھی ابھی (بنو مدلج کے قیافہ شناس) مُجَزِّز نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، اور کہا ہے: ان قدموں میں سے ایک (قدم) دوسرے میں سے ہے۔“ (ایک بیٹے کا ہے، دوسرا باپ کا۔)

[٣٦١٨] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: -

[3618] سفیان نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ، فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا، وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ».

کی، انھوں نے کہا: ایک روز رسول اللہ ﷺ خوش خوش میرے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: ''عائشہ! کیا تم نے دیکھا نہیں کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا، اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، ان دونوں پر ایک چادر تھی جس نے ان کے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پاؤں ننگے تھے تو اس نے کہا: بلاشبہ یہ قدم ایک دوسرے میں سے ہیں۔''

فوائد: ① مجزز قدموں اور ان کے نشانات کو پہچاننے کا ماہر تھا۔ اس نے ان دونوں کے چہرے دیکھے بھی نہیں، اپنی اصل مہارت کے ذریعے سے اس نے پہچان لیا کہ یہ قدم باپ بیٹے کے ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کا اس کی بات پر خوش ہونا اس چیز کی واضح دلیل ہے کہ مہارت سے کی گئی قیافہ شناسی معتبر ہے۔ آپ ﷺ نے خود بھی اسی بنا پر حضرت سودہ ؓ کو اس لڑکے سے پردہ کرنے کا حکم دیا جو قانوناً اگرچہ ان کے والد کا بیٹا تھا لیکن اس کی مشابہت اس دوسرے شخص کے ساتھ تھی جس نے اس کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ③ یہ احادیث ہماری رہنمائی کرتی ہیں کہ جدید ڈی این اے ٹیسٹ کے نتائج بھی اسی طرح سے معتبر ہوں گے جس طرح سے رسول اللہ ﷺ نے قیافے کے حوالے سے فیصلہ فرمایا تھا۔ نسب اور وراثت کے حوالے سے شریعت کے قانون پر عمل ہوگا اور رشتوں کی حرمت کے حوالے سے قانونی نسب کے ساتھ ساتھ ٹیسٹ کے نتائج پر بھی عمل ہوگا۔

[٣٦١٩] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ شَاهِدٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْجَبَهُ، وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ.

[3619] ابراہیم بن سعد نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک قیافہ شناس آیا، رسول اللہ ﷺ بھی موجود تھے، اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ ؓ (ایک چادر میں) لیٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا: بلاشبہ یہ قدم ایک دوسرے میں سے ہیں۔ اس سے نبی ﷺ کو خوشی ہوئی اور آپ کو بہت اچھا لگا، آپ نے یہ بات حضرت عائشہ ؓ کو بھی بتائی۔

[٣٦٢٠] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا.

[3620] یونس، معمر اور ابن جریج سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ، ان (لیث، سفیان اور ابراہیم بن سعد) کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور (ابن وہب نے) یونس کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور مجزز ایک قیافہ شناس تھا۔

(المعجم١٢) - (بَابُ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزِّفَافِ)(التحفة٣٦)

باب:12-رخصتی کے بعد باکرہ اور ثیبہ (دوہاجو) اپنے پاس شوہر کے کتنے کتنے دن قیام کی حقدار ہوں گی

[٣٦٢١] ٤١-(١٤٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي».

[3621] محمد بن ابوبکر نے عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ان کے ہاں تین دن قیام کیا اور فرمایا: ''اپنے اہل (شوہر) کے نزدیک تمھاری قدر و منزلت میں کسی طرح کی کمی نہیں، اگر تم چاہو تو میں تمھارے پاس (قیام کے لیے) سات دن رکھ لیتا ہوں اور اگر میں نے تمھارے ہاں سات دن قیام کیا تو اپنی ساری بیویوں کے ہاں سات سات دن قیام کروں گا۔''

[٣٦٢٢] ٤٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهَا: «لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ» قَالَتْ: ثَلِّثْ.

[3622] عبداللہ بن ابوبکر نے عبدالملک بن ابوبکر سے، انھوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور وہ آپ ﷺ کے پاس رہائش پذیر ہوگئیں تو آپ ﷺ نے ان سے کہا: ''اپنے شوہر کے سامنے تمھارے مرتبے میں کوئی کمی نہیں، اگر تم چاہو تو میں تمھارے ہاں سات دن قیام کروں گا، اور اگر تم چاہو تو تین دن قیام کروں گا پھر (باری باری) سب کے ہاں جانا شروع کروں گا۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ تین دن قیام فرمائیں۔

[٣٦٢٣] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ

[3623] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبدالرحمٰن بن حمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالملک بن ابوبکر سے، انھوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ان کے پاس

رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ، لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ».

گئے، اس کے بعد آپ نے نکلنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے آپ کے کپڑے کو پکڑ لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں مزید تمھارے ہاں قیام کروں گا اور تمھارے ساتھ اس کا حساب رکھوں گا، کنواری کے لیے سات راتیں ہیں اور ثیبہ (دوہاجو) کے لیے تین راتیں ہیں۔''

[٣٦٢٤] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[3624] ابوضمرہ نے عبدالرحمٰن بن حمید سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٦٢٥] ٤٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ، هٰذَا فِيهِ. قَالَ: «إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي».

[3625] عبدالواحد بن ایمن نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے ام سلمہ ؓ سے روایت کی، انھوں (عبدالواحد) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (ام سلمہ ؓ) سے شادی کی، اور بہت سی باتوں کا ذکر کیا، ان میں یہ بات بھی تھی: آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو کہ میں تمھارے ہاں سات دن قیام کروں اور اپنی دوسری بیویوں کے پاس بھی سات سات دن قیام کروں (تو یہ ہوسکتا ہے) اور اگر میں نے تمھارے ہاں سات دن قیام کیا تو اپنی ساری بیویوں کے ہاں سات سات دن قیام کروں گا۔''

[٣٦٢٦] ٤٤-(١٤٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا. قَالَ خَالِدٌ: وَّلَوْ قُلْتُ: إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ كَذٰلِكَ.

[3626] ہشیم نے ہمیں خالد سے خبر دی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے انس بن مالک ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب کوئی دوہاجو (ثیبہ) کے بعد باکرہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں سات دن قیام کرے اور جب باکرہ کے بعد کسی ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں تین دن قیام کرے۔ خالد نے کہا: اگر میں کہوں کہ انھوں نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے، تو میں سچ کہوں گا لیکن انھوں نے کہا تھا: سنت اسی طرح ہے۔ (یہ حدیث کو مرفوع کرنے کے مترادف ہے۔)

[٣٦٢٧] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[3627] سفیان نے ایوب اور خالد حذاء سے خبر دی،

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا.

قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ: رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

انھوں نے ابو قلابہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: سنت میں سے ہے کہ (دلھا) باکرہ کے ہاں سات راتیں قیام کرے۔

خالد نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں: انھوں نے اسے نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ، وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَّعَ يَوْمِهَا) (التحفة ٣٧)

باب:13- بیویوں کے درمیان (باریوں کی) تقسیم، سنت یہ ہے کہ ہر بیوی کے لیے دن سمیت ایک رات ہو

[٣٦٢٨] ٤٦-(١٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ، فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ، فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَجَاءَتْ زَيْنَبُ، فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: هٰذِهِ زَيْنَبُ، فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ، فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰى اسْتَخَبَتَا، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى ذٰلِكَ، فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا، فَقَالَ: اخْرُجْ، يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَى الصَّلَاةِ، وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ لِي وَيَفْعَلُ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَتَصْنَعِينَ هٰذَا؟.

[3628] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی نو بیویاں تھیں، جب آپ ان میں باری تقسیم فرماتے تو پہلی باری والی بیوی کے پاس نویں رات ہی پہنچتے۔ وہ سب ہر رات اس (بیوی کے) گھر میں جمع ہو جاتی تھیں جہاں نبی ﷺ تشریف لاتے، آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف پھیلایا۔ انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: یہ زینب ہیں آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا، اس پر ان دونوں میں تکرار ہو گئی حتی کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں، اور (اسی دوران میں) نماز کی اقامت ہو گئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا، انھوں نے ان کی آوازیں سنیں تو کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نماز کے لیے تشریف لایئے اور ان کے منہ میں مٹی ڈالیے۔ نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابھی نبی ﷺ اپنی نماز پوری کریں گے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آئیں گے وہ مجھے ایسے ایسے (ڈانٹ ڈپٹ) کریں گے۔ جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی، ابوبکر رضی اللہ عنہ ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آئے اور انھیں سخت سرزنش کی۔ اور کہا: کیا تم ایسا کرتی ہو؟

(المعجم ١٤) - (بَابُ جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضَرَّتِهَا)(التحفة ٣٨)

باب:14-اپنی باری اپنی سوکن کو ہبہ کرنا جائز ہے

[٣٦٢٩] ٤٧-(١٤٦٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ: يَوْمَهَا، وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

[3629] جریر نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے کوئی عورت نہیں دیکھی جو مجھے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہو کہ میں اس کے پیکر میں ہوں (اس جیسی بن جاؤں) ایک ایسی خاتون کی نسبت جن میں کچھ گرم مزاجی (بھی) تھی، کہا: جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے ساتھ اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو دن دیتے، ایک ان کا دن اور ایک حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دن۔

[٣٦٣٠] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، كُلُّهُمْ، عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ، بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ: وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي.

[3630] عقبہ بن خالد، زہیر اور شریک، ان سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جب بوڑھی ہوگئیں...... آگے جریر کی حدیث کے ہم معنی ہے اور شریک کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: وہ پہلی خاتون تھیں جن سے آپ ﷺ نے میرے بعد نکاح کیا۔

[٣٦٣١] ٤٩-(١٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ

[3631] ابواسامہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ان عورتوں پر غیرت کرتی تھی جو اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے

اللهِ ﷺ وَأَقُولُ: أَوَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ﴾ [الأحزاب: ٥١] قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللهِ! مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

بطور ہبہ پیش کرتی تھیں، میں کہتی: کیا کوئی عورت بھی خود کو ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: ''آپ ان عورتوں میں سے جسے چاہیں پیچھے کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں اور جسے آپ نے الگ کر دیا تھا ان میں سے بھی جسے آپ کا دل چاہے لائیں۔'' کہا: تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کے رب کو نہیں دیکھتی مگر وہ آپ کے لیے آپ کی خواہش (کو پورا کرنے) میں جلدی کرتا ہے۔

فائدہ: اس آیت کے بعد جو اگلی آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ ٱلنِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَٰجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ.....﴾ ''اس کے بعد آپ کے لیے مزید عورتیں حلال نہیں، نہ ہی یہ کہ آپ ان بیویوں کے بدلے میں دوسری کر لیں چاہے ان کا حسن و جمال آپ کو اچھا لگے.....)'' (الأحزاب 52:33) اس میں اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کی جنھوں نے خلوصِ دل سے اللہ اور اس کے رسول کو چن لیا تھا، دلی خواہش بہت اکرام اور اعزاز کے ساتھ پوری فرما دی اور ان کے مرتبے کو مکمل تحفظ عطا کر دیا۔

[٣٦٣٢] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ؟ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ﴾ [الأحزاب: ٥١] فَقُلْتُ: إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

[3632] عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ کہا کرتی تھیں: کیا اس عورت کو حیا محسوس نہیں ہوتی جو خود کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا: ''آپ ان عورتوں میں سے جسے چاہیں پیچھے کریں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں۔'' تو میں نے کہا: بلاشبہ آپ کا رب آپ کی خواہش (کو پورا کرنے) میں جلدی کرتا ہے۔

[٣٦٣٣] ٥١-(١٤٦٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: حَضَرْنَا، مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، بِسَرِفَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا، وَلَا تُزَلْزِلُوا، وَارْفُقُوا، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعٌ،

[3633] محمد بن بکر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے خبر دی، کہا: سرف کے مقام پر ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں حاضر ہوئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ نبی ﷺ کی اہلیہ ہیں۔ جب تم ان کی چار پائی اٹھاؤ تو اس کو ادھر اُدھر حرکت دینا نہ ہلانا، نرمی (اور احترام) سے کام لینا، امر واقع یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، آپ آٹھ کے لیے باری تقسیم کرتے اور ایک

فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَّلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: اَلَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ.

کے لیے تقسیم نہ کرتے تھے۔ عطاء نے کہا: جن کو آپ باری نہیں دیتے تھے وہ حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا تھیں۔

فائدہ: یہ عطاء یا ابن جریج کا وہم ہے۔ حقیقت میں وہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں جنھوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی تھی جیسا کہ اس باب کی پہلی حدیث میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ امام مسلم نے اُن احادیث کے بعد اس حدیث کو پیش کر کے اشارہ کیا ہے کہ یہ ایک وہم ہے۔

[٣٦٣٤] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ: قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا، مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ.

[3634] عبدالرزاق نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور یہ اضافہ کیا کہ عطاء نے کہا: وہ ان سب میں سے، آخر میں فوت ہونے والی (میمونہ رضی اللہ عنہا) تھیں، وہ مدینہ میں فوت ہوئیں۔

فائدہ: یہ حدیث پیش کر کے امام مسلم نے متوجہ کیا ہے کہ یہ عطاء یا ابن جریج کا ایک اور وہم ہے۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ)(التحفة ٣٩)

باب:15-دیندار عورت سے نکاح کرنا مستحب ہے

[٣٦٣٥] ٥٣-(١٤٦٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ».

[3635] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''عورت کے ساتھ چار باتوں کی بنا پر شادی کی جاتی ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب (ونسب) کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ تم دین والی کے ساتھ (شادی کر کے) ظفر مند بنو (کامیابی حاصل کرو) تمھارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔'' (یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ تم ہمیشہ کام کرتے رہو۔)

[٣٦٣٦] ٥٤-(٧١٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا

[3636] عطاء سے روایت ہے، کہا: مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت سے شادی کی، میری ملاقات نبی ﷺ سے ہوئی تو آپ نے پوچھا: ''جابر! تم نے نکاح کر لیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری

جَابِرُ! تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟» قُلْتُ: ثَيِّبٌ، قَالَ: «فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ، قَالَ: «فَذَاكَ إِذًا، إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِينِهَا، وَمَالِهَا، وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ». [راجع: ١٦٥٦]

ہے یا دوہاجو (شوہر دیدہ)؟'' میں نے عرض کی: دوہاجو ہے۔ آپ نے فرمایا: ''باکرہ سے کیوں نہ کی، تم اس سے دل لگی کرتے؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری بہنیں ہیں تو میں ڈرا کہ وہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے گی، آپ نے فرمایا: ''پھر ٹھیک ہے، بلاشبہ کسی عورت سے شادی (میں رغبت) اس کے دین، مال اور خوبصورتی کی وجہ سے کی جاتی ہے، تم دین والی کو چنو تمھارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔''

(المعجم ١٦) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ) (التحفة ٤٠)

باب:16- کنواری سے نکاح کرنا پسندیدہ ہے

[٣٦٣٧] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارٰى وَلِعَابِهَا؟».

[3637] شعبہ نے ہمیں محارب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم نے نکاح کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری سے یا دوہاجو (ثیبہ) سے؟'' میں نے عرض کی: دوہاجو سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم کنواریوں اور ان کی ملاعبت (باہم کھیل کود) سے (دور) کہاں رہ گئے؟''

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ، وَإِنَّمَا قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟». [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

شعبہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کے سامنے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی اور انھوں نے کہا تھا: ''تم نے کنواری سے (شادی) کیوں نہ کی؟ تم اس کے ساتھ کھیلتے وہ تمھارے ساتھ کھیلتی۔''

[٣٦٣٨] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ

[3638] یحییٰ بن یحییٰ اور ابو ربیع زہرانی نے ہمیں حدیث بیان کی، یحییٰ نے کہا: حماد بن زید نے ہمیں عمرو بن دینار سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے

بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ - أَوْ قَالَ سَبْعَ - فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا جَابِرُ! تَزَوَّجْتَ؟» قَالَ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ: «فَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟» قَالَ قُلْتُ : بَلْ ثَيِّبٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ» - أَوْ قَالَ: «تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ»- قَالَ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ - أَوْ سَبْعَ - وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ. قَالَ: «فَبَارَكَ اللهُ لَكَ» أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ: «تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ». [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦، ٣٦٣٧]

روایت کی کہ (میرے والد) عبداللہ ؓ نے وفات پائی اور پیچھے نو بیٹیاں۔یا کہا: سات بیٹیاں۔چھوڑیں۔تو میں نے ایک ثیبہ (دوہاجو) عورت سے نکاح کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ”جابر! نکاح کر لیا ہے؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں۔آپ نے پوچھا: ”کنواری ہے یا دوہاجو؟“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! دوہاجو ہے۔آپ نے فرمایا: ”کنواری کیوں نہیں، تم اس سے دل لگی کرتے، وہ تم سے دل لگی کرتی۔یا فرمایا: تم اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے، وہ تمھارے ساتھ ہنستی کھیلتی۔“ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی: (میرے والد) عبداللہ ؓ نے وفات پائی اور پیچھے نو۔یا سات۔بیٹیاں چھوڑیں، تو میں نے اچھا نہ سمجھا کہ میں ان کے پاس انھی جیسی (کم عمر) لے آؤں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی نگہداشت کرے اور ان کی اصلاح کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تمھیں برکت دے!“ یا آپ نے میرے لیے خیر اور بھلائی کی دعا فرمائی۔

اور ابوربیع کی روایت میں ہے: ”تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے وہ تمھارے ساتھ دل لگی کرتی اور تم اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے، وہ تمھارے ساتھ ہنستی کھیلتی۔“

[٣٦٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ: امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

[3639] سفیان نے ہمیں عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ”جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟“ اور آگے یہاں تک بیان کیا: ایسی عورت جو اُن کی نگہداشت کرے اور ان کی کنگھی کرے، آپ نے فرمایا: ”تم نے ٹھیک کیا۔“ اور انھوں نے اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٣٦٤٠] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

[3640] شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِّي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنَ الْإِبِلِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ. فَقَالَ: «أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا؟» قَالَ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟».

غزوے میں شریک تھے۔ جب ہم واپس ہوئے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تھوڑا سا تیز کیا، میرے ساتھ پیچھے سے ایک سوار آ کر ملا انھوں نے لوہے کی نوک والی چھڑی سے جو ان کے ساتھ تھی، میرے اونٹ کو کچوکا لگایا، تو وہ اتنا تیز چلنے لگا جتنا آپ نے کسی بہترین اونٹ کو (تیز چلتے ہوئے) دیکھا ہو۔ میں پیچھے مڑا تو یکدم میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے پوچھا: ''جابر! تمھیں کس چیز نے جلدی میں ڈال رکھا ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''باکرہ سے شادی کی ہے یا ثیبہ (دوہاجو) سے؟'' انھوں نے عرض کی: ثیبہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے کسی (کنواری) لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے، وہ تمھارے ساتھ دل لگی کرتی؟''

قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ. فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً، - كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ». قَالَ: وَقَالَ: «إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ! الْكَيْسَ!». [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

کہا: جب ہم مدینہ آئے، (اس میں) داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، ہم رات ۔یعنی عشاء۔ کے وقت داخل ہوں، تاکہ پراگندہ بالوں والی بال سنوار لے اور جس جس کا شوہر غائب رہا، وہ بال (وغیرہ) صاف کر لے۔'' اور فرمایا: ''جب گھر پہنچنا تو عقل و تحمل سے کام لینا (حالت حیض میں جماع نہ کرنا۔)''

[٣٦٤١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي، فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «يَا جَابِرُ» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: أَبْطَأَ بِي عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ. ثُمَّ قَالَ: «ارْكَبْ» فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ

[3641] وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں نکلا تھا، میرے اونٹ نے میری رفتار سست کر دی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: ''جابر!'' میں نے عرض کی: جی۔ آپ نے پوچھا: ''کیا معاملہ ہے؟'' میں نے عرض کی: میرے لیے میرا اونٹ سست پڑ چکا ہے اور تھک گیا ہے، اس لیے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ آپ (اپنی سواری سے) اترے اور اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے اسے کچوکا لگایا، پھر فرمایا: ''سوار ہو جاؤ۔'' میں

رَأَيْتُنِي أَكُفُّهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «أَتَزَوَّجْتَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» فَقُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ. قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ: «أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ! الْكَيْسَ!». ثُمَّ قَالَ: «أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: «الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» قَالَ: فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَّزِنَ لِي أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ. فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ: «ادْعُ لِي جَابِرًا» فَدُعِيتُ. فَقُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ. فَقَالَ: «خُذْ جَمَلَكَ، وَلَكَ ثَمَنُهُ». [راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

سوار ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے خود کو دیکھا کہ میں اس کو رسول اللہ ﷺ (کی اونٹنی) سے (آگے بڑھنے سے) روک رہا ہوں۔ پھر آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے شادی کر لی؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری سے یا دوہاجو سے؟'' میں نے عرض کی: دوہاجو ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(کنواری) لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے، وہ تمھارے ساتھ دل لگی کرتے۔'' میں نے عرض کی: میری (چھوٹی) بہنیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جوان کی ڈھارس بندھائے، ان کی کنگھی کرے اور ان کی نگہداشت کرے۔ آپ نے فرمایا: ''تم (گھر) پہنچنے والے ہو، جب پہنچ جاؤ تو احتیاط اور عقل مندی سے کام لینا۔'' پھر پوچھا: ''کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، چنانچہ آپ نے وہ (اونٹ) مجھ سے ایک اوقیہ (چاندی کی قیمت) میں خرید لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پہنچ گئے اور میں صبح کے وقت پہنچا، مسجد میں آیا تو آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''ابھی پہنچے ہو؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرو۔'' میں مسجد میں داخل ہوا، نماز پڑھی، پھر (آپ کے پاس) واپس آیا تو آپ نے بلال ؓ کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اوقیہ (چاندی) تول دیں، چنانچہ حضرت بلال ؓ نے وزن کیا، اور ترازو کو جھکایا (اوقیہ سے زیادہ تولا۔) کہا: اس کے بعد میں چل پڑا، جب میں نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا: ''جابر کو میرے پاس بلاؤ۔'' مجھے بلایا گیا۔ میں نے (دل میں) کہا: اب آپ میرا اونٹ (بھی) مجھے واپس کر دیں گے۔ اور مجھے کوئی چیز اس سے زیادہ ناپسند نہ تھی (کہ میں قیمت وصول کرنے کے بعد آپ ﷺ سے اپنا اونٹ بھی واپس لے لوں۔) آپ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی تمھاری ہے۔''

[٣٦٤٢] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ، إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ. قَالَ: فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. أَوْ قَالَ: نَخَسَهُ - أُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ - قَالَ: فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتّٰى إِنِّي لَأَكُفُّهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا؟ وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ» قَالَ قُلْتُ: هُوَ لَكَ، يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: «أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا؟ وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ». قَالَ قُلْتُ: هُوَ لَكَ. يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: وَقَالَ لِي: «أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «ثَيِّبًا أَمْ بِكْرًا؟» قَالَ قُلْتُ: ثَيِّبًا. قَالَ: «فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا، وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا؟».

[3642] ابونضرہ نے ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اور میں ایک پانی ڈھونے والے اونٹ پر (سوار) تھا۔ اور وہ پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے ساتھ تھا۔ کہا: آپ نے اسے - میرا خیال ہے، انھوں نے کہا: اپنے پاس موجود کسی چیز سے - مارا، یا کہا: کچوکا لگایا، کہا: اس کے بعد وہ لوگوں (کے اونٹوں) سے آگے نکلنے لگا، وہ مجھ سے کھینچا تانی کرنے لگا حتی کہ مجھے اس کو روکنا پڑ تا تھا۔ کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے یہ اتنے اتنے میں بیچو گے؟ اللہ تمھیں معاف فرمائے!'' کہا: میں نے عرض کی۔ اللہ کے نبی! وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ نے (دوبارہ) پوچھا: ''کیا تم مجھے وہ اتنے اتنے میں بیچو گے؟ اللہ تمھارے گناہ معاف فرمائے!'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! وہ آپ کا ہے۔ کہا: اور آپ نے مجھ سے (یہ بھی) پوچھا: ''کیا اپنے والد (کی وفات) کے بعد تم نے نکاح کر لیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''دوہاجو (شوہر دیدہ) سے یا دوشیزہ سے؟'' میں نے عرض کی: دوہاجو سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے کنواری سے کیوں نہ شادی کی، وہ تمھارے ساتھ ہنستی کھیلتی اور تم اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے اور وہ تمھارے ساتھ دل لگی کرتی، تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے؟''

قَالَ أَبُو نَضْرَةَ: وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ، افْعَلْ كَذَا وَكَذَا، وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ.

ابونضرہ نے کہا: یہ ایسا کلمہ تھا جسے مسلمان (محاورتاً) کہتے تھے کہ ایسے ایسے کرو، اللہ تمھارے گناہ بخش دے!

[راجع: ١٦٥٦، ٣٦٣٦]

(المعجم ١٧) - (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ) (التحفة ٤٢)

باب: 17۔ عورتوں کے بارے میں نصیحت

[٣٦٤٣] ٥٩-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ: - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالَا:

[3643] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت کو پسلی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَّنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلٰى طَرِيقَةٍ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا، وَبِهَا عِوَجٌ، وَّإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا».

سے پیدا کیا گیا ہے، وہ تمھارے لیے کسی ایک طریقے پر ہرگز سیدھی نہیں رہ سکتی، اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو (اسی طرح) فائدہ اٹھالو گے کہ اس میں کجی رہے گی اور اگر تم اسے سیدھا کرنے چلو گے تو اسے توڑ ڈالو گے، اور اسے توڑنا اس کی طلاق ہے۔''

[٣٦٤٤] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ، أَوْ لِيَسْكُتْ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَّإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا».

[3644] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے جب (اپنی بیوی میں) کوئی (پسند نہ آنے والا) معاملہ دیکھے تو اچھی طرح سے بات کہے یا خاموش رہے۔ اور عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک کی نصیحت قبول کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھ اس کے اوپر والے حصے میں ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے لگ جاؤ گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک کی نصیحت قبول کرو۔''

[٣٦٤٥] ٦١-(١٤٦٧) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَّضِيَ مِنْهَا آخَرَ» أَوْ قَالَ: «غَيْرَهُ».

[3645] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے عمران بن ابی انس سے حدیث سنائی، انھوں نے عمر بن حکم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض نہ رکھے۔ اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند ہو گی۔'' یا آپ نے غَيْرَهُ (اس کے سوا کوئی اور) فرمایا۔

[٣٦٤٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3646] ابو عاصم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... اسی کے مانند۔

(المعجم١٨) - (بَابٌ: لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ)(التحفة٤٣)

باب:18-اگر حواء علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی خیانت نہ کرتی

[٣٦٤٧] ٦٢-(١٤٦٨) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّ أَبَا يُونُسَ، مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا حَوَّاءُ، لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ».

[3647] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اگر حواء علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی خیانت نہ کرتی۔''

فائدہ: خیانت کا لفظ عام طور پر مروج معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ اپنے خاوند کی خیر خواہی کا جو فریضہ ان کے ذمے تھا اس میں کوتاہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت حواء علیہا السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے انھیں وہ تلقین یاد نہ کرائی جو اللہ کی طرف سے کی گئی تھی، بلکہ خود بھی ان کے ساتھ شریک ہوگئیں۔ بعض روایات کے مطابق اس درخت کی طرف راغب کرنے میں شامل ہوئیں۔

[٣٦٤٨] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ. مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ، لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ».

[3648] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں ایک یہ تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت بدبودار نہ ہوتا اور اگر حواء علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی خیانت نہ کرتی۔''

فائدہ: بنی اسرائیل نے گوشت اور کھانے کی دوسری اشیاء کو لمبے عرصے کے لیے ذخیرہ کرنا شروع کیا۔ زیادہ لمبا عرصہ ذخیرہ کرنے کی بنا پر وہ جراثیم پیدا ہوئے جن کی وجہ سے گوشت اور کھانا خراب ہو جاتا ہے۔ اب وہ جراثیم چونکہ کثیر تعداد میں ہر جگہ پھیل گئے ہیں اور گوشت اور کھانے کی دوسری اشیا پر فوراً حملہ آور ہو جاتے ہیں، اس لیے یہ چیزیں جلد خراب ہو جاتی ہیں۔

(المعجم١٩) - (بَابٌ: خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)(التحفة٤١)

باب:19- دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے

[٣٦٤٩] ٦٤-(١٤٦٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[3649] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا متاع (کچھ وقت تک کے لیے فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔''

(المعجم ٢٠) - (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ) (التحفة ٤٢)

باب:20۔عورتوں کے بارے میں تلقین

[٣٦٥٠] ٦٥-(١٤٧٠) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ. إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ».

[3650] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے ابن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے لگ جاؤ گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے جبکہ اس میں ٹیڑھا پن (موجود) ہوگا۔''

[٣٦٥١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَيْهِمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

[3651] زہری کے بھتیجے نے اپنے چچا (زہری) سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی کے مانند روایت کی۔

ارشاد باری تعالیٰ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ

”یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے،

یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔“ (البقرة 2:229)

تعارف کتاب الطلاق

اسلام دینِ فطرت ہے۔ بہت سے دیگر ادیان کے برعکس اس میں نکاح کے انتہائی تحفظ کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی تسلیم کی گئی ہے کہ بعض صورتوں میں میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ نباہ کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ بعض اوقات کسی وجہ سے ایسی خلیج پیدا ہو جاتی ہے کہ مزید نباہ کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اس صورت میں سارے گھرانے کو مسلسل چپقلش اور فساد کی اذیت میں مبتلا رکھنے کی بجائے دونوں کو اچھے طریقے سے علیحدگی اختیار کر کے مثبت طریق پر اپنی اپنی زندگی کے از سر نو آغاز کا حق دینا ضروری ہے۔ ابتدا میں دوسرے ادیان کے حاملین کی طرف سے اسلام میں طلاق کے جائز ہونے پر شدید تنقید کی گئی۔ لیکن آہستہ آہستہ معترضین کی اکثریت اسلام کے فطری اصولوں کی برتری کی قائل ہو گئی۔ تقریباً سب نے ایک یا دوسرا طریقہ اختیار کر کے حق طلاق کو اپنا لیا۔ بعض نے اپنے دین میں نیا فرقہ بنا کے اسے اپنایا اور بعض نے حکومتی قوانین کے ذریعے سے اپنے ہی دین کے اصولوں کو مسترد کر دیا۔

اسلام واحد مذہب ہے جس نے طلاق کے لیے ایک با قاعدہ طریق کار دیا ہے، جو دانائی اور شائستگی پر مبنی ہے، اس میں تمام فریقوں کے حقوق کے بارے میں صراحت کر دی گئی ہے اور ان کے تحفظ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ قرآن کریم اور فرامین رسول ﷺ کی رو سے طلاق کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طلاق دینے کے لیے صحیح وقت ملحوظ رکھا جائے اور وہ وقت عورتوں کی حالت طہر (جب عورت حالت حیض میں نہ ہو) کا ہے۔ ایسا طہر جس میں میاں بیوی نے مجامعت نہ کی ہو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عورت کسی الجھن میں پڑے بغیر اسی طہر سے اپنی عدت کا شمار کر سکے۔ قرآن مجید نے عدت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝﴾ ''اے نبی! جب آپ لوگ عورتوں کو طلاق دیں تو ان کو ان کی عدت پر طلاق دیں اور عدت کو گنتے رہیں اور اللہ کا تقویٰ اختیار کریں جو تمھارا رب ہے اور ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالیں اور وہ بھی نہ نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ جو کوئی ان حدوں سے باہر نکلے تو اس نے اپنی ذات پر ظلم کیا، آپ نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ (راستہ) نکال دے۔'' (الطلاق 65:1)

اس طرح اگر عدت کے اندر رجوع ہو جائے گا تو ٹوٹتا ہوا گھر بچ جائے گا۔ اگر رجوع نہ ہوا تو عدت گزرنے پر علیحدگی ہو جائے گی، لیکن دوبارہ نکاح سے گھر بسنے کی گنجائش باقی رہے گی۔ دوسری بار طلاق دینے کے لیے بھی یہی طریقہ اختیار کرنے کا حکم

دیا گیا ہے۔ اس بار بھی پھر سے گھر بس جانے کا راستہ کھلا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾ ''شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا راستہ نکال دے'' میں اسی گنجائش کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اسلام چونکہ ہر ممکن حد تک گھر کو بنانا چاہتا ہے اس لیے نکاح کی بحالی (رجوع) کے حق کو دونوں فریقوں میں بانٹنے کی بجائے، جس سے عدم اتفاق کا امکان بڑھ جاتا ہے، یہ حق مرد کو تفویض کیا ہے۔ اس کے بارے میں یہ توقع ہے کہ وہ زیادہ ذمہ داری، تحمل اور عقلمندی سے کام لے گا۔ چونکہ وہی گھر کا سربراہ ہے اس لیے شادی کو نبھانے کی زیادہ ذمہ داری بھی اسی پر عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ﴾ ''پھر اچھے طریقے سے روک لینا ہے۔'' (البقرۃ 2:229) اور ﴿وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا﴾ ''اور ان کے خاوند اگر اصلاحِ احوال چاہتے ہیں تو وہ اس مدت میں انھیں واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں'' (البقرۃ 2:228) میں یہی بات بیان کی گئی ہے۔ شادی کو بحال کر کے آگے چلانے کا ماحول برقرار رکھنے کے لیے یہ بھی کہا گیا کہ جو کچھ بیوی کو بطور حسن سلوک دیا گیا ہے طلاق کے وقت وہ نہ چھینا جائے۔ اگر دوسری کوشش کے باوجود بھی شادی کا برقرار رہنا ممکن نہ ہو اور مرد تیسری بار بھی طلاق ہی کا فیصلہ کر لے تو یہ تیسری طلاق بائنہ (دونوں کے درمیان حتمی تفریق کرنے والی) ہو گی۔ اب یہ عورت پہلے مرد کے نکاح میں دوبارہ نہیں آ سکے گی۔ ہاں اگر گھر بسانے کی نیت سے وہ کسی اور کے ساتھ شادی کر لے اور وہ اپنے نئے خاوند کے ساتھ باقاعدہ طور پر ایک بیوی کی حیثیت سے زندگی شروع کر دے، دونوں میاں بیوی ازدواجی زندگی کے تمام تقاضے پورے کریں، اور پھر کسی وجہ سے دونوں میں علیحدگی ہو جائے یا دوسرا خاوند فوت ہو جائے تو وہ عورت پھر سے پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کی مجاز ہو گی۔ اس تیسری بار کی طلاق کے حوالے سے قرآن مجید نے فرمایا: ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ ''پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہو گی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔'' (البقرۃ 2:230) اس میں لفظ ''زَوْجًا'' اہم ہے، اس سے تھوڑے سے وقت کا تَیسِ مستعار (کرائے کا سانڈ جس کے ساتھ عارضی نکاح کیا جاتا ہے اور جو متعہ سے بھی بدتر صورت ہے) مراد نہیں لیا جا سکتا۔ ''تیس مستعار'' کی اصطلاح رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے کے لیے استعمال فرمائی ہے۔ (سنن ابن ماجه، حديث: 1936، والمستدرك للحاكم: 199,198/2، والسنن الكبرىٰ للبيهقي: 208/7) یہ فرما کر آپ ﷺ نے واضح فرما دیا ہے کہ ایسا شخص ''زوج'' نہیں ہوتا۔

اگر میاں بیوی کا مزاج بالکل نہیں ملتا اور شادی کو حتمی طور پر ختم کرنے ہی کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور مختصر عرصے میں یہ مقصد حاصل کرنا ضروری ہے تو اس کے لیے یہ طریقہ ہے کہ پہلے طہر کے بعد ایک طہر گزرنے دے، پھر الگ الگ دو مزید طہروں میں اسے طلاق دے۔ یہ بات کتاب الطلاق کے پہلے باب کی احادیث میں مفصل بیان ہوئی ہے۔ اس طریقے میں بھی صلح اور دوبارہ رشتہ جوڑ کر آگے بڑھنے کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ اس میں عورت اور مرد دونوں کے حوالے سے مرد کے اقدامِ طلاق کے نقصان کو محدود کرنے کا اہتمام موجود ہے۔ عورت کے لیے یہ آسانی بھی ہے کہ وہ کسی مشکل کے بغیر عدت کو شمار کر سکتی ہے۔

یہ انسانی کمزوری ہے کہ وہ جلد بازی یا جذباتیت یا ایسے ہی کسی سبب سے مقرر طریقوں سے انحراف کر گزرتا ہے۔ ایک اچھا نظام قانون اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے بھی ایسے ضوابط بناتا ہے کہ بنیادی اہداف کا تحفظ ہو سکے، اور ضرر کا دائرہ کم سے کم کیا جا سکے۔ طلاق کے حوالے سے جو غلطیاں ہو سکتی ہیں ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ طلاق حالت طہر کی بجائے حالت حیض میں

دے دی جائے۔ یہی غلطی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ اس پر سخت ناراض ہوئے اور اس کو ایک طلاق شمار کرتے ہوئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنا اقدام واپس لینے (رجوع کرنے) اور اس کے بعد آیندہ کے تمام مراحل اسلام کے بتائے ہوئے طریقے سے طے کرنے کا حکم دیا۔

دوسری غلطی اور اس کا سبب بھی غصے کی شدت اور جلد بازی ہوتی ہے کہ انسان تین یا تین سے بھی زائد طلاقیں ایک ساتھ دینے کا اعلان کر دے۔ یہ ایسی غلطی ہے کہ اگر اس کو نافذ کر دیا جائے تو طلاق دینے والے کے علاوہ بیوی اور اگر بچے ہوں تو ان کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اور اس کے مداوے کی کوئی بھی صورت باقی نہیں بچتی۔ اس میں ان بچوں کا تو کوئی قصور بھی نہیں ہوتا۔ اسلام نے اس غلطی کے نقصان کا دائرہ محدود کرنے کے لیے اسے ایک طلاق قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کے الفاظ اور صحیح احادیث بالکل واضح ہیں۔ الطلاق مَرَّتَانِ سے واضح طور پر دو دفعہ کی علیحدہ علیحدہ طلاقیں مراد ہیں۔ عربی لغت میں مَرَّتَان سے مراد، مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ (ایک بار اس کے بعد دوسری بار) ہے۔ لسان العرب میں سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ کا معنی يُعَذَّبُونَ بِالْإِيثَاقِ وَالْقَتْلِ، وَقِيلَ: بِالْقَتْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ بتایا گیا ہے۔ اس آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے علامہ زمخشری کہتے ہیں: «اَلطَّلَاقُ بِمَعْنَى التَّطْلِيقِ كَالسَّلَامِ بِمَعْنَى التَّسْلِيمِ، أَيِ التَّطْلِيقُ الشَّرْعِيُّ تَطْلِيقَةً بَعْدَ تَطْلِيقَةٍ عَلَى التَّفْرِيقِ، دُونَ الْجَمْعِ وَالْإِرْسَالِ دَفْعَةً وَّاحِدَةً، وَلَمْ يُرِدْ بِالْمَرَّتَيْنِ التَّثْنِيَةَ وَلٰكِنَّ التَّكْرِيرَ» ''طلاق، طلاق دینے کے معنی میں ہے جس طرح سلام، سلام کہنے کے معنی میں ہے، یعنی شرعی طور پر طلاق دینا یہ ہے کہ الگ الگ، اکٹھا کیے اور ایک ہی دفعہ آگے چلائے بغیر ایک کے بعد دوسری طلاق دی جائے، (اللہ تعالیٰ نے) مرتین سے تثنیہ (دو طلاقیں) مراد نہیں لیا بلکہ دوسری بار طلاق دینا مراد لیا ہے۔'' (الکشاف:273/1) بالکل یہی بات مولانا اشرف علی تھانوی کے استاد شیخ محمد تھانوی نے کہی ہے: إِنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ، مَعْنَاهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَالتَّطْلِيقُ الشَّرْعِيُّ عَلَى التَّفْرِيقِ دُونَ الْجَمْعِ وَالْإِرْسَالِ (حاشية العلامة السندي على السنن النسائي بشرح جلال الدين السيوطي، تحت حديث:3401 ط: دار المعرفة، لبنان)

قرآن ہی میں اس کی اور مثالیں بھی موجود ہیں، مثلاً: کہا گیا ہے: ﴿أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ﴾ ''کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ان کو آزمائش میں ڈالا جاتا ہے ہر سال میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ۔'' (التوبة 126:9) یہاں مرتین سے واضح طور پر پورے سال کی مدت میں الگ الگ دو مرتبہ کی آزمائش مراد ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ﴾ ''اے ایمان والو! تمھارے مملوکہ غلام اور تمھارے نابالغ بچے تین بار اجازت لے کر تمھارے پاس آیا کریں۔'' (النور 58:24) اس میں تین الگ اوقات میں اجازت لینا مراد ہے نہ کہ ایک ہی گھڑی میں تین اوقات کا اجتماع۔ مَرَّتَان (دو مرتبہ) اور ثلاث مرات (تین مرتبہ) میں تفریق کا مفہوم حتمی طور پر شامل ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ نے آیت کے بالکل یہی معنی بیان کیے ہیں: «أَنَّ الطَّلَاقَ الْمَشْرُوعَ مُتَفَرِّقٌ لِأَنَّ الْمَرَّاتِ لَا تَكُونُ إِلَّا بَعْدَ تَفَرُّقٍ بِالْإِجْمَاعِ» ''مشروع طلاق یہ ہے کہ الگ الگ طلاق دی جائے کیونکہ ''مرات'' بالاجماع تفرق کے بعد ہی ممکن ہے۔'' قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ اسی کو قیاس کے مطابق بتاتے ہیں: «وَكَانَ الْقِيَاسُ أَنْ لَّا تَكُونَ التَّطْلِيقَتَانِ

الْمُجْتَمِعَانِ مُعْتَبَرَةَ شَرْعًا» ''قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اکٹھی دی گئی دو طلاقیں شرعاً معتبر نہ ہوں۔'' (تفسیر مظھري، البقرة 229:2) آیت سے یہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو الگ الگ طلاقیں دینے ہی کا اختیار دیا ہے۔ جب جمع کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا گیا تو آنِ واحد میں دی جانے والی تین طلاقیں کس طرح تین واقع ہو جائیں گی!

بعض حضرات نے کہا ہے کہ الطلاق مرتان سے مراد یہ نہیں کہ دو طلاقیں الگ الگ دی جائیں بلکہ یہ مراد ہے کہ دو طلاقیں رجعی ہیں۔ اگر یہی معنی مراد لیا جائے تو جب خاوند کو پہلی دو مرتبہ کی طلاقوں کے ساتھ رجعت کا حق قرآن نے دیا ہے تو اس حق کو چھین کر معصوم بچوں سمیت سارے خاندان کو تباہ کرنے کا حق کسی اور کو کہاں سے حاصل ہوا ہے!

بیک وقت تین طلاقوں کو تین قرار دینے والوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا اور اس پر صحابہ کا اجماع ہوا۔ یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے جو باب طَلَاقُ الثَّلَاثِ میں تین طرق سے روایت کی گئی ہے۔ (حدیث:3673-3675) اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کام میں لوگوں کے لیے تحمل اور آہستہ روی تھی اس میں انھوں نے عجلت شروع کر دی ہے۔ کتنا اچھا ہو ہم ان پر اسے نافذ کر دیں۔ اس کے بعد انھوں نے اسے ایک ساتھ (یعنی تین طلاقوں کو) ان پر نافذ کر دیا۔

اس حدیث میں چند چیزیں بالکل واضح طور پر بیان ہوئی ہیں: (ا) لوگوں کے لیے حکم یہی تھا کہ طلاق میں جلدی نہ کریں ایک ہی طلاق دیں، یا الگ الگ طہروں میں ایک ایک کر کے طلاق دیں۔ اگر کوئی شخص جلد بازی کر کے ایک ساتھ تین طلاقیں دے دیتا تو عہد نبوی ﷺ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت کے پہلے دو سالوں میں ان کو تین شمار نہ کیا جاتا تھا۔ (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ تحمل اور آہستہ روی کے حکم پر عمل ہی نہیں کرتے، ایک مجلس میں ایک سے زیادہ بار طلاق کے الفاظ دہرانے کو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہی نہیں گردانتے۔ جس معاملے میں خوب غور وخوض اور پورے تحمل سے کام لینا ضروری ہے اس میں عجلت برتتے ہیں، تو اس غرض سے کہ لوگ طلاق کا وہی اصل طریقہ اختیار کریں جس کی رسول اللہ ﷺ سختی سے تلقین فرماتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں صحابہ سے مشورہ کیا کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین کے طور پر ہی کیوں نہ نافذ کر دیا جائے۔ اور پھر آپ نے ایسا ہی کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ صحابہ کی اکثریت نے اسے وقت کی ضرورت سمجھتے ہوئے اس تربیتی اور انتظامی حکم کو قبول کیا، لیکن اس پر اجماع نہ ہوا، نہ بعد ہی کے کسی عہد میں اس پر اجماع ہوا۔ صحابہ میں سے حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم، ان کے بعد تابعین میں عطاء، طاوس اور عمرو بن دینار رحمہم اللہ اور بعد کے متعدد اہل علم، مثلاً: محمد بن وضاح، قرطبہ کے علماء: محمد بن تقی بن مخلد، محمد بن عبدالسلام خشنی رحمہم اللہ اسی کے قائل تھے کہ ایک بار دی ہوئی ایک سے زیادہ طلاقیں دراصل ایک بار کی طلاق ہے جس کے بعد رجوع کا حق موجود رہتا ہے۔ (فتح الباري، الطلاق، باب من جوز الطلاق الثلاث) ظاہر یہ اور دوسرے کئی علماء اسے ایک ہی طلاق قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک لفظ (کے تکرار) کا اس میں کوئی اثر نہیں۔ «قَالَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَجَمَاعَةٌ: حُكْمُهُ حُكْمُ الْوَاحِدَةِ وَلَا تَأْثِيرَ لِلَّفْظِ فِي ذٰلِكَ» (بداية المجتهد: 104/2) اہل بیت میں سے اکثر بشمول امام زید بن علی اسی کے قائل ہیں۔ (نیل الأوطار: 260/6، ط: مؤسسة التاريخ العربي) محمد بن اسحاق، خلاس بن عمرو، حارث عکلی، داود بن علی رحمہم اللہ

اوران کے اصحاب (ظاہریہ)، امام مالک رحمہ اللہ کے متعدد شاگرد اور کئی حنفی علماء بھی اسی کے قائل رہے (أعلام الموقعين: 46/3، ط: دارالفكر) حجاج بن ارطاۃ اور محمد بن مقاتل (حنفی) کا یہی نقطۂ نظر تھا۔ (شرح صحيح مسلم للنووي: 104/10)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ واضح طور پر اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کے اجتہادی اقدام سے پہلے ایک مجلس کی ایک سے زیادہ طلاقوں کو زیادہ طلاقوں کی صورت میں کبھی نافذ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ وہی بات ہے جس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی حدیث میں واضح طور پر خبر دی ہے۔ بعض حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو بیک وقت قبول بھی کرتے ہیں اور مسترد بھی۔ وہ اسی بات کو جو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی، اپنی بنیادی دلیل کے طور پر لیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اجتہاد پر صحابہ کا اجماع ہوگیا تھا (جو نہیں ہوا تھا) اور اسی حدیث کے پہلے حصے کو کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک ہی سمجھا جاتا تھا، یہ کہہ کر مسترد کر دیتے ہیں کہ اس کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ اس کے خلاف ہے اس لیے اس روایت کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ (تفهيم القرآن: 559/5) صاحبِ تفہیم القرآن نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے بارے میں یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں: ''لیکن یہ رائے کئی وجوہ سے قابل قبول نہیں۔'' موصوف نے اپنی بات بڑھانے کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ان کی ''رائے'' قرار دے دیا۔ حقیقت یہی ہے کہ کسی بھی راوی کی روایت کے خلاف اس کی رائے کا اعتبار نہیں ہوتا۔ اگر رائے مسترد کرنی ہے تو جسے آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ قرار دے رہے ہیں اسی کو مسترد فرمائیں کہ صحابی کے اجتہاد میں غلطی کا امکان تسلیم کیا جاتا ہے، اس کی دیانت و امانت پر انگشت نمائی نہیں ہوسکتی۔ ان کے اجتہاد سے اختلاف ہوسکتا ہے، ان کی روایت کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ پھر روایت کا وہ حصہ جسے یہ حضرات قبول فرماتے ہیں اور مولانا مودودی رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت مسترد کرنے کے بعد اسی کو بطور دلیل پیش کیا ہے لیکن اس میں بھی خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں کہ پہلے ایک مجلس کی تین طلاقیں تین نہ سمجھی جاتی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اب تین قرار دینے کے لیے پہلے اپنی خواہش اور رائے کا اظہار کیا اور پھر تین قرار دے دیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اقرار کے باوجود کہ یہ رائے ان کی ہے اور اب سے نافذ العمل ہوگی، مولانا مودودی کے نزدیک ان کی بھی خبر ہی مسترد ہوگی یا ان کا اجتہاد؟ ویسے تو یہ بالکل صحیح سند سے دی گئی خبر ہی ہے جسے ماننا بہت گراں گزر رہا ہے۔

تمام صحیح اور قابل اعتماد روایات کو سامنے رکھا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جس طرح حضرت ابن عباس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے پہلے ایک ساتھ دی گئی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔ جن حضرات نے اور مولانا مودودی بھی ان میں شامل ہیں، بعض احادیث سے ایک ساتھ دی گئی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے کا استدلال کیا ہے انھوں نے یا تو ضعیف احادیث سے استدلال کیا ہے یا حدیث کے الفاظ میں ''ایک ساتھ'' کا لاحقہ اپنی طرف سے شامل کر دیا ہے، مثلاً: سنن الكبرىٰ للبيهقي: 330/7، سنن الدارقطني: 20/4، حديث: 3929 اور معرفة السنن والآثار: 36/11، حديث: 14664، 14665 میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ الفاظ: یارسول اللہ! اگر میں تین طلاقیں دے دیتا تو کیا میرے لیے رجوع کرنا جائز ہوتا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، وہ تم سے جدا ہو جاتی اور (یہ کام) گناہ بھی ہوتا۔'' یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کے

راویوں میں شعیب بن رزیق غلطیوں کا ارتکاب کرنے والا راوی ہے۔ جبکہ عطاء خراسانی کو امام بخاری، شعبہ اور ابن حبان رحمہم اللہ نے ضعیف کہا ہے، حضرت سعید بن مسیب نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس حصے کا بخاری اور مسلم کی صحیح روایت پر اضافہ کیا گیا ہے۔ اصل روایت میں اس طرح کے الفاظ ہی موجود نہیں۔ اس کے علاوہ سوال کے ان الفاظ: «لَوْأَنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا» ''اگر میں اسے تین طلاقیں دے چکا ہوتا'' میں ایک ساتھ تین طلاقوں کا کوئی ذکر نہیں۔ استدلال کرنے والوں نے ''ایک ساتھ'' کے الفاظ اپنی طرف سے شامل کر دیے ہیں جو صراحتاً ایسا من گھڑت اضافہ ہے جس سے الفاظ کا مفہوم یکسر بدل جاتا ہے۔

ان حضرات نے متعدد ایسی روایات سے استدلال کرنے کی کوشش کی ہے جن میں مطلقاً ''طَلَاقَ الْبَتَّة'' یا ''ثَلَاثًا'' کے الفاظ ہیں جبکہ خود انھی احادیث مبارکہ کے مختلف طرق سے ثابت ہے کہ اس قسم کے الفاظ تیسری طلاق یا الگ الگ دی گئی کل طلاقوں کی تعداد کے حوالے سے استعمال کیے جاتے ہیں، مثلاً: صحیح مسلم میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ الفاظ ہیں: «أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ» کہ ابوعمرو بن حفص نے انھیں قطعی طلاق دے دی'' (حدیث: 3697) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اس بات کو اس طرح بھی بیان کیا: «قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا» ''میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں۔'' (حدیث: 3709) اور پھر صحیح مسلم ہی میں ان الفاظ کی صراحت موجود ہے: «فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ» ''انھوں نے ان (فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) کو تین میں سے آخری طلاق دے دی۔'' (حدیث: 3702)

حضرت مولانا سید انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ نے بخاری میں حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کی لعان والی روایت کے الفاظ ''طَلَّقَهَا ثَلَاثًا'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: «فَبِأَنَّ التَّطَابُقَ بَيْنَ الْحِكَايَةِ وَالْمُحْكٰى عَنْهُ فِي الصِّفَةِ أَيْضًا لَيْسَ بِضَرُورِيٍّ، يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا فِي الْخَارِجِ مُتَفَرِّقًا، وَعَبَّرَ عَنْهُ الرَّاوِي ثَلَاثًا، أَخْذًا بِالْحَاصِلِ، فَلَا بُعْدَ فِيهِ» ''کسی واقعہ اور اس کے بیان کے درمیان واقعہ ہونے کی کیفیت اور صفت میں مطابقت ضروری نہیں، یہ ہوسکتا ہے کہ عجلانی رضی اللہ عنہ نے باہر تین طلاقیں الگ الگ دی ہوں اور بیان کرنے والے نے حاصل کلام کو لیتے ہوئے انھیں (محض) تین کہہ دیا ہو۔ اس میں کوئی بُعد نہیں۔'' (فيض الباري، حديث: 5259)

''ان حضرات کا دوسرا استدلال حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کے اسی واقعے سے ہے جسے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے انھوں نے اور ان کی بیوی نے لعان کیا۔ لعان کے بعد طلاق کے بغیر میاں بیوی میں حتمی علیحدگی ہو جاتی ہے۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ اس وقت شدید غصے کے عالم میں تھے، اس سخت جذباتی تناؤ کے عالم میں انھوں نے غصے کے اظہار کے لیے یہ کہا: «كَذَبْتُ عَلَيْهَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ» ''اے اللہ کے رسول! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا حکم آنے سے پہلے ہی انھوں نے اسے (بیوی کو) تین طلاقیں دے دیں۔''

استدلال کرنے والوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو چاہیے تھا کہ ان کی اس شدید جذباتی کیفیت کے باوجود انھیں تفصیل سے مسئلہ سمجھاتے اور ان کی غلطی کو واضح فرماتے، چونکہ آپ نے ایسا نہیں کیا، لہٰذا ایک ساتھ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ یہ حضرات اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ ایک ساتھ تین طلاقوں کو رسول اللہ ﷺ غلط قرار دے چکے تھے اور یہ صحیح سند سے منقول ہے۔ آپ

یہ بھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ ان تین سے ایک طلاق واقع ہوئی ہے، لہٰذا چاہو تو رجوع ہو سکتا ہے، کیونکہ لعان کے بعد شرعاً ان کے درمیان اب تو کسی صورت یکجائی نہیں ہو سکتی تھی۔ درحقیقت یہ موقع تفصیل سے سمجھانے کا تھا ہی نہیں۔ امام سرخسی نے المبسوط میں لکھا ہے: «إِنَّمَا تَرْكُ الْإِنْكَارِ عَلَى الْعَجْلَانِي فِي الْوَقْتِ شَفْقَةً عَلَيْهِ، لِعِلْمِهِ بِأَنَّهُ لِشِدَّةِ الْغَضَبِ رُبَمَا لَا يَقْبَلُ قَوْلَهُ فَيَكْفُرُ، فَأَخَرَ الْإِنْكَارَ إِلَى وَقْتٍ آخَرَ، وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ: فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» ''رسول اللہ ﷺ نے اس وقت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کو نہیں ٹوکا، یہ بات شفقت کی بنا پر تھی کیونکہ شدت غضب کی بنا پر شاید وہ آپ ﷺ کی بات (فوری طور پر) قبول نہ کر پاتے اور کافر ہو جاتے، اس لیے آپ نے ٹوکنے کو دوسرے وقت کے لیے مؤخر کر دیا اور اس حوالے سے اتنا فرما دیا: ''اب تمھارا اس پر کوئی اختیار نہیں۔'' (المبسوط، الطلاق، ص: 8، ط: دار إحياء التراث العربي) حقیقت یہ ہے کہ آپ کا اتنا فرمانا ہی کافی ہے کہ ''اب تمھارا اس پر کوئی اختیار نہیں'' اس فرمان کے ہوتے ہوئے سارا اعتراض اور استدلال بے کار ہے۔

ان حضرات نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ ان کے دادا نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں۔ اس کے بیٹوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے باپ نے اللہ کا خوف نہیں کیا کہ وہ اس کے لیے کوئی نکلنے کی راہ بناتا؟ وہ عورت غیر مسنون طریق پر تین طلاقوں کے ذریعے سے اس سے الگ ہو گئی اور نوسو ستانوے کا گناہ اس کی گردن پر باقی رہا۔'' یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ اس کا راوی عبیداللہ بن ولید الوصافی انتہائی ضعیف بلکہ منکر الحدیث اور متروک ہے۔ اس نے جس داود بن ابراہیم کا نام لے کر اس سے روایت کی ہے، وہ مجہول ہے۔ یہ روایت ایک اور سند سے مصنف عبدالرزاق میں بھی ہے۔ اس کے بارے میں کوثری صاحب بھی کہتے ہیں کہ اس میں بہت سی ''علل'' ہیں۔ اصل معاملہ اس سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ اس کے ایک راوی تو وہی ابراہیم ہیں جو مجہول ہیں۔ اس سند میں ان سے نیچے یحییٰ بن علاء ہے جو کذاب ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے: سلسلة الأحاديث الضعيفة: 3/354-356، رقم: 1211) افسوس اس بات پر ہے کہ بڑے بڑے نامور علماء اس بات کو چھپاتے ہوئے کہ یہ انتہائی ضعیف روایات ہیں، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح روایت کو رد کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

دوسری اہم حقیقت جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور مؤطا وغیرہ میں مروی مختلف صحابہ کے آثار سے سامنے آتی ہے یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ طلاق کا جو طریقہ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمایا جس میں ''تحمل اور آہستہ روی'' تھی، اس کو چھوڑ کر لوگوں نے جلد بازی شروع کر دی ہے۔ تو اکثر صحابہ نے ان سے اتفاق کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے سے اسی انحراف کو روکنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ساتھ دی گئی کئی طلاقوں کو ایک قرار دینے کی جو سہولت موجود تھی اس پر عمل رد کر دیا، اور طلاق دینے والوں کے اپنے الفاظ کو ان پر نافذ کرنا شروع کر دیا۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس کے نتیجے میں لوگ وہی تحمل، آہستہ روی اور احتیاط اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں گے جسے وہ ترک کر چکے ہیں۔

اکثر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حتی کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم، جو رسول اللہ ﷺ کے طریق پر عمل کرتے ہوئے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک ہونے کا فتویٰ دیتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بنیادی مقصد سے اتفاق کرتے تھے۔ انھوں نے جہاں بکمال دیانت یہ بات آگے پہنچائی کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کیا تھا، وہیں زیادہ سنگین انحراف کے مرتکب لوگوں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

اجتہاد پر مبنی نیا تعزیری قانون نافذ کرنے اور اس کے مطابق فتویٰ دینے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ جاہلی دور میں لاتعداد طلاقیں دی جاسکتی تھیں، اسلام نے ان کی حد مقرر کر دی کہ دو بار رجعی طلاق ہوگی اور تیسری اور آخری بار بائنہ طلاق۔ جس شخص نے اسلام کی تعلیمات سے اس حد تک انحراف کیا کہ اس نے آٹھ طلاقیں دے دیں، تو اس سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمھیں کیا فتویٰ دیا گیا ہے؟ انھیں معلوم تھا کہ فتویٰ دینے والے زیادہ تر لوگ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ تمھاری بیوی تم سے جدا ہوگئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس فتوے کی تصدیق کر دی۔ (الموطا للإمام مالك: 550/2)

ایک اور شخص نے ان سے آ کر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو 99 طلاقیں دے دی ہیں۔ یہ سنگین ترین انحراف تھا۔ انھوں نے کہا: وہ تین کے ذریعے سے تم سے جدا ہوگئی اور باقی ساری ظلم ہیں، یعنی ان کا گناہ الگ سے ہوگا۔ (مصنف ابن أبي شيبة: 63/4، حديث: 17792)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے آ کر کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا فتویٰ اسے بتا دیا۔ (فتح القدير لكمال بن الهمام: 470/3)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسا ہی سوال آیا تو آپ کا جواب تھا: تین طلاقوں سے وہ تم سے جدا ہوگئی باقی ساری طلاقیں اپنی باقی بیویوں کو بانٹ دے۔ (مصنف ابن أبي شيبة: 63/4، حديث: 17796، 17804)

یہ صراحتاً اسی تعزیر پر مبنی جوابات ہیں جس کا فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ موطا امام مالک میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیں، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا: تین طلاقوں کے ذریعے سے وہ تم سے جدا ہوگئی، باقی 97 سے تو نے اللہ کی آیات کو کھیل بنایا۔ (الموطا للإمام مالك: 550/2) اسی طرح سنن ابوداود میں مجاہد سے مروی ایک واقعہ ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما سن کر خاموش رہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے خیال کیا کہ اب یہ اس کی بیوی اسے پلٹا دیں گے (یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا مسلک اور فتویٰ بھی تھا، لیکن کچھ دیر توقف کے بعد) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص پہلے طلاق دینے میں حماقت کا ارتکاب کرتا ہے، اس کے بعد آ کر کہتا ہے: اے ابن عباس! اے ابن عباس! حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کوئی کام کرے گا، اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دے گا۔ اور تو نے اللہ سے تقویٰ نہیں کیا۔ اب میرے پاس تیرے لیے کوئی راستہ نہیں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تمھاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔''
(سنن أبي داود، حديث: 2197)

ان تمام روایات پر غور کریں تو صاف نظر آتا ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے طریقے سے بہت زیادہ انحراف کے مرتکب ہوئے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق سمجھتے تھے کہ ان پر تعزیری قانون کا اطلاق ہونا چاہیے۔ آخری واقعے پر اچھی طرح غور کرنے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جیسے صحابی کا طرز عمل، ان کے مقاصد اور ان کے پیش نظر جو حکمتیں تھیں ان کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ شخص بیوی کو تین طلاقیں دے کر آیا تھا۔ اس کے سوال پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش

رہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ انھیں خدانخواستہ جواب معلوم نہ تھا۔ اس خاموشی کا ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ اس بارے میں فیصلہ کر رہے تھے کہ اس کی طلاق کو ایک قرار دے کر رجعت کا فتویٰ دیں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تعزیری حکم کے مطابق انھیں تین طلاقیں شمار کریں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد خاص مجاہد کو ان کے مستقل موقف کی بنا پر یہی توقع تھی کہ آپ اسے رجعی طلاق قرار دیں گے۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کے رویے اور اس کے معاملے پر غور کرنے کے بعد جس نتیجے پر پہنچے وہ ان کے الفاظ کے مطابق یہ تھا کہ اس شخص نے تقویٰ ترک کرتے ہوئے ایک ساتھ تین طلاقیں دیں، اس لیے وہ اس حل کا مستحق نہیں جو تقویٰ کرنے والے کے لیے ہے۔ مشکل سے نکلنے کا راستہ انھی کے لیے ہے جنھوں نے تقویٰ ترک نہ کیا ہو، چنانچہ انھوں نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تعزیری حکم کے مطابق فتویٰ دیا۔ آپ کے الفاظ ہیں: ''تم پہلے طلاق دینے میں انحراف کرتے ہو، پھر اس مشکل سے نکلنے کے لیے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کے پاس آجاتے ہو اور ابن عباس! ابن عباس! کہنا شروع کر دیتے ہو۔'' اس میں یہ اشارہ موجود ہے کہ لوگوں کو یہی امید ہوتی تھی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ انھیں مشکل سے نکال دے گا۔ جن کا دامن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ترکِ تقویٰ سے پاک نظر آتا ان کے لیے وہ تعزیری فتویٰ غیر ضروری سمجھتے تھے۔

اس پر آخر میں بات کی جائے گی کہ اہل علم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد پر مبنی تعزیری فتوے کو کس طرح سمجھا ہے، پہلے اس بنیادی امر کی طرف توجہ مبذول کرنا ضروری ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اقدام کا بنیادی مقصد کیا تھا۔ وہ اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا کہ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے سکھائے ہوئے طریقے سے انحراف نہ کرنے دیا جائے۔ انھیں اسی طریقے کا پابند بنایا جائے۔ اکثر صحابہ نے جہاں شدید انحراف دیکھا وہاں اسی تعزیری حکم کے مطابق فتویٰ دیا۔ یقیناً اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ابن عباس، ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو توقع تھی کہ اس اقدام کے ذریعے سے لوگوں کی اصلاح ہو گی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے سکھائے گئے طریقے کو اختیار کر لیں گے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کے زمانے میں یہ بات سامنے آگئی تھی کہ انحراف میں کمی نہیں آئی۔ اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر ندامت کا اظہار بھی فرمایا کہ انھیں طلاق کی تحریم کا حکم نہیں دینا چاہیے تھا۔ (إغاثة اللهفان لابن القيم: 476/1) مزید کچھ وقت کے بعد انحراف شدید تر ہو گیا۔ لوگوں نے جذباتیت کی بنا پر بیک وقت کئی طلاقوں کا سلسلہ تو نہ چھوڑا، البتہ اس سے نکلنے کے لیے اسی حلالے کو اختیار کر لیا جس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی حلالہ کرنے والا میرے پاس لایا گیا تو میں اسے رجم کی سزا دوں گا۔ گویا آپ حلالے کو ''زنا'' قرار دیتے تھے۔ اب انحراف کا یہ سلسلہ حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اب کوئی شخص ایک طلاق دیتا ہی نہیں بیک وقت تین طلاقیں جنھیں روکنا مقصود تھا، سکہ رائج الوقت ہے۔ ہمارے معاشرے میں تو وکلاء حضرات نے طلاق نامے کا مسودہ ہی وہ بنا رکھا ہے جس میں بیک وقت تین طلاقیں دی جاتی ہیں۔ اب اس شدید انحراف اور ساتھ ہی حلالے کے نام پر زنا کی لعنت سے بچنے کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ پھر سے اپنا لیا جائے۔ خیر تمام کی تمام رسول اللہ ﷺ کے طریقے میں ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ تعزیر کے نقطۂ نظر سے ہی سہی، آپ ﷺ کے طریقے کو بدلنے کے نتائج ہولناک ہو گئے ہیں۔ اب آپ کے طریقے کو ترک کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔

صحابہ کے مختلف فتویٰ جات اور ان کی روایات کی اصل صورت حال یہی ہے جو بیان کی گئی ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہوں یا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یا کوئی اور صحابی، نہ کسی کی روایت کردہ حدیث اور اس کے فتوے میں تضاد ہے نہ ان میں سے کسی کے اپنے

فتووں میں کوئی اختلاف ہے۔تمام اجل صحابہ نے روایت وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ سے سنا، یا آپ کے بارے میں جانا، فتویٰ بھی اسی کے مطابق دیا...... تا آنکہ ایک خلیفہ راشد نے وقتی ضرورت کے تحت، طلاق کے مسنون طریق سے انحراف کو روکنے کے لیے، ایک تعزیری اقدام کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو بیان کرنا بھی ترک نہ کیا، اپنے فتویٰ پر بھی قائم رہے البتہ شدید انحراف کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تعزیری حکم اختیار کر لیا۔ اس میں روایت اور فتویٰ کے تضاد، اور متضاد فتوے دینے کی کہانی خود ساختہ اور خلافِ حقیقت ہے۔ آج بھی کسی صاحب علم سے کہا جائے کہ آپ کا فتویٰ آپ ہی کی روایت کردہ حدیث کے خلاف ہے یا آپ کبھی ایک فتویٰ دیتے ہیں کبھی اس سے بالکل الٹ، تو وہ صاحب علم چراغ پا ہوں گے اور اسے اپنی دیانت اور ثقاہت پر شدید حملہ سمجھیں گے۔ مگر افسوس کہ بہت سے اہل علم محض فقہی تعصب کا شکار ہو کر حبر الامۃ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور صاحب فقہ وقرآن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر اس طرح کا الزام لگاتے ہوئے ذرا برابر جھجک محسوس نہیں کرتے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

١٨-كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا، وَأَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا) (التحفة ١)

باب:1- حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینا حرام ہے اور اگر کسی نے (اس حکم کی) مخالفت کی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اسے رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا

[٣٦٥٢] ١-(١٤٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ».

[3652] امام مالک بن انس نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھی، طلاق دے دی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے، پھر اسے رہنے دے حتی کہ وہ پاک ہو جائے (طہر شروع ہو جائے)، پھر اسے حیض آجائے، پھر وہ پاک ہو جائے۔ پھر اگر وہ چاہے تو اس کے بعد اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اس سے مجامعت کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی اس آیت میں دیے گئے حکم کی وضاحت فرمائی: ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ''جب آپ لوگ عورتوں کو طلاق دیں تو ان کی عدت پر طلاق دیں۔'' (الطلاق 65:1)

[٣٦٥٣] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ: وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا- اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَّهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَّاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّجَامِعَهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

[3653] یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید اور ابن رمح نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ یحییٰ کے ہیں۔ قتیبہ نے کہا: ہمیں لیث نے حدیث سنائی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے نافع سے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو جب وہ حیض کی حالت میں تھی ایک طلاق دی، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کریں، پھر اسے (اپنے پاس) روکیں حتی کہ وہ پاک ہو جائے، پھر ان کے ہاں اسے دوبارہ حیض آئے، پھر اسے مہلت دیں حتی کہ وہ (پھر سے) اپنے حیض سے پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر اسے طلاق دینا چاہیں تو طہر کے زمانے میں، اس کے ساتھ مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیں، یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ لِأَحَدِهِمْ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا، وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ.

ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جب اس (مسئلہ) کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ ان میں سے کسی سے کہتے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو مرتبہ طلاق دی ہے (تو رجوع کرو) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ اور اگر تم اسے تین طلاقیں دے چکے ہو تو وہ تم پر حرام ہو گئی ہے یہاں تک کہ وہ تمھارے سوا کسی اور شوہر سے نکاح کرے۔ تم نے اس حکم میں، جو اس نے تمھاری بیوی کی طلاق کے بارے میں تمھیں دیا ہے، اللہ کی نافرمانی کی ہے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ: تَطْلِيقَةً وَّاحِدَةً.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: لیث نے اپنے (روایت کردہ) قول "ایک طلاق" (کو محفوظ رکھنے اور بیان کرنے کے معاملے) میں بہت اچھا کام کیا ہے۔

[٣٦٥٤] ٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ

[3654] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی،

ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا، أَوْ يُمْسِكْهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ».

(کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو جب وہ حیض کی حالت میں تھی، طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے پھر اسے (اپنے پاس رکھ) چھوڑے حتی کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے دوسرا حیض آئے، اس کے بعد جب وہ پاک ہو جائے تو مباشرت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے یا اسے اپنے پاس رکھے۔ بلاشبہ یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔''

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا صُنِعَتِ التَّطْلِيقَةُ؟ قَالَ: وَاحِدَةٌ اعْتُدَّ بِهَا.

عبیداللہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: طلاق کا کیا کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: وہ ایک تھی، اس کو شمار کیا گیا۔

[٣٦٥٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللهِ لِنَافِعٍ.

[3655] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن مثنیٰ نے بھی ہمیں یہی حدیث سنائی، ان دونوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، تاہم انھوں نے نافع سے عبیداللہ کے سوال کا تذکرہ نہیں کیا۔

قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي رِوَايَتِهِ: فَلْيَرْجِعْهَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَلْيُرَاجِعْهَا.

ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں فَلْيَرْجِعْهَا (اسے لوٹالے) کہا۔ اور ابوبکر نے: فَلْيُرَاجِعْهَا (اس سے رجوع کرے) کہا۔

[٣٦٥٦] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ

[3656] ایوب نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس کے بارے میں) نبی ﷺ سے سوال کیا، تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس عورت سے رجوع کرے، پھر اسے مہلت دے حتی کہ اسے دوسرا حیض آئے، پھر اسے مہلت دے حتی کہ وہ پاک ہو جائے،

أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا، فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ، وَبَانَتْ مِنْكَ.

پھر اسے چھونے (مجامعت کرنے) سے پہلے طلاق دے، یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔ (نافع نے) کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس آدمی کے بارے میں پوچھا جاتا جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دیتا ہے تو وہ کہتے: اگر تم نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو رجوع کر سکتے ہو کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ اس سے رجوع کریں، پھر اسے مہلت دیں حتی کہ اسے دوسرا حیض آئے، (فرمایا:) پھر اسے مہلت دیں حتی کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اس سے مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیں۔ اور اگر تم نے تین طلاقیں دی ہیں تو تم نے اپنے رب کے حکم میں جو اس نے تمھاری بیوی کی طلاق کے حوالے سے تمھیں دیا ہے، اس کی نافرمانی کی ہے اور (اب) وہ تم سے (مستقل طور پر) جدا ہو گئی ہے۔

[٣٦٥٧] ٤-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى مُسْتَقْبَلَةً، سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا، فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللهُ». وَكَانَ عَبْدُ اللهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا، وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3657] امام زہری کے بھتیجے محمد نے ہمیں اپنے چچا زہری سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو اس حالت میں طلاق دی کہ وہ حائضہ تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی ﷺ کو بتائی تو رسول اللہ ﷺ سخت غصے میں آئے، پھر فرمایا: ''اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے تا آنکہ اسے اس حیض کے سوا جس میں اس نے اسے طلاق دی ہے دوسرا حیض شروع ہو جائے۔ اس کے بعد اگر وہ اسے طلاق دینا چاہے تو اسے (دوسرے حیض کے بعد) پاک ہونے کی حالت میں، مباشرت کرنے سے پہلے طلاق دے، یہی عدت کے مطابق طلاق ہے جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے۔'' اور حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے اسے ایک طلاق دی تھی اور اس کی وہ طلاق شمار کی گئی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا، اس سے رجوع کیا۔

[٣٦٥٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرَاجَعْتُهَا، وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقْتُهَا.

[3658] زبیدی نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی، لیکن انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: میں نے اس سے رجوع کر لیا اور اس کی وہ طلاق شمار کر لی گئی جو میں نے اسے دی تھی۔

[٣٦٥٩] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا».

[3659] ابوطلحہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن عبدالرحمٰن نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھی، طلاق دے دی۔ حضرت عمر ؓ نے یہ بات نبی ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اس (مطلقہ بیوی) سے رجوع کرے، پھر اسے حالت طہر میں یا حالت حمل میں طلاق دے۔'' (حمل میں طلاق دی جائے گی تو وضع حمل تک آسانی سے عدت کا شمار ہو سکے گا۔)

[٣٦٦٠] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ، أَوْ يُمْسِكُ».

[3660] عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھی طلاق دی، حضرت عمر ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے یہاں تک کہ وہ (حیض سے) پاک ہو جائے، پھر اسے دوبارہ حیض آجائے، پھر پاک ہو جائے، پھر اس کے بعد اسے طلاق دے یا (اپنے پاس) روک لے۔''

فائدہ: کچھ راویوں نے پوری تفصیل سے حدیث بیان کی اور کچھ نے اختصار سے۔ مختصر روایت پر انحصار کرتے ہوئے اہم تفصیلات سے صرف نظر کرنا جان بوجھ کر غلط استدلال کرنے کے مترادف ہے۔ ایسا استدلال کسی کے لیے بھی حجت نہیں ہو سکتا۔

[٣٦٦١] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَكَثْتُ عِشْرِينَ

[3661] اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن سیرین سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے بیس سال توقف کیا، مجھے ایسے لوگ جنھیں میں

سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَّا أَتَّهِمُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَّهِيَ حَائِضٌ. فَأُمِرَ أَنْ يُّرَاجِعَهَا، فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ، وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ، حَتّٰى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ، وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ، فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَّهِيَ حَائِضٌ، فَأُمِرَ أَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ: أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَمَهْ، أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟.

متہم نہیں سمجھتا تھا حدیث بیان کرتے رہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھی تین طلاقیں دیں تو انھیں اس سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا۔ میں نے یہ کیا کہ میں انھیں متہم نہیں کرتا تھا لیکن حدیث (کی حقیقت) کو بھی نہیں جانتا تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات ابوغلّاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی۔ وہ بہت ضبط والے تھے۔ (حدیث کو بہت اچھی طرح یاد رکھنے والے تھے) انھوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ انھوں نے خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا، انھوں نے ان کو حدیث بیان کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تھی تو انھیں حکم دیا گیا کہ وہ اس سے رجوع کریں۔ کہا: میں نے عرض کی: کیا اسے طلاق شمار کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! اگر کوئی (آدمی) خود ہی (صحیح طریقے پر طلاق دینے سے) عاجز آ گیا ہو اور (حالت حیض میں طلاق دے کر) حماقت سے کام لیا ہو (تو کیا طلاق نہ ہو گی!)

[٣٦٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ.

[3662] حماد نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے انھیں حکم دیا (کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ کریں۔)

[٣٦٦٣] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّرَاجِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَّقَالَ: «يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا».

[3663] عبدالوارث بن عبدالصمد کے دادا عبدالوارث بن سعید نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی اور (اپنی) حدیث میں کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس سے رجوع کرے حتی کہ اسے حالت طہر میں مجامعت کیے بغیر طلاق دے، اور کہا: ''وہ اسے عدت کے آغاز میں طلاق دے۔'' (یعنی اس طہر کے آغاز میں جس سے عدت شمار ہوتی ہے۔)

[٣٦٦٤] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ؟ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا، ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، أَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ فَقَالَ: فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟.

[3664] یونس نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے یونس بن جبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہے؟ تو انھوں نے کہا: کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو؟ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے دریافت کیا تو آپ نے اسے (ابن عمر کو) حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے، پھر وہ (عورت اگر اسے دوسرے طہر میں مجامعت کیے بغیر طلاق دی جائے تو وہاں سے) آگے عدت شمار کرے۔ کہا: میں نے ان (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے پوچھا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے تو کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے گا؟ کہا: انھوں نے کہا: تو (اور) کیا؟ اگر وہ خود ہی (صحیح طریقہ اختیار کرنے سے) عاجز رہا اور اس نے حماقت سے کام لیا (تو کیا طلاق شمار نہ ہوگی!)

[٣٦٦٥] ١٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ، فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا» قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَتَحْتَسِبُ بِهَا؟ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُهُ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟.

[3665] قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے یونس بن جبیر سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس سے رجوع کرے، اس کے بعد جب وہ پاک ہو جائے تو اگر وہ چاہے اسے طلاق دے دے۔'' (یونس نے) کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ اس طلاق کو شمار کریں گے؟ انھوں نے کہا: اس سے کیا چیز مانع ہے؟ تمھاری کیا رائے ہے اگر وہ خود (صحیح طریقہ اختیار کرنے سے) عاجز رہا اور نادانی والا کام کیا (تو طلاق کیوں شمار نہ ہوگی!)

[٣٦٦٦] ١١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ

[3666] عبدالملک نے انس بن سیرین سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی

عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ؟ قَالَ: طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا» قَالَ: فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا، قُلْتُ: فَاعْتَدَدْتَّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: مَا لِي لَا أَعْتَدُّ بِهَا؟ وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

اس بیوی کے بارے میں سوال کیا جسے انھوں نے طلاق دی تھی۔ انھوں نے کہا: میں نے اسے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انھوں نے یہی بات نبی ﷺ کو بتائی۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے اور جب وہ پاک ہو جائے تو اسے اس کے طہر میں طلاق دے۔'' کہا: میں نے اس (بیوی) سے رجوع کیا، پھر اس کے طہر میں اسے طلاق دی۔ میں نے پوچھا: آپ نے وہ طلاق شمار کی جو اسے حالت حیض میں دی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: میں اسے کیوں شمار نہ کرتا؟ اگر میں خود ہی (صحیح طریقہ اپنانے سے) عاجز رہا تھا اور حماقت سے کام لیا تھا (تو کیا طلاق شمار نہ ہوگی!)

[٣٦٦٧] ١٢-(...) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُم إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا» قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَفَحَسِبْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: فَمَهْ.

[3667] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے انس بن سیرین سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو اس حالت میں طلاق دی کہ وہ حائضہ تھی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے، پھر جب وہ پاک ہو جائے تو تب اسے طلاق دے۔'' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ نے اس طلاق کو شمار کیا تھا؟ انھوں نے کہا: تو (اور) کیا!''

[٣٦٦٨] (...) **وَحَدَّثَنِيهِ** يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا «لِيَرْجِعْهَا»، وَفِي حَدِيثِهِمَا: قَالَ قُلْتُ لَهُ: أَتَحْتَسِبُ بِهَا؟ قَالَ: فَمَهْ.

[3668] خالد بن حارث اور بہز دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے حدیث بیان کی، لیکن ان دونوں کی حدیث میں (فَلْيُرَاجِعْهَا، یعنی اس سے رجوع کرنے کی بجائے) لِيَرْجِعْهَا (وہ اس کو لوٹا لے) ہے۔ اور ان دونوں کی حدیث میں یہ بھی ہے، کہا: میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اس طلاق کو شمار کریں گے؟ انھوں نے جواب دیا: تو (اور) کیا!

[٣٦٦٩] ١٣-(...) **وَحَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ

[3669] (عبداللہ) ابن طاوس نے اپنے والد سے

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ: عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُّرَاجِعَهَا. قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ - لِأَبِيهِ. -

روایت کی کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جارہا تھا جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ انھوں نے کہا: کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، انھوں نے کہا: انھوں نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس خبر سے آگاہ کیا۔ آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے۔ (ابن طاوس نے) کہا: میں نے اپنے والد کو اس سے زیادہ بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

[٣٦٧٠] ١٤-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ، مَوْلٰى عَزَّةَ، يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ؟ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذٰلِكَ، كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيُرَاجِعْهَا» فَرَدَّهَا، وَقَالَ: «إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ».

[3670] حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عزّہ کے مولیٰ عبدالرحمٰن بن ایمن سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہے تھے اور ابوزبیر بھی یہ بات سن رہے تھے کہ آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی؟ انھوں نے جواب دیا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور بتایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وہ اس سے رجوع کرے۔'' چنانچہ انھوں نے اس سے رجوع کرلیا، اور آپ نے فرمایا: ''جب وہ پاک ہوجائے تو اسے طلاق دے یا (اپنے ہاں بسائے) رکھے۔''

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ [الطلاق: ١].

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اور نبی ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی: ''اے نبی! جب آپ لوگ عورتوں کو طلاق دیں تو انھیں ان کی عدت (شروع کرنے) کے وقت طلاق دیں۔''

[٣٦٧١] (...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ

[3671] ابوعاصم نے ابن جریج سے، انھوں نے ابوزبیر

عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ.

سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی واقعے کے مطابق روایت کی۔

[٣٦٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ، مَوْلٰى عُرْوَةَ، يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ، وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ.

[3672] عبدالرزاق نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عروہ کے مولیٰ عبدالرحمٰن بن ایمن سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہے تھے، اور ابوزبیر بھی سن رہے تھے..... جس طرح حجاج کی حدیث ہے اور اس (حدیث) میں کچھ اضافہ بھی ہے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ: مَوْلٰى عُرْوَةَ، إِنَّمَا هُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: انھوں نے جو ''مولیٰ عروہ'' کہا ہے، اس میں غلطی کی، وہ مولیٰ عزہ تھے۔

(المعجم٢) - (بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ)(التحفة٢)

باب:2- تین طلاقیں

[٣٦٧٣] ١٥-(١٤٧٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ- قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ، فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ.

[3673] معمر نے ہمیں ابن طاوس سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (طاوس بن کیسان) سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے (ابتدائی) دو سالوں تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھی، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے ایسے کام میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے تحمل اور سوچ بچار (ضروری) تھا۔ اگر ہم اس (عجلت) کو ان پر نافذ کر دیں (تو شاید وہ تحمل سے کام لینا شروع کر دیں) اس کے بعد انھوں نے اسے ان پر نافذ کر دیا۔ (اکٹھی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے لگے۔)

[٣٦٧٤] ١٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ

[3674] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے ابن طاوس نے اپنے والد (طاوس بن کیسان) سے خبر دی کہ ابوصہباء نے

جُرَيْجٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ، وَثَلَاثًا مِّنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمْ .

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے (ابتدائی) تین سالوں تک تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہاں۔

فائدہ: اصل عرصہ دو سال سے زیادہ اور تین سے کم کا تھا۔ اختصار کرتے ہوئے کبھی اس عرصے کے بارے میں دو سال اور کبھی تین سال کے الفاظ استعمال کیے گئے۔

[٣٦٧٥] ١٧-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُسٍ ؛ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ ! أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّاحِدَةً؟ فَقَالَ : قَدْ كَانَ ذٰلِكَ ، فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَايَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ ، فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ .

[3675] ابراہیم بن میسرہ نے طاوس سے روایت کی کہ ابوصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: آپ اپنے نوادر (جن سے اکثر لوگ بے خبر ہیں) فتووں میں سے کوئی چیز عنایت کریں۔ کیا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں تین طلاقیں ایک نہیں تھیں؟ انھوں نے جواب دیا: یقیناً ایسے ہی تھا، اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو لوگوں نے پے در پے (غلط طریقے سے ایک ساتھ تین) طلاقیں دینا شروع کر دیں۔ تو انھوں نے اس بات کو ان پر لاگو کر دیا۔

(المعجم٣) - (بَابُ وُجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلٰى مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ)(التحفة٣)

باب:3- جس نے اپنی بیوی کو حرام ٹھہرالیا اور طلاق کی نیت نہ کی اس پر کفارہ واجب ہے

[٣٦٧٦] ١٨-(١٤٧٣) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي الدَّسْتَوَائِيَّ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ : يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا .

[3676] ہشام، یعنی دستوائی (کپڑے والے) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن کثیر نے یعلیٰ بن حکیم سے حدیث بیان کرتے ہوئے لکھ بھیجا، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، وہ (بیوی کو اپنے اوپر) حرام کرنے کے بارے میں کہا کرتے تھے: یہ قسم ہے جس کا وہ کفارہ دے گا۔

فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي بِهِ».

بات کہنے ہی لگی تھی جو تم نے مجھ سے کہی تھی، پھر جب رسول اللہ ﷺ قریب ہوئے تو حضرت سودہ ﷞ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے مغافیر کھائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: تو یہ بو کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حفصہ نے شہد پلایا تھا۔'' انھوں نے کہا: پھر اس کی مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ اس کے بعد جب آپ میرے ہاں تشریف لائے، تو میں نے بھی آپ سے یہی بات کہی، پھر آپ حضرت صفیہ ﷞ کے ہاں گئے، تو انھوں نے بھی یہی بات کہی، اس کے بعد آپ حضرت حفصہ ﷞ کے ہاں (دوبارہ) تشریف لائے تو انھوں نے عرض کی: کیا آپ کو شہد پیش نہ کروں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، مجھے اس کی ضرورت نہیں۔''

قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ: سُبْحَانَ اللهِ! وَاللهِ! لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قَالَتْ قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي.

(عائشہ ﷞ نے) کہا: سودہ ﷞ کہنے لگیں، سبحان اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے آپ کو اس سے محروم کر دیا ہے۔ تو میں نے ان سے کہا: خاموش رہیں۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا سَوَاءً.

ابواسحاق ابراہیم نے کہا: ہمیں حسن بن بشر بن قاسم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابواسامہ نے بالکل اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٣٦٨٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3680] علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ تَخْيِيرَهُ امْرَأَتَهُ لَا يَكُونُ طَلَاقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ)(التحفة ٤)

باب:4- طلاق دینے کی نیت کیے بغیر محض بیوی کو اختیار دے دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

[٣٦٨١] ٢٢ - (١٤٧٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: قَالَ:

[3681] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ عائشہ ﷞ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ

وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ : حَدَّثَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ : عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ : «إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا ، فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ» . قَالَتْ : قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ ، قَالَتْ : ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا . وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلْـَٔاخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَـٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٢٨ و٢٩] قَالَتْ قُلْتُ : فِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ، قَالَتْ : ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ . [انظر: ٣٦٩٦]

کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی بیویوں کو اختیار دیں تو آپ نے (اس کی) ابتدا مجھ سے کی، اور فرمایا: ”میں تم سے ایک بات کرنے لگا ہوں۔ تمھارے لیے اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے والدین سے مشورہ کرنے تک (جواب دینے میں) عجلت سے کام نہ لو۔“ انھوں نے کہا: آپ کو بخوبی علم تھا کہ میرے والدین مجھے کبھی آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں (دنیا کا) ساز و سامان دوں اور تمھیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔“ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: ان میں سے کس بات میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ، اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہوں۔ کہا: پھر اللہ کے رسول ﷺ کی تمام ازواج نے وہی کیا جو میں نے کیا تھا۔

[٣٦٨٢] ٢٣-(١٤٧٦) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا . إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا . بَعْدَ مَا نَزَلَتْ : ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ﴾ [الأحزاب: ٥١] فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ : فَمَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكِ؟ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ : إِنْ كَانَ ذٰلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلٰى نَفْسِي .

[3682] عباد بن عباد نے ہمیں عاصم سے حدیث بیان کی، انھوں نے معاذہ عدویہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہم میں سے کسی بیوی کی باری کا دن ہوتا تو رسول اللہ ﷺ (کسی اور بیوی کے ہاں جانے کے لیے) ہم سے اجازت لیتے تھے، حالانکہ یہ آیت نازل ہو چکی تھی: ”آپ ان میں سے جسے چاہیں (خود سے) الگ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں۔“ تو معاذہ نے ان سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ آپ سے اجازت لیتے تو آپ ان سے کیا کہتی تھیں؟ انھوں

نے جواب دیا: میں کہتی تھی: اگر یہ (اختیار) میرے سپرد ہے تو میں اپنے آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دیتی۔

فائدہ: یہ سارا اختیار اب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا لیکن آپ اکراماً اپنی بیویوں سے ضرور پوچھتے۔ یہی حسن معاشرت ہے۔

[٣٦٨٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3683] (عبداللہ) بن مبارک نے کہا: ہمیں عاصم نے اسی سند سے اسی کے ہم معنی خبر دی۔

[٣٦٨٤] ٢٤-(١٤٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا.

[3684] عبثر نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے خبر دی، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ ؓ نے کہا: (جب) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (علیحدہ ہوجانے کا) اختیار دیا تھا، تو ہم نے اسے طلاق شمار نہیں کیا۔

[٣٦٨٥] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا، بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي، وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَفَكَانَ طَلَاقًا!؟.

[3685] علی بن مسہر نے اسی سند کے ساتھ مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب میری اہلیہ نے مجھے پسند کرلیا تو اس کے بعد مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں اسے ایک بار، سو بار یا ایک ہزار بار اختیار دوں۔ بلاشبہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا تھا تو انھوں نے جواب دیا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا وہ طلاق تھی! (نہیں تھی۔)

[٣٦٨٦] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَيَّرَ نِسَاءَهُ، فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

[3686] شعبہ نے ہمیں عاصم سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو (ساتھ رہنے یا علیحدہ ہوجانے کا) اختیار دیا تھا اور وہ طلاق نہیں تھی۔

[٣٦٨٧] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ،

[3687] سفیان نے عاصم احول اور اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ، فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا.

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کیا (چن لیا) اور آپ نے اسے طلاق شمار نہیں کیا۔

[٣٦٨٨] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ، فَلَمْ يَعْدُدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

[3688] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسلم سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کر لیا اور آپ نے اسے ہم پر (طلاق وغیرہ) کچھ شمار نہیں کیا۔

[٣٦٨٩] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ - وَعَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

[3689] اسماعیل بن زکریا نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، (نیز اسماعیل نے) اعمش سے، انھوں نے مسلم (ابن صبیح) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٦٩٠] ٢٩-(١٤٧٨) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ، لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِّنْهُمْ. قَالَ: فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا - حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ - وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ: فَقَالَ: لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرٰى،

[3690] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگ رہے تھے۔ انھوں نے لوگوں کو آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے پایا۔ ان میں سے کسی کو اجازت نہیں ملی تھی۔ کہا: ابوبکر ؓ کو اجازت ملی تو وہ اندر داخل ہو گئے، پھر عمر ؓ آئے، انھوں نے اجازت مانگی، انھیں بھی اجازت مل گئی، انھوں نے نبی ﷺ کو غمگین اور خاموش بیٹھے ہوئے پایا، آپ کی بیویاں آپ کے اردگرد تھیں۔ کہا: تو انھوں (ابوبکر ؓ) نے کہا: میں ضرور کوئی ایسی بات کروں گا جس سے میں نبی ﷺ کو ہنساؤں گا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کاش کہ آپ بنت خارجہ کو دیکھتے جب اس نے مجھ سے نفقہ کا سوال کیا تو میں اس کی جانب

يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا، وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا، كِلَاهُمَا يَقُولُ: تَسْأَلْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ. قُلْنَ: وَاللهِ! لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَّيْسَ عِنْدَهُ، ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ﴾، حَتّٰى بَلَغَ: ﴿لِلْمُحْسِنَـٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ لَّا تَعْجَلِي فِيهِ حَتّٰى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكِ» قَالَتْ: وَمَا هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! فَتَلَا عَلَيْهَا هٰذِهِ الْآيَةَ. قَالَتْ: أَفِيكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ؟ بَلْ أَخْتَارُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ. قَالَ: «لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا، إِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا، وَّلٰكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا».

بڑھا اور اس کی گردن دبا دی۔

اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔اور فرمایا: ''یہ بھی میرے اردگرد بیٹھی ہیں، جیسے تم دیکھ رہے ہو، اور مجھ سے نفقہ مانگ رہی ہیں۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب اٹھے اور ان کی گردن پر ضرب لگانا چاہتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی جانب بڑھے اور وہ ان کی گردن پر مارنا چاہتے تھے، (رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو اس سے روک دیا۔ مسند أحمد:3/328) اور دونوں کہہ رہے تھے: تم رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کا سوال کرتی ہو جو ان کے پاس نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! آج کے بعد ہم کبھی رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ماہ یا انتیس دن تک کے لیے ان سے علیحدگی اختیار کر لی۔ پھر آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی ﷺ! آپ اپنی بیویوں سے کہہ دو۔'' حتی کہ یہاں پہنچ گئے: ''تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بڑا اجر ہے۔'' (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ نے ابتدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی اور فرمایا: ''اے عائشہ! میں تمھارے سامنے ایک معاملہ پیش کر رہا ہوں اور پسند کرتا ہوں کہ تم، اپنے والدین سے مشورہ کر لینے تک اس میں جلدی نہ کرنا۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ انھوں نے کہا: کیا میں آپ کے بارے میں، اللہ کے رسول! اپنے والدین سے مشورہ کروں گی! بلکہ میں تو اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چنتی ہوں، اور آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ جو میں نے کہا ہے، آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کو اس کی خبر نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ سے جو بھی پوچھے گی میں اسے بتا دوں گا، اللہ تعالیٰ نے مجھے سختی کرنے والا اور لوگوں کے لیے مشکلات ڈھونڈنے والا بنا کر

نہیں بھیجا، بلکہ اللہ نے مجھے تعلیم دینے والا اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي الْإِيلَاءِ وَاعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَتَخْيِيرِهِنَّ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ)(التحفة ٥)

باب:5-ایلاء اور عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنا اور انھیں اختیار دینا، نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اگر تم دونوں آپ ﷺ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی''

[٣٦٩١] ٣٠-(١٤٧٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصٰى وَيَقُولُونَ: طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ. قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ: لَأَعْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ! أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا حَفْصَةُ! أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَا يُحِبُّكِ، وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ، فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ

[3691] سماک ابوزمیل سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار فرمائی، کہا: میں مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں کو دیکھا وہ (پریشانی اور تفکر میں) کنکریاں زمین پر مار رہے ہیں، اور کہہ رہے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، یہ واقعہ انھیں پردے کا حکم دیے جانے سے پہلے کا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے (دل میں) کہا: آج میں اس معاملے کو جان کر رہوں گا۔ انھوں نے کہا: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، اور کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی! تم اس حد تک پہنچ چکی ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ کو اذیت دو؟ انھوں نے جواب دیا: خطاب کے بیٹے! آپ کا مجھ سے کیا واسطہ؟ آپ اپنی گٹھڑی (یا تھیلا وغیرہ جس میں قیمتی ساز وسامان سنبھال کر رکھا جاتا ہے یعنی اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا) کی فکر کریں۔ انھوں نے کہا: پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اسے کہا: حفصہ! کیا تم اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تکلیف دو؟ اللہ کی قسم! تمھیں خوب معلوم ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ تم سے محبت نہیں رکھتے۔ اگر میں نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ

اللهِ ﷺ قَاعِدًا عَلٰى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ، مُدَلٍّ رِّجْلَيْهِ عَلٰى نَقِيرٍ مِّنْ خَشَبٍ، وَّهُوَ جِذْعٌ يَّرْقٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيَنْحَدِرُ، فَنَادَيْتُ: يَا رَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِّي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِّي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِّي عِنْدَكَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ، وَاللهِ! لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا، وَرَفَعْتُ صَوْتِي، فَأَوْمَأَ إِلَيَّ أَنِ ارْقَهْ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ، فَأَدْنٰى عَلَيْهِ إِزَارَهُ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِّنْ شَعِيرٍ نَّحْوِ الصَّاعِ، وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ، وَإِذَا أَفِيقٌ مُّعَلَّقٌ. قَالَ: فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ. قَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! وَمَا لِي لَا أَبْكِي؟ وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ، وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرٰى فِيهَا إِلَّا مَا أَرٰى، وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفْوَتُهُ، وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ. فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟» قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: وَدَخَلْتُ

تمھیں طلاق دے دیتے۔ (میری یہ بات سن کر) وہ بری طرح سے رونے لگیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ کہاں ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: وہ اپنے بالا خانے پر سامان رکھنے والی جگہ میں ہیں۔ میں وہاں گیا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ کا غلام رَباح چوبارے کی چوکھٹ کے نیچے والی لکڑی پر بیٹھا ہے۔ اس نے اپنے دونوں پاؤں لکڑی کی سوراخ دار سیڑھی پر لٹکا رکھے ہیں۔ وہ کھجور کا ایک تنا تھا، رسول اللہ ﷺ اس پر (قدم رکھ کر) چڑھتے اور اترتے تھے۔ میں نے آواز دی، رباح! مجھے اپنے پاس، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ رباح رضی اللہ عنہ نے بالا خانے کی طرف نظر کی، پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ میں نے پھر کہا: رباح! مجھے اپنے پاس، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، حاضر ہونے کی اجازت لے دو، رباح رضی اللہ عنہ نے (دوبارہ) بالا خانے کی طرف نگاہ اٹھائی، پھر مجھے دیکھا، اور کچھ نہ کہا، پھر میں نے اپنی آواز کو بلند کیا اور کہا: اے رباح! مجھے اپنے پاس، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، حاضر ہونے کی اجازت لے دو، میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سمجھا ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کی (سفارش کرنے کی) خاطر آیا ہوں، اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ مجھے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا، اور میں نے اپنی آواز کو (خوب) بلند کیا، تو اس نے مجھے اشارہ کیا کہ اوپر چڑھ آؤ۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، میں بیٹھ گیا، آپ نے اپنا ازار درست کیا اور آپ (کے جسم) پر اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا اور چٹائی نے آپ کے جسم پر نشان ڈال دیے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کے سامان کے کمرے میں دیکھا تو صرف مٹھی بھر جو ایک صاع کے برابر ہوں گے، جو

عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرٰى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ؟ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ، وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ، وَأَحْمَدُ اللهَ، بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ. وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيرِ: ﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ﴾ [التحريم: ٥] ﴿وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ﴾ [التحريم: ٤] وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَّحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلٰى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَطَلَّقْتَهُنَّ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ بِالْحَصٰى، يَقُولُونَ: طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ، أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ» فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَّجْهِهِ، وَحَتّٰى كَشَرَ فَضَحِكَ، وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا، ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ. قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ» فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَنَادَيْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِي: لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ:

اور کمرے کے ایک کونے میں اتنی ہی کیکر کی چھال دیکھی۔ اس کے علاوہ ایک غیر دباغت شدہ چمڑا لٹکا ہوا تھا۔ کہا: تو میری آنکھیں بہ پڑیں، آپ ﷺ نے پوچھا: ''ابن خطاب! تمھیں رُلا کیا چیز رہی ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں کیوں نہ رووں؟ اس چٹائی نے آپ کے جسم اطہر پر نشان ڈال دیے ہیں، اور یہ آپ کا سامان رکھنے کا کمرہ ہے، اس میں وہی کچھ ہے جو مجھے نظر آ رہا ہے، اور قیصر و کسری نہروں اور پھلوں کے درمیان (شاندار زندگی بسر کر رہے) ہیں، جبکہ آپ تو اللہ کے رسول اور اس کی چنی ہوئی ہستی ہیں، اور یہ آپ کا سارا سامان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن خطاب! کیا تمھیں پسند نہیں کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لیے دنیا ہو؟'' میں نے عرض کی: کیوں نہیں! کہا: جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ کے چہرے پر غصہ دیکھ رہا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو (اپنی) بیویوں کی حالت کی بنا پر کیا دشواری ہے؟ اگر آپ نے انھیں طلاق دے دی ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے، اس کے فرشتے، جبریل، میکائیل، میں، ابوبکر اور تمام مومن آپ کے ساتھ ہیں۔ اور میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں نے کم ہی کوئی بات کہی، مگر میں نے امید کی کہ اللہ میری اس بات کی تصدیق فرما دے گا جو میں کہہ رہا ہوں۔ (چنانچہ ایسے ہی ہوا) اور یہ تخییر کی آیت نازل ہوگئی: ''اگر وہ (نبی) تم سب (بیویوں) کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب، انھیں تم سے بہتر بیویاں بدلے میں دے۔'' اور ''اگر تم دونوں ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی، تو اللہ خود ان کا نگہبان ہے، اور جبریل اور صالح مومن اور اس کے بعد تمام فرشتے (ان کے) مددگار ہیں۔'' عائشہ بنت ابی بکر اور حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں نبی ﷺ کی تمام بیویوں کے مقابلے میں

﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُوا۟ بِهِۦ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ ٱلَّذِينَ يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ مِنْهُمْ﴾ [النساء: ٨٣] فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْأَمْرَ، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ.

ایک دوسرے کا ساتھ دیتی تھیں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ان کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو لوگ کنکریاں زمین پر مار رہے تھے، اور کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ کیا میں اتر کر انھیں بتادوں کہ آپ نے ان (بیویوں) کو طلاق نہیں دی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اگر تم چاہو۔'' میں مسلسل آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دور ہو گیا، اور یہاں تک کہ آپ کے لب وا ہوئے اور آپ ہنسے۔ آپ کے سامنے والے دندانِ مبارک سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ (بالا خانے سے نیچے) اترے۔ میں تنے کو تھامتے ہوئے اترا اور رسول اللہ ﷺ ایسے اترے جیسے زمین پر چل رہے ہوں، آپ نے تنے کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ بالا خانے میں 29 دن رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے۔'' چنانچہ میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا، اور بلند آواز سے پکار کر کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی، اور (پھر) یہ آیت نازل ہوئی: ''اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں، اور اگر وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف اور اپنے معاملات سنبھالنے والوں کی طرف لوٹا دیتے، تو وہ لوگ جو ان میں سے اس کا اصل مطلب اخذ کرتے ہیں اسے ضرور جان لیتے۔'' تو میں ہی تھا جس نے اس معاملے کی اصل حقیقت کو اخذ کیا، اور اللہ تعالیٰ نے تخییر کی آیت نازل فرمائی۔

[٣٦٩٢] ٣١-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ

[3692] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھے یحییٰ نے عبید بن

الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَّهُ، حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ، فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَّهُ، فَوَقَفْتُ لَهُ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ؟ فَقَالَ: تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَّكَ. قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي عَنْهُ، فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللهِ! إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ. قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ، إِذْ قَالَتْ لِيَ امْرَأَتِي: لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا! فَقُلْتُ لَهَا: وَمَا لَكِ أَنْتِ وَلِمَا هٰهُنَا؟ وَمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ؟ فَقَالَتْ لِي: عَجَبًا لَّكَ، يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ، وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ، قَالَ عُمَرُ: فَآخُذُ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرُجُ مَكَانِي، حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةُ! إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ، فَقَالَتْ

حنین سے خبر دی کہ انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: میں نے سال بھر انتظار کیا، میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک آیت کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا مگر ان کی ہیبت کی وجہ سے ان سے سوال کرنے کی ہمت نہ پاتا تھا، حتی کہ وہ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ نکلا، جب لوٹے تو ہم راستے میں کسی جگہ تھے کہ وہ قضائے حاجت کے لیے پیلو کے درخت کی طرف چلے گئے، میں ان کے انتظار میں ٹھہر گیا، حتی کہ وہ فارغ ہو گئے، پھر میں ان کے ساتھ چل پڑا، میں نے عرض کی: امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے وہ کون سی دو خواتین تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ایکا کر لیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایک سال سے اس کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہتا تھا مگر آپ کے رعب کی وجہ سے ہمت نہ پاتا تھا۔ انھوں نے کہا: ایسا نہیں کرنا، جو بات بھی تم سمجھو کہ مجھے علم ہے، اس کے بارے میں مجھ سے پوچھ لیا کرو، اگر میں جانتا ہوا تو تمھیں بتا دوں گا۔ کہا: اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب ہم جاہلیت کے زمانے میں تھے تو عورتوں کو کسی شمار میں نہ رکھتے تھے، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں جو نازل کیا، سو نازل کیا، اور جو (مرتبہ) انھیں دینا تھا سو دیا۔ انھوں نے کہا: ایک مرتبہ میں کسی معاملے میں لگا ہوا تھا، اس کے متعلق سوچ بچار کر رہا تھا کہ مجھے میری بیوی نے کہا: اگر آپ ایسا ایسا کر لیں (تو بہتر ہوگا۔) میں نے اسے جواب دیا: تمھیں اس سے کیا سروکار؟ اور یہاں (اس معاملے میں) تمھیں کیا دلچسپی ہے؟ اور ایک کام جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں تمھارا تکلف (زبردستی ٹانگ اڑانا) کیسا؟ اس نے مجھے جواب دیا: ابن

حَفْصَةُ: وَاللهِ! إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ، فَقُلْتُ: تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ، يَا بُنَيَّةُ! لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، لِقَرَابَتِي مِنْهَا، فَكَلَّمْتُهَا، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَزْوَاجِهِ قَالَ: فَأَخَذَتْنِي أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا. وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ، وَنَحْنُ حِينَئِذٍ نَّتَخَوَّفُ مَلِكًا مِّنْ مُلُوكِ غَسَّانَ، ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَّسِيرَ إِلَيْنَا، فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتٰى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ، وَقَالَ: افْتَحْ، اِفْتَحْ. فَقُلْتُ: جَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ فَقَالَ: أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ، اعْتَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ. فَقُلْتُ: رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، ثُمَّ آخُذُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ، حَتّٰى جِئْتُ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ يُرْتَقٰى إِلَيْهَا بِعَجَلِهَا، وَغُلَامٌ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ. فَأُذِنَ لِي. قَالَ عُمَرُ: فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَإِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيرٍ مَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، وَّتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَّإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُورًا، وَّعِنْدَ

خطاب! آپ پر تعجب ہے! آپ یہ نہیں چاہتے کہ آپ کے آگے بات کی جائے، جبکہ آپ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کو ایسے پلٹ کر جواب دیتی ہے کہ آپ ﷺ دن بھر اس سے ناراض رہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (اسی وقت) اپنی چادر پکڑتا ہوں اور اپنی جگہ سے نکل کھڑا ہوتا ہوں، یہاں تک کہ حفصہ کے پاس پہنچتا ہوں۔ جا کر میں نے اس سے کہا: بٹیا! تم رسول اللہ ﷺ کو ایسے جواب دیتی ہو کہ وہ سارا دن ناراض رہتے ہیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ کو جواب دے لیتی ہیں۔ میں نے کہا: جان لو میں تمھیں اللہ کی سزا اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی سے ڈرا رہا ہوں، میری بیٹی! تمھیں وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے رویے کی بنا پر) دھوکے میں نہ ڈال دے جسے اپنے حسن اور رسول اللہ ﷺ کی اپنے سے محبت پر ناز ہے۔ پھر میں نکلا حتی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا، کیونکہ میری ان سے قرابت داری تھی۔ میں نے ان سے بات کی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے جواب دیا: ابن خطاب تم پر تعجب ہے! تم ہر کام میں دخل اندازی کرتے ہو حتی کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی ازواج کے مابین بھی دخل دو؟ انھوں نے مجھے اس طرح آڑے ہاتھوں لیا کہ جو (عزم) میں (دل میں) پا رہا تھا (کہ میں ازواجِ مطہرات کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے جواب دینے سے روک لوں گا) مجھے توڑ کر اس سے الگ کر دیا۔ چنانچہ میں ان کے ہاں سے نکل آیا۔ میرا ایک انصاری ساتھی تھا، جب میں (آپ کی مجلس سے) غیر حاضر ہوتا تو وہ میرے پاس (وہاں کی) خبر لاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں اس کے پاس خبر لے آتا۔ ہم اس زمانے میں غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سے ڈر رہے تھے۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ ہم پر چڑھائی کرنا چاہتا ہے۔ اس (کی وجہ) سے ہمارے

رَأْسِهِ أَهَبًا مُعَلَّقَةً، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَكَيْتُ. فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ؟».

سینے (اندیشوں سے) بھرے ہوئے تھے۔ (اچانک ایک دن) میرا انصاری دوست آ کر دروازہ کھٹکھٹانے لگا اور کہنے لگا: کھولو، کھولو! میں نے پوچھا: غسانی آ گیا ہے؟ اس نے کہا: اس سے بھی زیادہ سنگین معاملہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناک خاک آلود ہو! پھر میں اپنے کپڑے لے کر نکل کھڑا ہوا، حتی کہ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے بالا خانے میں تھے جس پر سیڑھی کے ذریعے چڑھ کر جانا ہوتا تھا، اور رسول اللہ ﷺ کا ایک سیاہ فام غلام سیڑھی کے سرے پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا: یہ عمر ہے (خدمت میں حاضری کی اجازت چاہتا ہے)، تو مجھے اجازت عطا ہوئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ ساری بات بیان کی، جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔ آپ ایک چٹائی پر (لیٹے ہوئے) تھے، آپ کے (جسم مبارک) اور اس (چٹائی) کے درمیان کچھ نہ تھا۔ آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ کے پاؤں کے قریب کیکر کی چھال کا چھوٹا سا گٹھا پڑا تھا اور آپ کے سر کے قریب کچھ کچے چمڑے لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کے نشان دیکھے تو رو پڑا۔ آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا رلا رہا ہے؟'' عرض کی: اے اللہ کے رسول! کسریٰ اور قیصر دونوں (کفر کے باوجود) اُس ناز و نعمت میں ہیں جس میں ہیں اور آپ تو اللہ کے رسول ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں پسند نہیں کہ ان کے لیے (صرف) دنیا ہو اور تمھارے لیے آخرت ہو؟''

[٣٦٩٣] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ:

[3693] حماد بن سلمہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں یحییٰ بن سعید نے عبید بن حنین سے خبر دی، انھوں نے

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، كَنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ؟ قَالَ: حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ. وَزَادَ فِيهِ: فَأَتَيْتُ الْحُجَرَ فَإِذَا فِي كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ. وَزَادَ أَيْضًا: وَكَانَ آلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا، فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْهِنَّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج سے) واپس آیا حتی کہ جب ہم مرّ الظہران میں تھے..... آگے سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند پوری لمبی حدیث بیان کی، مگر انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں نے عرض کی: دو عورتوں کا معاملہ کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: (وہ) حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا (تھیں۔) اور اس میں یہ اضافہ کیا: میں (ازواج مطہرات کے) حجروں کے پاس آیا تو ہر گھر میں رونے کی آواز تھی، اور یہ بھی اضافہ کیا: آپ ﷺ نے ان سے ایک ماہ ایلاء کیا تھا، جب 29 دن ہوئے تو آپ ﷺ (بالاخانے سے) اتر کر ان کے پاس تشریف لے آئے۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرا نام حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ یہ حماد یا ان سے نیچے کسی راوی کا وہم ہے۔ وہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں جنھوں نے ایکا کیا تھا۔ باقی ساری احادیث اسی کی تائید کرتی ہیں۔

[٣٦٩٤] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ وَّهُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَبِثْتُ سَنَةً مَّا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَقَالَ: أَدْرِكْنِي بِإِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ، وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ؟ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

[3694] سفیان بن عیینہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبید بن حنین سے سنا، وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایکا کیا تھا، میں سال بھر منتظر رہا، مجھے کوئی مناسب موقع نہ مل رہا تھا، حتی کہ میں مکہ کے سفر میں ان کے ساتھ گیا، جب ہم مرّ الظہران پہنچے تو وہ قضائے حاجت کے لیے گئے اور کہا: میرے پاس پانی کا ایک لوٹا لے آنا، میں نے انھیں لا دیا۔ جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو کر لوٹے، میں جا کر ان (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالنے لگا، تو مجھے (سوال) یاد آ گیا، میں نے ان سے پوچھا: اے امیر المومنین! وہ کون دو عورتیں تھیں؟ میں نے ابھی اپنی بات ختم نہ کی تھی کہ انھوں نے جواب دیا: وہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔

[٣٦٩٥] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ - وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحريم: ٤]، حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾؟ قَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ!- قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَرِهَ، وَاللهِ! مَاسَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ - قَالَ: هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ، ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ: كُنَّا، مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، قَوْمًا نَّغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ. قَالَ: وَكَانَ مَنْزِلِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي، فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلٰى امْرَأَتِي، فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي، فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ

[3695] معمر نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شدت سے خواہش مند رہا تھا کہ حضرت عمر ؓ سے نبی ﷺ کی ازواج میں سے ان دو کے بارے میں سوال کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو تو یقیناً تمھارے دل آگے جھک گئے ہیں'' حتی کہ حضرت عمر ؓ نے حج (کا سفر) کیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا، (واپسی پر) ہم راستے کے ایک حصے میں تھے کہ عمر ؓ (اپنی ضرورت کے لیے راستے سے) ایک طرف ہٹ گئے اور میں بھی پانی کا برتن لیے ان کے ساتھ ہٹ گیا، وہ صحرا میں چلے گئے، پھر میرے پاس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی انڈیلا، انھوں نے وضو کیا تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی ﷺ کی بیویوں میں سے وہ دو کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرو تو یقیناً تمھارے دل جھک گئے ہیں؟'' عمر ؓ نے کہا: ابن عباس! تم پر تعجب ہے! ۔ زہری نے کہا: اللہ کی قسم! انھوں (ابن عباس ؓ) نے جو سوال ان سے کیا، وہ انھیں برا لگا اور انھوں نے (اس کا جواب) چھپایا بھی نہیں ۔ انھوں نے کہا: وہ حفصہ اور عائشہ ؓ تھیں۔ پھر حضرت عمر ؓ بات سنانے لگے اور کہا: ہم قریش کے لوگ ایسی قوم تھے جو اپنی عورتوں پر غالب تھے، جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے ایسے لوگ پائے جن پر ان کی عورتیں غالب تھیں، چنانچہ ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ (مردوں کو پلٹ کر جواب دینے لگیں۔) عمر ؓ نے کہا: میرا گھر بالائی علاقے بنی امیہ بن زید کے محلے میں تھا، ایک دن میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا، تو وہ مجھے پلٹ کر جواب دینے لگی، مجھے اس کا جواب دینا

عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: أَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قُلْتُ: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ، أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَّغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ، فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ، لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا، وَّسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمُ وَأَحَبُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكِ -يُرِيدُ عَائِشَةَ، قَالَ: - وَكَانَ لِي جَارٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ - فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّأَنْزِلُ يَوْمًا، فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَآتِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي، ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَاذَا؟ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَطْوَلُ، طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ. فَقُلْتُ: قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، وَقَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا، حَتّٰى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: لَا أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ، فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَّهُ أَسْوَدَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِّعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، فَقَالَ: فَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ. فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ،

بڑا ناگوار گزرا تو اس نے کہا: تمھیں یہ ناگوار گزرتا ہے کہ میں تمھیں جواب دوں؟ اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی ازواج بھی آپ ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں، اور ان میں سے کوئی ایک تو آپ ﷺ کو رات تک پورا دن چھوڑ بھی دیتی ہے (روٹھی رہتی ہے۔) میں چلا، حفصہ ؓ کے ہاں گیا اور کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کو پلٹ کر جواب دے دیتی ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے (پھر) پوچھا: کیا تم میں سے کوئی انھیں رات تک دن بھر کے لیے چھوڑ بھی دیتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: تم میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ ناکام ہوئی اور خسارے میں پڑی۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے بے خوف ہوجاتی ہے کہ اپنے رسول ﷺ کی ناراضی کی وجہ سے اللہ (بھی) اس پر ناراض ہو جائے گا تو وہ تباہ و برباد ہوجائے گی؟ (آیندہ) تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دینا نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا، تمھیں جو چاہیے مجھ سے مانگ لینا۔ تمھیں یہ بات دھوکے میں نہ ڈال دے کہ تمھاری ہمسائی (سوکن) تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ ؓ سے تھی۔

حضرت عمر ؓ نے کہا: — انصار میں سے میرا ایک پڑوسی تھا۔ ہم باری باری (بالائی علاقے سے) اتر کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ اترتا اور ایک دن میں اترتا، وہ میرے پاس وحی وغیرہ کی خبریں لاتا اور میں بھی (اپنی باری کے دن) اس کے پاس اسی طرح کی خبریں لاتا۔ اور (ان دنوں) ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ غسانی ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے گھوڑوں کو کھریاں لگا رہے ہیں، میرا ساتھی (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے عوالی سے) اترا، پھر عشاء کے وقت میرے پاس آیا، میرا دروازہ کھٹکھٹایا، پھر مجھے آواز

فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ: ادْخُلْ، فَقَدْ أَذِنَ لَكَ. فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ مُتَّكِيءٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَقُلْتُ: أَطَلَّقْتَ، يَا رَسُولَ اللهِ! نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ: «لَا» فَقُلْتُ: اَللهُ أَكْبَرُ! لَوْ رَأَيْتَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! وَكُنَّا، مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ، فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا، فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي. فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ. فَقُلْتُ: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكِ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ، أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَّغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ، فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمُ مِنْكِ وَأَحَبُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى فَقُلْتُ: أَسْتَأْنِسُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «نَعَمْ» فَجَلَسْتُ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللهِ! مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ، إِلَّا أُهُبًا ثَلَاثَةً، فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ يُوَسِّعَ

دی، میں باہر نکلا تو اس نے کہا: ایک بہت بڑا واقعہ رونما ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا ہوا؟ کیا غسانی آ گئے؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ وہ اس سے بھی بڑا اور لمبا چوڑا (معاملہ) ہے۔ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ تو ناکام ہوئی اور خسارے میں پڑ گئی۔ میں تو (پہلے ہی) سمجھتا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے۔ (دوسرے دن) جب میں صبح کی نماز پڑھ چکا تو اپنے کپڑے پہنے، مدینہ میں آیا اور حفصہ کے پاس گیا، وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتی، البتہ آپ الگ تھلگ اس بالا خانے میں ہیں۔ میں آپ کے سیاہ فام غلام کے پاس آیا، اور اسے کہا، عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ گیا، پھر میری طرف باہر آیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کے سامنے تمھارا ذکر کیا مگر آپ خاموش رہے۔ میں چلا آیا حتی کہ منبر کے پاس آ کر بیٹھ گیا، تو وہاں بہت سے لوگ بیٹھے تھے، ان میں سے بعض رو رہے تھے، میں تھوڑی دیر بیٹھا، پھر جو کیفیت مجھ پر طاری تھی وہ مجھ پر غالب آ گئی۔ میں پھر غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت مانگو، وہ اندر داخل ہوا، پھر میری طرف باہر آیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کے سامنے تمھارا ذکر کیا، مگر آپ خاموش رہے۔ میں پیٹھ پھیر کر مڑا تو اچانک غلام مجھے بلانے لگا، اور کہا: اندر چلے جاؤ، آپ ﷺ نے تمھیں اجازت دے دی ہے۔ میں اندر داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا تو دیکھا کہ آپ بنتی کی ایک چٹائی پر سہارا لے کر بیٹھے تھے، جس نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیے تھے، میں نے عرض کی: کیا آپ نے اللہ کے رسول! اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف (دیکھتے ہوئے) اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: اللہ اکبر۔ اللہ کے

عَلٰى أُمَّتِكَ، فَقَدْ وُسِّعَ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّومِ، وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ. فَاسْتَوٰى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ: «أَفِي شَكٍّ أَنْتَ؟ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

رسول! اگر آپ ہمیں دیکھتے تو ہم قریش ایسی قوم تھے جو اپنی بیویوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں، تو ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں (کی عادت) سے سیکھنا شروع کر دیا، چنانچہ ایک دن میں اپنی بیوی پر برہم ہوا تو وہ مجھے پلٹ کر جواب دینے لگی۔ مجھے اس کا جواب دینا انتہائی ناگوار گزرا، اس نے کہا: تمھیں یہ ناگوار گزرتا ہے کہ میں تمھیں جواب دیتی ہوں؟ اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دے دیتی ہیں، اور ان میں سے کوئی تو آپ کو رات تک چھوڑ بھی دیتی (روٹھ بھی جاتی) ہے۔ تو میں نے کہا: ان میں سے جس نے ایسا کیا وہ ناکام ہوئی اور خسارے میں پڑی۔ کیا (یہ کام کر کے) ان میں سے کوئی اس بات سے بے خوف ہو سکتی ہے کہ اپنے رسول کی ناراضی کی وجہ سے اللہ اس پر ناراض ہو جائے (اگر ایسا ہوا) تو وہ تباہ ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حفصہ کے پاس گیا اور اس سے کہا: تمھیں یہ بات کسی دھوکے میں نہ ڈال دے کہ تمھاری ہمسائی (سوکن) تم سے زیادہ خوبصورت اور اللہ کے رسول ﷺ کو تم سے زیادہ محبوب ہے۔ اس پر آپ دوبارہ مسکرائے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (کچھ دیر بیٹھ کر) بات چیت کروں، آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' چنانچہ میں بیٹھ گیا اور میں نے سر اوپر کر کے گھر میں نگاہ دوڑائی تو اللہ کی قسم! اس میں تین چمڑوں کے سوا کچھ نہ تھا جس پر نظر پڑتی، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! دعا فرمائیے کہ اللہ آپ کی امت پر فراخی فرمائے۔ فارسیوں اور رومیوں پر وسعت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ اس پر آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''ابن خطاب! کیا تم کسی شک میں مبتلا ہو؟ یہ ایسے

لوگ ہیں جنھیں ان (کے حصے) کی اچھی چیزیں جلد ہی دنیا میں دے دی گئی ہیں۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے بخشش طلب کیجیے۔ اور آپ نے ان (ازواج) پر سخت غصے کی وجہ سے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔ (کہ بیویوں کی بات پر آپ کیوں غمزدہ ہوتے اور حلال چیزوں سے دور رہنے کی قسم کھاتے ہیں۔)

[٣٦٩٦] ٣٥-(١٤٧٥) قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بَدَأَ بِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَّإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ، أَعُدُّهُنَّ. فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ» ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي فِيهِ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ». ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿أَجْرًا عَظِيمًا﴾. قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ، وَاللهِ! أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَوَ فِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ.

[3696] زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی، انھوں نے کہا: جب انتیس راتیں گزر گئیں، رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، آپ نے میرے (گھر) سے ابتدا کی، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھر ہمارے پاس نہیں آئیں گے، اور آپ انتیسویں دن تشریف لائے ہیں، میں انھیں شمار کرتی رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔'' پھر فرمایا: ''عائشہ! میں تم سے ایک بات کرنے لگا ہوں، تمھارے لیے کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے والدین سے بھی مشورہ کرنے تک اس میں جلدی نہ کرو۔'' پھر آپ نے میرے سامنے تلاوت فرمائی: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے'' سے لے کر ''بہت بڑا اجر ہے'' تک پہنچ گئے۔ عائشہ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کو بخوبی علم تھا کہ میرے والدین مجھے کبھی آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے۔ کہا: تو میں نے عرض کی: کیا میں اس کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں یقیناً اللہ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت کے گھر کی طلب گار ہوں۔

قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا تُخْبِرْ نِسَاءَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَّلَمْ يُرْسِلْنِي

معمر نے کہا: مجھے ایوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: آپ اپنی دوسری بیویوں کو نہ بتائیں کہ میں نے آپ کو چن لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے

مُتَعَنِّتًا».

مجھے مبلغ (پہنچانے والا) بنا کر بھیجا ہے، کمزوریاں ڈھونڈنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔''

قَالَ قَتَادَةُ: ﴿صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ قَالَ: مَالَتْ قُلُوبُكُمَا. [راجع: ٣٦٨١]

قتادہ نے کہا: ﴿صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ (التحریم 4:66) کا معنی ہے: تم دونوں کے دل مائل ہو چکے ہیں۔

(المعجم٦) - (بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا)(التحفة٦)

باب:6- جس عورت کو طلاقِ بائنہ دی گئی ہو اسے خرچہ نہیں دیا جاتا

[٣٦٩٧] ٣٦-(١٤٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللهِ! مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ؛ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ». فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: «تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي، اِعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى، تَضَعِينَ ثِيَابَكِ، فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي». قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، اِنْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ» فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «انْكِحِي أُسَامَةَ» فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ [بِهِ].

[3697] اسود بن سفیان کے مولیٰ عبداللہ بن یزید نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انھیں طلاق بتہ (حتمی، تیسری طلاق) دے دی، اور وہ خود غیر حاضر تھے، ان کے وکیل نے ان کی طرف کچھ جو (وغیرہ) بھیجے، تو وہ اس پر ناراض ہوئیں، اس (وکیل) نے کہا: اللہ کی قسم! تمھارا ہم پر کوئی حق نہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور یہ بات آپ کو بتائی۔ آپ نے فرمایا: ''اب تمھارا خرچ اس کے ذمے نہیں ہے۔'' اور آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے گھر میں عدت گزاریں، پھر فرمایا: ''اس عورت کے پاس میرے صحابہ آتے جاتے ہیں، تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزار لو، وہ نابینا آدمی ہیں، تم اپنے (اوڑھنے کے) کپڑے بھی اتار سکتی ہو۔ تم جب (عدت کی بندش سے) آزاد ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔'' جب میں (عدت سے) فارغ ہوئی، تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم رضی اللہ عنہم دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا، اور رہا معاویہ تو وہ انتہائی فقیر ہے، اس کے پاس کوئی مال نہیں، تم اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کر لو۔'' میں نے اسے ناپسند کیا،

آپ نے پھر فرمایا: ''اسامہ سے نکاح کرلو۔'' تو میں نے ان سے نکاح کرلیا، اللہ نے اس میں خیر ڈال دی اور اس کی وجہ سے مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

[٣٦٩٨] ٣٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ.

وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُونٍ، فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ: وَاللهِ! لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَإِنْ كَانَتْ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ لِّي نَفَقَةٌ لَّمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ، وَلَا سُكْنٰى».

[3698] ابوحازم نے ابوسلمہ سے، انھوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے عہد میں ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی، اور اس نے انھیں بہت حقیر سا خرچ دیا، جب انھوں نے اسے دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! میں (اس بات سے) رسول اللہ ﷺ کو ضرور آگاہ کروں گی، اگر میرے لیے خرچ ہے تو اتنا لوں گی جو میری گزران درست کر دے، اگر میرے لیے خرچ نہیں ہے تو میں اس سے کچھ بھی نہیں لوں گی۔ انھوں نے کہا: میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے نہ خرچ ہے اور نہ رہائش۔''

[٣٦٩٩] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا، فَأَبٰى أَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ، فَانْتَقِلِي، فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَكُونِي عِنْدَهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى، تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ».

[3699] عمران بن ابی انس نے ابوسلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ ان کے مخزومی شوہر نے انھیں طلاق دے دی اور ان پر خرچ کرنے سے بھی انکار کر دیا، تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو اس بات کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے خرچ نہیں ہے۔ (وہاں سے) منتقل ہو کر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں چلی جاؤ اور وہیں رہو، وہ نابینا آدمی ہیں، تم وہاں اپنے (اوڑھنے کے) کپڑے بھی اتار سکو گی۔''

[٣٧٠٠] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي

[3700] یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے، (کہا:) مجھے ابوسلمہ نے خبر دی کہ ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ ابوحفص بن مغیرہ مخزومی نے اسے

أَبُوسَلَمَةَ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ ابْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ، فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَقَالُوا: إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَهَلْ لَّهَا مِنْ نَّفَقَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ، وَّعَلَيْهَا الْعِدَّةُ». وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا: «أَنْ لَّا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ»، وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا: «أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَّأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ، فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى، فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ، لَمْ يَرَكِ» فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

تین طلاقیں دے دیں، پھر یمن کی طرف چلا گیا، تو اس کے عزیز و اقارب نے اسے کہا: تمھارا خرچ ہمارے ذمے نہیں ہے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ چند ساتھیوں کے ہمراہ آئے، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ابوحفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، کیا اس (کی سابقہ بیوی) کے لیے خرچہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے خرچہ نہیں ہے جبکہ اس کے لیے عدت (گزارنا) ضروری ہے۔'' اور آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا: ''اپنے بارے میں مجھ سے (مشورہ کرنے سے پہلے) سبقت نہ کرنا۔'' اور اسے حکم دیا کہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہو جائے، پھر اسے پیغام بھیجا: ''ام شریک کے ہاں اولین مہاجرین آتے ہیں، تم ابن ام مکتوم اعمٰی کے ہاں چلی جاؤ، جب (کبھی) تم اپنی اوڑھنی اتارو گی تو وہ تمھیں نہیں دیکھ سکیں گے۔'' وہ ان کے ہاں چلی گئیں، جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔

[٣٧٠١] ٣٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ: كَتَبْتُ ذٰلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا. قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَبْتَغِي النَّفَقَةَ، وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي

[3701] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید اور ابن حجر نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل، یعنی ابن جعفر نے محمد بن عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے ہمیں ابوسلمہ سے، انھوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی۔ اسی طرح ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ (کہا:) ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہم سے محمد بن عمرو نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی: (ابوسلمہ نے) کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے منہ سے سن کر یہ حدیث لکھی، انھوں نے کہا: میں بنومخزوم کے ایک آدمی کے ہاں تھی۔ اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں تو میں نے اس کے گھر والوں کے ہاں پیغام بھیجا، میں خرچ کا

سَلَمَةَ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو: «لَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ».

مطالبہ کر رہی تھی..... آگے ان سب نے ابوسلمہ سے یحییٰ بن کثیر کی حدیث کے مانند بیان کیا، البتہ محمد بن عمرو کی حدیث میں ہے: ''اپنے (نکاح کے) معاملے میں (ہمارے ساتھ مشورہ کیے بغیر) ہمیں پیچھے نہ چھوڑ دینا۔''

[٣٧٠٢] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى، فَأَبٰى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا، وَقَالَ عُرْوَةُ: إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

[3702] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے انھیں خبر دی کہ فاطمہ بنت قیس ؓ نے انھیں بتایا کہ وہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ ؓ کی بیوی تھیں، انھوں نے اسے تینوں طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دے دی، ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے گھر سے باہر نکلنے کے بارے میں فتویٰ پوچھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ نابینا (صحابی) ابن ام مکتوم ؓ کے گھر منتقل ہو جائیں۔ مروان نے (جب وہ مدینے کا عامل تھا) اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ مطلقہ عورت کے اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں ان کی (بات کی) تصدیق کرے۔ اور عروہ نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے بھی فاطمہ بنت قیس ؓ کے سامنے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

[٣٧٠٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ.

[3703] عقیل نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، ساتھ عروہ کا قول بھی ذکر کیا کہ حضرت عائشہ ؓ نے فاطمہ ؓ کے سامنے اس بات کو ناقابل قبول قرار دیا۔

[٣٧٠٤] ٤١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ

[3704] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ ؓ، حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے ساتھ یمن کی جانب گئے اور اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس ؓ کو اس کی (تین) طلاقوں میں سے جو طلاق باقی تھی بھیج دی، اور انھوں

عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا، وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا: وَاللهِ! مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا، فَقَالَ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ» فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: أَيْنَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ» وَكَانَ أَعْمٰى، تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا، فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَتْهُ بِهِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ، سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ، حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ: فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ [الطلاق :١] الْآيَةَ. قَالَتْ: هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ، فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ؟ فَكَيْفَ تَقُولُونَ: لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا؟ فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا؟.

نے ان کے بارے میں (اپنے عزیزوں) حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہا کہ وہ انھیں خرچ دیں، تو ان دونوں نے ان (فاطمہ) سے کہا: اللہ کی قسم! تمھارے لیے کوئی خرچ نہیں الا یہ کہ تم حاملہ ہوتی۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو ان دونوں کی بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے لیے خرچ نہیں (بنتا۔)'' انھوں نے آپ سے نقل مکانی کی اجازت چاہی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کہاں؟ فرمایا: ''ابن ام مکتوم کے ہاں۔'' وہ نابینا تھے، وہ ان کے سامنے اپنے (اوڑھنے کے) کپڑے اتارتیں تو وہ انھیں دیکھ نہیں سکتے تھے۔ جب ان کی عدت پوری ہوئی تو نبی ﷺ نے ان کا نکاح اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔ اس کے بعد مروان نے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے قبیصہ بن ذؤیب کو ان کے پاس بھیجا تو انھوں نے اسے یہ حدیث بیان کی، اس پر مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے، ہم تو اسی مقبول طریقے کو تھامے رکھیں گے جس پر ہم نے تمام لوگوں کو پایا ہے۔ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مروان کی یہ بات پہنچی تو انھوں نے کہا: میرے اور تمھارے درمیان قرآن فیصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم انھیں ان کے گھروں سے مت نکالو۔'' آیت مکمل کی۔ انھوں نے کہا: یہ آیت تو (جس طرح اس کے الفاظ ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾ (الطلاق 65:1) سے ظاہر ہے) اس (شوہر) کے لیے ہوئی جسے رجوع کا حق حاصل ہے، اور تیسری طلاق کے بعد از سرنو کون سی بات پیدا ہو سکتی ہے؟ اور تم یہ بات کیسے کہتے ہو کہ اگر وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کے لیے خرچ نہیں ہے؟ پھر تم اسے روکتے کس بنا پر ہو؟

فائدہ: یہ واقعہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش آیا۔ انھوں نے اسے تفصیل سے بیان کرتے ہوئے استدلال کیا۔ اگرچہ

ان کی بعض روایات کے الفاظ میں بظاہر کچھ اختلاف نظر آتا ہے لیکن لفظی اختلاف کے علاوہ کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمیت متعدد صحابہ کا فتویٰ اور تعامل اس کے خلاف تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جن حالات میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا، اگر حالات اسی طرح ہوں تو اس حکم پر عمل کرنا ہوگا۔ ان سے مختلف حالات میں دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقطۂ نظر اور استدلال کو اختیار کرنا راجح ہے۔

[٣٧٠٥] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَّحُصَيْنٌ وَّمُغِيرَةُ وَأَشْعَثُ وَمُجَالِدٌ وَّإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَّدَاوُدُ - قَالَ دَاوُدُ حَدَّثَنَا - كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا، قَالَتْ: طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، فَقَالَتْ: فَخَاصَمْتُهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَجْعَلْ لِّي سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً، وَّأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

[3705] زہیر بن حرب نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں سیار، حصین، مغیرہ، اشعث، مجالد، اسماعیل بن ابی خالد اور داود سب نے شعبی سے خبر دی۔ البتہ داود نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے متعلق دریافت کیا جو ان کے بارے میں تھا۔ انھوں نے کہا: ان کے شوہر نے انھیں تین طلاقیں دے دیں، کہا: تو میں رہائش اور خرچ کے لیے اس کے ساتھ اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی۔ کہا: تو آپ نے مجھے رہائش اور خرچ (کا حق) نہ دیا، اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنی عدت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر گزاروں۔

[٣٧٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَّدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمَاعِيلَ وَأَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ.

[3706] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے حصین، داود، مغیرہ، اسماعیل اور اشعث سے، انھوں نے شعبی سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا...... (آگے) ہشیم سے زہیر کی روایت کردہ حدیث کے مانند ہے۔

[٣٧٠٧] ٤٣-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ، وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ؟

[3707] قرہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں سیار ابوالحکم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انھوں نے ابن طاب کی تازہ کھجوروں سے ہماری ضیافت کی، اور ہمیں عمدہ جو کے ستو پلائے، اس کے بعد میں نے ان سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جسے تین

قَالَتْ: طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا، فَأَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي.

طلاقیں دی گئی ہوں کہ وہ عدت کہاں گزارے گی؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دیں تو نبی ﷺ نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے گھرانے میں عدت گزاروں۔ (ابن ام مکتوم ان کے عزیز تھے۔)

[٣٧٠٨] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا، قَالَ: «لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ».

[3708] سلمہ بن کہیل نے شعبی سے اور انھوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے ایسی عورت کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کی جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہوں، آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے نہ رہائش ہے اور نہ خرچ۔''

[٣٧٠٩] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «انْتَقِلِي إِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ».

[3709] یحییٰ بن آدم نے ہمیں خبر دی، (کہا:) عمار بن رزیق نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں تو میں نے (وہاں سے) نقل مکانی کا ارادہ کیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے چچازاد عمرو بن ام مکتوم کے گھر منتقل ہو جاؤ، اور ان کے ہاں عدت گزارو۔''

[٣٧١٠] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ، وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ، فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ، ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِّنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ، فَقَالَ: وَيْلَكَ! تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ

[3710] ابواحمد نے ہمیں خبر دی، (کہا:) عمار بن رزیق نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اسود بن یزید (نخعی) کے ساتھ (کوفہ کی) بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، شعبی بھی ہمارے ساتھ تھے، تو شعبی نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں رہائش اور خرچ (کا حق) نہیں دیا۔ پھر اسود نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انھیں دے ماریں اور کہا: تم پر افسوس! تم اس طرح کی حدیث بیان کر رہے ہو؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: ہم ایک عورت کے قول کی وجہ سے اللہ کی کتاب اور اس کے

نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَّا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ، [وَتَلَا الْآيَةَ] قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾ [الطلاق: ١].

رسول کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے، ہم نہیں جانتے کہ اس نے (اس مسئلے کو) یاد رکھا ہے یا بھول گئی، اس کے لیے رہائش اور خرچ ہے۔ (اور یہ آیت تلاوت کی) اللہ عزوجل نے فرمایا: ''تم انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں، مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں۔''

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال آیت کے عموم سے تھا، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے متعلق ہے جنھیں رجعی طلاق ہوئی ہو۔ کیونکہ اس آیت کے آخر میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے۔'' تیسری طلاق کے بعد جب رجوع کا موقع ہی نہیں رہا تو نئی بات کیا پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا تین طلاق والی کے لیے کوئی نفقہ اور سکنیٰ نہیں ہے۔

[٣٧١١] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ.

[3711] سلیمان بن معاذ نے ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ عمار بن رزیق سے روایت کردہ ابو احمد کی حدیث کے ہم معنی حدیث مکمل قصے سمیت بیان کی۔

[٣٧١٢] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً. قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي» فَآذَنْتُهُ، فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَّأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَّا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِّلنِّسَاءِ، وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ» فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا: أُسَامَةُ! أُسَامَةُ! فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَّكِ» قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتُبِطْتُ.

[3712] وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے ابوبکر بن ابوجہم بن صخیر عدوی سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہہ رہی تھیں کہ ان کے شوہر نے انھیں تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں رہائش دی نہ خرچ۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب (عدت سے) آزاد ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا'' سو میں نے آپ کو اطلاع دی۔ معاویہ، ابوجہم اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے ان کی طرف پیغام نکاح بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ تو فقیر ہے اس کے پاس مال نہیں ہے، اور رہا ابوجہم تو وہ عورتوں کو بہت مارنے والا ہے، البتہ اسامہ بن زید ہے۔'' انھوں نے (ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا: اسامہ! اسامہ! رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تمھارے لیے بہتر ہے۔'' کہا: تو میں نے ان

سے شادی کر لی، اس کے بعد مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

[۳۷۱۳] ٤٨-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرِو ابْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي. وَ أَرْسَلَ مَعَهُ بِخَمْسَةِ آصُعِ تَمْرٍ، وَخَمْسَةِ آصُعِ شَعِيرٍ، فَقُلْتُ: أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا هٰذَا؟ وَلَا أَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «كَمْ طَلَّقَكِ؟» قُلْتُ: ثَلَاثًا. قَالَ: «صَدَقَ، لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ، اِعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ [عَمْرِو] بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي» قَالَتْ: فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ، مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيفُ الْحَالِ، وَأَبُو الْجُهَيْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ- أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ، أَوْ نَحْوَ هٰذَا - وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ».

[3713] عبدالرحمٰن نے ہمیں سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبکر بن ابی جہم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہہ رہی تھیں: میرے شوہر ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عیاش بن ابی ربیعہ کو میری طلاق کا پیغام دے کر بھیجا اور اس کے ساتھ پانچ صاع کھجوریں اور پانچ صاع جو بھی بھیجے۔ میں نے کہا: کیا میرے لیے صرف یہی خرچ ہے؟ کیا میں تم لوگوں کے گھر میں عدت نہیں گزاروں گی؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ انھوں نے کہا: میں نے اپنے کپڑے سمیٹے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے پوچھا: ''وہ تمھیں کتنی طلاقیں دے چکے ہیں؟'' میں نے جواب دیا: تین۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا، تمھارے لیے خرچ نہیں ہے۔ اپنے چچازاد عمرو بن ام مکتوم کے گھر عدت گزارو، وہ نابینا ہیں تم ان کے ہاں اپنا اوڑھنے کا کپڑا اتار سکو گی۔ جب تمھاری عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا۔'' انھوں نے (آ کر) کہا: مجھے کئی لوگوں نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، ان میں معاویہ اور ابوجہم بھی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ تو فقیر اور مفلوک الحال ہے، اور رہے ابوجہیم تو وہ عورتوں پر بہت سختی کرتے ہیں۔ یا وہ عورتوں کو مارتے ہیں، یا اس طرح کی کوئی اور بات کہی۔ البتہ تم اسامہ بن زید کو قبول کر لو۔''

[۳۷۱٤] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَخَرَجَ فِي

[3714] ابو عاصم نے ہمیں خبر دی (کہا:) ہمیں سفیان ثوری نے ابوبکر بن ابی جہم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے سوال کیا، تو انھوں نے کہا: میں ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی، وہ نجران کی لڑائی میں نکلے، آگے انھوں نے ابن مہدی کی حدیث کے ہم معنی

غَزْوَةِ نَجْرَانَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، وَزَادَ: قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللهُ بِأَبِي زَيْدٍ، وَكَرَّمَنِي اللهُ بِأَبِي زَيْدٍ.

بیان کیا اور یہ اضافہ کیا: (فاطمہ نے) کہا: تو میں نے ان (اسامہ) سے شادی کر لی، اللہ نے ابوزید (اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما) کی وجہ سے مجھے شرف بخشا، اللہ نے ابوزید کی وجہ سے مجھے عزت دی۔

[٣٧١٥] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا، بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[3715] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ابوبکر (بن ابی جہم) نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور ابوسلمہ، ابن زبیر کے زمانۂ خلافت میں، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انھوں نے ہمیں حدیث بیان کی کہ ان کے شوہر نے انھیں تین طلاقیں دیں، آگے سفیان کی حدیث کی طرح ہے۔

[٣٧١٦] ٥١-(...) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً.

[3716] (عبداللہ بن یسار) بہی نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے رہائش اور خرچ نہیں رکھا۔

[٣٧١٧] ٥٢-(١٤٨١) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ، فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ، فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ، فَقَالُوا: إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيثَ. [انظر: ٣٧١٩]

[3717] عروہ بن زبیر نے کہا: یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی سے شادی کی، بعد میں اسے طلاق دے دی اور اسے اپنے ہاں سے بھی نکال دیا۔ عروہ نے اس بات کی وجہ سے ان پر سخت اعتراض کیا، تو انھوں نے کہا: فاطمہ (بھی اپنے خاوند کے گھر سے) چلی گئی تھی۔ عروہ نے کہا: اس پر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں یہ بات بتائی تو انھوں نے کہا: فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کو بیان کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

[٣٧١٨] ٥٣-(١٤٨٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: قُلْتُ:

[3718] فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہیں، اور میں ڈرتی ہوں کہ

يَا رَسُولَ اللهِ! زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا، وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ. قَالَ: فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

کوئی گھس کر مجھ پر حملہ کر دے گا، کہا: اس پر آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے جگہ بدل لی۔

[٣٧١٩] ٥٤-(١٤٨١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا. تَعْنِي قَوْلَهَا: لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ. [راجع: ٣٧١٧]

[3719] شعبہ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: اس بات کو بیان کرنے میں فاطمہ ؓ کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے کہ ''نہ رہائش ہے نہ خرچ۔''

[٣٧٢٠] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ: أَلَمْ تَرَيْ إِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ؟ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ، فَقَالَتْ: بِئْسَمَا صَنَعَتْ، فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي إِلٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَاكَ.

[3720] سفیان نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اور انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے روایت کی، انھوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: کیا آپ نے فلانہ بنت حکم کو نہیں دیکھا؟ اس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دیں تو وہ (اس کے گھر سے) چلی گئی۔ (عائشہ ؓ نے) کہا: اس نے برا کیا۔ عروہ نے پوچھا: کیا آپ نے فاطمہ ؓ کا قول نہیں سنا؟ تو انھوں نے جواب دیا: دیکھو! اس کو بیان کرنے میں اس کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

(المعجم٧) - (بَابُ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا) (التحفة٧)

باب:7- طلاقِ بائن کی عدت گزارنے والی اور جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو، اس کے لیے اپنی کسی ضرورت کے تحت دن کے وقت گھر سے نکلنا جائز ہے

[٣٧٢١] ٥٥-(١٤٨٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي

[3721] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں: میری خالہ کو طلاق ہو گئی، انھوں نے (دورانِ عدت) اپنی کھجوروں کا پھل توڑنے کا ارادہ کیا، تو ایک آدمی نے انھیں (گھر سے) باہر نکلنے پر ڈانٹا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اپنی کھجوروں کا پھل توڑو، ممکن ہے کہ تم (اس سے) صدقہ کرو یا کوئی اور اچھا کام کرو۔''

أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: طُلِّقَتْ خَالَتِي، فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا، فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «بَلٰى، فَجُدِّي نَخْلَكِ، فَإِنَّكِ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا».

(المعجم٨) - (بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا وَغَيْرِهَا، بِوَضْعِ الْحَمْلِ)(التحفة٨)

باب:8- بیوہ ہو یا دوسری (مطلقہ)، وضع حمل پر اس کی عدت ختم ہو جائے گی

[٣٧٢٢] ٥٦-(١٤٨٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ، يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ اسْتَفْتَتْهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلٰى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ - فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً؟ لَعَلَّكِ

[3722] ابن شہاب سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو حکم دیتے ہوئے لکھا کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں، اور ان سے ان کے واقعے کے بارے میں اور ان کے فتویٰ پوچھنے پر جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا اس کے بارے میں پوچھیں۔ چنانچہ عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو خبر دیتے ہوئے لکھا کہ سبیعہ نے انھیں بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ کی بیوی تھیں، وہ بنی عامر بن لؤی میں سے تھے اور وہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے۔ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر، فوت ہوگئے تھے جبکہ وہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے بعد زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ انھوں نے بچے کو جنم دیا۔ جب وہ اپنے نفاس سے پاک ہوئیں تو انھوں نے نکاح کا پیغام دینے والوں کے لیے (کہ انھیں ان کی عدت سے فراغت کا پتہ چل جائے کچھ) بناؤ سنگھار کیا۔ بنوعبدالدار کا ایک آدمی — ابوالسنابل بن بعکک — ان کے ہاں آیا تو ان سے کہا: کیا بات ہے میں آپ کو بنی سنوری دیکھ رہا ہوں؟ شاید آپ کو نکاح کی امید ہے؟ اللہ کی قسم! آپ نکاح نہیں کر

تَزَّجِينَ النِّكَاحَ، إِنَّكِ وَاللهِ! مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ. قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ، جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي، وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي.

سکتیں حتی کہ آپ پر چار مہینے دس دن گزر جائیں۔ سبیعہ ﷞ نے کہا: جب اس نے مجھے یہ بات کہی تو شام کے وقت میں نے اپنے کپڑے سمیٹے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت حلال ہوچکی ہوں جب میں نے بچہ جنا تھا اور آپ ﷺ نے، اگر میں مناسب سمجھوں تو مجھے شادی کرنے کا حکم دیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَلَا أَرٰى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ، وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ.

ابن شہاب نے کہا: میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ وضع حمل کے ساتھ ہی، چاہے وہ اپنے (نفاس کے) خون میں ہو، عورت نکاح کر لے، البتہ اس کا شوہر اس کے پاک ہونے تک اس کے قریب نہ جائے۔

[٣٧٢٣] ٥٧-(١٤٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُوسَلَمَةَ: قَدْ حَلَّتْ، فَجَعَلَا يَتَنَازَعَانِ ذٰلِكَ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي - يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ - فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: إِنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، وَإِنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

[3723] عبدالوہاب نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، (انھوں نے کہا:) مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن عباس ﷠ دونوں حضرت ابوہریرہ ﷛ کے ہاں اکٹھے ہوئے اور وہ دونوں اس عورت کا ذکر کرنے لگے جس کا اپنے شوہر کی وفات سے چند راتوں کے بعد نفاس شروع ہو جائے۔ ابن عباس ﷠ نے کہا: اس کی عدت دو وقتوں میں سے آخر والا ہے۔ ابوسلمہ نے کہا: وہ حلال ہوچکی ہے۔ وہ دونوں اس معاملے میں بحث کرنے لگے، تو ابوہریرہ ﷛ نے کہا: میں اپنے بھتیجے ـــ یعنی ابوسلمہ ـــ کے ساتھ ہوں۔ اس کے بعد انھوں نے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے ابن عباس ﷠ کے آزاد کردہ غلام کریب کو حضرت ام سلمہ ﷞ کی طرف بھیجا۔ وہ (واپس) ان کے پاس آیا تو انھیں بتایا کہ ام سلمہ ﷞ نے کہا ہے: سبیعہ اسلمیہ ﷞ نے اپنے شوہر کی وفات سے چند راتوں کے بعد بچہ جنا تھا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے انھیں نکاح کرنے کا حکم دیا تھا۔

[٣٧٢٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا.

[3724] لیث اور یزید بن ہارون دونوں نے اسی سند کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے روایت کی، البتہ لیث نے اپنی حدیث میں کہا: انھوں نے (کسی کو) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا۔ انھوں نے کریب کا نام نہیں لیا۔

(المعجم٩) - (بَابُ وُجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ، وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ، إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)(التحفة٩)

باب:9-وفات کی عدت میں سوگ ضروری ہے اس کے علاوہ تین دن سے زیادہ سوگ منانا حرام ہے

[٣٧٢٥] ٥٨-(١٤٨٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ! مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [انظر: ٣٧٢٩ و ٣٧٣٤]

[3725] حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کی کہ انھوں نے ان (حمید) کو یہ تین حدیثیں بیان کیں، کہا: زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: جب نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں ان کے ہاں گئی، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے زرد رنگ ملی خلوط یا کوئی اور خوشبو منگوائی، اس میں سے (پہلے) ایک بچی کو لگائی (تاکہ ہاتھ پر اس کی مقدار بہت کم ہو جائے) پھر اپنے رخساروں پر ہاتھ مل لیا، پھر کہا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر (بات یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر ارشاد فرما رہے تھے: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ کسی بھی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر خاوند پر، چار ماہ دس دن (سوگ منائے۔)''

[٣٧٢٦] (١٤٨٧) قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا،

[3726] زینب (بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: پھر میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں اس وقت گئی جب ان کے

فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ! مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا».

[انظر: ٣٧٣٠]

بھائی (عبیداللہ بن جحش) فوت ہوئے، تو انھوں نے بھی خوشبو منگوائی اور لگائی، پھر کہا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر (بات یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر ارشاد فرما رہے تھے: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، حلال نہیں کہ وہ کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر، چار مہینے دس دن (سوگ کرے۔)''

[٣٧٢٧] (١٤٨٨) قَالَتْ زَيْنَبُ: سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا، أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ: «لَا» -، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ، وَّقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ».

[3727] زینب ؓ نے کہا: میں نے اپنی والدہ ام سلمہ ؓ سے سنا وہ کہہ رہی تھیں، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' دو یا تین بار (پوچھا گیا) ہر بار آپ فرماتے: ''نہیں۔'' پھر فرمایا: ''یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں، حالانکہ جاہلیت میں تم میں سے ایک عورت (پورا) ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھی۔''

فائدہ: یہ جاہلی دور کے رواج کے مطابق سوگ کے خاتمے کا اعلان تھا۔ تفصیل اگلی حدیث میں ہے۔

[٣٧٢٨] (١٤٨٩) قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ، إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا، وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَّلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ، حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعَرَةً فَتَرْمِي بِهَا، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ، مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

[3728] حمید نے کہا: میں نے زینب ؓ سے پوچھا: ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکنا کیا ہے؟ زینب نے جواب دیا: (جاہلیت میں) جب کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا تھا تو وہ ایک (دڑبہ نما) انتہائی تنگ جھونپڑی میں چلی جاتی، اپنے بدترین کپڑے پہن لیتی اور کوئی خوشبو وغیرہ استعمال نہ کرتی حتی کہ (اسی حالت میں) سال گزر جاتا، پھر اس کے پاس کوئی جانور گدھا، بکری یا کوئی پرندہ لایا جاتا، تو وہ اسے اپنی شرمگاہ سے ملتی، کم ہی ہوتا کہ وہ کسی کو ملتی تو وہ زندہ رہتا (سخت تعفن اور جراثیم وغیرہ کی بنا پر بیمار ہو کر مر جاتا) پھر وہ باہر نکلتی تو اسے ایک مینگنی دی جاتی جسے وہ (اپنے آگے یا پیچھے) پھینکتی،

پھر اس کے بعد خوشبو وغیرہ جو وہ چاہتی استعمال کرتی۔

[٣٧٢٩] ٥٩-(١٤٨٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ، فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [راجع: ٣٧٢٥]

[3729] حمید بن نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے زینب بنت ام سلمہ ؓ سے سنا، انھوں نے کہا: ام حبیبہ ؓ کا کوئی انتہائی قریبی عزیز فوت ہوگیا۔ انھوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے ہلکا سا اپنے (رخسار اور) بازوؤں پر لگایا، اور کہا: میں اس لیے ایسا کر رہی ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ (کسی مرنے والے پر) تین دن سے زیادہ سوگ منائے، مگر خاوند پر چار مہینے دس دن (سوگ منائے۔)''

[٣٧٣٠] (١٤٨٧/١٤٨٨) وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا، وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٧٢٦]

[3730] زینب نے انھیں (حمید کو) اپنی والدہ (حضرت ام سلمہ ؓ) سے اور نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت زینب ؓ سے یا نبی ﷺ کی ازواج میں سے کسی سے یہی حدیث بیان کی۔

[٣٧٣١] ٦٠-(١٤٨٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَخَافُوا عَلٰى عَيْنِهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا - أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا - حَوْلًا، فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَّمَتْ بِبَعَرَةٍ فَخَرَجَتْ، أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا؟».

[3731] حمید بن نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے زینب بنت ام سلمہ ؓ سے سنا وہ اپنی والدہ سے حدیث بیان کر رہی تھیں کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا، انھیں اس کی آنکھ کے بارے میں (بیماری لاحق ہونے کا) خطرہ محسوس ہوا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے گھر کے بدترین حصے میں اپنے ٹاٹوں میں۔۔ یا فرمایا: اپنے بدترین ٹاٹوں میں اپنے گھر کے اندر۔۔ سال بھر رہتی، اس کے بعد جب کوئی کتا گزرتا تو وہ ایک لید پھینکتی اور باہر نکلتی تو کیا (اب) چار مہینے دس دن (صبر) نہیں (کرسکتی؟)''

[٣٧٣٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

[3732] معاذ بن معاذ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حمید بن نافع سے اکٹھی دو حدیثیں

نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ، وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرٰى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبُ، نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ.

بیان کیں، سرمہ لگانے کے بارے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور نبی ﷺ کی ازواج میں سے ایک اور بیوی کی حدیث، البتہ انھوں نے ان کا نام، زینب نہیں لیا...... (باقی حدیث) محمد بن جعفر کی (سابقہ) حدیث کی طرح (بیان کی۔)

[٣٧٣٣] ٦١-(١٤٨٨/١٤٨٦) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ: أَنَّ ابْنَةً لَّهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا».

[3733] حمید بن نافع سے روایت ہے کہ انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کر رہی تھیں، وہ دونوں یہ بتا رہی تھیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کی ایک بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا ہے، اس کی آنکھ میں تکلیف ہو گئی ہے وہ چاہتی ہے کہ اس میں سرمہ لگائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم میں سے کوئی عورت (پورا) سال گزرنے پر لید پھینکا کرتی تھی، اور یہ تو صرف چار مہینے دس دن ہیں۔''

[٣٧٣٤] ٦٢-(١٤٨٦) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَتٰى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، بِصُفْرَةٍ، فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا. وَقَالَتْ: كُنْتُ عَنْ هٰذَا غَنِيَّةً، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [راجع: ٣٧٢٥]

[3734] زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس (ان کے والد) ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو انھوں نے تیسرے دن زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے اپنے بازوؤں اور رخساروں پر ہلکا سا لگایا اور کہا: مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، (مگر) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ (کسی مرنے والے پر) تین دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے شوہر کے، وہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے۔''

[٣٧٣٥] ٦٣-(١٤٩٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ، أَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ - أَوْ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ - أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا».

[3735] لیث بن سعد نے نافع سے روایت کی کہ صفیہ بنت ابی عبید نے انھیں حضرت حفصہ ﷞ سے یا حضرت عائشہ ﷞ سے یا ان دونوں سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے۔یا فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتی ہے۔حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے سوا کسی بھی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔''

[٣٧٣٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، مِثْلَ رِوَايَتِهِ.

[3736] عبداللہ بن دینار نے نافع سے لیث کی حدیث کی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت بیان کی۔

[٣٧٣٧] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ، وَزَادَ: «فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا».

[3737] یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے نافع سے سنا، وہ صفیہ بنت ابوعبید سے حدیث بیان کررہے تھے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ حفصہ بنت عمر ﷞ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہی تھیں......جس طرح لیث اور ابن دینار کی حدیث ہے۔ اور یہ اضافہ کیا: ''وہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی۔''

[٣٧٣٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ.

[3738] ایوب اور عبیداللہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے صفیہ بنت ابی عبید سے، انھوں نے نبی ﷺ کی کسی ایک اہلیہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان (لیث بن سعد، عبداللہ بن دینار اور یحییٰ بن سعید) کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

[٣٧٣٩] ٦٥-(١٤٩١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا».

[3739] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے، جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے سوا کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔''

[٣٧٤٠] ٦٦-(٩٣٨) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا، إِلَّا - إِذَا طَهُرَتْ - نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ». [راجع: ٢١٦٦، ٢١٦٧]

[3740] ابن ادریس نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے، مگر خاوند پر، (اس پر) چار مہینے دس دن (سوگ منائے) نہ وہ عَصب کے خانہ دار کپڑے کے سوا کوئی رنگا ہوا کپڑا پہنے، نہ سرمہ لگائے، مگر (اس دوران میں) جب (حیض سے) پاک ہو تو معمولی سی قُسط یا اظفار (جیسی کوئی چیز) استعمال کر لے۔'' (یہ دونوں خوشبوئیں نہیں، صرف بدبو کو زائل کرنے والے بخور ہیں۔)

[٣٧٤١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: «عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا: نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ وَّأَظْفَارٍ».

[3741] عبداللہ بن نمیر اور یزید بن ہارون، دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور دونوں نے کہا: ''طہر کے آغاز میں تھوڑی سے قسط اور اظفار لگالے۔''

[٣٧٤٢] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ

[3742] ایوب نے حفصہ سے، انھوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں منع کیا جاتا تھا کہ ہم کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائیں۔ مگر خاوند پر، (اس پر) چار مہینے دس دن (سوگ ہے۔) نہ سرمہ لگائیں،

أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَّلَا نَكْتَحِلُ، وَلَا نَتَطَيَّبُ، وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا، وَّقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طُهْرِهَا، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَّحِيضِهَا، فِي نُبْذَةٍ مِّنْ قُسْطٍ وَّأَظْفَارٍ.

نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنیں، اور عورت کو اس کے طہر میں، جب ہم میں سے کوئی اپنے حیض سے غسل کر لے، اجازت دی گئی کہ وہ تھوڑی سی قسط اور اظفار استعمال کر لے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ

وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمْ

فَشَهَٰدَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَٰدَٰتٍۭ بِٱللَّهِ ۙ

إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ

''اور جو اپنی بیویوں پر عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی شخص کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کی چار گواہیاں دے کہ بلاشبہ وہ سچوں میں سے ہے۔''

(النور 6:24)

تعارف کتاب اللعان

اسلامی شریعت سے زیادہ مؤثر، متوازن اور مبنی برانصاف قانون بنانا ممکن نہیں۔ معاشرے اور خاندان کی پاکیزگی اور نسل کی حفاظت کے لیے اسلام نے زنا کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے اور اس کی حد انتہائی سخت رکھی ہے۔ یہ اتنی سخت ہے کہ اس کے صحیح نفاذ کی صورت میں معاشرہ زنا کی گندگی سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ سزا انتہائی سخت ہے اس لیے کسی کو یہ سزا صرف اسی وقت دی جا سکتی ہے جب چار مکمل طور پر قابل اعتماد (عدول) گواہ موجود ہوں۔ اگر زنا کا الزام لگانے والا چار عدول اور ثقہ گواہ پیش نہ کر سکے تو وہ خود حد قذف کا مستوجب ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا قانون ہے جس میں طرفین کو پابندیوں میں جکڑ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرماتے ہوئے خود ہمیشہ ہر پہلو سے اس قانون کے تقاضے پورے فرمائے۔ ایک عورت کے بارے میں آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ بظاہر اسلام لانے کے باوجود زنا سے باز نہیں آتی لیکن شہادتیں میسر نہ آتی تھیں۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو گواہیوں کے بغیر رجم کراتا تو اس عورت کو رجم کراتا۔'' (حدیث: 3758)

جب یہ قانون نافذ ہوا تو ایک بڑا مسئلہ یہ سامنے آیا کہ اگر کوئی خاوند اکیلا گھر میں داخل ہو اور اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ مصروفِ گناہ پائے تو کیا وہ چار گواہوں کا انتظام کرنے کے لیے انھیں اسی حالت میں چھوڑ کر باہر چلا جائے اور جب وہ انتظام کر کے آئے۔ پھر وہ دونوں سنبھل چکے ہوں تو اس صورت میں بے غیرت بن کر اپنے گھر کی اس گندگی پر خاموش رہے۔ اگر وہ یہ بات کھولے تو قذف کی سزا میں کوڑے کھائے۔ امام مسلم ؒ نے اس کتاب میں سب سے پہلے وہی احادیث پیش کی ہیں جو اس صورت حال کو واضح کرتی ہیں۔ عویمر عجلانی انصاری رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر میں اسی خرابی کا شک ہوا۔ انھوں نے اپنے قریبی عزیز عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اس سے باخبر کریں اور آپ سے رہنمائی حاصل کریں۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ کو کسی انسان کی طرف سے اپنی ہی بیوی کے بارے میں ایسی سوچ بہت ناگوار گزری۔ آپ نے کوئی ہدایات جاری نہ فرمائیں۔ مسئلہ اپنی جگہ موجود تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ النور کی آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا﴾ ''اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انھیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو'' (النور 4:24) کے حوالے سے آ کر ان الفاظ میں سوال کیا: یارسول اللہ! کیا یہ آیت اسی طرح اتری ہے؟ آگے بیوی کے حوالے سے خاوند کی غیرت کا مسئلہ اٹھایا۔ (مسند أحمد: 238/1) رسول اللہ ﷺ نے ان کے سوال کے جواب میں بھی فرمایا کہ وہ چار گواہ لائے۔ لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ردعمل کو ایک غیور انسان کا ردعمل قرار دیا

اور اپنی اور اللہ کی غیرت کا بھی حوالہ دیا، اس کی کچھ تفصیل اسی کتاب کی احادیث :3761 تا 3765 میں موجود ہے۔

پھر اسی عرصے میں یہ ہوا کہ ایک بدری صحابی ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ انھوں نے آکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر ایک شخص شریک بن سحماء کے ساتھ ملوث ہونے کا الزام لگا دیا۔ (حدیث: 3757) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ یہ بات بھی رسول اللہ ﷺ پر بہت گراں گزری۔ انصار ڈرے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہہ دی تھی۔ اب اس کے مطابق صورت حال پیش بھی آ گئی ہے۔ قرآن کا فیصلہ موجود ہے، اس لیے چار گواہ نہ ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ پر حد قذف لگائیں گے۔ ہلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مجھے اللہ پر یقین ہے وہ میرے لیے کوئی راستہ نکالے گا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے نظر آرہا ہے کہ یہ بات آپ کے لیے بہت گراں ثابت ہوئی ہے لیکن اللہ جانتا ہے میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی اور یہ آیت اتری: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهٰدَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ ﴾ ''اور جو اپنی بیویوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی شخص کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کی چار گواہیاں دے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی پھٹکار ہو۔ اور عورت سے مار یوں ٹلتی ہے کہ وہ اللہ کے نام کی چار گواہیاں دے کہ وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ اس پر اللہ کا غضب آئے اگر وہ شخص سچا ہے۔'' (النور 24:6-9) ہلال رضی اللہ عنہ نے بے ساختہ کہا: مجھے اپنے رب سے اسی کی امید تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیوی کو بلوایا اور دونوں میاں بیوی کو تلقین و نصیحت کے بعد نازل شدہ آیات کے مطابق علیحدہ علیحدہ قسمیں کھانے کو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ اگر شکل میں ہلال کی بجائے دوسرے شخص پر جائے گا تو پتہ چل جائے گا کہ وہ حقیقت میں اسی کا ہے۔'' یہی ہوا۔ بچہ شریک بن سحماء پر گیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے محض اسی بنیاد پر شریک کو سزا دینے کی کارروائی نہ فرمائی۔ پانچویں قسم کے الفاظ میں لعنت کا ذکر ہے اس لیے اس فیصلے کی ساری کارروائی کو لعان کا نام دیا گیا۔

اس اثناء میں عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ پر بھی گھر کی صورتِ حال واضح ہو گئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا کیس لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے قضیے کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہو چکی ہے۔'' آپ نے ان دونوں میاں بیوی کے درمیان بھی لعان کروا کر ان کا فیصلہ کر دیا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر اس عورت کو قطعی طلاق دے دی کہ اگر میں اسے گھر میں رکھوں گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا۔ یہ فطری ردِّعمل تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس سے یہ بات کہنی نہ پڑی۔ اس دن یہ طے ہو گیا کہ لعان کے بعد دونوں میاں بیوی میں نکاح کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت کو دیا ہوا حق مہر واپس نہیں لے سکتا۔ اگر لعان کے بعد بچہ ہو تو وہ ماں کی طرف منسوب ہوگا۔ یہ شریعت کے بے مثال توازن اور اعتدال کی ایک مثال ہے کہ تیسرا شخص جس پر عورت سے ملوث ہونے کا الزام ہے، لعان کے فیصلے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ چار قسموں کے باوجود اس کے حوالے سے چار گواہ موجود نہیں۔ وہ بھی قذف کا الزام نہیں لگا سکتا کیونکہ یہ میاں بیوی کے درمیان کا معاملہ تھا انھی کے درمیان نمٹ گیا۔ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو گیا۔

احادیث کی ترتیب الگ ہے لیکن اس تعارف کی روشنی میں اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٩- كِتَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

[٣٧٤٣] ١-(١٤٩٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ! لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَاسْئَلْ لِّي عَنْ ذٰلِكَ، يَا عَاصِمُ! رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَّا سَمِعَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ! مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ عَاصِمٌ لِّعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ! لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ

[3743] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ ابن شہاب سے روایت ہے، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: عاصم! آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے کیا وہ اسے قتل کر دے، اس پر تو تم اسے (قصاصاً) قتل کر دو گے یا پھر وہ کیا کرے؟ عاصم! میرے لیے اس مسئلے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیے۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے (غیر پیش آمدہ) مسائل کو ناپسند فرمایا اور ان کی مذمت کی، یہاں تک کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے جو بات سنی وہ انھیں بہت گراں گزری۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: عاصم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے عویمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تو میرے پاس بھلائی (کی بات) نہیں لایا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلے کو جس کے متعلق میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، ناپسند فرمایا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں رکوں گا یہاں تک کہ میں (خود) اس کے بارے میں

اللهِ ﷺ: «قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا».

آپ ﷺ سے دریافت کر لوں۔ چنانچہ عویمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کرے اور آپ (قصاصاً) اسے قتل کر دیں گے یا پھر وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے اور تمھاری بیوی کے بارے میں (قرآن) نازل ہو چکا ہے، تم جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔''

قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دونوں نے آپس میں لعان کیا، میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، جب وہ دونوں (لعان سے) فارغ ہوئے، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں نے (اب) اس کو اپنے پاس رکھا تو (گویا) میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی انھوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ [تِلْكَ] سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

ابن شہاب نے کہا: اس کے بعد یہی لعان کرنے والوں کا (شرعی) طریقہ ہو گیا۔

[٣٧٤٤] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ؛ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ، أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا، بَعْدُ، سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ. وَزَادَ فِيهِ: قَالَ سَهْلٌ: وَكَانَتْ حَامِلًا، فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ، ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللهُ لَهَا.

[3744] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، (کہا:) مجھے حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بنو عجلان میں سے عویمر انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آگے انھوں نے امام مالک کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، انھوں نے ان (ابن شہاب) کا یہ قول حدیث کے اندر شامل کر لیا: ''اس کے بعد خاوند کی بیوی سے جدائی لعان کرنے والوں کا (شرعی) طریقہ بن گئی۔'' اور انھوں نے یہ بھی اضافہ کیا: حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ عورت حاملہ تھی، اس کے بیٹے کو اس کی ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا، پھر یہ طریقہ جاری ہو گیا کہ اللہ کے فرض کردہ حصے کے بقدر وہ

(بیٹا) اس کا وارث بنے گا اور وہ (ماں) اس کی وارث بنے گی۔

[٣٧٤٥] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا: عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَزَادَ فِيهِ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ، وَّقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَّأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ».

[3745] ابن جریج نے کہا: مجھے ابن شہاب نے، بنوساعدہ کے فرد حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حوالے سے لعان کرنے والوں اور ان کے بارے میں جو طریقہ رائج ہے اس کے متعلق بتایا کہ انصار میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے؟...... آگے مکمل قصے سمیت حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: ان دونوں نے، میری موجودگی میں، مسجد میں لعان کیا اور انھوں نے حدیث میں (یہ بھی) کہا: رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر نبی ﷺ کی موجودگی ہی میں اس سے جدا ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان یہ تفریق ہی (شریعت کا حتمی طریقہ) ہے۔''

فائدہ: آپ ﷺ کے فرمان ''ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان یہ تفریق ہے'' کا مفہوم ہے کہ لعان ہی سے حتمی قطعی تفریق ہو جاتی ہے۔ حدیث:3748 میں صریح الفاظ ہیں: ''لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا'' ''تمھارا اس عورت پر کوئی اختیار نہیں۔'' مرد کی طرف سے طلاق ضروری نہیں اور قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہی قانون ہے۔

[٣٧٤٦] ٤-(١٤٩٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ: فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِّي، قَالَ: إِنَّهُ قَائِلٌ، فَسَمِعَ صَوْتِي، قَالَ: ابْنُ جُبَيْرٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَوَاللهِ! مَا

[3746] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے دورِ امارت میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا، کیا ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا؟ کہا: (اس وقت) مجھے معلوم نہ تھا کہ (جواب میں) کیا کہوں، چنانچہ میں مکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا، میں نے غلام سے کہا: میرے لیے اجازت طلب کرو۔ اس نے کہا: وہ دوپہر کی نیند لے رہے ہیں۔ (اسی دوران میں) انھوں نے میری آواز سن لی تو انھوں نے پوچھا: ابن جبیر ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔

جَاءَ بِكَ، هٰذِهِ السَّاعَةَ، إِلَّا حَاجَةٌ، فَدَخَلْتُ، فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً، مُتَوَسِّدٌ وِّسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ. قُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَلْمُتَلَاعِنَانِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! نَعَمْ، إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أَنْ لَّوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَّإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَنْ مِّثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ [النور:٦-٩] فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ، وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، قَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا. ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، قَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ. فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

انھوں نے کہا: اندر آجاؤ، اللہ کی قسم! تمھیں اس گھڑی کوئی ضرورت ہی (یہاں) لائی ہے۔ میں اندر داخل ہوا تو وہ ایک گدّے پر لیٹے ہوئے تھے اور کھجور کی چھال بھرے ہوئے ایک تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی: ابوعبدالرحمان! کیا لعان کرنے والوں کو آپس میں جدا کردیا جائے گا؟ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! ہاں، اس کے بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں (عویمر بن حارث عجلانی) نے سوال کیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے ہوئے پائے تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ بات کرے تو ایک بہت بڑے معاملے (قذف) کی بات کرے گا اور اگر وہ خاموش رہے تو اسی جیسے (ناقابلِ برداشت) معاملے میں خاموشی اختیار کرے گا۔ کہا: اس پر نبی ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا اور اسے کوئی جواب نہ دیا، پھر جب وہ اس (دن) کے بعد آپ کے پاس آیا تو کہنے لگا: میں نے جس کے بارے میں آپ سے سوال کیا تھا، اس میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں یہ آیات نازل کر دی تھیں: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ.....﴾ آپ نے اس کے سامنے ان کی تلاوت فرمائی، اسے وعظ اور نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔ اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا۔ پھر آپ نے اس (عورت) کو بلوایا۔ اسے وعظ اور نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔ اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! وہ (خاوند) جھوٹا ہے۔ اس پر آپ نے مرد سے (لعان کی) ابتدا کی، اس نے اللہ (کے نام) کی چار گواہیاں دیں کہ وہ سچوں

میں سے ہے اور پانچویں بار یہ (کہا) کہ اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر دوسری باری آپ نے عورت کو دی۔ تو اس نے اللہ (کے نام) کی چار گواہیاں دیں کہ وہ (خاوند) جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں بار یہ (کہا) کہ اگر وہ (خاوند) سچوں میں سے ہے، تو اس (عورت) پر اللہ کا غضب ہو۔ پھر آپ نے ان دونوں کو الگ کر دیا۔

فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں اور آیندہ آنے والی احادیث میں لعان کا مفصل طریقہ بیان کر دیا گیا ہے، یہ ضروری ہے کہ لعان ذمہ دار، بااختیار حاکم یا عدالت کے سامنے ہو۔ ② یہ بھی ضروری ہے کہ لعان سے پہلے دونوں کو وعظ و نصیحت کی جائے کہ جھوٹی قسم نہ کھائیں۔ ③ اس حدیث میں یہ بات بیان کر دی گئی ہے کہ جب تک عملاً واقعہ پیش نہ آیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے سوال کا جواب دینا پسند نہ فرمایا۔

[٣٧٤٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ: فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[3747] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے حدیث سنائی، کہا: میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا: مصعب بن زبیر کے زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا تو مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں کیا کہوں، چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، میں نے کہا: لعان کرنے والوں کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے، کیا ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے گا...... پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٣٧٤٨] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ- وَّاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَالِي؟

[3748] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے ہمیں حدیث بیان کی ۔۔ الفاظ یحییٰ کے ہیں، یحییٰ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے خبر دی جبکہ دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ۔۔ انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: "تم دونوں کا (اصل) حساب اللہ پر ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (اب) تمھارا اس (عورت) پر کوئی

قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا» قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

اختیار نہیں۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا مال؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے کوئی مال نہیں، اگر تم نے سچ بولا ہے تو یہ اس کے عوض ہے جو تم نے (اب تک) اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیے رکھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹ بولا ہے تو یہ (مال) تمھارے لیے اس کی نسبت بھی بعید تر ہے۔'' زہیر نے اپنی روایت میں کہا: ہمیں سفیان نے عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

[٣٧٤٩] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اَللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟».

[3749] حماد نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے دو افراد (میاں بیوی) کو ایک دوسرے سے جدا کیا اور فرمایا: ''اللہ (خوب) جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟''

[٣٧٥٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ؛ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللِّعَانِ؟ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3750] سفیان نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بعد انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند بیان کیا۔

[٣٧٥١] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ الْمُثَنَّى - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَمْ يُفَرِّقْ مُصْعَبٌ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، قَالَ سَعِيدٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ.

[3751] عزرہ نے سعید بن جبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا نہ کیا۔ سعید نے کہا: میں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے دو افراد (میاں بیوی) کو ایک دوسرے سے جدا کیا تھا۔

[٣٧٥٢] ٨-(١٤٩٤) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[3752] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا — اور الفاظ انھی کے ہیں — میں نے امام مالک سے پوچھا: کیا آپ سے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور بچے (کے نسب) کو اس کی ماں کے ساتھ ملا دیا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[٣٧٥٣] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

[3753] ابواسامہ اور عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

[٣٧٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3754] یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[٣٧٥٥] ١٠-(١٤٩٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: إِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُّمُوهُ، أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ، وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ. وَاللهِ! لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُّمُوهُ،

[3755] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم جمعے کی رات مسجد میں تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے اور بات کرے تو آپ لوگ اسے (قذف کے) کوڑے لگاؤ گے، یا اسے قتل کر دے تو آپ لوگ اسے (قصاصاً) قتل کر دو گے۔ اور اگر وہ خاموش رہے تو غیظ و غضب (کی کیفیت) پر خاموش رہے گا (جو نا قابلِ برداشت ہے۔) اللہ کی قسم! میں ہر صورت اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کروں گا، جب دوسرا دن ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا: اگر کوئی آدمی

أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ، أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ. فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! افْتَحْ» وَجَعَلَ يَدْعُو، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمْ﴾، هٰذِهِ الْآيَاتُ [النور: ٦-٩]، فَابْتُلِيَ بِهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَلَاعَنَا، فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْ» فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ، فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ: «لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا» فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بولے تو آپ اسے (قذف کے) کوڑے لگائیں گے، یا اسے قتل کر دے تو آپ اسے (قصاص میں) قتل کر دیں گے، اگر وہ خاموش رہے تو غیظ وغضب (کے بھڑکتے الاؤ) پر خاموش رہے گا۔ اس پر آپ نے کہا: ''اے اللہ! (اس عقدے کو) کھول دے۔'' آپ مسلسل دعا فرماتے رہے (پھر حضرت ہلال بن امیہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ نے اور زیادہ الحاح سے دعا فرمائی) تو لعان کی آیت نازل ہوئی: ''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے اپنے علاوہ ان کا کوئی گواہ نہ ہو......'' (پہلے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی نے لعان کیا، پھر) لوگوں میں سے وہی آدمی (جس نے آکر اس حوالے سے سوال کیا تھا) اس میں مبتلا ہوا، تو وہ اور اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان دونوں نے باہم لعان کیا، مرد نے اللہ (کے نام) کی چار شہادتیں دیں (قسمیں کھائیں) کہ وہ سچوں میں سے ہے، پھر پانچویں مرتبہ اس نے لعنت بھیجی کہ اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو، پھر اس کے بعد وہ لعان کرنے لگی، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''رکو'' (جھوٹی قسم نہ کھاؤ، لعنت کی سزاوار نہ بنو) تو اس نے انکار کر دیا اور لعان کیا، جب وہ دونوں پیٹھ پھیر کر مڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوسکتا ہے وہ سیاہ فام رنگ گھنگھریالے بالوں والے بچے کو جنم دے'' تو (واقعی) اس نے سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والے بچے کو جنم دیا۔

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں اختصار کے ساتھ یہ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے رُکنے کو کہا تاکہ وہ عواقب (انجام) پر اچھی طرح غور کر لے۔ بخاری اور ابوداود میں تفصیل ہے کہ وہ عورت ہکلائی اور رکی، صحابہ کرام سمجھے کہ وہ قسم نہیں کھائے گی۔ لیکن وہ بڑبڑائی کہ میں باقی ساری مدت کے لیے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی پھر اس نے قسم کھا لی۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ کی کتاب کا فیصلہ نہ آچکا ہوتا تو اس کے اور میرے درمیان بڑا واقعہ (رجم) ہوتا۔'' (صحيح البخاري، حديث: 671، سنن أبي داود، حديث: 2254) آپ ﷺ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا خاوند سچا ہے اور وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ اس لیے آپ نے یہ

بھی فرمایا کہ غالباً یہ اس آدمی کی شکل کا بچہ جنے گی جس کے حوالے سے اس پر الزام لگایا گیا ہے۔ ② اللہ کی کتاب کا فیصلہ یہی ہے کہ چار گواہ نہیں ہیں تو دونوں چار چار قسمیں اور ایک ایک بار لعنت کی بات کریں گے۔ اس فیصلے سے انحراف نہیں ہوسکتا چاہے قرائن موجود ہوں اور چاہے بچے کی پیدائش کے بعد شکل وصورت سے یا کسی اور ذریعے (مثلاً DNA) سے کوئی ایک فریق جھوٹا ثابت ہو جائے۔

[٣٧٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3756] عیسیٰ بن یونس اور عبدہ بن سلیمان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[٣٧٥٧] ١١-(١٤٩٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَأَنَا أُرٰى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا. فَقَالَ: إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ، وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَلَاعَنَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ» قَالَ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ.

[3757] محمد (بن سیرین) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اور میرا خیال تھا کہ ان کو اس کے بارے میں علم ہے، انھوں نے کہا: ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ (ملوث ہونے کا) الزام لگایا۔ وہ (شریک) ماں کی طرف سے براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا اور وہ (ہلال رضی اللہ عنہ) پہلا آدمی تھا جس نے اسلام میں لعان کیا، کہا: اس نے عورت سے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اس (عورت) پر نگاہ رکھنا، اگر تو اس نے سفید رنگ کے، سیدھے بالوں اور بیمار آنکھوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے سرمئی آنکھوں، گھنگریالے بالوں اور باریک پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔'' (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھے خبر دی گئی کہ اس عورت نے سرمئی آنکھوں، گھنگریالے بالوں اور باریک پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا۔

[٣٧٥٨] ١٢-(١٤٩٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

[3758] لیث نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا:

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ، خَدْلًا، آدَمَ، كَثِيرَ اللَّحْمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! بَيِّنْ» فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ؟» فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں لعان کا تذکرہ کیا گیا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کوئی بات کہی، پھر وہ چلے گئے، تو ان کے پاس ان کی قوم کا ایک آدمی شکایت لے کر آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پایا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس مسئلے میں محض اپنی بات کی وجہ سے مبتلا ہوا ہوں، چنانچہ وہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اس نے آپ کو اس آدمی کے بارے میں بتایا جسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا اور وہ (تہمت لگانے والا) آدمی زرد رنگت، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا، اور جس کے متعلق اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے وہ بھری پنڈلیوں، گندمی رنگ اور زیادہ گوشت والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! (معاملہ) واضح فرما۔'' تو اس عورت نے (بعدازاں جب بچے کو جنم دیا تو) اس آدمی کے مشابہ بچے کو جنم دیا جس کا اس کے خاوند نے ذکر کیا تھا کہ اسے اس نے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان لعان کروایا تھا۔ مجلس میں ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو بغیر دلیل کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا''؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، وہ عورت اسلام میں (داخل ہو جانے کے باوجود) علانیہ برائی (زنا) کرتی تھی۔ (لیکن مکمل گواہیاں دستیاب نہ ہوتی تھیں۔)

[٣٧٥٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ

[3759] سلیمان بن بلال نے مجھے یحییٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو لعان کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا...... آگے لیث کی حدیث کے

الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَزَادَ فِيهِ، بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ، قَالَ: جَعْدًا قَطَطًا.

مانند ہے اور انھوں نے ''زیادہ گوشت والا'' کے الفاظ کے بعد یہ اضافہ کیا، کہا: ''بہت زیادہ اور گھنگریالے بالوں والا۔''

فائدہ: یہ عویمر رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کا واقعہ ہے جبکہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی سابقہ بیوی نے جس بچے کو جنم دیا تھا اس کی پنڈلیاں پتلی تھیں۔ مشابہت معلوم کرنے کے لیے بال، بالوں کا رنگ، اعضاء خصوصاً پنڈلیوں کی ساخت بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔

[٣٧٦٠] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ: أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا؟» فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

[3760] عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ عمرو کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی، انھوں نے کہا: عبداللہ بن شداد نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دو لعان کرنے والوں کا تذکرہ ہوا تو ابن شداد نے پوچھا: کیا یہی دونوں تھے جن کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو بغیر دلیل کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، وہ عورت علانیہ (برائی) کرتی تھی، ابن ابی عمر نے قاسم بن محمد سے بیان کردہ اپنی روایت میں کہا کہ انھوں (قاسم) نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔

[٣٧٦١] ١٤-(١٤٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» قَالَ سَعْدٌ: بَلَى، وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ».

[3761] عبدالعزیز نے ہمیں سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (صالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اس آدمی کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت بخشی، کیوں نہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(لوگو!) جو بات تمھارا سردار کہہ رہا ہے، اس کو سنو۔''

[٣٧٦٢] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

[3762] امام مالک نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (صالح) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، أَأُمْهِلُهُ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

روایت کی کہ سعد بن عباده رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا چار گواہ لانے تک اسے مہلت دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (یہ آیتِ لعان اترنے سے پہلے کا فرمان ہے۔)

[٣٧٦٣] ١٦-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا، لَمْ أَمَسَّهُ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ» قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْمَعُوا إِلٰى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، إِنَّهُ لَغَيُورٌ، وَّأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي».

[3763] سلیمان بن بلال سے روایت ہے، کہا: مجھے سہیل نے اپنے والد (صالح) کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو میں اسے ہاتھ نہ لگاؤں حتی کہ چار گواہ پیش کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں تو اسے اس سے پہلے ہی تلوار کا نشانہ بناؤں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(لوگو!) جو تمھارا سردار کہہ رہا ہے اس بات کو سنو! بلاشبہ وہ غیرت والا ہے، میں اس سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔''

[٣٧٦٤] ١٧-(١٤٩٩) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ - كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ عَنْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ فَوَاللهِ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي، مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ؛ مِنْ أَجْلِ

[3764] ابوعوانہ نے ہمیں عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ۔۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ۔۔ وراد سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اسے تلوار کو اس سے موڑے بغیر (دھار کو دوسری طرف کیے بغیر سیدھی تلوار) ماروں گا، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔ اللہ نے غیرت کی وجہ سے ہی ان تمام فواحش کو، ان میں سے جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں سب کو حرام ٹھہرایا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی شخص غیور نہیں۔ اور اللہ سے زیادہ کسی شخص کو معذرت پسند

ذٰلِكَ بَعَثَ اللهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ».

نہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے رسول بھیجے ہیں۔ اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں، اسی لیے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔''

[٣٧٦٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: غَيْرَ مُصْفِحٍ، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْهُ.

[3765] زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے ''موڑے بغیر'' کہا، اس کے ساتھ ''اس سے'' نہیں کہا۔

[٣٧٦٦] ١٨-(١٥٠٠) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَّكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟» قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: «فَأَنّٰى أَتَاهَا ذَاكَ؟» قَالَ: عَسٰى أَنْ يَّكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: «وَهٰذَا عَسٰى أَنْ يَّكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ».

[3766] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنوفزارہ کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی، میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارے اپنے کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیا ہیں؟'' اس نے عرض کی: سرخ۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے کہا: (جی ہاں) ان میں خاکستری رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''وہ ان میں کہاں سے آ گئے؟'' اس نے عرض کی: ممکن ہے اسے (ننھیال یا ددھیال کی) کسی رگ (Gene) نے (اپنی طرف) کھینچ لیا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''اس بچے کو بھی ممکن ہے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔''

[٣٧٦٧] ١٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، غَيْرَ أَنَّ فِي

[3767] معمر اور ابن ابی ذئب دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کے ہم معنی حدیث روایت کی، البتہ معمر کی حدیث میں ہے، اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے، اور وہ اس وقت اسے اپنا نہ ماننے کی طرف اشارہ کر رہا تھا اور حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا کہ آپ ﷺ نے اسے اس بچے کو اپنا نہ ماننے کی اجازت نہ دی۔

حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ، وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ، وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ.

[٣٧٦٨] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَنَّى هُوَ؟» قَالَ: لَعَلَّهُ، يَا رَسُولَ اللهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَهٰذَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ».

[3768] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے، اور میں نے اس (کو اپنانے) سے انکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تمھارے کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیا ہیں؟'' اس نے عرض کی: سرخ۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کہاں سے آیا؟'' کہنے لگا: اللہ کے رسول! ممکن ہے اسے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اور یہ (بچہ) شاید اسے بھی اس کی کسی رگ نے (اپنی طرف) کھینچ لیا ہو۔''

[٣٧٦٩] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[3769] عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے...... ان (سفیان، معمر، ابن ابی ذئب اور یونس) کی حدیث کی طرح۔

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہو گیا کہ محض ظاہری مشابہت، خصوصاً چہرے کی رنگت وغیرہ کی بنا پر یہ فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ وہ جس کے گھر میں پیدا ہوا ہے اس کا نہیں، بسا اوقات مشابہت ددھیال یا ننھیال کے کسی بھی دور نزدیک کے فرد کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ موجودہ سائنس ''جین'' کے حوالے سے اس کی اچھی طرح وضاحت کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے اس وقت بڑے حکیمانہ طریقے سے اس اعرابی کو یہ بات سمجھا دی۔ آپ کے سمجھانے کے انداز پر ساری دنیا کی فصاحت و بلاغت قربان!

تعارف کتاب العتق

بعثت نبوی ﷺ کے وقت پوری دنیا میں غلامی مروج تھی۔ موجودہ انسانی معلومات کے مطابق اسلام سے پہلے نہ کسی مذہب نے اس کے خاتمے کی طرف توجہ کی، نہ غلاموں کے انسانی حقوق کے بارے میں کوئی ہدایات دیں۔

اسلام نے سب سے پہلے یہ حکم جاری کیا کہ کسی بھی آزاد کو غلام نہیں بنایا جاسکتا۔ اس وقت تک جنگ میں مغلوب ہونے والوں کو نئے نظام اور نئے معاشرے میں جذب کرنے کا یہی طریقہ رائج تھا کہ ان کو غلام بنالیا جائے۔ اسلام کے مخالفین نے اسلام کے خلاف یک طرفہ طور پر شدید جارحیت شروع کر رکھی تھی اور وہ قیدیوں کو غلام بنانے کے دستور پر عمل پیرا تھے، بلکہ ساری دنیا اسی پر عمل پیرا تھی۔ اس لیے اسلام، اس صورت حال کو ختم کرنے کے لیے فوری طور پر یہ فیصلہ نہیں کرسکتا تھا کہ مسلمان جنگی قیدیوں کو غلام نہ بنائیں اور یک طرفہ مسلمانوں ہی کو غلام بنایا جاتا رہے۔ مسلمانوں کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ صورتِ حال کے مطابق حکومت اس بات کا فیصلہ کرے کہ کن مفتوحین کو غلام بنانا ہے اور کن کو نہیں بنانا۔ اس کے بعد اسلام نے غلاموں کی آزادی کی ہر امکانی صورت پیدا کرنے کے لیے بہت سے گناہوں کے کفارے عتق (غلاموں کی آزادی) کی صورت میں مقرر کیے۔ اس فضیلت کو انتہائی نمایاں کیا۔ غلام یا کنیز مکاتبت کرنا چاہے، یعنی کما کر قسطوں میں اپنی قیمت ادا کر کے آزادی حاصل کرنا چاہے، تو مالکوں کے لیے لازمی قرار دیا کہ وہ اس پیشکش کو قبول کریں۔ امام مسلم ؒ نے کتاب العتق کا آغاز جس حدیث سے کیا ہے اس میں بھی اسی بات کا اہتمام نمایاں نظر آتا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو انسانوں کی غلامی سے آزادی کی سبیل نکالی جائے۔

جو غلام کو آزاد کرتا تھا، اس کے ساتھ سابقہ غلام یا کنیز کا خاندان جیسا ایک تعلق ہوتا تھا جسے موالاۃ کہا جاتا تھا۔ اس کے تحت سابقہ غلام کو شناخت بھی ملتی تھی اور حمایت اور حفاظت بھی۔ وہ بھی ضرورت کے وقت سابقہ مالکوں کے ساتھ تعاون کرتا تھا اور ان کے کام آتا تھا۔ موالات کے ضوابط بھی اس طرح مقرر کیے گئے کہ آزادی کا راستہ پیچیدگیوں سے پاک اور آسان ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر کسی غلام کی مکاتبت ہو چکی ہو اور کوئی شخص یکمشت اس کی قیمت مالکوں کو ادا کر کے اسے آزاد کرنا چاہے تو سابقہ مالک اپنے لیے موالات کا مطالبہ کر کے آزادی کا راستہ نہیں روک سکتا۔

کنیز اگر کسی غلام سے بیاہی ہوئی ہے اور صرف اسی کو آزادی حاصل ہو جاتی ہے تو اسے ایک آزاد انسان کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے تمام حقوق حاصل ہو جائیں گے حتی کہ غلام کے ساتھ نکاح کو برقرار رکھنا بھی اس کی اپنی صوابدید پر مبنی ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے ضمانت دی ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے کسی کو غلامی کے بندھن سے نکال کر آزاد کرنا ایک مومن کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے۔ مختصر سی کتاب العتق ان تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

٢٠ - كِتَابُ الْعِتْقِ

غلامی سے آزادی کا بیان

(المعجم ٠٠٠) - (بَابٌ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ)(التحفة ١)

باب: جس نے کسی غلام کی ملکیت میں سے اپنا حصہ آزاد کیا

[٣٧٧٠] ١-(١٥٠١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، فَأُعْطِيَ شُرَكَاءُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». [انظر: ٤٣٢٥]

[3770] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے امام مالک کو (حدیث سناتے ہوئے) کہا: آپ کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی (مشترکہ) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا، اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے، تو اس کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی۔ اور اس کے شریکوں کو ان کے حصے دیے جائیں گے اور غلام (مکمل طور پر) اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا، ورنہ (اگر اس کے پاس بقیہ حصے کی قیمت ادا کرنے کی سکت نہ ہو تو) اس میں سے جتنا حصہ آزاد ہو گیا وہ اس کی طرف سے آزاد رہے گا۔''

[٣٧٧١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح:

[3771] لیث بن سعد، جریر بن حازم، ایوب، عبیداللہ، یحییٰ بن سعید، اسماعیل بن امیہ، اسامہ اور ابن ابی ذئب ان سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے امام مالک کی نافع سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ.

فائدہ: اسلام میں غلام کی آزادی کو باقی سب مالکوں کے مفاد پر فوقیت دی گئی۔ اگر ایک شریک، چاہے وہ نصف سے کم کا مالک ہو، اس غلام کو آزاد کرنا چاہے تو اس کے فیصلے کے ساتھ ہی غلام کی منصفانہ قیمت لگا کر باقی شرکاء (چاہے وہ آزاد کرنے کا فیصلہ نہ بھی کریں، ان) کو ان کے حصے ادا کر دیے جائیں گے اور وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو تو جو اس کے حصے کی نسبت ہے، اتنا وہ غلام آزاد ہو گا اور اسی نسبت سے آزادی کے فوائد حاصل کرے گا۔

(المعجم ١) - (بَابُ ذِكْرِ سِعَايَةِ الْعَبْدِ) (التحفة ٢)

باب: 1- غلام کو آزادی کی قیمت ادا کرنے کے لیے جدوجہد (کام وغیرہ) کرنے کا موقع دینا

[٣٧٧٢] ٢-(١٥٠٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ: «يَضْمَنُ». [انظر: ٤٣٣١]

[3772] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے دو آدمیوں کے مشترکہ غلام کے بارے میں فرمایا، جن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اگر وہ مالدار ہے تو) وہ (دوسرے کا) ضامن ہو گا۔''

فوائد و مسائل: ① اپنا حصہ آزاد کرنے والا اس دوسرے شریک کے حصے کی قیمت کی ادائیگی کا ضامن ہو گا۔ یہ انصاف کا

تقاضا ہے کہ دوسرے شریک کا حق ضائع ہونے کا خدشہ ختم ہو جائے اور وہ غلام کی آزادی کی مخالفت نہ کرے۔ (2) اگر غلام کی قیمت کا بقیہ حصہ کسی اور طرح ادا نہیں ہو سکتا تو اس کے لیے آزادی حاصل کرنے کا ایک طریقہ سعایہ ہے۔ سعایہ سے مراد یہ ہے کہ غلام کی قیمت کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد قیمت کے باقی حصے کے عوض اس غلام سے کام کرالیا جائے۔ بقیہ حصے کا مالک منصفانہ اجرت کے حساب سے کام کرالے یا غلام کو کسی اور کے ہاں کام کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ وہ بقیہ حصے کی قیمت ادا کر سکے جس طرح اگلی حدیث میں آیا ہے۔ اس حوالے سے غلام پر سختی نہ کی جائے نہ ایسا کام کرایا جائے جو اس کی طاقت میں نہ ہو، نہ اس کی اجازت میں کمی کی جائے اور نہ ہی بقیہ حصے کا مالک اپنے حصے کی نسبت زیادہ وقت کے لیے اس سے خدمت لے۔ اسے سہولت دی جائے کہ وہ مالک کے حصے کی خدمت کے بعد اپنی آزادی کے لیے کام کر سکے۔

[٣٧٧٣] ٣-(١٥٠٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

[انظر: ٤٣٣٢]

[3773] اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں ابن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا، اگر اس کے پاس مال ہے تو اس (غلام کے باقی حصے) کی آزادی اسی کے مال میں سے ہو گی اور اگر اس کے پاس مال نہیں تو (آزادی دلانے کے لیے) کسی مشقت میں ڈالے بغیر غلام سے کام کروایا جائے گا۔''

[٣٧٧٤] ٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: «إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ، غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

[3774] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور یہ اضافہ کیا: ''اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو اس کے لیے غلام کی منصفانہ قیمت لگوائی جائے گی، پھر اس (غلام) کو مشقت میں ڈالے بغیر اس شخص کے حصے کے بقدر جس نے (اپنا حصہ) آزاد نہیں کیا اس (غلام) سے کام کروایا جائے گا۔'' (اس طرح وہ کما کر اپنی آزادی حاصل کر لے گا۔)

[٣٧٧٥] (...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ: قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ.

[3775] جریر بن حازم نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ اسی سند کے ساتھ ابن ابی عروبہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کر رہے تھے..... اور انھوں نے حدیث میں یہ کہا: ''اس کے لیے منصفانہ قیمت لگوائی جائے گی۔''

(المعجم٢) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)(التحفة٣)

باب:2-ولاء کا حق اسی کا ہے جس نے آزاد کیا

[٣٧٧٦] ٥-(١٥٠٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلٰى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[3776] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے ایک لونڈی خرید کر اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کے مالکوں نے کہا: ہم اس شرط پر یہ کنیز آپ کو بیچیں گے کہ اس کا حقِ ولاء ہمارا ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ (شرط) تمھیں (اس کو خرید کر آزاد کرنے سے) نہ روکے (اس کنیز کو ضرور آزادی ملنی چاہیے) بلاشبہ ولاء کا حق اسی کا ہے جس نے (غلام یا کنیز کو) آزاد کیا۔''

[٣٧٧٧] ٦-(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: اِرْجِعِي إِلٰى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ، وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي، فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ، وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِبْتَاعِي فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ أُنَاسٍ يَّشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِي

[3777] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے روایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ بریرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ وہ ان سے اپنی مکاتبت (قیمت ادا کر کے آزادی کا معاہدہ کرنے) کے سلسلے میں مدد مانگ رہی تھی، اس نے اپنی مکاتبت کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ پسند کریں کہ میں تمھاری مکاتبت کی رقم ادا کروں اور تمھارا حقِ ولاء میرے لیے ہو، تو میں (تمھاری قیمت کی ادائیگی) کر دوں گی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے مالکوں سے کہی تو انھوں نے انکار کر دیا، اور کہا: اگر وہ تمھارے ساتھ نیکی کرنا چاہتی ہیں تو کریں، لیکن تمھاری ولاء کا حق ہمارا ہی ہوگا۔ اس پر انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''تم خرید لو اور آزاد کر دو، کیونکہ ولاء کا حق اسی کا ہے

كِتَابِ اللهِ، فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ».

جس نے آزاد کیا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ (منبر پر) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوا ہے وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب (کی تعلیمات) میں نہیں۔ جس نے ایسی شرط رکھی جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اسے اس کا کوئی حق نہیں چاہے وہ سو مرتبہ شرط رکھ لے۔ اللہ کی شرط زیادہ حق رکھتی ہے اور وہی زیادہ مضبوط ہے۔''

فوائد ومسائل: ① قرآن مجید حقوق کی پاسداری کا حکم دیتا ہے۔ جس شخص نے غلام یا کنیز کی قیمت ادا کی، آزاد کرتے ہوئے وہ اس قیمت کا ایثار کر رہا ہے۔ ولاء کا حق اسی کا ہے۔ کسی بھی صورتِ حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، شرطیں وغیرہ لگا کر اسے اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ بریرہ ؓ کو بیچنے والے جب اس کی پوری قیمت کر لیں گے تو ان کا کوئی حق باقی نہیں رہ جائے گا۔ ② یہ ''بیع وشرط'' کا معاملہ ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ اصول یہ ہے کہ اگر شرط ارکانِ بیع سے خارج ہے تو بیع جائز ہوگی، شرط فاسد ہوگی اور اگر شرط ارکانِ بیع میں سے کسی میں خلل انداز ہو تو بیع اور شرط دونوں باطل ہوں گے۔

[٣٧٧٨] ٧-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ، فَقَالَتْ: يَا عَائِشَةُ! إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِي كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ، بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَزَادَ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا، اِبْتَاعِي وَأَعْتِقِي»، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ».

[3778] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: عائشہ! میں نے اپنے مالکوں سے 9 اوقیہ پر مکاتبت (قیمت کی ادائیگی پر آزاد ہو جانے کا معاہدہ) کیا ہے، ہر سال میں ایک اوقیہ (40 درہم ادا کرنا) ہے، آگے لیث کی حدیث کے ہم معنی ہے اور (اس میں) یہ اضافہ کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں ان کی یہ بات (بریرہ کو آزاد کرنے سے) نہ روکے۔ اسے خرید و اور آزاد کر دو۔'' اور (یونس نے) حدیث میں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد!'' (خطبہ دیا جس میں شرط والی بات ارشاد فرمائی۔)

[٣٧٧٩] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: إِنَّ أَهْلِي

[3779] ابو اسامہ نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی، انھوں نے کہا: بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: میرے مالکوں نے میرے ساتھ 9 سالوں میں 9

كَاتَبُونِي عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ، فِي كُلِّ سَنَةٍ وُقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقُلْتُ لَهَا: إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّأُعْتِقَكِ، وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي، فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ. قَالَتْ: فَانْتَهَرْتُهَا، فَقَالَتْ: لَاهَاءَ اللهِ إِذًا، قَالَتْ: فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ» فَفَعَلْتُ، قَالَتْ: ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشِيَّةً، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَّإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، كِتَابُ اللهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ، مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ: أَعْتِقْ فُلَانًا وَّالْوَلَاءُ لِي، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

اوقیہ (کی ادائیگی) کے بدلے مکاتبت کی ہے۔ ہر سال میں ایک اوقیہ (ادا کرنا) ہے۔ میری مدد کریں۔ میں نے اس سے کہا: اگر تمھارے مالک چاہیں کہ میں انھیں یکمشت گن دوں اور تمھیں آزاد کر دوں اور ولاء کا حق میرا ہو، تو میں ایسا کر لوں گی۔ اس نے یہ بات اپنے مالکوں سے کی تو انھوں نے (اسے ماننے سے) انکار کیا الّا یہ کہ حقِ ولاء ان کا ہو۔ اس کے بعد وہ میرے پاس آئی اور یہ بات مجھے بتائی۔ کہا: تو میں نے اس پر برہمی کا اظہار کیا، اور کہا: اللہ کی قسم! پھر ایسا نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی تو مجھ سے پوچھا، میں نے آپ کو (پوری) بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے خریدو اور آزاد کر دو، ان کے لیے ولاء کی شرط رکھ لو، کیونکہ (اصل میں تو) ولاء کا حق اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔'' میں نے ایسا ہی کیا۔ کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے شام کے وقت خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا جو اس کے شایانِ شان تھی بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں (جائز) نہیں۔ جو بھی شرط اللہ کی کتاب میں (روا) نہیں، وہ باطل ہے، چاہے وہ سو شرطیں ہوں، اللہ کی کتاب ہی سب سے سچی اور اللہ کی شرط سب سے مضبوط ہے۔ تم میں سے بعض لوگوں کو کیا ہوا ہے، ان میں سے کوئی کہتا ہے: فلاں کو آزاد تم کرو اور حقِ ولاء میرا ہوگا۔ (حالانکہ) ولاء کا حق اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔''

[٣٧٨٠] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، غَيْرَ أَنَّ فِي

[3780] ابن نمیر، وکیع اور جریر سب نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، لیکن جریر کی حدیث میں ہے، کہا: اس (بریرہ ؓ) کا شوہر غلام تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے (شادی برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں) اختیار دیا تو اس نے خود کو (نکاح کی بندش سے بھی آزاد دیکھنا) پسند کیا۔ اگر اس کا شوہر آزاد

حَدِيثِ جَرِيرٍ: قَالَ: وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ: «أَمَّا بَعْدُ».

ہوتا تو آپ اسے یہ اختیار نہ دیتے، اور ان کی حدیث میں امابعد کے الفاظ نہیں ہیں۔ (یہ الفاظ خطبے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔)

[٣٧٨١] ١٠-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَّبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ» قَالَتْ: وَعُتِقَتْ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا: قَالَتْ: وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَّهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ، فَكُلُوهُ».

[3781] ہشام بن عروہ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: بریرہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں تین فیصلے ہوئے: اس کے مالکوں نے چاہا کہ اسے بیچ دیں اور اس کے حقِ ولاء کو (اپنے لیے) مشروط کر دیں، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اسے خریدو اور آزاد کر دو، کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جس نے آزاد کیا۔'' (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: وہ آزاد ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا، اس نے اپنی ذات (کو آزاد رکھنے) کا انتخاب کیا۔ (حضرت عائشہ نے) کہا: لوگ اس پر صدقہ کرتے تھے اور وہ (اس میں سے کچھ) ہمیں ہدیہ کرتی تھی، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس پر صدقہ ہے اور تم لوگوں کے لیے ہدیہ ہے، لہٰذا اسے کھالیا کرو۔''

[٣٧٨٢] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ» وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا، وَّأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ؟» قَالَتْ عَائِشَةُ: تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ

[3782] سماک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو انصار کے لوگوں سے خریدا، انھوں نے ولاء کی شرط لگائی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء (کا حق) اسی کے لیے ہے جس نے (آزادی کی) نعمت کا اہتمام کیا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا جبکہ اس کا شوہر غلام تھا۔ اور اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ہمارے لیے اس گوشت سے (سالن) تیار کرتیں؟'' حضرت عائشہ نے کہا: یہ (گوشت) بریرہ پر صدقہ کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے

وَّلَنَا هَدِيَّةٌ».

صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔"

[۳۷۸۳] ۱۲-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمٌ، فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: هٰذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَّهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ»، وَخُيِّرَتْ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي.

[3783] ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے قاسم سے سنا، وہ حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کررہے تھے کہ انھوں نے بریرہ ؓ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا تو ان لوگوں (مالکوں) نے اس کی ولاء کی شرط لگادی۔ عائشہ ؓ نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: "اسے خریدو اور آزاد کردو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔" رسول اللہ ﷺ کے لیے (بریرہ ؓ کی طرف سے) گوشت کا ہدیہ بھیجا گیا تو انھوں (گھر والوں) نے نبی ﷺ سے عرض کی: یہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے، آپ نے فرمایا: "وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔" اور اسے اختیار دیا گیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا: اس کا شوہر آزاد تھا۔ شعبہ نے کہا: میں نے پھر سے اس کے شوہر کے بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نہیں جانتا (وہ آزاد تھا یا غلام۔ شک کے بغیر، یقین کے ساتھ کی گئی روایت یہی ہے کہ وہ غلام تھا۔)

[۳۷۸٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3784] ابوداود نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[۳۷۸٥] ۱۳-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو هِشَامٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

[3785] عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بریرہ ؓ کا شوہر غلام تھا۔

[٣٧٨٦] ١٤ -(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: خُيِّرَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حِينَ عَتَقَتْ، وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ، فَدَعَا بِطَعَامٍ، فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِّنْ أُدْمِ الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيهَا لَحْمٌ؟» فَقَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُّطْعِمَكَ مِنْهُ، فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّ هُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ»، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[3786] ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: بریرہ ؓ کے معاملے میں تین سنتیں (متعین) ہوئیں: جب وہ آزاد ہوئی تو اس کے شوہر کے حوالے سے اسے اختیار دیا گیا۔ اسے گوشت کا ہدیہ بھیجا گیا، رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو ہنڈیا چولھے پر تھی، آپ نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کو روٹی اور گھر کے سالنوں میں سے ایک سالن پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے آگ پر چڑھی ہنڈیا نہیں دیکھی جس میں گوشت تھا؟'' گھر والوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! وہ گوشت بریرہ ؓ پر صدقہ کیا گیا تھا تو ہمیں اچھا نہ لگا کہ ہم آپ کو اس میں سے کھلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس پر صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔'' نبی ﷺ نے اسی (بریرہ ؓ) کے بارے میں فرمایا تھا: ''حقِ ولاء اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔''

[٣٧٨٧] ١٥ -(١٥٠٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا، فَأَبٰى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[3787] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے چاہا کہ ایک لونڈی خرید کر آزاد کریں تو اس کے مالکوں نے (اسے بیچنے سے) انکار کیا، الا یہ کہ حقِ ولاء ان کا ہو۔ حضرت عائشہ ؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: ''یہ شرط تمھیں (نیکی سے) نہ روکے، کیونکہ حق ولاء اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔''

فوائد ومسائل: ① کسی کو صدقہ ملے تو اس کی ملکیت میں آنے کے بعد وہ اسے چاہے تو خود استعمال کرے، چاہے بیچ دے، چاہے تو کسی کو ہدیہ کر دے اور چاہے تو آگے صدقہ کر دے۔ کوئی چیز ایک بار صدقہ کیے جانے کے بعد ہمیشہ صدقہ نہیں رہتی۔ جس طرح لینے والے نے آگے تصرف کیا اس چیز کی حیثیت وہی ہو جاتی ہے۔ ② یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ غلام، کنیز آزادی حاصل ہونے کے بعد پچھلی غلامی کے ہر بوجھ اور ہر ذمہ داری سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ آزادی کے بعد غلام سے کیے گئے نکاح کی بنا پر یہ

احساس موجود رہ سکتا ہے کہ عورت ابھی غلامی کے بندھنوں میں بندھی ہوئی ہے۔ اس لیے اسے اختیار دیا گیا کہ نکاح کو برقرار رکھے یا ختم کر کے اپنے تمام معاملات کی خود مالک ہو جائے۔

(المعجم٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ)(التحفة ٤)

باب:3- نسبت ولاء کو بیچنا اور ہبہ کرنا ممنوع ہے

[٣٧٨٨] ١٦-(١٥٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

[3788] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبداللہ بن دینار سے خبر دی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُولُ: اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ، عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

ابراہیم نے کہا: میں نے مسلم بن حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس حدیث میں تمام لوگ عبداللہ بن دینار ہی پر انحصار کرنے والے ہیں۔ (سب سندیں انھیں پر آ کر مل جاتی ہیں۔)

[٣٧٨٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، إِلَّا الْبَيْعُ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ.

[3789] ابن عیینہ، اسماعیل بن جعفر، سفیان ثوری، شعبہ، عبیداللہ اور ضحاک بن عثمان سب نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، الا یہ کہ عبیداللہ سے (عبدالوہاب) ثقفی کی روایت کردہ حدیث میں صرف خرید و فروخت کا ذکر ہے، انھوں نے ہبہ کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کے لیے اسی طرح ہے جیسے رشتے ہوتے ہیں۔ جس طرح باپ کے ساتھ رشتے کو نہ بیچا

جاسکتا ہے، نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے، اسی طرح وَلا کا بندھن بھی پختہ ہوتا ہے اور ہمیشہ آزاد کرنے والے خاندان کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ایسے رشتوں کو بدلنا سخت قابل نفرت ہے۔ وَلاء دوطرفہ رشتے کا نام ہے۔ جس نے آزاد کیا وہ سابقہ غلام کا مولیٰ (دوست، مددگار، خیر خواہ) ہوتا ہے اور جسے آزاد کیا گیا وہ آزاد کرنے والے کا مولیٰ ہوتا ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ تَوَلِّي الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ) (التحفة ٥)

باب: 4- آزاد کیے جانے والے کی طرف سے اپنے موالی (آزاد کرنے والوں) کے سوا کسی اور کی طرف نسبت اختیار کرنا حرام ہے

[٣٧٩٠] ١٧-(١٥٠٧) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ، ثُمَّ كَتَبَ: «أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَتَوَالَى مَوْلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ» ثُمَّ أُخْبِرْتُ، أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ.

[3790] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی ﷺ نے (میثاقِ مدینہ میں) دیتوں (عقول) کی ادائیگی قبیلے کی ہر شاخ پر لازم ٹھہرائی، پھر آپ نے لکھا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ کسی (اور) مسلمان کی اجازت کے بغیر اس کے (مولیٰ) غلام کو اپنا مولیٰ (حقِ ولاء رکھنے والا) بنالے۔'' پھر مجھے خبر دی گئی کہ آپ نے، اپنے صحیفے میں، اس شخص پر جو یہ کام کرے، لعنت بھیجی۔

[٣٧٩١] ١٨-(١٥٠٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ».

[3791] سہیل نے اپنے والد (صالح سمان) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر کسی (دوسری) قوم کی ولاء اختیار کی، اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی لعنت ہے۔ اور (قیامت کے روز) اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی نہ فدیہ۔''

[٣٧٩٢] ١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَدْلٌ وَّلَا

[3792] زائدہ نے سلیمان (اعمش) سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر کسی (دوسری) قوم کی ولاء اختیار کی، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، اور قیامت کے دن اس سے کوئی فدیہ

صَرْفٌ».

[۳۷۹۳] (...) وحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَمَنْ وَّالٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ».

[۳۷۹٤] ۲۰-(۱۳۷۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَأُهُ إِلَّا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ - قَالَ: وَصَحِيفَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ - فَقَدْ كَذَبَ، فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا». [راجع: ۳۳۲۷]

قبول کیا جائے گا نہ کوئی سفارش۔''

[3793] شیبان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: ''جس نے اپنے آزاد کرنے والوں کے سوا، ان کی اجازت کے بغیر کسی اور کے ساتھ موالات کی۔''

[3794] ابراہیم تیمی کے والد یزید بن شریک سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور کہا: جس کا گمان ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے کے سوا۔ کہا: وہ صحیفہ ان کی تلوار کی نیام سے لٹکا ہوا تھا۔ کوئی اور چیز ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو وہ جھوٹا ہے۔ اس میں (دیت وغیرہ کے) اونٹوں کی عمریں اور زخموں (کی دیت) سے متعلقہ کچھ چیزیں (لکھی ہوئی) ہیں۔ اور اس میں (یہ لکھا ہوا ہے کہ) نبی ﷺ نے فرمایا: ''جبلِ عیر سے لے کر جبلِ ثور تک مدینہ حرم ہے، جس نے اس میں (گمراہی پھیلانے کی) کوئی واردات کی یا واردات کرنے والے کسی شخص کو پناہ دی تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی سفارش قبول کرے گا نہ بدلہ۔ تمام مسلمانوں کی پناہ ایک ہے۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ جس نے اپنے والد کے سوا کسی کی طرف نسبت کی یا (کوئی غلام) اپنے آزاد کرنے والے مالکوں کے سوا کسی اور کا مولیٰ بنا، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی سفارش قبول کرے گا نہ فدیہ۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ) (التحفة ٦)

باب: 5- غلامی سے آزاد کرنے کی فضیلت

[۳۷۹٥] ۲۱-(۱٥۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[3795] اسماعیل بن ابی حکیم نے مجھے سعید بن مرجانہ

الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِّنْهَا إِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ».

سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن گردن (مومن غلام جس کی گردن میں غلامی کا طوق تھا) کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس (آزاد کیے جانے والے) کے ہر عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کا وہی عضو آگ سے آزاد فرمائے گا۔''

[٣٧٩٦] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ، حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ».

[3796] علی بن حسین نے سعید بن مرجانہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن گردن کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کے اعضاء میں سے وہی عضو آگ سے آزاد فرمائے گا حتی کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی۔''

[٣٧٩٧] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ، حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ».

[3797] عمر بن (زین العابدین) علی بن حسین (بن علی بن ابی طالب) نے سعید بن مرجانہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی مومن گردن کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے (اس آزاد کرنے والے کا وہی) عضو آگ سے آزاد کرے گا، حتی کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کر دے گا۔''

[٣٧٩٨] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ: حَدَّثَنَا وَاقِدٌ - يَعْنِي أَخَاهُ -: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ - صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا

[3798] واقد بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے علی بن حسین (بن علی بن ابی طالب) کے ساتھی (شاگرد) سعید بن مرجانہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان نے کسی مسلمان کو آزاد کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے (آزاد کیے جانے والے) ہر عضو کے بدلے اس کا

امْرِيءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا، اِسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ» قَالَ: فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

وہی عضو آگ سے بچا لے گا۔'' (سعید بن مرجانہ نے) کہا: جب میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تو میں نکلا اور علی بن حسین کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انھوں نے اپنا وہ غلام آزاد کر دیا جس (کو خریدنے) کے لیے (عبداللہ) ابن جعفر نے انھیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دینے کی پیش کش کی تھی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ) (التحفة ٧)

باب: 6- والد کو آزاد کرنے کی فضیلت

[٣٧٩٩] ٢٥-(١٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ»، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ «وَلَدٌ وَالِدَهُ».

[3799] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح سمان) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیٹا والد کا حق ادا نہیں کر سکتا، اِلّا یہ کہ اسے غلام پائے، اسے خریدے اور آزاد کر دے۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں: ''کوئی بیٹا اپنے والد کا'' کے الفاظ ہیں۔

[٣٨٠٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُوأَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالُوا: «وَلَدٌ وَالِدَهُ».

[3800] وکیع، عبداللہ بن نمیر اور ابو احمد زبیری سب نے سفیان سے، انھوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور ان سب نے بھی ''کوئی بیٹا اپنے والد کا'' کے الفاظ کہے۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ کوئی بیٹا جتنی بھی خدمت کرے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ جو مثال دی گئی ہے، اس کا عملاً واقع ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن اگر مرورِ زمانہ اور حوادث کی بنا پر کبھی ایسی کوئی نوبت آ جائے تو بیٹے کے لیے سب سے پہلا کام یہی ہے کہ وہ ہر قیمت پر اپنے والد کو آزاد کرائے۔ ایسا بیٹا واقعتاً اپنے والد کا حق ادا کرنے والا کہلا سکے گا۔ ایک غلام کو آزاد کرنے والا اتنے بڑے اجر کا مستحق ہو جاتا ہے جتنے بڑے اجر کا اپنے والد کا صحیح طور پر حق ادا کرنے والا مستحق ہوتا ہے۔ یہ ایک انسانی جان کی عزت و کرامت ہے جو اللہ نے مقرر کی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰا۟

”اور اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے۔“

(البقرة 2:275)

کتاب البیوع کا تعارف

تجارت انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ہے۔ انسانوں کو ہر وقت مختلف اشیاء کی ضرورت رہتی ہے۔ وہ ایسی تمام اشیاء بیک وقت حاصل کر کے ان تمام کا ذخیرہ نہیں کر سکتا۔ بعض اشیاء کو زیادہ مقدار میں ذخیرہ کیا ہی نہیں جا سکتا، اس لیے ایسے لوگوں کی موجودگی جو مختلف اشیاء کو لائیں، رکھیں اور ضرورت مندوں کو قیمتاً مہیا کریں ناگزیر ہے۔

خرید و فروخت کے معاملات اگر انصاف پر مبنی، دھوکے اور فریب سے پاک اور ضرر سے محفوظ ہوں تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا ہوتا نہیں۔ انسانی معاشرے میں تجارت کی تاریخ جتنی پرانی ہے، تجارت کی آڑ میں لوگوں کے استحصال کی تاریخ بھی تقریباً اتنی ہی پرانی ہے۔ اسلام کا مشن یہی ہے کہ انسانی زندگی کے تمام معاملات عدل و انصاف، انسانوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ اور اجتماعی اور انفرادی فلاح و بہبود پر استوار کیے جائیں۔ انسانی تاریخ میں تجارت کو سب سے پہلے ان بنیادوں پر استوار کرنے کا سہرا اسلام کے سر ہے۔

بعثت سے پہلے عرب سمیت پوری دنیا میں ایسے سودوں، خرید و فروخت کی ایسی صورتوں کی بھرمار تھی جن میں کسی نہ کسی فریق کو شدید نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔ خرید و فروخت کے طریقوں میں دھوکا شامل تھا۔ اس حوالے سے کیے گئے معاہدوں میں فریب موجود تھا۔ قیمت اور اشیاء، اجناس، منفعت یا خدمات جن کا لین دین ہوتا تھا، ان سب میں فریب شامل تھا۔ عرب میں فریب پر مبنی بیع کی جو صورتیں رائج تھیں ان میں ملامسہ اور منابذہ بھی تھیں۔ اگر خریدار غور کیے بغیر کپڑے کو چھو لے تو بیع پکی ہو گئی، مثلاً: ''تم اپنا کپڑا میری طرف پھینک دو، میں اپنا کپڑا تمھاری طرف پھینک دیتا ہوں' سودا پکا ہو گیا، جس کی جو قسمت اسے مل جائے گا۔'' ''میں ایک کنکری پھینکوں گا جس کپڑے کی جس لمبائی تک جائے گی، وہ تمھارا۔'' اس میں سوچنے سمجھنے کی گنجائش نہ صحیح پیمائش کی۔ وہ ایسی چیزوں کی بیع بھی کر لیتے تھے جو ابھی وجود میں نہیں آئیں، اس کا دیکھنا ممکن نہ پرکھنا، مثلاً: یہ کہ یہ اونٹنی بچہ دے گی، وہ حاملہ ہو کر پھر بچہ دے گی وہ تمھارا ہو گا۔ یہ حبل الحبلہ کی بیع کہلاتی تھی۔

مصنوعی طریقے سے قیمت بڑھانے کے حیلے کیے جاتے تھے۔ اب بھی کیے جاتے ہیں۔ فرضی گاہک کھڑے کر کے ضرورت کی چیزوں کی قیمتیں بڑھائی جاتی تھیں۔ اسے نجش کہا جاتا تھا۔ اب اشتہار بازی کے ذریعے باور کرایا جاتا ہے کہ فلاں چیز آپ کی شدید ضرورت ہے۔ مصنوعی قلت پیدا کر کے قیمتوں میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ خریدنے میں بھی فریب کا چلن تھا۔ راستے میں جا کر، منڈی کے بھاؤ سے بے خبر مال لانے والوں سے اشیاء خریدنا، جو شخص منڈی کے ریٹ پر اپنی اشیاء فروخت کرنا چاہتا ہے، اسے زیادہ قیمت کا لالچ دے کر فروخت کی ذمہ داری لینا اور قیمتیں بڑھا کر خود فائدہ اٹھانا اور مہنگائی پیدا کرنا۔ دودھ دینے والے جانور

کے تھنوں میں دودھ روک کر زیادہ قیمت پر بیچنا، اشیاء کو تولے یا ناپے بغیر ان کا سودا کر لینا، باغ کے درختوں پر بور لگتے ہی یا اس سے بھی پہلے ان کے پھل کا سودا کر دینا چاہے بور ہی نہ لگے، یا لگے تو آندھی یا بیماری وغیرہ کا شکار ہو کر ضائع ہو جائے۔ فصل پکنے کے بعد اناج اکٹھا کر کے وزن یا ماپ سے بیچنے کی بجائے کھڑی فصل کو اناج کی متعین مقدار کے عوض بیچ دینا، چیز کا عیب چھپا کر دھوکے سے بیچ دینا، غیر منصفانہ طریقے سے زمین کو اجرت پر دینا، یہ سب دھوکے اور فریب کی صورتیں معاشرے میں رائج تھیں۔
رسول اللہ ﷺ نے فریب پر مبنی لین دین کی تمام صورتوں کو حرام قرار دیا۔ دیکھ بھال کر، پرکھ کر اور تسلی سے قیمت چکا کر سودا کرنے کے طریقے رائج فرمائے۔ لین دین کرنے والے فریقوں کو سودا ہو جانے کے بعد بھی مناسب وقفے تک اس کی واپسی کا اختیار دیا۔ عیب اور دھوکے کی بنا پر پتہ لگنے تک واپسی کو یقینی بنایا۔ غرض چیز، قیمت، خریدار، فروخت کرنے والے، خرید وفروخت کی صورت اور شرائط، تمام اجزائے بیع کے حوالے سے دیانت وامانت، شفافیت، حقوق کی پاسداری اور کسی بھی غلطی کے ازالے کو یقینی بنایا۔ ان اصلاحات کے بعد دنیا بھر میں مسلمانوں کا اندازِ تجارت انتہائی مقبول ہو گیا۔ مسلمان تاجر اسلامی معاشرے کے نقیب بن گئے اور عالمی تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ پوری دنیا نے ان میں سے اکثر اصولوں کو تجارت کی بنیاد کے طور پر اپنا لیا۔ بعض معاشروں نے البتہ سود اور حرام چیزوں کی خرید وفروخت کو نئی سے نئی صورتوں میں نہ صرف جاری رکھا بلکہ ان کے ذریعے سے دنیا بھر کا استحصال کیا اور ابھی تک جاری رکھے ہوئے ہیں۔ لین دین کے پورے نظام کا بغور جائزہ لیا جائے تو انصاف اور اجتماعی فلاح کی ضمانت انھی اصولوں پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے جو اسلام نے رائج کیے ہیں۔ افسوس کہ خود مسلمان انصاف اور فلاح کے ان اصولوں کو چھوڑ کر ظالمانہ طریقوں پر عمل پیرا ہو گئے اور تجارت میں بھی شدید پسماندگی کا شکار ہو گئے۔ دوسرے معاشروں نے جس حد تک دیانت وامانت کے اسلامی اصولوں کو اپنایا اسی نسبت سے وہ آگے بڑھ گئے۔ صحیح مسلم کی کتاب البیوع کے بعد کتاب المساقاۃ والمزارعۃ بھی لین دین کے اصولوں پر محیط ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٢١-كِتَابُ الْبُيُوعِ

لین دین کے مسائل

(المعجم ١) - (بَابُ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ)(التحفة ١)

باب:1-ملامسہ اور منابذہ کی بیع باطل ہے

[٣٨٠١] ١-(١٥١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

[3801] محمد بن یحییٰ بن حبان نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ کی بیعوں سے منع فرمایا۔

[٣٨٠٢] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[3802] ابوزناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3803] حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٠٤] (...) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3804] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٠٥] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: اَلْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ، أَمَّا الْمُلَامَسَةُ: فَأَنْ يَّلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأَمُّلٍ، وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَّنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ، وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ.

[3805] عمرو بن دینار نے عطاء بن میناء سے روایت کی کہ انھوں نے ان (عطاء) کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: دو قسم کی بیعوں (یعنی) ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا گیا ہے۔ ملامسہ یہ ہے کہ دونوں (بیچنے والے اور خریدنے والے) میں سے ہر ایک بغیر سوچے (اور غور کیے) اپنے ساتھی کے کپڑے کو چھوئے، اور منابذہ یہ ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور کسی نے بھی اپنے ساتھی کے کپڑے کو (جس کے ساتھ اس کے کپڑے کا تبادلہ ہو رہا ہے) نہ دیکھا ہو۔ (اور اسی سے بیع کی تکمیل ہو جائے۔)

[٣٨٠٦] ٣-(١٥١٢) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ: نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ، وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ، وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، وَيَكُونُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ.

[3806] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں دو قسم کی بیعوں اور دو قسم کے پہناووں سے منع فرمایا: بیع میں آپ نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کے کپڑے کو دن میں یا رات میں اپنے ہاتھ سے چھوئے اور اس کے علاوہ اسے الٹ کر بھی نہ دیکھے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کی طرف اپنا کپڑا پھینکے اور دوسرا اس کی طرف اپنا کپڑا پھینکے اور بغیر دیکھے اور (بغیر حقیقی) رضامندی کے یہی ان کی بیع ہو۔

فوائد و مسائل: ① ملامسہ، لمس (چھونے) سے ہے اور منابذہ، نبذ (پھینکنے) سے ہے۔ خرید و فروخت سوچ سمجھ کر، مکمل

رضامندی سے کیے ہوئے تبادلے کا نام ہے۔ جوئے کی طرح آنکھیں بند کر کے قسمت پر بھروسہ کرنے کا نام نہیں ہے۔ بیع کے جاہلی طریقوں میں جوئے کا عنصر موجود ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو ختم کر کے حقیقی تجارت کو فروغ دینے کا اہتمام فرمایا۔② خریدنے اور بیچنے والے دونوں کی مکمل رضامندی کے لیے ضروری ہے کہ چیز اور اس کی قیمت کو اچھی طرح دیکھنے، پرکھنے، اس کی قیمت کا اندازہ کرنے اور اس کے بعد فیصلے کرنے کے حوالے سے کسی طرح کی رکاوٹ موجود نہ ہو۔ اس تمام عمل کے لیے فریقین کو پرکھنے، سوچنے اور سمجھنے کا پورا موقع ملے۔ اس موقع کو محدود یا کسی غیر منصفانہ شرط کے ذریعے سے ختم نہ کیا گیا ہو۔

[٣٨٠٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3807] صالح نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢) - (بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِي فِيهِ غَرَرٌ) (التحفة ٢)

باب:2- کنکر پھینک کر بیع کرنا اور ایسی بیع کرنا جس میں دھوکا ہو، باطل ہیں

[٣٨٠٨] ٤-(١٥١٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

[3808] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینک کر بیع کرنے اور دھوکے والی بیع سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: کنکر کے ذریعے سے بیچی جانے والی چیز، مثلاً: زمین یا کپڑے وغیرہ کی لمبائی کا تعین کرنا، یا کنکر پھینکنے کے ذریعے سے سوچنے سمجھنے کا پورا موقع دیے بغیر بیع ہو جانے کا فیصلہ کر دینا سب دھوکے اور فریب کے ضمن میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی جس طریقے سے دھوکا دیا جائے، وہ بیع کو فاسد کر دیتا ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ) (التحفة ٣)

باب:3- حبل الحبلہ کی بیع حرام ہے

[٣٨٠٩] ٥-(١٥١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

[3809] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ

وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ.

(بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

[٣٨١٠] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجَزُورِ إِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ: أَنْ تُنْتِجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ.

[3810] عبیداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: اہل جاہلیت اونٹ کے گوشت کی حبل الحبلہ تک بیع کرتے تھے۔ اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی (مادہ) بچہ جنے، پھر وہ بچہ جو پیدا ہوا ہے، حاملہ ہو (اس کی یا اس کے گوشت کی بیع) تو اللہ کے رسول ﷺ نے انھیں اس سے منع فرمادیا۔

فائدہ: یہ غیر موجود اور غیر متعین چیز کی بیع ہے۔ اس کا وجود میں آنا ضروری نہیں۔ اونٹنی کا بچہ ضائع ہوسکتا ہے، مرسکتا ہے، پھر آگے اس کا حاملہ ہونا یقینی نہیں۔ وہ بچہ کتنے وزن کا ہوگا وغیرہ وغیرہ سب کچھ غیر متعین ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَسَوْمِهِ عَلٰى سَوْمِهِ، وَتَحْرِيمِ النَّجْشِ، وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ) (التحفة ٤)

باب:4-(مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرنا، اس کے سودے پر سودا بازی کرنا، بھاؤ چڑھانے کے لیے قیمت لگانا اور جانور کے تھنوں میں دودھ روکنا حرام ہے

[٣٨١١] ٧-(١٤١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ». [راجع: ٣٤٥٤]

[3811] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے۔''

[٣٨١٢] ٨-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ

[3812] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ، إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ».

بیع نہ کرے اور نہ اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے، الّا یہ کہ وہ اسے اجازت دے۔"

[٣٨١٣] ٩-(١٥١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِ».

[3813] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں علاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (عبدالرحمٰن) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی مسلمان کسی مسلمان کے سودے پر سودا بازی نہ کرے۔"

[٣٨١٤] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ، وَفِي رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ: عَلٰى سِيمَةِ أَخِيهِ.

[3814] احمد بن ابراہیم دورقی نے مجھے یہی حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے علاء اور سہیل سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے اپنے اپنے والد (عبدالرحمٰن بن یعقوب اور ابو صالح سمان) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز ہمیں محمد بن مثنیٰ نے یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالصمد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز عبیداللہ بن معاذ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے کیے گئے سودے پر سودا کرے، اور دورقی کی روایت میں (سَوْمِ أَخِيهِ کے بجائے) سِيمَةِ أَخِيهِ (چھوٹے سے سودے) کے الفاظ ہیں۔

[٣٨١٥] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

[3815] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیع کے لیے قافلے کے ساتھ

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ».

راستے میں (جاکر) ملاقات نہ کی جائے، نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کرے، نہ خریدنے کی نیت کے بغیر محض بھاؤ بڑھانے کے لیے قیمت لگاؤ، نہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے اور نہ تم اونٹنی اور بکری کا دودھ روکو، جس نے انھیں اس کے بعد خرید لیا تو ان کا دودھ دوہنے کے بعد اسے دو باتوں کا اختیار ہے: اگر اسے وہ پسند ہے تو اسے رکھ لے اور اگر اسے ناپسند ہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔"

فوائد و مسائل: ① یہ سب صورتیں دھوکے سے محفوظ آزادانہ خرید و فروخت کے خلاف ہیں۔ تجارت کا نظام جس قدر دیانت پر مبنی دھوکے اور مداخلت سے پاک ہوگا اتنا زیادہ تجارت کو فروغ ہوگا۔ ② دودھ دینے والے جانور کی بیع میں خریدنے والے کو جو دھوکا محسوس ہو سکتا ہے، اس کا انتہائی منصفانہ حل دیا گیا کہ جانور واپس ہو جائے اور اس کا جو دودھ حاصل کیا گیا ہے، اس کا معاوضہ ادا کر دیا جائے۔ اس سے مزید جھگڑے کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔

[٣٨١٦] ١٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّي لِلرُّكْبَانِ، وَأَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ، وَأَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ.

[3816] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (تجارتی) قافلوں کو آگے جاکر (ان کے راستوں میں) ملنے سے، شہری کو کسی دیہاتی کے لیے بیع کرنے سے، عورت کو اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ کرنے سے، محض بھاؤ چڑھانے کے لیے قیمت لگانے سے، جانور کے تھنوں میں دودھ روکنے سے، اور اپنے بھائی کے کیے گئے سودے پر سودا کرنے سے، منع فرمایا۔

[٣٨١٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَّوَهْبٍ: نُهِيَ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ: أَنَّ

[3817] غندر، وہب بن جریر اور عبدالصمد بن عبدالوارث سب نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ شعبہ سے روایت کردہ معاذ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، غندر اور وہب کی حدیث میں (مجہول کے صیغے کے ساتھ) ہے: "منع کیا گیا ہے" اور عبدالصمد کی حدیث میں (معروف کے صیغے کے ساتھ) ہے: "رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔"

رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى ۔ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[٣٨١٨] ١٣-(١٥١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ.

[3818] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (خریدنے کے ارادے کے بغیر) بھاؤ چڑھانے کے لیے قیمت لگانے سے منع فرمایا۔

(المعجم٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ) (التحفة٥)

باب:5- باہر سے لایا جانے والا سامان (راستے میں جا کر) خریدنا حرام ہے

[٣٨١٩] ١٤-(١٥١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْأَسْوَاقَ. وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّي.

[3819] ابن ابی زائدہ، یحییٰ بن سعید اور (عبداللہ) ابن نمیر، ان سب نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ بازار میں پہنچنے سے پہلے سامان حاصل کیا جائے۔ یہ ابن نمیر کے الفاظ ہیں اور دوسرے دونوں نے کہا: نبی ﷺ نے (سامانِ تجارت لانے والوں کو) راستے میں جا کر ملنے سے منع فرمایا۔

[٣٨٢٠] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ.

[3820] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے عبیداللہ سے ابن نمیر کی روایت کردہ حدیث کے مانند روایت کی۔

[٣٨٢١] ١٥-(١٥١٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ.

[3821] حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (راستے میں) جا کر سامان تجارت لینے سے منع فرمایا۔

[٣٨٢٢] ١٦-(١٥١٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ

[3822] ہُشَیم نے ہمیں ہشام سے خبر دی، انھوں نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ.

روایت کی، انھوں نے کہا: رسول ﷺ نے (راستے میں) جا کر باہر سے لائے جانے والے سامان تجارت کو حاصل کرنے سے منع فرمایا۔

[٣٨٢٣] ١٧-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ، فَمَنْ تَلَقّٰى فَاشْتَرٰى مِنْهُ، فَإِذَا أَتٰى سَيِّدُهُ السُّوقَ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ».

[3823] ابن جریج نے کہا: مجھے ہشام قردوسی نے ابن سیرین سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سامانِ تجارت کو راستے میں جا کر حاصل نہ کرو۔ جس نے باہر مل کر ان سے سامان خرید لیا، تو جب اس کا مالک بازار میں آئے گا تو اسے (بیع کو برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہو گا۔''

(المعجم٦) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي)(التحفة٦)

باب:6- شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنا حرام ہے

[٣٨٢٤] ١٨-(١٥٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ».

وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

[3824] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زُہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (سند) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔''

زہیر نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے بیع کرے۔

[٣٨٢٥] ١٩-(١٥٢١) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ، وَأَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

[3825] طاوس کے بیٹے نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ باہر نکل کر قافلے والوں سے ملا جائے اور اس سے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے بیع کرے۔ (طاوس نے) کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کے فرمان: ''کوئی شہری

قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ: حَاضِرٌ لِّبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُنْ لَّهُ سِمْسَارًا.

دیہاتی کی طرف سے (بیع نہ کرے)'' کا کیا مفہوم ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ اس کا دلال نہ بنے۔

فائدہ: سمسار (دلال) سے مراد وہ آدمی ہے جو بیچنے اور خریدنے والے کے درمیان آکر قیمت وغیرہ کے حوالے سے طرفین کو راضی کرتا ہے اور عام طور پر دونوں سے اجرت لیتا ہے۔ وہ صرف بیچنے والے کا وکیل بھی بنے تو نہ صرف خود اجرت لے کر قیمت بڑھانے کا سبب بنتا ہے بلکہ زیادہ قیمت حاصل کرنے کے لیے مال روکنے کا سبب بھی بنتا ہے۔ بعض علماء اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ محض بولی لگانے والا سمسار نہیں، بلکہ بیچنے کے لیے سارے عمل کو اپنے کنٹرول میں لینے والا سمسار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مقصود یہ ہے کہ آزادانہ خرید وفروخت میں مداخلت روکی جائے۔ ہمارے ہاں آڑھتی بولی لگانے سے آگے بڑھ کر پورے مداخلت کار بنتے ہیں اور دونوں طرف سے پیسے اور چیزیں بٹورتے ہیں جو ممنوع ہے۔

[٣٨٢٦] ٢٠-(١٥٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ». غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى: «يُرْزَقُ».

[3826] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور احمد بن یونس نے کہا: ہمیں ابوخیثمہ زہیر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے بیع نہ کرے۔ لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے سے رزق دیتا ہے۔'' البتہ یحییٰ کی روایت میں (مجہول کے صیغے کے ساتھ) ہے: ''رزق دیا جاتا ہے۔''

[٣٨٢٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3827] سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٢٨] ٢١-(١٥٢٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نُهِينَا أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَّإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ.

[3828] یونس نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے بیع کرے، خواہ وہ اس کا بھائی ہو یا والد۔

[٣٨٢٩] ٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ

[3829] ابن عون نے ہمیں محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے۔

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: نُهِينَا عَنْ أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

(المعجم۷) - (بَابُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ) (التحفة۷)

باب:7-جس جانور کا دودھ روکا گیا ہو، اس کی بیع

[۳۸۳۰] ۲۳-(۱۵۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا، فَلْيَحْلُبْهَا، فَإِنْ رَّضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ».

[3830] موسیٰ بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دودھ روکی گئی بھیڑ (یا بکری) خرید لی تو وہ اسے لے کر گھر واپس آئے اور اس کا دودھ نکالے، اگر وہ اس کے دودھ دینے سے راضی ہو تو اسے رکھ لے، ورنہ کھجور کے ایک صاع سمیت اسے واپس کر دے۔''

فائدہ: جانور کو وقت پر دوہنے کے بجائے زیادہ وقت کے لیے دودھ اس کے تھنوں میں روکا جائے تو دیکھنے میں یہی معلوم ہوگا کہ یہ بہت دودھ دینے والا جانور ہے۔ اگر کوئی اس طرح کا جانور خرید لاتا ہے تو حدیث کی رو سے زیادہ سے زیادہ تین دنوں تک خریدار کو اختیار رہتا ہے کہ اگر وہ سمجھے کہ زیادہ دودھ ظاہر کرنے کے لیے اس جانور کا دودھ روکا گیا تھا تو وہ اسے واپس کر دے اس کے ساتھ چونکہ اس نے دودھ استعمال کیا ہے، اس لیے کھجور (جو اس وقت وہاں کا عام کھانا تھا) کا ایک صاع بھی دے دے جو تقریباً سوا دو کلو بنتا ہے، اور اپنی قیمت واپس کر لے۔

[۳۸۳۱] ۲٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ».

[3831] سہیل کے والد (ابوصالح) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایسی بھیڑ (یا بکری) خرید لی جس کا دودھ روکا گیا ہے تو اسے تین دن تک اس کے بارے میں اختیار ہے، اگر چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع بھی واپس کرے۔''

[۳۸۳۲] ۲٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

[3832] قرہ نے ہمیں محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، لَّا سَمْرَاءَ».

دودھ روکی ہوئی بھیڑ (یا بکری) خرید لی تو اسے تین دن تک اختیار ہے۔ اگر وہ اسے واپس کرے تو اس کے ساتھ غلے کا ایک صاع بھی واپس کرے، گندم کا نہیں۔''

فائدہ: اس وقت مدینہ میں شامی گندم، سمراء کی قیمت زیادہ تھی۔ آپ ﷺ نے دودھ کے بدلے میں عام طور پر کھائے جانے والے کھانے، اور وہ عرب کے اکثر حصوں میں کھجور تھی، کا ایک صاع دینے کا حکم دیا۔ کھجور اس وقت گندم وغیرہ سے سستی تھی۔ اس حدیث میں طعام کا لفظ آیا ہے۔ اس لیے امام مالک ؒ نے کہا ہے کہ کسی علاقے میں جو عام کھانا ہو اس کا ایک صاع دودھ کی قیمت کے طور پر دے دے۔ دودھ جتنا بھی ہو، یہی واپس کرے۔

[٣٨٣٣] ٢٦-(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا، وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، لَّا سَمْرَاءَ».

[3833] سفیان نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خرید لی، اسے دو باتوں کا اختیار ہے۔ اگر چاہے تو اسے رکھ لے اور اگر چاہے تو اسے واپس کر دے، اور کھجور کا ایک صاع بھی واپس کر دے، گندم کا نہیں۔''

[٣٨٣٤] ٢٧-(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ».

[3834] عبدالوہاب نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، لیکن انھوں نے کہا: ''جس نے (دودھ روکی ہوئی) کوئی بھیڑ یا بکری خریدی اسے اختیار ہے۔''

[٣٨٣٥] ٢٨-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَا أَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُّصَرَّاةً أَوْ شَاةً مُّصَرَّاةً، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا، إِمَّا هِيَ، وَإِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ».

[3835] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، اس کے بعد انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دودھ روکی گئی اونٹنی یا بھیڑ (یا بکری) خرید لے تو اسے اس کا دودھ نکالنے کے بعد دو باتوں کا اختیار ہے یا تو وہ (جانور) لے لے ورنہ کھجور کے ایک صاع سمیت اسے واپس کر دے۔''

(المعجم٨) - (بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ)(التحفة٨)

باب:8- خریدے گئے سامان کو قبضے میں لینے سے پہلے آگے بیچنا باطل ہے

[٣٨٣٦] ٢٩-(١٥٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ».

[3836] حماد نے ہمیں عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے پورا کر لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کرے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ہر چیز کو اسی کے مانند خیال کرتا ہوں۔

[٣٨٣٧] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3837] سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری دونوں نے عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق روایت کی۔

[٣٨٣٨] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ».

[3838] معمر نے ابن طاوس سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے فروخت نہ کرے حتی کہ اسے اپنے قبضے میں لے لے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ہر چیز کو غلے کی طرح سمجھتا ہوں۔

[٣٨٣٩] ٣١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[3839] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب اور اسحاق بن

شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ».

ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اسحاق نے کہا: ہمیں خبر دی اور دیگر نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ وکیع نے سفیان سے، انھوں نے ابن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلہ خریدے تو اسے آگے فروخت نہ کرے حتی کہ اسے ماپ (کر قبضے میں لے) لے۔''

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ؟ فَقَالَ: أَلَا تَرَاهُمْ يَبْتَاعُونَ بِالذَّهَبِ، وَالطَّعَامُ مُرْجًا؟.

(طاوس نے کہا:) میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیوں؟ انھوں نے جواب دیا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ سونے کے عوض (غلہ) خریدتے ہیں حالانکہ غلہ مؤخر ہوتا ہے۔

وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ: مُرْجًا.

ابوکریب نے اپنی حدیث میں ''مؤخر ہوتا ہے'' نہیں کہا۔

[٣٨٤٠] ٣٢-(١٥٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ».
[انظر: ٣٨٤٢، ٣٨٤٤]

[3840] عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں مالک نے حدیث سنائی۔ اور یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی کہ نافع سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو پورا حاصل کرنے سے پہلے اسے فروخت نہ کرے۔''

[٣٨٤١] ٣٣-(١٥٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ، فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَّأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ، إِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ، قَبْلَ أَنْ نَّبِيعَهُ. [انظر: ٣٨٤٣، ٣٨٤٦]

[3841] یحییٰ بن یحییٰ نے سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم غلہ خریدا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم پر ایسے آدمی مقرر فرماتے جو ہمیں حکم دیتے کہ اسے فروخت کرنے سے پہلے اس جگہ سے جہاں ہم نے اسے خریدا تھا، کسی دوسری جگہ منتقل کریں۔

[٣٨٤٢] ٣٤-(١٥٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ -

[3842] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو وہ اسے پورا کر لینے تک آگے فروخت نہ کرے۔''

وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ». [راجع: ٣٨٤٠]

[٣٨٤٣] (١٥٢٧) قَالَ: وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَبِيعَهُ حَتّٰى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ. [راجع: ٣٨٤١]

[3843] نیز انھوں (حضرت ابن عمر ؓ) نے کہا: ہم اہل قافلہ سے بغیر ماپ (اور وزن) کے غلہ خرید اکرتے تھے تو رسول ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم اسے، اس کی جگہ سے منتقل کرنے سے پہلے، آگے فروخت کریں۔

[٣٨٤٤] ٣٥-(١٥٢٦) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ». [راجع: ٣٨٤٠]

[3844] عمر بن محمد نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو اسے پورا کر لینے اور اپنے قبضے میں لینے سے پہلے فروخت نہ کرے۔''

[٣٨٤٥] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَقَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ -، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ».

[3845] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلّہ خریدے تو اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کرے۔''

[٣٨٤٦] ٣٧-(١٥٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا، أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتّٰى يُحَوِّلُوهُ. [راجع: ٣٨٤١]

[3846] معمر نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اگر وہ (وزن اور ماپ کے بغیر) اندازے سے (ڈھیر کی صورت میں) غلہ خریدتے اور اس کو منتقل کرنے سے پہلے اسی جگہ فروخت کرتے تو اس پر ان کو مار پڑتی تھی۔

[٣٨٤٧] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

[3847] یونس نے مجھے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ ان کے

ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذَا ابْتَاعُوا طَعَامًا جِزَافًا، يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ ذٰلِكَ، حَتّٰى يُؤْوُوهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ.

والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کو دیکھا کہ جب وہ (ناپ تول کے بغیر) اندازے سے غلہ خریدتے تو اس بات پر انھیں مار پڑتی تھی کہ وہ اس کو گھروں میں منتقل کرنے سے پہلے، اسی جگہ اسے بیچیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا، فَيَحْمِلُهُ إِلٰى أَهْلِهِ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد اندازے سے غلہ خریدتے، پھر اسے اپنے گھر اٹھا لاتے۔

فائدہ: عربوں میں یہ دستور تھا، افریقہ میں اب بھی موجود ہے کہ اشیاء کی ڈھیریاں بنا کر انھیں ڈھیری کی صورت میں بیچا جاتا ہے۔ خریداروں کو اس کی مقدار کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں کی وہیں، اسی طرح ڈھیری یا ڈھیروں کی صورت میں آگے خرید وفروخت شروع ہو جائے تو اس میں کئی طرح سے دھوکے کا اندیشہ موجود ہوتا ہے۔ اصل مالک اور قابض کے حوالے سے دھوکا ہو سکتا ہے۔ اس ڈھیری کے اندر کے حصے میں چیزوں کی کیفیت کیا ہے، اگر کوئی بھی اس ڈھیری کو منتقل نہیں کرتا اور اس میں کوئی خرابی ہے تو کسی کو حقیقت کا پتہ نہیں چل سکے گا اور آخر کار کوئی بھی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔ ڈھیری کو منتقل کرنے کی صورت میں پہلے خریدار ہی کو اندر کی حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے اور سب سے پہلے بیچنے والے پر اس کی ذمہ داری کا تعین ہو جاتا ہے۔ جس صورت میں بھی دھوکے کا اندیشہ ہو، اس کا ازالہ ضروری ہے۔ آج کل بھی بند بوریوں اور ان سے زیادہ پھلوں کی پیٹیوں کی فروخت میں دھوکا جاری ہے۔ آگے بیچنے سے پہلے اس صورت میں لی جانے والی چیزوں کو پورا کر لینا اور سنبھال لینا ضروری ہے۔

[٣٨٤٨] ٣٩-(١٥٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ».

[3848] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر اور ابو کریب نے کہا: ہمیں زید بن حباب نے ضحاک بن عثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو اسے ناپ کر لے لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کرے۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: «مَنِ ابْتَاعَ».

ابوبکر کی روایت میں (مَنِ اشْتَرٰی کی بجائے) مَنِ ابْتَاعَ کے الفاظ ہیں (معنی ایک جیسے ہیں۔)

[٣٨٤٩] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ

[3849] عبداللہ بن حارث مخزومی نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ضحاک بن عثمان نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے حدیث

الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ: أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَا فَعَلْتُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ، وَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى. قَالَ: فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ، فَنَهٰى عَنْ بَيْعِهَا.

بیان کی، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے مروان سے کہا: تم نے سودی تجارت حلال کر دی ہے؟ مروان نے جواب دیا: میں نے ایسا کیا کیا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ادائیگی کی دستاویزات (چیکوں) کی بیع حلال قرار دی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مکمل قبضہ کرنے سے پہلے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ کہا: اس پر مروان نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ان (چیکوں) کی بیع سے منع کر دیا۔

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَنَظَرْتُ إِلٰى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ.

سلیمان نے کہا: میں نے محافظوں کو دیکھا وہ انھیں لوگوں کے ہاتھوں سے واپس لے رہے تھے۔

فوائد و مسائل: ① ''صَکّ'' ایسا کاغذ تھا جس پر لکھا ہو کہ فلاں کو فلاں وقت اتنے پیسے یا اتنی مقدار میں فلاں چیز ادا کر دی جائے گی۔ ایسی دستاویزات لوگوں کے وظائف کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے جاری کی جاتی تھیں اور مقررہ وقت پر بیت المال سے ان کی ادائیگی کی جاتی تھی۔ موجودہ دور کا چیک معمولی فرق کے ساتھ لفظاً اور معناً وہی دستاویز ہے۔ اس پر تحریر شدہ رقم یا اشیاء کی وصولی سے پہلے اس کو آگے بیچ دیا جاتا تھا۔ یا اس کے ذریعے سے ادائیگی کر دی جاتی تھی۔ جس کے نام چیک ہو اسی کو وصول کرنا چاہیے، اس کی خرید و فروخت، حالات اور بقیہ مہلت کے مطابق لکھی ہوئی رقم سے کم و بیش ہونے کا امکان بھی موجود رہتا تھا۔ ② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فقاہت ہے کہ مروان سمیت کسی کو صکوک (چیکوں) کی بیع میں جو خرابی نظر نہ آئی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے اسے جان لیا اور عامل کے حکم کے خلاف فتویٰ ہی نہیں دیا بلکہ اس کی حرمت کو بھی واضح کر دیا۔ جو لوگ محض حدیث پر عمل سے احتراز کے لیے راویِ حدیث کی حیثیت سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ وہ فتویٰ نہ دیتے تھے، غیر فقیہ تھے، انھیں سوچنا چاہیے۔ ③ وہ چیک ان لوگوں کو واپس کر دیے گئے تھے جنھوں نے ان کو بیچا تھا۔ (الموطأ للإمام مالك: 641/2 وشرح صحيح مسلم للهرري: 61/17)

[٣٨٥٠] ٤١-(١٥٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ».

[3850] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جب تم غلہ خریدو تو اسے پوری طرح قبضے میں لینے سے پہلے نہ بیچو۔''

(المعجم٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ)(التحفة٩)

باب:9- نامعلوم مقدار میں کھجور کے ڈھیر کو (متعین مقدار کی) کھجوروں کے عوض بیچنا حرام ہے

[٣٨٥١] ٤٢-(١٥٣٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا، بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ.

[3851] ابن وہب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہ ابوزبیر نے انھیں خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی اس ڈھیری کو، جس کا ماپ معلوم نہیں، کھجوروں کے معین ماپ کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

[٣٨٥٢] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: مِنَ التَّمْرِ، فِي آخِرِ الْحَدِيثِ.

[3852] روح بن عبادہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے ابوزبیر سے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا...... اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند، لیکن انھوں نے حدیث کے آخر میں مِنَ التَّمْرِ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(المعجم ١٠) (بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ)(التحفة ١٠)

باب:10- مجلس (ایک جگہ موجودگی) ختم ہونے سے پہلے بیچنے یا خریدنے والے کو سودا واپس کرنے کا اختیار ہے

[٣٨٥٣] ٤٣-(١٥٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ».

[3853] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”بیع کرنے والے دونوں میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی کے خلاف (بیع فسخ کرنے کا) اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، الا یہ کہ اختیار والی بیع ہو۔“

فائدہ: جس سودے میں یہ اختیار باہمی طے شدہ طریقے پر استعمال کر لیا گیا ہو یا آیندہ مقررہ وقت تک استعمال ہونا ہو، اس کا اختیار مجلس ختم ہونے تک یا دوسرے الفاظ میں ایک دوسرے سے الگ ہو جانے تک نہیں ہوگا، جس طرح طے ہوا، اس کے مطابق

ہوگا۔ لیکن ایسی بیع جس میں طرفین کی جانب سے واپسی کا اختیار طے نہ ہو، اس میں یہ اختیار خریدار اور بیچنے والے کی علیحدگی تک موجود رہے گا۔

[٣٨٥٤] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ.

[3854] عبیداللہ، ایوب، یحییٰ بن سعید اور ضحاک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، نافع سے امام مالک کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٣٨٥٥] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ».

[3855] لیث نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب دو آدمی باہم بیع کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں اور اکٹھے ہوں۔ یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، اگر ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے اور اسی پر دونوں بیع کر لیں تو بیع لازم ہو گئی، اور اگر باہم بیع کرنے کے بعد دونوں جدا ہوئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو ترک نہیں کیا تو بھی بیع لازم ہو گئی۔''

[۳۸۵٦] ٤٥-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ نَافِعٌ؛ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ».

[3856] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر دونوں نے سفیان سے روایت کی۔ زہیر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے (حدیث) املا کرائی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو بیع کرنے والے باہم خرید وفروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اپنی بیع (ختم کرنے) کا اختیار ہے جب تک وہ باہم جدا نہ ہوں یا ان کی بیع اختیار سے ہوئی ہو (انھوں نے اختیار استعمال کر لیا ہو۔) اگر ان کی بیع اختیار سے ہوئی ہے تو لازم ہو گئی ہے۔''

زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَّا يُقِيلَهُ، قَامَ فَمَشٰى هُنَيْئَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ.

ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ نافع نے کہا: جب وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کسی آدمی سے بیع کرتے اور چاہتے کہ وہ آدمی ان سے بیع کی واپسی کا مطالبہ (اقالہ) نہ کرے تو وہ (خیارِ مجلس ختم کرنے کے لیے) اٹھتے، تھوڑا سا چلتے، پھر اس کے پاس واپس آ جاتے۔

[۳۸۵۷] ٤٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ».

[3857] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بیع کرنے والوں کے درمیان (اس وقت تک) بیع (لازم) نہیں ہوتی، یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں، الا یہ کہ خیار (اختیار) والی بیع ہو۔'' (جس میں خیار کی مدت طے کر لی جائے یا اختیار استعمال کر کے بیع کو پکا کر لیا جائے۔)

(المعجم ۱۱) - (بَابُ الصِّدْقِ فِي الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ (التحفة ۱۱)

باب: 11- بیع میں سچ بولنا اور حقیقت حال کو واضح کرنا

[۳۸۵۸] ٤٧-(۱۵۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح:

[3858] ابو خلیل نے عبداللہ بن حارث سے، انھوں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ

وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا».

سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''بیع کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور حقیقت کو واضح کریں تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے، اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور (عیب وغیرہ) چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔''

[٣٨٥٩] (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3859] ابوتیاح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا، وہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، وَعَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِينَ سَنَةً.

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے کہا: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے اور انھوں نے 120 سال زندگی پائی۔

فوائد ومسائل: ① بیع میں مکمل رضامندی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے سچ بولیں، اگر کوئی عیب ہے تو اسے بیان کریں۔ ایسی بیع میں برکت ہے۔ ایسی بیع کرنے والوں کے کاروبار میں بھی برکت ہوتی ہے۔ ② ہاتھیوں والے سال (عام الفیل) سے تیرہ برس قبل حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کی والدہ صفیہ اسدیہ حمل کی حالت میں دوسری عورتوں کے ساتھ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئیں۔ وہیں ان کی پیدائش کا وقت آ گیا اور وہ کعبہ شریف کے اندر ہی پیدا ہوئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے دوست تھے۔ بعثت کے بعد بھی یہ آپ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے، لیکن اسلام لانے میں تاخیر ہوئی اور فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئے۔ انھوں نے 54 ھ میں وفات پائی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ مَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ) (التحفة ١٢)

باب:12- جو شخص بیع میں دھوکا کھاتا ہو

[٣٨٦٠] ٤٨-(١٥٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ -

[3860] اسماعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ

قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ: لَّا خِلَابَةَ».

رہے تھے: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اسے بیع میں دھوکا دے دیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جس سے بھی بیع کرو تو کہہ دیا کرو: دھوکا نہیں ہوگا۔''

فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ: لَا خِيَابَةَ.

(بعدازیں) وہ جب بھی بیع کرتا تو کہتا: دھوکا نہیں ہوگا۔

فائدہ: اس شرط کے بعد اگر دھوکا ثابت ہو جائے تو بیع ختم کی جا سکے گی۔

[٣٨٦١] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ: لَا خِيَابَةَ.

[3861] سفیان اور شعبہ دونوں نے عبداللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، لیکن ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: وہ جب سودا کرتا تو کہتا تھا: دھوکا نہیں ہوگا۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ)(التحفة ١٣)

باب:13- پھلوں کی (پکنے کی) صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے توڑنے کی شرط لگائے بغیر بیع کرنا منع ہے

[٣٨٦٢] ٤٩-(١٥٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ. [انظر: ٣٨٦٥ و ٣٨٧٥]

[3862] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے (اس وقت تک درختوں پر لگے ہوئے) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ ان کی (پکنے کی) صلاحیت ظاہر ہو جائے۔ آپ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو (ایسی بیع سے) منع فرمایا۔

[٣٨٦٣] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

[3863] عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی،

أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٨٦٤] ٥٠-(١٥٣٥) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ، وَنَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

[3864] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سرخ یا زرد ہو جائے اور کھیل (سٹہ) (کی بیع) سے حتی کہ وہ (دانے بھر کر) سفید اور آفات سے محفوظ ہو جائے۔ آپ نے بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔

[٣٨٦٥] ٥١-(١٥٣٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ».

[3865] جریر نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پھل مت خریدو حتی کہ ان کی صلاحیت ظاہر ہو جائے اور اس سے آفت (کا امکان) ختم ہو جائے۔''

قَالَ: يَبْدُوَ صَلَاحُهُ: حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ.

(ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: اس کی صلاحیت (ظاہر ہونے) سے اس کی سرخی اور زردی مراد ہے۔

[راجع: ٣٨٦٢]

فائدہ: کھجور کے بعض درختوں کے پھل پکنے کے قریب سبز سے سرخ اور بعض کے سبز سے زرد ہو جاتے ہیں۔ اس وقت انھیں استعمال کیا جا سکتا ہے، نیز اس وقت وہ آفات سے بڑی حد تک محفوظ ہو جاتے ہیں۔

[٣٨٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَّحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[3866] عبدالوہاب نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ ''حتی کہ اس کی صلاحیت واضح ہو جائے'' تک حدیث بیان کی، اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٣٨٦٧] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِالْوَهَّابِ.

[3867] ابن ابی فُدیک نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ضحاک نے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے عبدالوہاب کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٣٨٦٨] (...) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

[3868] موسیٰ بن عقبہ نے مجھے نافع سے حدیث بیان

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ.

کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے امام مالک اور عبیداللہ کی حدیث کے مانند روایت بیان کی۔

[٣٨٦٩] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ».

[3869] اسماعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پھل نہ بیچو یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔''

[٣٨٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: مَا صَلَاحُهُ؟ قَالَ: تَذْهَبُ عَاهَتُهُ.

[3870] سفیان اور شعبہ دونوں نے عبداللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، شعبہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: اس کی صلاحیت سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: اس سے آفت (بور گر جانے اور بیماری لگ جانے) کا وقت ختم ہو جائے۔

[٣٨٧١] ٥٣-(١٥٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى - أَوْ نَهَانَا - رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ. [انظر: ٣٩٠٨، ٣٩٣٢]

[3871] ابوزبیر نے ہمیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اس وقت تک) درخت پر لگے پھل کو بیچنے سے منع فرمایا۔ یا کہا: ہمیں منع فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔

[٣٨٧٢] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

[3872] عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے (اس وقت تک) درخت پر لگے پھل کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

عَبْدِاللهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

[٣٨٧٣] ٥٥-(١٥٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ؟ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ، وَحَتّٰى يُوزَنَ. قَالَ فَقُلْتُ: مَا يُوزَنُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: حَتّٰى يُحْزَرَ.

[3873] ابوبختری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجور کی بیع کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ اس سے خود کھا سکے یا وہ کھائے جانے کے قابل ہو جائے، اور یہاں تک کہ اس کا وزن کیا جا سکے۔ میں نے کہا: اس کا وزن کیے جانے سے کیا مراد ہے؟ ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا: اس (کے وزن) کا اندازہ لگایا جا سکے۔

[٣٨٧٤] ٥٦-(١٥٣٨) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا». [انظر: ٣٨٧٧]

[3874] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(درختوں پر لگا ہوا) پھل نہ خریدو یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ إِلَّا فِي الْعَرَايَا) (التحفة ١٤)

باب: 14- عرایا کے سوا تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنا حرام ہے

[٣٨٧٥] ٥٧-(١٥٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ. [راجع: ٣٨٦٢]

[3875] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے خبر دی، نیز ہمیں ابن نمیر اور زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی۔ الفاظ انھی دونوں کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی کہ ہمیں زہری نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے (پکنے کی) صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھل کی بیع سے اور پھل کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا۔

[٣٨٧٦] (١٥٣٩) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: أَنْ تُبَاعَ. [انظر: ٣٨٧٨]

[3876] ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: (اجازت دی) کہ اسے بیچا (یا خریدا) جائے۔

فائدہ: اہل عرب قحط کے ایام اور خشک سالی کے دنوں میں اپنے باغات میں سے فقراء اور مساکین کو کچھ درختوں کے پھل بطور صدقہ دیا کرتے تھے کہ فلاں درخت کی کھجوریں تمھاری ہیں۔ اس طرح کے کھجور کے عطیے کو ''عریہ'' کہتے تھے۔ اس کی جمع عرایا ہے۔ مقصود یہ تھا کہ ضرورت مندوں کو کچھ درخت دے دیے جائیں تاکہ وہ اس کا تازہ پھل کھا سکیں یا تازہ پھل خشک کھجور کے عوض بیچ کر اپنی ضرورت پوری کر لیں۔ یہ بیع بالکل بیع مزابنہ ہی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ لیکن چونکہ یہ درخت ضرورت مندوں کو دیے جاتے تھے اس لیے ضرورت و حاجت رفع کرنے کی غرض سے اس کی اجازت دی گئی کہ ایسے درخت کا پھل، درخت کے اوپر ہی اس کی مقدار کا اندازہ کرتے ہوئے خشک کھجور کے عوض خریدا یا فروخت کیا جا سکے۔ آگے بیان کردہ احادیث میں آئے گا کہ یہ رخصت پانچ وسق تک محدود ہے۔

[٣٨٧٧] ٥٨-(١٥٣٨) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ». [راجع: ٣٨٧٤]

[3877] ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پھل (پکنے) کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے مت خریدو اور نہ خشک کھجور کے عوض (درخت پر لگا) پھل خریدو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، سَوَاءً.

ابن شہاب نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، بالکل اسی کے مانند۔

[٣٨٧٨] ٥٩-(١٥٣٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ

[3878] ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ کی بیع سے منع فرمایا۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجور پر لگے پھل کو خشک کھجور کے عوض فروخت کیا جائے، اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کو (کٹنے سے پہلے) گندم کے عوض فروخت کیا جائے اور زمین کو گندم کے

النَّخْلِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ، وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ.

عوض کرائے پر دیا جائے۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ».

(ابن شہاب نے) کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا: ''صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھل نہ خریدو، اور نہ (درخت پر لگے) پھل کو خشک کھجور کے عوض خریدو۔''

وَقَالَ سَالِمٌ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ. [راجع: ۳۸۷۶]

سالم نے کہا: مجھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس (ممانعت کے عام حکم) کے بعد عَرِیّہ کی بیع میں تر و تازہ یا خشک کھجور کے عوض بیع کی رخصت دی، اور اس کے سوا کسی بیع میں رخصت نہیں دی۔

[۳۸۷۹] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَّبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ.

[3879] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ والے کو اجازت دی کہ وہ اسے (اس پر موجود پھل کو) مقدار کا اندازہ کرتے ہوئے خشک کھجور کے عوض بیچ لے۔

[۳۸۸۰] ٦١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا، يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا.

[3880] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی کہا: مجھے نافع نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کے بارے میں رخصت دی (عریہ یہ ہے) کہ گھر والے (اپنی طرف سے دیے گئے درخت کے پھل کا) خشک کھجور کے حوالے سے اندازہ لگا کر اسے لے لیں تاکہ وہ تازہ کھجور کھا سکیں۔

[۳۸۸۱] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ

[3881] عبدالوہاب نے ہمیں کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا وہ کہہ رہے تھے: مجھے نافع نے اسی سند سے اسی

يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

کے مانند خبر دی۔

[٣٨٨٢] ٦٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَالْعَرِيَّةُ: النَّخْلُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

[3882] ہشیم نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، البتہ انھوں نے کہا: عریہ سے وہ کھجور کا درخت مراد ہے جو لوگوں کو (بطور عطیہ) دیا جاتا ہے۔ وہ (درخت پر لگے پھل کو) اندازے کے بقدر خشک کھجوروں کے عوض فروخت کر دیتے ہیں۔

[٣٨٨٣] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

[3883] لیث نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کو (اس سے حاصل ہونے والی) خشک کھجور کی مقدار کے اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت دی۔

قَالَ يَحْيٰى: الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا، بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

یحییٰ نے کہا: عریہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے گھر والوں کی خوراک کے لیے کھجور کا تازہ پھل (اس سے حاصل ہونے والی) خشک کھجور کے اندازے کے عوض خرید لے۔ (یہ تعریف تازہ پھل لینے والے کے نقطۂ نظر سے ہے۔ مفہوم ایک ہی ہے۔)

[٣٨٨٤] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا.

[3884] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں رخصت دی کہ اس (کے پھل) کا اندازہ کرتے ہوئے اسے کھجور کی ماپی ہوئی مقدار کے عوض فروخت کر دیا جائے۔

[٣٨٨٥] ٦٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا

[3885] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی، اور (فروخت کر دیا جائے کی

الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: أَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا.

بجائے) ''حاصل کرلیا جائے'' کے الفاظ بیان کیے۔

[٣٨٨٦] ٦٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا.

[3886] ایوب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کی بیع میں اس کے اندازے کی مقدار (کے حساب سے لین دین) کی اجازت دی۔

[٣٨٨٧] ٦٧-(١٥٤٠) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ، مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَقَالَ: «ذٰلِكَ الرِّبَا، تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ» إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ، النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا، يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا.

[3887] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے بُشیر بن یسار سے، انھوں نے اپنے گھرانے سے تعلق رکھنے والے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ سے، جن میں سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (درخت پر لگے) پھل کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اورآپ نے فرمایا: ''یہ سود ہے، یہی (بیع) مزابنہ (کھجور کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا) ہے۔'' ہاں، البتہ آپ نے عریہ کو بیچنے یا خریدنے کی اجازت دی (عَرِیّہ یہ ہے) کہ کوئی خاندان ایک دو کھجور کے درخت (جو بطور عطیہ دے گئے) ان سے حاصل ہونے والی خشک کھجور کے اندازے کے مطابق لے لیں تاکہ وہ اس کا تازہ پھل کھائیں (اور جنھیں درخت دیے گئے ہیں، انھیں خشک کھجور دے دیں۔)

[٣٨٨٨] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

[3888] لیث نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے بُشیر بن یسار سے اور انھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے (بعض) صحابہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عریہ کو (اس سے حاصل ہونے والی) خشک کھجور کی مقدار کے اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت دی۔

[۳۸۸۹] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى. فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى، غَيْرَ أَنَّ إِسْحٰقَ وَابْنَ الْمُثَنّٰى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: الرِّبَا.

[3889] محمد بن مثنیٰ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر سب نے (عبدالوہاب) ثقفی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا وہ کہہ رہے تھے: مجھے بشیر بن یسار نے اپنے خاندان سے تعلق رکھنے والے رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ آگے یحییٰ سے سلیمان بن بلال کی حدیث (3887) کے مانند حدیث ذکر کی۔ لیکن اسحاق اور ابن مثنیٰ نے لفظِ ربا کی بجائے لفظِ زَبْن (مزابنہ) استعمال کیا ہے، تاہم ابن ابی عمر نے ربا ہی کہا۔

[۳۸۹۰] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[3890] سفیان بن عیینہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے بشیر بن یسار سے، انھوں نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی..... انھی (سلیمان، لیث اور ثقفی) کی حدیث کے ہم معنی۔

[۳۸۹۱] ٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ ابْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِي حَارِثَةَ؛ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ.

[3891] ولید بن کثیر نے کہا: مجھے بنو حارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار نے حدیث بیان کی کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما دونوں نے اسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، یعنی تازہ کھجور کی خشک کھجور کے عوض بیع سے منع فرمایا، سوائے عرایا والوں کے کیونکہ انھیں آپ ﷺ نے اجازت دی تھی۔

[۳۸۹۲] ٧١-(١٥٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا

[3892] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک سے پوچھا: کیا آپ کو داود بن حصین نے ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام ابوسفیان (وہب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کو پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق تک اندازے سے بیچنے کی رخصت دی ہے؟ ــ (امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا:) شک داود کو ہے کہ انھوں

بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ - يَشُكُّ دَاوُدُ قَالَ: خَمْسَةٌ أَوْ دُونَ خَمْسَةٍ؟- قَالَ: نَعَمْ.

(ابوسفیان) نے پانچ وسق کہا یا پانچ وسق سے کم کہا۔ تو انھوں (امام مالک) نے جواب دیا: ہاں۔

[۳۸۹۳] ۷۲-(۱۵٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَّبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا.

[3893] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ سے مراد (کھجور کے تازہ) پھل کو خشک کھجور کی ماپی (یا تولی ہوئی) مقدار کے عوض اور انگور کو منقّی کی ماپی (یا تولی ہوئی) مقدار کے عوض فروخت کرنا ہے۔

[۳۸۹٤] ۷۳-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَاللهِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَّبَيْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا، وَّبَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا.

[3894] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں خبر دی کہ نبی ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا، اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے تازہ پھل کو خشک کھجور کی ماپی ہوئی مقدار کے عوض بیچا جائے اور انگور کو منقّی کی ماپی ہوئی مقدار کے عوض بیچا جائے اور (خوشوں میں) گندم کی کھیتی کو گندم کی ماپی ہوئی مقدار کے عوض بیچا جائے۔

[۳۸۹٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[3895] ابن ابی زائدہ نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[۳۸۹٦] ۷٤-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَّبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا، وَّعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ.

[3896] ابو اسامہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے (تازہ) پھل کو خشک کھجور کے ماپ کی مقررہ مقدار کے عوض اور انگور کو منقّی کے ماپ کی مقررہ مقدار کے عوض فروخت کیا جائے اور کسی بھی پھل کو اندازے کی بنیاد پر (اسی طرح) فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

[٣٨٩٧] ٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ [السَّعْدِيُّ] وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ، بِكَيْلٍ مُّسَمًّى، إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَّقَصَ فَعَلَيَّ.

[3897] اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور پر جو پھل لگا ہوا ہے اسے ماپ کی مقررہ مقدار کے ساتھ خشک کھجور کے عوض بیچا جائے کہ اگر بڑھ گیا تو میرا اور اگر کم ہو گیا تو اس کی ذمہ داری بھی مجھ پر ہوگی۔

فائدہ: مزابنہ یہ ہے کہ اندازہ لگایا جائے کہ درخت یا بیل پر لگے ہوئے پھل کا پکنے اور خشک ہونے کے بعد کیا وزن یا ماپ ہوگا، اس لگے ہوئے پھل کو اندازے کے مطابق خشک پھل کی مقدار کے عوض بیچا جائے۔ بعض لوگ یہ شرط کر لیتے تھے کہ خشک پھل کے اندازے میں جو کمی بیشی ہوگی، اس کے وہ ذمہ دار ہوں گے۔ لیکن اس کے باوجود کئی اندیشے موجود رہتے تھے۔ اسلام میں سرے سے ایسی بیع ہی ممنوع قرار دے دی گئی۔ البتہ ضرورت مندوں کے لیے پانچ وسق تک اس طرح کی بیع کو ممانعت سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

[٣٨٩٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3898] حماد نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٨٩٩] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: أَنْ يَّبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ: إِنْ كَانَتْ نَخْلًا، بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَّإِنْ كَانَ كَرْمًا، أَنْ يَّبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا، وَّإِنْ كَانَ زَرْعًا، أَنْ يَّبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ.

[3899] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رُمح نے لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا (مزابنہ یہ ہے) کہ کوئی آدمی اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے مقررہ ماپ کے عوض فروخت کرے اور اگر انگور ہو تو منقّٰی کے مقررہ ماپ کے عوض فروخت کرے اور اگر کھیتی ہو تو غلے کے مقررہ ماپ کے عوض اسے فروخت کرے۔ آپ ﷺ نے ان سب (سودوں) سے منع فرمایا۔

وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ: أَوْ كَانَ زَرْعًا.

قتیبہ کی روایت میں (وَإِنْ كَانَ زَرْعًا ''اور اگر کھیتی ہو'' کے بجائے) ''یا کھیتی ہو'' کے الفاظ ہیں۔

[٣٩٠٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ:

[3900] یونس، ضحاک اور موسیٰ بن عقبہ سب نے نافع

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

سے اسی سند کے ساتھ ان (عبیداللہ، ایوب اور لیث) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلاً عَلَيْهَا تَمْرٌ)(التحفة ١٥)

باب:15- جو شخص کھجور کا ایسا درخت فروخت کرے جس پر پھل لگا ہو

[٣٩٠١] ٧٧-(١٥٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ، فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ، إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ».

[3901] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کھجور کا ایسا درخت فروخت کیا جس پر نر کھجور کا بور ڈالا گیا ہو تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کا ہے الا یہ کہ خریدار (بیع کے دوران میں) شرط طے کر لے۔''

فائدہ: تابیر سوئی لگانے کو کہتے ہیں چاہے انجیکشن کی ہو یا کسی جاندار کا ڈنک ہو۔ مقصود خفیف لیکن مؤثر مقدار میں کسی چیز کو منتقل کرنا ہے۔ کھجور کے پھل لانے والے درختوں پر بور لگنے کے وقت نر کھجور کا بور چھینکنے سے زیادہ مقدار میں پھل آتا ہے، اس عمل کو تابیر کہا جاتا ہے۔ جس نے درختوں کی خدمت کی، پھر پھل کی اصلاح اور اضافے کے لیے محنت کی، پھر اس پھل پر اسی کا حق ہے۔ ہاں اگر درخت خریدنے والا قیمت طے کرتے وقت پھل بھی ساتھ حاصل کرنے کا سودا کر لے تو اس صورت میں وہ پھل کا حق دار ہوگا۔

[٣٩٠٢] ٧٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِيَ أُصُولُهَا وَقَدْ أُبِّرَتْ، فَإِنَّ

[3902] عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کا جو درخت خریدا گیا اور اس کی تابیر کی گئی تھی تو اس کا پھل اسی کے لیے ہے جس نے تابیر کی، مگر یہ کہ وہ آدمی جس نے اسے خریدا ہے (سودے میں اس کی) شرط طے کر لے۔''

نَمَرَهَا لِلَّذِي أَبَّرَهَا، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا».

[٣٩٠٣] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرِىءٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا، فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ».

[3903] لیث نے ہمیں نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کھجور کی تابیر (نر کھجور کا بور ڈال کر اس کی پرداخت) کی پھر اس کے درخت کو بیچ دیا، تو کھجور کا پھل اسی کا ہے جس نے تابیر کی، الا یہ کہ خریدنے والا شرط طے کر لے۔''

[٣٩٠٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ. وَأَبُوكَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3904] ایوب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

فائدہ: اب تو پھل دار درختوں کی اس سے بھی زیادہ پرداخت کرنی پڑتی ہے۔ کھاد کے علاوہ کیڑے مار آدویہ کا سپرے بھی کرنا پڑتا ہے اور ان چیزوں کا خرچ بھی بہت زیادہ ہے۔ اس لیے پرداخت کی ان صورتوں کی بنا پر پھل پر محنت کرنے والے کا حق ہے۔

[٣٩٠٥] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ».

[3905] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جس نے تابیر کیے جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدا، تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے اسے بیچا، الا یہ کہ خریدار شرط طے کر لے اور جس نے غلام خریدا تو اس کا مال اسی کا ہے جس نے اسے فروخت کیا، الا یہ کہ خریدار شرط طے کر لے۔''

فائدہ: بہت سے دیگر معاملات میں بھی اسی اصول کا اطلاق ہوتا ہے، مثلاً: اگر کوئی شخص زمین بیچے تو اس میں جو فصل لگی ہوئی ہے وہ بیچنے والے کی ہوگی الا یہ کہ خریدنے والا قیمت طے کرتے وقت اس کو بھی لینے کی شرط کر لے۔

[٣٩٠٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3906] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٩٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِهِ.

[3907] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے..... اسی کے مانند۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا، وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِينَ) (التحفة ١٦)

باب:16- بیع محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ، صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنا اور بیع معاومہ، یعنی کئی سالوں کے لیے (درخت کا پھل) بیچ دینا ممنوع ہے

فائدہ: محاقلہ، حقل (کھیتی) سے ہے۔ جو اناج وغیرہ کھیتی میں کھڑا ہے، اس کی کٹائی نہیں ہوئی تو خوشوں ہی میں اس کو گندم کی (وزن میں یا ماپ میں) متعین مقدار کے عوض بیچنا، محاقلہ ہے۔ اس کی دوسری تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ زمین کو اس کی پیداوار کی متعین مقدار کے عوض کرائے پر دیا جائے۔ یہ دونوں تعریفیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔ (دیکھیے، احادیث:3910، 3932) اور یہ دونوں صورتیں حرام ہیں۔ مزابنہ: درخت پر لگے پھل کو خشک پھل کی متعین مقدار کے عوض فروخت کرنا ہے۔ مخابرہ کا اس باب کی حدیث:3910 میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مفہوم ذکر ہوا ہے کہ چٹیل زمین کسی شخص کو دے دی جائے، وہ اس کا سارا خرچ اٹھائے، اس میں کاشت کرے، پھر اس کے پھل (یا غلہ جو حاصل ہو) میں سے حصہ زمین کی ملکیت کے عوض حاصل کیا جائے، اس کو کرائے پر زمین دینے سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے لیے بسا اوقات بیع محاقلہ (حدیث:3923، 3929) کے الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی نے اس کے لیے بيع أرض البيضاء سنتين أو ثلاثا (حدیث:3929) کی طرح بیع السنین (حدیث:3930) کے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔ جاہلی دور میں کرائے پر زمین دینے کی جو صورتیں رائج تھیں، وہ واضح طور پر استحصال اور سود پر مبنی تھیں۔ معاومہ: کسی باغ کا پھل کئی سالوں کے لیے خریدنا یا بیچنا۔

[٣٩٠٨] ٨١-(١٥٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[3908] سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابن جریج سے

أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا الْعَرَايَا. [راجع: ٣٨٧١]

حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور (پکنے کی) صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور (حکم دیا کہ) عرایا (کی بیع) کے سوا (پھل یا کھیتی کو) صرف دینار اور درہم کے عوض ہی فروخت کیا جائے۔

فائدہ: اصل ممانعت پھل یا پرداخت سے پہلے غلے کو اسی جنس کی متعین مقدار کے عوض فروخت کرنے کی ہے۔ ربا الفضل کی حرمت کے اصول کے تحت اگر دوسری جنس کے پھل یا غلے کے عوض بیچنا ہو تو دست بدست فروخت جائز ہوگی۔ البتہ نقدی کے عوض پکنے کے قریب اس کی فروخت کی اجازت ہے۔ یہی اس حدیث کا مفہوم ہے۔

[٣٩٠٩] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّأَبِي الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[3909] ابو عاصم نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے عطاء اور ابوزبیر سے خبر دی، ان دونوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا...... آگے اسی کے مانند بیان کیا۔

[٣٩١٠] ٨٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ، وَلَا تُبَاعُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ، إِلَّا الْعَرَايَا.

[3910] مخلد بن یزید جزری نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور کھانے کے قابل ہونے سے پہلے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا اور (حکم دیا کہ پھلوں اور اجناس کی) صرف درہم و دینار ہی سے بیع کی جائے، سوائے عرایا کے۔

قَالَ عَطَاءٌ: فَسَّرَهَا لَنَا جَابِرٌ قَالَ: أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ، وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَّالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ، يَبِيعُ

عطاء نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: مخابرہ سے مراد وہ چٹیل زمین ہے جو ایک آدمی دوسرے کے حوالے کرے تو وہ اس میں خرچ کرے، پھر وہ (زمین دینے والا) اس کی پیداوار میں سے حصہ لے۔ اور ان کا خیال ہے کہ مزابنہ سے مراد کھجور پر لگی ہوئی تازہ

الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا.

کھجور کی خشک کھجور (کی معینہ مقدار) کے عوض بیع ہے اور محاقلہ یہ ہے کہ آدمی کھڑی فصل کو ماپے ہوئے غلے کے عوض بیچ دے۔

[۳۹۱۱] ۸۳-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، كِلَاهُمَا عَنْ زَكَرِيَّا. قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ، يُشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِهَ، وَالْإِشْقَاهُ أَنْ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ، وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ، وَالْمُخَابَرَةُ: الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ.

[3911] زید بن ابی انیسہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم سے ابوولید مکی نے حدیث بیان کی جبکہ وہ عطاء بن ابی رباح کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انھوں (زید) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور اس بات سے منع فرمایا کہ إشقاہ سے پہلے (درخت پر لگا ہوا) کھجور (کا پھل) خریدا جائے۔ إشقاہ یہ ہے کہ اس میں سرخی یا زردی پیدا ہو جائے یا اس میں سے کچھ کھایا جا سکے (سارا پھل بیک وقت نہیں پکتا، کچھ کھانے کے قابل ہو جائے تو بیع جائز ہے۔) اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کی بیع غلے کی متعین مقدار (صاع، وسق وغیرہ یا وزن) کے ساتھ کی جائے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجور کی بیع خشک کھجور کی (ماپ یا تول کے ذریعے سے) متعین مقدار کے ساتھ کی جائے اور مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو (جواز کی شروط پوری کیے بغیر) تہائی، چوتھائی یا اس طرح کے (کسی متعین) حصے کے عوض (بٹائی پر) دیا جائے۔

قَالَ زَيْدٌ: قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

زید نے کہا: میں نے (ساتھ بیٹھے) عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ نے (بھی) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[۳۹۱۲] ۸٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُشْقِحَ.

[3912] سلیم بن حیان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن میناء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، محاقلہ، مخابرہ اور رنگ تبدیل ہونے (اشقاح) سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: مَا تُشْقِحُ؟ قَالَ: تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

(سلیم بن حیان نے) کہا: میں نے سعید سے پوچھا: اِشقاح سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: ان میں سرخی اور زردی پیدا ہو جائے اور اس میں سے کھایا جا سکے۔

فائدہ: ① اشقاح اور اشقاہ دونوں کا معنی ایک ہے اور دونوں درست ہیں۔ ② اس روایت سے واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث "حَتّٰى تُشْقِحَ" تک ہے۔ سعید نے حدیث یہیں تک بیان کی، پھر پوچھنے پر مفہوم کی وضاحت بیان کی جو زیادہ سے زیادہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

[٣٩١٣] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللهِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ - قَالَ أَحَدُهُمَا: بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ - وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

[3913] حماد بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب نے ابوزبیر اور سعید بن میناء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، معاومہ، مخابرہ ــ ان دونوں (ابوزبیر اور سعید) میں سے ایک نے کہا: کئی سالوں کے لیے بیع کرنا ہی معاومہ ہے ــ اور استثنا والی بیع سے منع فرمایا اور عرایا (کو خشک پھل کے عوض بیچنے) کی اجازت دی۔

فائدہ: ثُنیا سے مراد بیچی جانے والی چیز میں سے کوئی نامعلوم غیر متعین مقدار یا وہ حصہ ہے جسے بیچنے سے مستثنیٰ کر لیا جاتا ہے۔ جامع ترمذی کی روایت میں ہے: "إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ" (مگر یہ کہ وہ آپ کو معلوم ہو۔) معمولی سا ابہام بھی جھگڑے اور تجارتی عمل میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔

[٣٩١٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ: بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ.

[3914] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... اسی کے مانند، البتہ انھوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کئی سالوں کے لیے بیع کرنا ہی معاومہ ہے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ) (التحفة ١٧)

باب: 17- زمین کو کرایہ پر دینا

[٣٩١٥] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ

[3915] رباح بن ابی معروف نے ہمیں حدیث بیان

مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ.

کی، انھوں نے کہا: میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷜ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کو (اس کی اپنی پیداوار کے بدلے) کرائے پر دینے، اس (کے پھل) کو کئی سالوں کے لیے بیچنے اور پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

[٣٩١٦] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

[3916] حماد بن زید نے ہمیں مطروراق سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷜ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔

[٣٩١٧] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهُ عَارِمٌ، وَّهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ السُّدُوسِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ».

[3917] مہدی بن میمون نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مطروراق نے عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷜ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی زمین ہو تو (بہتر ہے) وہ اسے خود کاشت کرے۔ اگر وہ خود کاشت نہ کرے تو اپنے بھائی کو کاشت کاری کے لیے دے دے۔''

[٣٩١٨] ٨٩-(...) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ لِرِجَالٍ فُضُولُ أَرَضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

[3918] اوزاعی نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷜ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ کے پاس ضرورت سے زائد زمینیں تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس ضرورت سے زائد زمین ہو وہ یا تو اسے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے۔ اگر وہ نہیں مانتا تو وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھ لے۔'' (کسی غیر شرعی طریقے سے کرائے پر نہ دے۔)

[٣٩١٩] ٩٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ:

[3919] بکیر بن اخنس نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷜ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

حَدَّثَنَا خَالِدٌ: أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُؤْخَذَ الْأَرْضُ أَجْرًا أَوْ حَظًّا.

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ زمین کی اجرت (کرایہ) یا (اس کی ہونے والی پیداوار کا) متعین (مقدار میں) حصہ لیا جائے۔

[٣٩٢٠] ٩١-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ».

[3920] عبدالملک نے ہمیں عطاء سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو، وہ اسے خود کاشت کرے، اگر وہ اس میں کاشتکاری کی استطاعت نہ پائے اور عاجز ہو تو (بہتر ہے) اپنے کسی مسلمان بھائی کو عاریتاً دے دے اور اس کے ساتھ زمین کی اجرت کا معاملہ نہ کرے۔''

[٣٩٢١] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى عَطَاءً فَقَالَ: أَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، وَلَا يُكْرِهَا» قَالَ: نَعَمْ.

[3921] ہمام نے حدیث بیان کی، کہا: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا اور کہا: کیا آپ کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو (تو بہتر ہے) وہ اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشتکاری کے لیے دے دے اور اسے کرائے پر نہ دے''؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

فائدہ: آپ ﷺ کا یہی فرمان حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (حدیث:3945) بلکہ انھی کی روایت صحابہ میں زیادہ شائع ہوئی۔ آپ کی طرف سے ممانعت کے اسباب میں یہ بات بھی تھی کہ غیر منصفانہ شرائط کی بنا پر فریقین میں جھگڑے ہوتے تھے اور یہ بھی کہ ان کے ہاں پہلے سے رائج صورتیں سود اور استحصال پر مبنی تھیں۔ صحابہ کرام یہ سمجھتے تھے کہ جن لوگوں نے اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے فرامین روایت کیے ہیں، انھوں نے بعض اوقات ان کا پورا پس منظر نہیں سمجھایا یا بات بہت اختصار سے کی ہے۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کو معاف فرمائے! میں اس حدیث کو ان کی نسبت زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ دو انصاری لڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: ''اگر تمھارا حال یہ ہے تو کھیتوں کو کرائے پر نہ دیا کرو۔'' انھوں نے ''کھیتوں کو کرائے پر نہ دو'' کے الفاظ سنے (لیکن پوری بات نہ سنی۔) (سنن أبي داود، حديث: 3390 ، وسنن النسائي، حديث: 3959) اسی پس منظر کے ساتھ آپ ﷺ نے خطبے میں بھی یہ ہدایات دیں جو خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ (حدیث:3925) اس سے واضح ہوتا ہے کہ ممنوعہ صورتیں کیا تھیں اور ممانعت کی وجوہات کیا تھیں۔

[٣٩٢٢] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ.

[3922] عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر ﷛ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے مخابرہ (غلط شرطوں کے ساتھ بٹائی پر دینے) سے منع فرمایا۔

[٣٩٢٣] ٩٤-(...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْلِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، وَلَا تَبِيعُوهَا» فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ: مَا قَوْلُهُ: وَلَا تَبِيعُوهَا؟ يَعْنِي الْكِرَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[3923] سعید بن میناء نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس فالتو زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشتکاری کے لیے دے دے اور اسے (استفادے کے لیے) فروخت نہ کرو۔'' میں (سلیم بن حیان) نے سعید سے پوچھا: ''اسے فروخت نہ کرو'' سے کیا مراد ہے؟ کیا آپ کی مراد کرایہ پر دینے سے تھی؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[٣٩٢٤] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنُصِيبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُحْرِثْهَا أَخَاهُ، وَ إِلَّا فَلْيَدَعْهَا».

[3924] زہیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابوزبیر نے ہمیں حضرت جابر ﷛ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زمین بٹائی پر دیتے اور (باقی ساری پیداوار میں سے حصے کے علاوہ) گاہے جانے کے بعد خوشوں میں بچ جانے والی گندم اور اس طرح کی چیزیں (پانی کی گزرگاہوں کے اردگرد ہونے والی پیداوار) وصول کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے کسی بھائی کو کاشت کاری کے لیے (عاریتاً) دے دے ورنہ اسے (خالی) پڑا رہنے دے۔''

فائدہ: ہم نے اس حدیث کا ترجمہ حضرت جابر ﷛ کی اگلی حدیث اور حضرت اسید بن حضیر ﷛ سے حضرت رافع بن خدیج ﷛ کی روایت کردہ حدیث کے مطابق کیا ہے جو مسند احمد اور سنن ابن ماجہ میں ہے۔ ابن ماجہ کے الفاظ ہیں: ''ہم میں سے کوئی شخص جب اپنی زمین (کو کاشت کرنے سے) مستغنی ہوتا تو (پیداوار کے) تہائی، چوتھائی یا نصف حصے کے عوض کرائے پر دیتا اور تین نالیوں (کے اردگرد کی پیداوار) اور خوشوں میں بچ جانے والے اناج اور جسے پانی کی بڑی گزرگاہ سیراب کرتی، اسے بھی اپنے لیے مشروط کر لیتا۔'' (سنن ابن ماجه، حديث: 2460) ان سے وضاحت ہو جاتی ہے کہ مخابرہ کی کون سی صورت ممنوع قرار دی گئی ہے۔

[٣٩٢٥] ٩٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. قَالَ ابْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ لَّمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا».

[3925] ہشام بن سعد نے مجھے حدیث بیان کی کہ انھیں ابوزبیر مکی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تہائی یا چوتھائی حصے کے عوض، نالوں (کے کناروں کی پیداوار) کے عوض زمین لیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ اس بارے میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہو تو (بہتر ہے) وہ اسے کاشت کرے۔ اگر وہ خود اسے کاشت نہیں کرتا تو اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے، اگر وہ اسے اپنے بھائی کو بھی نہیں دیتا تو اس کو اپنے پاس رکھ لے۔''

[٣٩٢٦] ٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيُعِرْهَا».

[3926] ابوعوانہ نے ہمیں سلیمان (اعمش) سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوسفیان (طلحہ بن نافع) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس کے پاس زمین ہو تو (بہتر ہے کہ) وہ اسے ہبہ کرے یا عاریتاً دے دے۔''

[٣٩٢٧] ٩٨-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا».

[3927] عمار بن رُزَیق نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: ''وہ اسے کاشت کرے یا کسی اور آدمی کو کاشت کاری کے لیے دے دے۔''

[٣٩٢٨] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

[3928] بکیر نے حدیث بیان کی کہ انھیں عبداللہ بن ابی سلمہ نے نعمان بن ابی عیاش سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو (ممنوعہ طریقے سے) کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔

قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا نُكْرِي أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِينَ

بکیر نے کہا: مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم اپنی زمینیں

سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

بٹائی پر دیتے تھے، پھر جب ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث سنی تو اسے ترک کر دیا۔

[٣٩٢٩] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ أَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[3929] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کی دو یا تین سالوں کے لیے بیع کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: دو یا تین سالوں کے لیے اس کی بیع (بیع السنین) سے مراد، اس عرصے کے لیے اس کی منفعت کو بیچنا ہے۔ اس کے لیے جاہلی دور میں انتہائی غیر منصفانہ طریقے رائج تھے۔ ان تمام طریقوں میں سے، جو طریقہ رسول اللہ ﷺ نے خود اختیار کیا یا تقریراً جن کی اجازت دی، وہ نئے اور منصفانہ طریقے ہیں۔ جمہور علماء انھی کے جواز کی بات کرتے ہیں۔

[٣٩٣٠] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ.

[3930] سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حمید اعرج سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن عتیق سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ سِنِينَ.

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: پھلوں کی کئی سال کے لیے بیع سے (منع فرمایا۔)

[٣٩٣١] ١٠٢-(١٥٤٤) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

[3931] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے، اگر وہ نہیں مانتا تو اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔'' (غلط طریقے سے بٹائی پر نہ دے۔)

[٣٩٣٢] ١٠٣-(١٥٣٦) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ نُعَيْمٍ أَخْبَرَهُ؛

[3932] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ مزابنہ اور حقول سے منع فرما رہے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا:

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُولِ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: اَلْمُزَابَنَةُ: الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ، وَالْحُقُولُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ. [راجع: ٣٨٧١]

مزابنہ سے مراد (کھجور پر لگے) پھل کی خشک کھجور سے بیع ہے اور حقول سے مراد زمین کو (اس کی پیداوار کے متعین حصے کے عوض) بٹائی پر دینا ہے۔

[٣٩٣٣] ١٠٤-(١٥٤٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

[3933] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

[٣٩٣٤] ١٠٥-(١٥٤٦) وَحَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ.

[3934] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ درخت پر لگی کھجور کو (خشک کھجور کے عوض) خریدنا ہے اور محاقلہ سے مراد زمین کو کرائے پر دینا ہے۔

[٣٩٣٥] ١٠٦-(١٥٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ - قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا لَا نَرٰى بِالْخُبْرِ بَأْسًا، حَتّٰى كَانَ عَامُ أَوَّلَ، فَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ. [انظر: ٣٩٥١]

[3935] حماد بن زید نے ہمیں عمرو (بن دینار) سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم مخابرہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حتی کہ وہ پہلا سال آیا جس میں (یزید کی امارت کے لیے بیعت لی گئی) تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ میں رہنے والے صحابہ مخابرہ (بٹائی) پر زمین دیتے تھے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے انھیں اس سے منع نہیں فرمایا۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے پڑوسی سے سنی ہوئی ممانعت اجمالاً بیان کی تو ورع وتقویٰ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ معاملہ چھوڑ دیا۔ لیکن اگلی روایات میں واضح ہوگا کہ اجل صحابہ سمجھتے تھے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ

نے یا تو پوری بات اچھی طرح نہیں سمجھی یا ادھوری بات سن کر بیان کی ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ انھوں نے اکثر مواقع پر بٹائی کی جاہلی دور میں رائج صورتوں کے حوالے سے اجمالاً رسول اللہ ﷺ کا حکم بیان کیا۔ جو صورتیں اسلام میں رائج ہوئیں وہ ممنوع نہ تھیں۔ جس موقع پر انھوں نے تفصیل بیان کی (حدیث: 3945، 3951، 3954) تو معاملہ واضح ہوگیا۔ جن صحابہ نے جواز کا فتویٰ دیا انھوں نے اسلام میں رائج کردہ صورتوں (نقد کے عوض کرائے پر دینا یا خرچ میں شامل ہو کر یا خیبر کے طریقے پر پیداوار کا حصہ دار بنا وغیرہ) کے جواز کی بات کی۔ عدمِ جواز کی بات کرنے والوں نے جاہلی دور کی غیر منصفانہ صورتوں کو ناجائز قرار دیا۔

[٣٩٣٦] ١٠٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ.

[3936] سفیان (بن عیینہ)، ایوب اور سفیان (ثوری) سب نے عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور ابن عیینہ کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: تو ہم نے ان (رافع رضی اللہ عنہ) کی وجہ سے (احتیاطاً) اسے چھوڑ دیا۔

[٣٩٣٧] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَّفْعَ أَرْضِنَا.

[3937] مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رافع رضی اللہ عنہ نے ہماری زمین کا منافع ہم سے روک دیا۔

[٣٩٣٨] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ، وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ، حَتّٰى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ.

[3938] یزید بن زریع نے ہمیں ایوب سے خبر دی اور انھوں نے نافع سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اور حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے دور امارت میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمینوں کو بٹائی پر دیتے تھے حتی کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخری ایام میں انھیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں نبی ﷺ سے ممانعت بیان کرتے ہیں، چنانچہ وہ ان کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، انھوں نے ان سے دریافت کیا تو

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ زمینوں کو بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے۔اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے چھوڑ دیا۔

فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا، بَعْدُ، قَالَ: زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا.

بعدازیں جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ کہتے: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی بٹائی پر صحابہ کا اجماع رہا۔حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے، اپنے بزرگوں سے جو سنا اور اکثر اوقات اسے جس اجمال سے بیان کیا اس کی بنا پر بعض صحابہ نے از راہِ ورع زمین کو کرائے پر دینا ترک کر دیا لیکن انھوں نے کبھی ممانعت کا حکم رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ کیا۔

[٣٩٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ: قَالَ: فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا.

[3939] حماد بن زید اور اسماعیل (ابن علیہ) دونوں نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور ابن علیہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، کہا: اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اسے (اپنی زمین کو) کرائے پر نہیں دیتے تھے۔

[٣٩٤٠] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتّٰى أَتَاهُ بِالْبَلَاطِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ.

[3940] عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی طرف گیا یہاں تک وہ ان کے پاس بلاط کے مقام پر پہنچے تو انھوں نے انھیں (ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمینوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا تھا۔

[٣٩٤١] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتٰى رَافِعًا، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3941] حکم نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے پاس آئے...... پھر (ان کے حوالے سے) یہی حدیث نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔

[٣٩٤٢] ١١١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[3942] حسین بن حسن بن یسار نے ہمیں حدیث بیان

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ. قَالَ: فَنُبِّىءَ حَدِيثًا عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ. قَالَ: فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ: فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ، ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. قَالَ: فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْهُ.

کی، کہا: ہمیں ابن عون نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کو اجرت پر دیتے تھے، کہا: انھیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بتائی گئی، کہا: وہ میرے ساتھ ان کے ہاں گئے تو انھوں نے اپنے بعض چچاؤں سے بیان کیا، انھوں نے اس حدیث میں نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ کہا: تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے چھوڑ دیا اور زمین اجرت پر نہ دی۔

[٣٩٤٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3943] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ابن عون نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: انھوں نے اپنے بعض چچاؤں کے واسطے سے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

[٣٩٤٤] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرَضِيهِ، حَتّٰى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ خَدِيجٍ! مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ؟ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى، ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللهِ أَنْ يَّكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ عَلِمَهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

[3944] سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمینیں کرائے پر دیتے تھے حتی کہ انھیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو کرائے پر دینے سے منع کرتے ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا: ابن خدیج! آپ زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا بیان کرتے ہیں؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے اپنے دو چچاؤں سے سنا اور وہ دونوں بدر میں شریک ہوئے تھے، وہ اپنے گھرانے کے لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بخوبی جانتا تھا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خوف ہوا کہ (ممکن ہے) رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی نیا حکم جاری کیا ہو جس کا انھیں علم نہ ہوا ہو، لہٰذا انھوں نے زمین کو کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔

(المعجم ۱۸) - (بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ)
(التحفة ۱۸)

باب:18-زمین کو غلے کے عوض بٹائی پر دینا

[۳۹۴۵] ۱۱۳-(۱۵٤۸) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى، فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَّجُلٌ مِّنْ عُمُومَتِي فَقَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، وَّطَوَاعِيَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا، نَهَانَا أَنْ نُّحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى، وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَّزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا، وَكَرِهَ كِرَاءَهَا، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ.

[3945] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے یعلیٰ بن حکیم سے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم زمین کو اس کی پیداوار کے حصے پر دیتے تھے اور اسے تہائی اور چوتھائی حصے اور (اس کے ساتھ) متعین مقدار میں غلے کے عوض کرائے پر دیتے، ایک روز ہمارے پاس میرے چچاؤں میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا ہے جو ہمارے لیے نفع مند تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے، آپ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم زمین کو بٹائی پر دیں اور اسے تہائی اور چوتھائی حصے اور متعین غلے کے عوض کرائے پر دیں۔ اور آپ نے زمین کے مالک کو حکم دیا کہ وہ خود اس میں کاشت کرے یا کاشت کے لیے (اپنے مسلمان بھائی کو) دے دے اور آپ نے اس کے کرائے پر دینے اور اس کے سوا (غلے کے ایک متعین حصے پر دینے) کو ناپسند کیا ہے۔

فائدہ: یہاں اس موقع پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اس صورت کی تفصیل بیان کی ہے جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پیداوار کے ایک حصے کے علاوہ غلے کی ایک متعین مقدار بھی زمین لینے والے کو دینی پڑتی تھی۔ یہ واضح طور پر سود کی بھی ایک صورت تھی کہ پیداوار جتنی بھی ہو کم یا زیادہ، زمین کا مالک اپنے حصے کے علاوہ غلے کی متعین مقدار بھی وصول کرے۔ اس وقت رائج بٹائی کے طریقوں میں اس طرح کی بہت سی غیر منصفانہ شرائط موجود تھیں۔ ابتدا میں لوگوں کے لیے وضاحت سے اس بات کا علم رکھنا کہ کس طرح کی شرائط ممنوع ہیں، آسان نہ تھا۔ آپ ﷺ نے ان مخدوش صورتوں پر بٹائی سے منع فرما دیا، بلکہ کہا کہ اس سے یہ بہتر ہے کہ خود زراعت کرو، یا احسان کرتے ہوئے کسی مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچاؤ۔ یہ دونوں سادہ اور منفعت بخش طریقے تھے۔ دوسرے طریقے کی منفعت حقیقی اور بہت زیادہ تھی۔ یہ بھی اختیار دیا کہ غلط طریقے سے دینے کی بجائے بہتر ہے کہ کاشت ہی نہ کرو زمین کو خالی چھوڑ دو۔ جب پرانے غیر منصفانہ طریقوں کا خاتمہ ہو گیا تو آپ نے اور دیگر صحابہ نے منصفانہ طریقے اختیار کیے۔ اگلی

احادیث، مثلاً: (حدیث:3949) میں بھی وہ تفصیلات بیان ہوئیں ہیں جو جاہلی دور میں انصار کے ہاں بٹائی میں رائج تھیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ممانعت کن باتوں کی بنا پر تھی۔

[۳۹٤٦] (...) وحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ. قَالَ: كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

[3946] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے کہا: یعلیٰ بن حکیم نے میری طرف لکھا، انھوں نے کہا: میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ہم زمین کو بٹائی پر دیتے اور اسے تہائی اور چوتھائی حصے پر کرائے پر دیتے تھے...... آگے ابن علیہ کی (سابقہ) حدیث کے مانند بیان کیا۔

[۳۹٤۷] (...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3947] ابن ابی عروبہ نے یعلیٰ بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[۳۹٤۸] (...) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ.

[3948] جریر بن حازم نے یعلیٰ بن حکیم کی اسی سند کے ساتھ روایت کی، انھوں نے (سلیمان کے واسطے سے) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، انھوں نے عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ (اپنے چچاؤں میں سے ایک) کے الفاظ نہیں کہے۔

[۳۹٤۹] ۱۱٤-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَّافِعٍ؛ أَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ - وَهُوَ عَمُّهُ - قَالَ: أَتَانِي ظُهَيْرٌ فَقَالَ: لَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا. فَقُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ. قَالَ: سَأَلَنِي كَيْفَ

[3949] ابوعمرو اوزاعی نے مجھے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابونجاشی سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ظُہَیر بن رافع ان کے چچا تھے، کہا: ظہیر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا ہے جو ہمیں سہولت دینے والا تھا۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا وہ برحق ہے۔ کہا: آپ نے مجھ سے پوچھا: ''تم اپنے کھیتوں کا کیا معاملہ کرتے ہو؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ

تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟ فَقُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا، يَا رَسُولَ اللهِ! عَلَى الرَّبِيعِ أَوِ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الشَّعِيرِ قَالَ: «فَلَا تَفْعَلُوا، اِزْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا».

کے رسول! ہم انھیں چھوٹی نہر (کے کناروں کی پیداوار) پر یا کھجور یا جو کے (متعینہ) وسقوں پر اجرت پر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو ایسا نہ کرو، اسے خود کاشت کرو یا کاشت کے لیے کسی کو دے دو یا ویسے ہی اپنے ہاتھ میں رکھو۔''

[٣٩٥٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ، عَنْ رَّافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ: عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ.

[3950] عکرمہ بن عمار نے ابونجاشی سے، انھوں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی اور انھوں نے اپنے چچا ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت کا تذکرہ نہیں کیا۔

(المعجم١٩) - (بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ)(التحفة١٩)

باب:19- سونے اور چاندی کے عوض زمین کو کرایہ پر دینا

[٣٩٥١] ١١٥-(١٥٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. قَالَ: فَقُلْتُ: أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، فَلَا بَأْسَ بِهِ. [راجع: ٣٩٣٥]

[3951] امام مالک نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حنظلہ بن قیس سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ کہا: میں نے پوچھا: کیا سونے اور چاندی کے عوض بھی؟ انھوں نے جواب دیا: البتہ سونے اور چاندی کے عوض دینے میں کوئی حرج نہیں۔

[٣٩٥٢] ١١٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ ابْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ، وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ، وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ، فَيَهْلِكُ

[3952] اوزاعی نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حنظلہ بن قیس انصاری نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے اور چاندی (دینار اور درہم) کے عوض زمین کو بٹائی پر دینے کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ (امر واقع یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگ نہروں کی زمین، چھوٹے نالوں کے کناروں کی زمین اور (متعین مقدار میں) فصل کی کچھ اشیاء کے عوض

هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا، وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا، فَلَمْ يَكُنْ لِّلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هٰذَا، فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ، فَأَمَّا شَيْءٌ مَّعْلُومٌ مَّضْمُونٌ، فَلَا بَأْسَ بِهِ.

زمین اجرت پر دیتے تھے۔ کبھی یہ (حصہ) تباہ ہو جاتا اور وہ محفوظ رہتا اور کبھی یہ محفوظ رہتا اور وہ تباہ ہو جاتا، لوگوں میں بٹائی (کرائے پر دینے) کی صرف یہی صورت تھی، اسی لیے اس سے منع کیا گیا، البتہ معلوم اور محفوظ چیز جس کی ادائیگی کی ضمانت دی جاسکتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: مضمون سے مراد اس زمین سے حاصل ہونے والے غلے کے علاوہ کوئی اور چیز ہے جس کی ادائیگی کھیت میں اُگنے پر منحصر نہ ہو۔ کھیت کی پیداوار کے بارے میں معلوم نہیں کہ ہوگی یا نہیں، ہوگی تو کتنی؟ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا اپنا یہ فتویٰ بٹائی کی ممنوعہ اور غیر ممنوعہ صورتوں کو پوری طرح واضح کر دیتا ہے۔

[٣٩٥٣] ١١٧-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَّحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ يَّقُولُ: كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا. قَالَ: كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلٰى أَنَّ لَنَا هٰذِهِ وَلَهُمْ هٰذِهِ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ، فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا.

[3953] سفیان بن عیینہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حنظلہ زُرَقی سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: انصار میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے۔ کہا: ہم زمین کو اس شرط پر کرائے پر دیتے کہ یہ (حصہ) ہمارے لیے ہے اور وہ (حصہ) ان کے لیے ہے، بسا اوقات اس حصے میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی، تو آپ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ البتہ آپ نے ہمیں چاندی کے عوض دینے سے منع نہیں کیا۔

[٣٩٥٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هٰرُونَ، جَمِيعًا عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3954] حماد اور یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابٌ: فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ)(التحفة ٢٠)

باب:20- مزارعت (زمین کو پیداوار کی متعین مقدار کے عوض) اور مؤاجرت (نقدی کے عوض کرائے پر دینے) کا حکم

[٣٩٥٥] ١١٨-(١٥٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ؛ ح:

[3955] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے خبر دی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں علی بن مسہر نے

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: نَهٰى عَنْهَا. وَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ، وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللهِ.

حدیث بیان کی، ان دونوں (عبدالواحد اور علی) نے (سلیمان) شیبانی سے اور انھوں نے عبداللہ بن سائب سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن معقل سے مزارعت (زمین کی پیداوار کی متعین مقدار پر بٹائی) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: آپ نے اس سے منع فرمایا۔ اور انھوں نے کہا: میں نے ابن معقل سے پوچھا۔ عبداللہ کا نام نہیں لیا۔

[٣٩٥٦] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ؟ فَقَالَ: زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ، وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ، وَقَالَ: «لَا بَأْسَ بِهَا».

[3956] ابوعوانہ نے ہمیں سلیمان شیبانی سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن سائب سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم عبداللہ بن معقل کے پاس گئے، ہم نے ان سے مزارعت کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا اور مؤاجرت (نقدی کے عوض کرائے پر دینے) کا حکم دیا ہے اور فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(المعجم ٢١) - (بَابُ الْأَرْضِ تُمْنَحُ) (التحفة ٢١)

باب:21- کسی کو زمین عاریتاً دینا

[٣٩٥٧] ١٢٠-(١٥٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو؛ أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ: اِنْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ، فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَانْتَهَرَهُ. قَالَ: إِنِّي وَاللهِ! لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْنَحَ

[3957] حماد بن زید نے ہمیں عمرو (بن دینار) سے خبر دی کہ مجاہد نے طاوس سے کہا: ہمارے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے پاس چلو اور ان سے ان کے والد کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کردہ حدیث سنو، کہا: انھوں (طاوس) نے انھیں ڈانٹا اور کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے علم ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو میں یہ کام (کبھی) نہ کرتا لیکن مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جو اسے ان سب سے زیادہ جاننے والا ہے، ان کی مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُومًا».

سے تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی زمین اپنے بھائی کو عاریتاً دے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اس پر متعین پیداوار وصول کرے۔'' (اس سے اللہ کی رضا بھی حاصل ہوگی اور جھگڑوں سے محفوظ بھی رہے گا۔)

[٣٩٥٨] ١٢١-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ. قَالَ عَمْرٌو: فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ. فَقَالَ: أَيْ عَمْرُو! أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا، إِنَّمَا قَالَ: «يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُومًا».

[3958] سفیان نے ہمیں عمرو اور ابن طاوس سے حدیث بیان کی اور انھوں نے طاوس سے روایت کی کہ وہ (نقدی کے عوض) بٹائی پر زمین دیتے تھے۔ عمرو نے کہا: میں نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! اگر آپ یہ مخابرہ چھوڑ دیں (تو بہتر ہے) کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔ انھوں نے کہا: عمرو! مجھے اس مسئلے کو ان سب کی نسبت زیادہ جاننے والے، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا، آپ نے تو صرف فرمایا تھا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو (زمین) عاریتاً دے یہ اس کے لیے اس کی نسبت بہتر ہے کہ اس پر متعین پیداوار وصول کرے۔'' (بلاعوض دینے سے اسے غیر متعین، وسیع منفعت حاصل ہوگی۔)

[٣٩٥٩] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ شُعْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[3959] ایوب، سفیان، ابن جریج اور شعبہ سب نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٣٩٦٠] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا،

[3960] معمر نے ابن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا» لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی زمین اپنے بھائی کو دے یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اس پر اتنا اتنا، یعنی متعین مقدار میں وصول کرے۔''

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْحَقْلُ، وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ.

کہا: حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: یہی حقل ہے اور انصار کی زبان میں محاقلہ ہے۔

فائدہ: یعنی جن صورتوں کا نام لے کر منع فرمایا وہ انصار میں خاص صورت کے ساتھ رائج صورتیں تھیں۔ جن کی اجازت ہے وہ کرائے پر دینے کی منصفانہ صورتیں ہیں۔

[٣٩٦١] ١٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ إِنْ مَنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ».

[3961] عبدالملک بن زید نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس کی زمین ہو، وہ اگر اسے اپنے بھائی کو عاریتاً دے دے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔''

فرمان رسول اکرم ﷺ

«لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ
غَرْسًا، وَّلَا يَزْرَعُ زَرْعًا،
فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَّلَا دَابَّةٌ وَّلَا شَيْءٌ،
إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ»

”جو مسلمان درخت لگاتا ہے یا کاشت کاری کرتا ہے،
پھر اس میں سے انسان، چوپایہ یا کوئی بھی (جانور) کھاتا ہے
تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔“

(صحیح مسلم، حدیث: 3969 (1552))

کتاب المساقاۃ والمزارعہ کا تعارف

یہ حقیقت میں کتاب البیوع ہی کا تسلسل ہے۔ کتاب البیوع کے آخری حصے میں زمین کو بٹائی پر دینے کی مختلف جائز اور ناجائز یا مختلف فیہ صورتوں کا ذکر تھا۔ مساقات (سیرابی اور نگہداشت کے عوض پھل وغیرہ میں حصہ داری) اور مزارعت کا معاملہ امام ابوحنیفہ اور زفر کے علاوہ تمام فقہاء کے ہاں جائز ہے۔ یہی معاملہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی فتح کے بعد خود یہود کے ساتھ کیا۔ اس حوالے سے امام ابوحنیفہ اور زفر کے نقطۂ نظر کو ان کے اپنے اہم ترین شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد نے قبول نہیں کیا۔ یہ معاہدہ درختوں، ملحقہ کھیتوں، مالکان اور نگہداشت کرنے والوں تمام کے مفادات کو محفوظ رکھنے کا ضامن ہے۔ مساقات اور مزارعت کے لیے مخصوص باب کے بعد درخت لگانے اور زراعت کی فضیلت بیان کی گئی ہے، اسی پر انسان کے رزق اور اس کی فلاح کا سب سے زیادہ انحصار ہے۔

زمین پر محنت اور پیداوار کے اشتراک کے انتہائی منصفانہ معاہدوں کی تمام صورتوں میں، جنھیں اسلام نے رائج کیا ہے، انصاف کے تمام تر تقاضے ملحوظ رکھنے کے باوجود ناگہانی مسئلہ یہ پیدا ہوسکتا ہے کہ کوئی غیر متوقع قدرتی آفت پیداوار کو تباہ کر دے۔ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کا واضح حکم ہے کہ ایسے نقصان کے بعد حصے کا مطالبہ ساقط ہو جاتا ہے۔ جب کسی قدرتی آفت کی بنا پر پھل حاصل ہی نہیں ہوا تو مطالبہ کس بنیاد پر؟ اس کے ساتھ ہی تجارتی لین دین کی صورت میں جبکہ قبضہ اور ملکیت دوسرے فریق کو منتقل ہو چکی ہو اور ادائیگی باقی ہو تو کسی نقصان کی صورت میں مہلت اور اگر ممکن ہو تو تخفیف کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تفلیس (قرض ادا کرنے کی صلاحیت کے فقدان) کے حوالے سے طریق کار واضح کیا گیا ہے۔ دوسری طرف جس کے پاس ادائیگی کی صلاحیت موجود ہو اس کی طرف سے لیت ولعل کو ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔

اب تک لین دین کے معاہدوں کا ذکر تھا۔ اس کے بعد ان چیزوں کا بیان ہے جن کی تجارت ممنوع ہے۔ وہ غصب کی ہوئی چیزیں یا ایسی خدمات یا اشیاء ہیں جو حرام ہیں، مثلاً: ناپاک جانور، جیسے کتے وغیرہ کو پالنا یا نشہ آور اشیاء مثلاً شراب وغیرہ کو استعمال کرنا۔

پھر ان اشیاء کے لین دین میں جو بالکل حلال ہیں ان صورتوں کا ذکر ہے جن میں سود شامل ہو جاتا ہے یہ ربا الفضل ہے۔ ایک ہی جنس کا اسی جنس سے کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ، ملتی جلتی اشیاء کا ادھار تبادلہ، مثلاً سونے چاندی کا، گندم اور جَو کا لین دین جس میں ایک چیز ادھار ہو۔ یاد رہے کہ ایسی اشیاء کی قیمتوں میں موسم کے ساتھ یا مطلقاً وقت اور تجارتی حالات کی بنا پر بہت جلد فرق پڑتا ہے۔ اگرچہ قیمت (سونے، چاندی یا سکے یا کرنسی نوٹ وغیرہ) کے ساتھ اشیاء کے تبادلے میں ادھار لین دین کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ اگر اقتصادی معاملات انصاف کے ساتھ چلائے جائیں تو نقدی کی قیمت زیادہ عرصے تک مستحکم رہتی ہے، دوسرا سبب یہ

ہے کہ نقدی کے عوض ادھار خرید وفروخت کے بغیر تجارتی معاملات چلنے ممکن نہیں جبکہ تجارت کے جاری رہنے ہی سے انسانوں کے بنیادی اقتصادی مفادات حاصل بھی ہوتے ہیں اور محفوظ بھی رہتے ہیں۔

حیوانات کی بیع اجناس اور اشیاء کی بیع سے مختلف ہے۔ بدوی معاشروں میں ان کا لین دین بہت زیادہ ہوتا ہے بلکہ کسی نہ کسی مویشی کو خود نقدی سے ملتی جلتی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ ان کے لین دین کو آسان بنانے کے لیے اس میں جن مراعات کی ضرورت تھی، اسلام نے ان مراعات کا اہتمام کیا ہے، پھر تجارتی لین دین کے معاہدوں میں رہن کے مسائل کو واضح کیا گیا ہے۔

اس کے بعد بیع سلم یا سلف کے مسائل کو واضح کیا گیا ہے، پھر ذخیرہ اندوزی کی ممانعت بیان ہوئی ہے، پھر شفعہ کے مسائل ہیں کہ لین دین اپنی جگہ درست ہو سکتا ہے لیکن ایک چیز میں شراکت رکھنے والے کا پہلا حق ہے کہ وہ بازار کی قیمت پر اس چیز کا باقی حصہ خرید سکے۔ آخر میں زمین یا جائداد کے حوالے سے حسن سلوک، کسی کی زمین دبانے کی ممانعت اور اختلاف کی صورت میں مشترکہ راستے کی چوڑائی متعین کرنے کے حوالے سے شریعت کے حکم کا بیان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٢-كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

سیرابی اور نگہداشت کے عوض پھل وغیرہ میں حصہ داری اور زمین دے کر بٹائی پر کاشت کرانا

(المعجم ١) - (بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ) (التحفة ٢٢)

باب:1- پھل اور کھیتی کے کسی حصے پر پانی دینے اور کھیتی کے کام کا معاہدہ کرنا

[٣٩٦٢] ١-(١٥٥١) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

[3962] یحییٰ قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے اس کی پیداوار کے نصف پر معاملہ کیا جو وہاں سے پھلوں اور کھیتی کی صورت میں حاصل ہوگی۔

[٣٩٦٣] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَعْطٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ: ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ، وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ، خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ

[3963] علی بن مسہر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر (کی زمین) اس پیداوار کے آدھے حصے پر دی جو وہاں سے پھلوں اور کھیتی کی صورت میں حاصل ہوگی۔ آپ اپنی ازواج کو ہر سال ایک سو وسق دیتے، اسی (80) وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے۔ بعدازاں جب خیبر کی تقسیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری میں آئی تو انھوں نے

وَالْمَاءَ، أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ، فَاخْتَلَفْنَ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ، وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ، فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ.

نبی ﷺ کی ازواج کو اختیار دیا کہ ان کے لیے زمین اور پانی کا حصہ مقرر کر دیا جائے یا ان کو ہر سال (مقررہ) وسق مل جانے کی ضمانت دیں۔ تو ان کا (ان دونوں میں سے انتخاب کرنے میں) باہم اختلاف ہوگیا۔ ان میں سے کچھ نے زمین اور پانی کو منتخب کیا اور کچھ نے ہر سال (مقررہ) وسق لینے پسند کیے۔ حضرت حفصہ اور عائشہ ؓ ان میں سے تھیں جنھوں نے زمین اور پانی کو چنا۔

فائدہ: ایک وسق ساٹھ صاع یا 130.56 کلوگرام کا ہوتا ہے۔ (فقه الزكاة للقرضاوي:372/1)

[٣٩٦٤] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ، وَقَالَ: خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ.

[3964] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ وہاں کی کھیتی اور پھلوں کی پیداوار کے آدھے حصے پر معاملہ (کھیتی باڑی کے کام کاج کا معاہدہ) کیا...... آگے علی بن مسہر کی حدیث کی طرح بیان کیا اور انھوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ؓ ان میں سے تھیں جنھوں نے زمین اور پانی کا انتخاب کیا۔ اور کہا: انھوں نے نبی ﷺ کی ازواج کو اختیار دیا کہ ان کے لیے زمین خاص کر دی جائے۔ اور انھوں نے پانی کا (بھی) ذکر نہیں کیا۔

[٣٩٦٥] ٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا، عَلٰى أَنْ يَعْمَلُوا عَلٰى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا» ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

[3965] اسامہ بن زید لیثی نے مجھے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب خیبر فتح ہوا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ انھیں اس شرط پر وہیں رہنے دیں کہ وہ لوگ وہاں سے حاصل ہونے والی پھلوں اور غلے کی پیداوار کے نصف حصے پر کام کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں اس شرط پر جب تک ہم چاہیں گے رہنے دیتا ہوں۔'' پھر عبیداللہ سے روایت کردہ ابن نمیر اور ابن مسہر کی

وَّابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. وَزَادَ فِيهِ: وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِّصْفِ خَيْبَرَ، فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخُمُسَ.

حدیث کی طرح حدیث بیان کی، اور اس میں یہ اضافہ کیا: خیبر کی پیداوار کے نصف پھلوں کو (غنیموں کے) حصوں کے مطابق تقسیم کیا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ خمس لیتے تھے۔

[٣٩٦٦] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ دَفَعَ إِلٰى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا، عَلٰى أَنْ يَّعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَلِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا.

[3966] محمد بن عبدالرحمٰن نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے خیبر کے نخلستان اور زمینیں اس شرط پر خیبر کے یہودیوں کے سپرد کیں کہ وہ اپنے اموال لگا کر اس (کی زمینوں اور باغوں کی دیکھ بھال اور کھیتی باڑی) کا کام کاج کریں گے اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ رسول اللہ ﷺ کا ہوگا۔

فوائد و مسائل: ① یہود کے ساتھ یہ معاہدہ باغات کی دیکھ بھال اور زراعت دونوں کے لیے تھا اور دونوں کی آمدنی کا نصف ان کو ملتا تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ خیبر کے باغات اور زمین کی آمدنی کا نصف حصہ یہود سے لے کر باغات اور زمین کی ملکیت کے مطابق تقسیم فرماتے تھے۔ جو زمینیں مجاہدین کو بطور غنیمت ملی تھیں، ان کا حصہ مجاہدین کو عطا فرماتے۔ خُمس آپ کے تصرف میں آ کر بیت المال میں چلا جاتا۔ اور اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم ہوتا۔ ③ اس معاہدے کے مطابق مساقات اور زراعت دونوں پر خرچ یہودی خود کرتے تھے۔ اگلی حدیث میں صراحت ہے کہ اس طرح پیداوار آدھی آدھی کرنے کی پیشکش یہودیوں کی طرف سے تھی۔ اگر وہ مبنی برانصاف نہ ہوتی یا شرعی طور پر اس میں کوئی قباحت ہوتی تو ان کی طرف سے پیشکش کے باوجود آپ ﷺ ایسا معاہدہ کبھی نہ کرتے اور اس طرح کا معاہدہ کرتے جو شریعت کے مطابق ہوتا۔ یہ حدیث ان لوگوں کے لیے مضبوط دلیل ہے جو مساقات اور مزارعت کو ایک ساتھ یا جو دونوں کو الگ الگ جائز کہتے ہیں۔ پہلے گروہ میں امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ ہیں اور دوسرے گروہ میں ابن ابی لیلیٰ، ابو یوسف، محمد، امام ابوحنیفہ اور زفر کے علاوہ باقی تمام کوفی علماء، امام احمد اور باقی فقہائے محدثین شامل ہیں۔ ④ حدیث: 3966 سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خرچ مزارعت پر لینے والے کے ذمے ہو تو بھی معاہدہ درست ہے۔

[٣٩٦٧] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ

[3967] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے جلا وطن کیا، اور یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر غلبہ حاصل کیا تو آپ نے یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ فرمایا، آپ ﷺ کے اس پر غلبہ پا لینے کے بعد وہ زمین اللہ عزوجل، اس کے رسول اور مسلمانوں کی تھی۔ آپ نے یہود کو وہاں سے نکالنے

مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ، حِينَ ظُهِرَ عَلَيْهَا، لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا، عَلٰى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا، وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ، مَا شِئْنَا» فَقَرُّوا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

کا ارادہ کیا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ انھیں اس شرط پر وہیں رہنے دیں کہ وہ کام (باغوں اور کھیتوں کی نگہداشت اور کاشت) کی ذمہ داری لے لیں گے اور آدھا پھل (پیداوار) ان کا ہوگا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ہم جب تک چاہیں گے تمھیں وہاں رہنے دیں گے۔'' پھر وہ وہیں رہے حتی کہ حضرت عمر ؓ نے انھیں تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔

(المعجم٢) - (بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ) (التحفة٢٣)

باب:2- شجر کاری اور کاشت کاری کی فضیلت

[٣٩٦٨] ٧-(١٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ».

[3968] عطاء نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی مسلمان (جو) درخت لگاتا ہے، اس میں سے جو بھی کھایا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے، اور اس میں سے جو چوری کیا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور جنگلی جانور اس میں سے جو کھا جائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور جو پرندے کھا جائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور کوئی اس میں (کسی طرح کی) کمی نہیں کرتا مگر وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔''

[٣٩٦٩] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟» فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ. فَقَالَ: «لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا

[3969] لیث نے ہمیں ابوزبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ ام مبشر انصاریہ ؓ کے ہاں ان کے نخلستان میں تشریف لے گئے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں، کسی مسلمان نے یا کافر نے؟'' انھوں نے عرض کی: بلکہ مسلمان نے۔ تو آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان درخت لگاتا ہے یا کاشت کاری کرتا ہے، پھر اس میں سے انسان، چوپایہ یا کوئی بھی (جانور) کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔''

شَيْءٌ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ» .

[٣٩٧٠] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا، وَّلَا زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ». وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا.

[3970] محمد بن حاتم اور ابن ابی خلف نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں رَوح نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جو بھی مسلمان آدمی درخت لگاتا ہے اور کاشت کاری کرتا ہے، پھر اس سے کوئی جنگلی جانور، پرندہ یا کوئی بھی کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔'' ابن ابی خلف نے (یا کے بغیر) ''پرندہ کوئی چیز'' کہا۔

[٣٩٧١] ١٠-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُمِّ مَعْبَدٍ، حَائِطًا. فَقَالَ: «يَا أُمَّ مَعْبَدٍ! مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟» فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ. قَالَ: «فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَّلَا دَابَّةٌ وَّلَا طَيْرٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[3971] مجھے عمرو بن دینار نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ ام معبد رضی اللہ عنہا (خلیدہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ، ان کی دوسری کنیت ام مبشر بھی تھی) کے پاس باغ میں تشریف لے گئے تو آپ نے پوچھا: ''ام معبد! یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں، کسی مسلمان نے یا کافر نے؟'' انھوں نے عرض کی: بلکہ مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان درخت لگاتا ہے، پھر اس میں سے کوئی انسان، چوپایہ اور پرندہ نہیں کھاتا مگر وہ اس کے لیے قیامت کے دن تک صدقہ ہوتا ہے۔''

[٣٩٧٢] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ.

[3972] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، نیز ابوکریب اور اسحاق بن ابراہیم نے ابومعاویہ سے روایت کی، اور عمرو ناقد نے کہا: ہمیں عمار بن محمد نے حدیث بیان کی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابن فُضیل نے حدیث بیان کی، ان سب (حفص، ابومعاویہ، عمار اور ابن فضیل) نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان (واسطی) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَمَّارٍ. وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَا: عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فُضَيْلٍ: عَنِ امْرَأَةِ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ. وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ. وَكُلُّهُمْ قَالُوا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَّأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

کی۔ عمرو (ناقد) نے عمار سے روایت کردہ روایت میں اور ابوکریب نے ابومعاویہ سے روایت کردہ اپنی روایت میں کہا: ام مبشر ؓ سے روایت ہے۔ ابن فضیل کی روایت میں ہے: زید بن حارثہ ؓ کی بیوی سے روایت ہے، ابومعاویہ سے اسحاق کی روایت میں ہے، انھوں نے کہا: کبھی انھوں (ابو معاویہ) نے کہا: ام مبشر نے نبی ﷺ سے روایت کی اور بسا اوقات انھوں نے (ام مبشر) نہیں کہا۔ ان سب نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے...... (آگے) عطاء، ابوزبیر اور عمرو بن دینار کی حدیث (3968-3971) کی طرح ہے۔

[٣٩٧٣] ١٢-(١٥٥٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ».

[3973] ابوعوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان نہیں جو درخت لگائے یا کاشت کاری کرے، پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کھائے مگر اس کے بدلے میں اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

فوائد ومسائل: ① ایسے کام پر ایک مسلمان کو بھرپور اجر ملتا ہے جس سے درندوں اور جنگلی جانوروں سمیت اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہو۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اسلام کرۂ ارض پر موجود ہر طرح کی مخلوقات کے لیے خیر خواہی، ان کے تحفظ اور ان کے ساتھ رحمدلی کا سبق دیتا ہے۔ موذی جانوروں کو بھی اس وقت مارنے کی اجازت ہے جب وہ انسانوں کے لیے خطرہ بن جائیں۔ ② کرۂ ارض پر درختوں کی کاشت بہت بڑی نیکی اور تمام جانوروں کی بھلائی کی ضامن ہے۔

[٣٩٧٤] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِّأُمِّ مُبَشِّرٍ، امْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟» قَالُوا: مُسْلِمٌ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[3974] ابان بن یزید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ انصار کی ایک عورت ام مبشر ؓ کے نخلستان میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں، کسی مسلمان نے یا کسی کافر نے؟'' ان لوگوں نے کہا: مسلمان نے...... (آگے) ان سب کی حدیث کی طرح ہے۔

(المعجم٣) - (بَابُ وَضْعِ الْجَوَائِحِ) (التحفة ٢٤)

باب:3-قدرتی آفات سے ہونے والے نقصان کی تلافی کرنا

[٣٩٧٥] ١٤-(١٥٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا»؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟». [انظر: ٣٩٨٠]

[3975] ابن وہب نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی کہ ابوزبیر نے انھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے اپنے بھائی کو پھل بیچا ہے۔'' نیز ابوضمرہ نے ہمیں ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اپنے بھائی کو پھل بیچو اور وہ کسی قدرتی آفت کا شکار ہو جائے تو تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم اس سے کچھ وصول کرو۔ تم ناحق اپنے بھائی کا مال کس بنا پر وصول کرو گے؟''

[٣٩٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3976] ابوعاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٩٧٧] ١٥-(١٥٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ، أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟.

[3977] اسماعیل بن جعفر نے حمید سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے رنگ بدلنے تک کھجور کا پھل بیچنے سے منع فرمایا۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس کے رنگ بدلنے (زَھْو) سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: وہ سرخ ہو جائے اور زرد ہو جائے، تمھاری کیا رائے ہے اگر اللہ تعالیٰ نے پھل روک دیا، تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال اپنے لیے حلال سمجھو گے؟

[٣٩٧٨] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى

[3978] امام مالک نے حمید الطّویل سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رنگ پکڑنے سے پہلے پھل کی بیع سے منع فرمایا۔ لوگوں نے

عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالُوا: وَمَا تُزْهِيَ؟ قَالَ: تَحْمَرُّ، فَقَالَ: إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟.

پوچھا: رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ سرخ ہو جائے اور کہا: جب اللہ تعالیٰ پھلوں سے محروم کر دے تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال اپنے لیے حلال سمجھو گے؟

[٣٩٧٩] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنْ لَّمْ يُثْمِرْهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ؟».

[3979] عبدالعزیز بن محمد نے حمید کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ اسے بار آور نہ کرے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے مال کو کس بنیاد پر اپنے لیے حلال سمجھے گا؟''

[٣٩٨٠] ١٧-(١٥٥٤) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ- قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ.

[3980] بشر بن حکم، ابراہیم بن دینار اور عبدالجبار بن علاء سے روایت ہے، الفاظ بشر کے ہیں، سب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حمید اعرج سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن عتیق سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے آفات سے پہنچنے والے نقصان کی صورت میں (قیمت) ساقط کر دینے کا حکم دیا ہے۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ [وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ]: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا. [راجع: ٣٩٧٥]

ابو اسحاق ابراہیم نے، وہ امام مسلم کے شاگرد ہیں، کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن بشر نے بھی سفیان سے یہی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ)(التحفة ٢٥)

باب:4- قرض میں سے کچھ معاف کر دینا (اللہ کے نزدیک) پسندیدہ ہے

[٣٩٨١] ١٨-(١٥٥٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ» فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ

[3981] لیث نے ہمیں بکیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عیاض بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کا ان پھلوں میں نقصان ہو گیا جو اس نے خریدے تھے، اس کا قرض بڑھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر صدقہ کرو۔'' لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن وہ بھی

ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ: «خُذُوا مَا وَجَدْتُّمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ».

قرض کی ادائیگی (جتنی مالیت) تک نہ پہنچا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض داروں سے فرمایا: ''جو تمھیں مل جائے، وہ لے لو، تمھارے لیے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔''

[٣٩٨٢] (...) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3982] عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٩٨٣] ١٩-(١٥٥٧) وَحَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَّهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ! لَا أَفْعَلُ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ: «أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟» قَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ.

[3983] عمرہ بنت عبدالرحمان (بن عوف) نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے دروازے کے پاس جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی، ان دونوں کی آوازیں بلند تھیں اور ان میں سے ایک دوسرے سے کچھ کمی کرنے کی اور کسی چیز میں نرمی کی درخواست کر رہا تھا اور وہ (دوسرا) کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے پاس باہر تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: ''اللہ (کے نام) پر قسم اٹھانے والا کہاں ہے کہ وہ نیکی کا کام نہیں کرے گا؟'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ہوں، اس شخص کے لیے وہی صورت ہے جو یہ پسند کرے۔ (وہ فوراً اپنے بھائی کا مطالبہ مان گیا۔)

فوائد و مسائل: ① جب تجارت میں نقصان ہو جائے یا کسی بھی وجہ سے مقروض کے پاس قرض اتارنے کی سکت باقی نہ رہے تو معاشرے کو اس کی مدد کرنی چاہیے۔ بیت المال سے بھی ایسے قرض چکانے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ ② اگر ایسا انتظام نہ ہو سکے یا لوگوں کی مدد کے باوجود قرض چکایا نہ جا سکے تو جتنا مقروض کے پاس موجود ہے، وہی قرض خواہوں کو ان کے قرض کے تناسب سے دے دیا جائے گا۔ اس کے بعد ان کی طرف سے مقروض پر کوئی دعویٰ باقی نہیں رہے گا، اسے تفلیس یا إفلاس کہا جاتا ہے۔

[٣٩٨٤] ٢٠-(١٥٥٨) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي

[3984] عبداللہ بن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن کعب

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ. أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ: «يَا كَعْبُ!» فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ: أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ. قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُمْ فَاقْضِهِ».

بن مالک نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، مسجد میں، ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہما سے قرض کا مطالبہ کیا جو ان کے ذمے تھا تو ان کی آوازیں بلند ہوگئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر کے اندر ان کی آوازیں سنیں تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف گئے یہاں تک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹایا اور کعب بن مالک کو آواز دی: ''کعب!'' انھوں نے عرض کی: حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے ہاتھ سے انھیں اشارہ کیا کہ اپنے قرض کا آدھا حصہ معاف کردو۔ کعب نے کہا: اللہ کے رسول! کردیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دوسرے سے) فرمایا: ''اٹھو اور اس کا قرض چکا دو۔''

[٣٩٨٥] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ تَقَاضٰى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

[3985] عثمان بن عمر نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں یونس نے زہری سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی کہ انھیں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہما سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا..... (آگے) ابن وہب کی حدیث کی طرح ہے۔

[٣٩٨٦] (...) قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَى اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ، فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ، فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا كَعْبُ!» فَأَشَارَ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ. فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ، وَتَرَكَ نِصْفًا.

[3986] عبدالرحمٰن بن ہرمز نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے اور انھوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان کا کچھ مال عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہما کے ذمے تھا۔ وہ انھیں ملے تو کعب رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ لگ گئے، ان کی باہم تکرار ہوئی حتی کہ ان کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کعب!'' پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، گویا آپ فرما رہے تھے کہ آدھا لے لو، چنانچہ انھوں نے اس مال میں سے جو اس (ابن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہما) کے ذمے تھا، آدھا لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي، وَقَدْ أَفْلَسَ، فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ) (التحفة ٢٦)

باب:5- جس نے اپنا فروخت کیا ہوا مال خریدار کے پاس پایا اور وہ (خریدار) مفلس ہو چکا ہے تو اس چیز کو واپس لینے کا حق اسی کا ہے

[٣٩٨٧] ٢٢-(١٥٥٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ -: «مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ - أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ - فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ».

[3987] زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی کہ انھیں عمر بن عبدالعزیز نے خبر دی، انھیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یا (اس طرح کہا:) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔: ''جس نے اپنا مال جوں کا توں اس شخص کے پاس پایا جو مفلس ہو چکا ہے۔ یا اس انسان کے پاس جو مفلس ہو چکا ہے۔ تو وہ دوسروں کی نسبت اس (مال) کا زیادہ حق دار ہے۔''

[٣٩٨٨] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ. وَّقَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهِ: أَيُّمَا امْرِىءٍ فُلِّسَ.

[3988] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے خبر دی، (اسی طرح) قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح دونوں نے لیث بن سعد سے روایت کی اور (اسی طرح) ابوربیع اور یحییٰ بن حبیب حارثی نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی۔ محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا: ہمیں عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید (القطان) اور حفص بن غیاث، سب نے یحییٰ بن سعید سے، اسی سند کے ساتھ زہیر کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ ان میں سے ابن رمح نے اپنی روایت میں کہا: ''جس کسی آدمی کو مفلس قرار دیا گیا ہو۔''

[٣٩٨٩] ٢٣-(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْدِمُ، إِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ: «أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ».

[3989] ابن ابی حسین نے مجھے حدیث بیان کی کہ انھیں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی کہ انھیں عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی (روایت کردہ) حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی (روایت کردہ) حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں روایت کی جو کنگال ہوجائے، جب اس کے پاس سامان ملے اور اس نے اس میں تصرف نہ کیا ہو، (فرمایا:) ''تو وہ اس کے مالک کا ہے، جس نے اسے فروخت کیا تھا۔''

[٣٩٩٠] ٢٤-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُفْلِسَ الرَّجُلُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

[3990] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی مفلس ہوجائے اور کوئی آدمی (اس کے پاس) اپنا مال جوں کا توں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔''

[٣٩٩١] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَيْضًا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَا: «فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ».

[3991] سعید اور ہشام دونوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت کی اور کہا: ''تو وہ (دیگر) قرض خواہوں کی نسبت اس (مال) کا زیادہ حقدار ہے۔''

[٣٩٩٢] ٢٥-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ - قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ -: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛

[3992] عراک بن مالک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی مفلس قرار دیا جائے اور (کسی بیچنے والے) شخص کو اس کے ہاں اپنا سامان جوں کا توں مل جائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔''

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا».

(المعجم٦) - (بَابُ فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الاِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ)(التحفة٢٧)

باب:6- تنگ دست کو مہلت دینے، اور خوشحال اور نادار (دونوں) سے تقاضے میں رعایت کی فضیلت

[٣٩٩٣] ٢٦-(١٥٦٠) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. قَالُوا: تَذَكَّرْ. قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ، فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ. قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: تَجَوَّزُوا عَنْهُ».

[3993] منصور نے ہمیں ربعی بن حراش سے حدیث بیان کی کہ حضرت حذیفہ (بن یمان ؓ) نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح کا فرشتوں نے استقبال کیا تو انھوں نے پوچھا: کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، انھوں نے کہا: یاد کر، اس نے کہا: میں (دنیا میں) لوگوں کے ساتھ قرض کا معاملہ کرتا تو اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگدست کو مہلت دیں اور خوشحال سے نرمی برتیں۔ (انھوں نے) کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: (تم بھی) اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو۔''

[٣٩٩٤] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ؟ قَالَ: مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ، فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ، فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ. قَالَ:

[3994] نُعَیم بن ابی ہند نے ربعی بن حراش سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود (انصاری) ؓ اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ ؓ نے کہا: ایک آدمی اللہ عزوجل کے حضور پیش ہوا تو اللہ نے پوچھا: ''تو نے کیا عمل کیا؟'' اس نے کہا: میں نے کوئی نیکی نہیں کی، سوائے اس کے کہ میں مالدار آدمی تھا، میں لوگوں سے اس (میں سے دیے ہوئے قرض) کا مطالبہ کرتا تو مالدار سے خوش دلی سے قبول کرتا اور تنگ دست سے درگزر (مزید مہلت دیتا یا نہ دے سکتا تو معاف) کرتا۔ فرمایا: ''(تم بھی) میرے بندے

«تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي» قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ.

سے درگزر کرو۔'' (یہ سن کر) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

[٣٩٩٥] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا مَّاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ - قَالَ: فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ - فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ، فَغُفِرَ لَهُ» فَقَالَ أَبُومَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[3995] عبدالملک بن عمیر نے ربعی بن حراش سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ''ایک آدمی فوت ہوا اور جنت میں داخل ہوا تو اس سے کہا گیا: تو کیا عمل کرتا تھا؟ — کہا: اس نے خود یاد کیا یا اسے یاد کرایا گیا — اس نے کہا: (اے میرے پروردگار!) میں لوگوں سے (قرض پر) خرید وفروخت کرتا تھا، تو میں تنگ دست کو مہلت دیتا اور سکہ اور نقدی وصول کرنے میں نرمی کرتا تھا، تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔'' اس پر حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی یہی حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

فائدہ: وصولی میں نرمی کے کئی پہلو ہیں۔ نقدی سے مراد سونا چاندی اور سکے سے مراد ان دھاتوں یا دوسری دھاتوں کے ڈھلے ہوئے سکے ہیں۔ سونے چاندی کے معیار میں یا ڈھلے ہوئے سکے میں وزن یا دھات کے معیار کے حوالے سے چھوٹا موٹا فرق نظر انداز کر دینا نرمی ہے۔ وعدے میں تاخیر کو قبول کر لینا نرمی ہے۔ اکٹھی وصولی کی بجائے قسطوں میں لے لینا نرمی ہے۔ سارے قرض کی بجائے کچھ تخفیف کر کے لے لینا نرمی ہے۔

[٣٩٩٦] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: «أُتِيَ اللهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهِ، آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ - قَالَ: وَلَا يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيثًا - قَالَ: يَا رَبِّ! آتَيْتَنِي مَالَكَ، فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ، فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي».

[3996] سعد بن طارق نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے بندوں میں سے ایک بندہ پیش کیا گیا، اللہ نے اسے مال دیا تھا، تو اللہ نے اس سے پوچھا: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ — کہا: اور وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے — اس نے عرض کی: میرے رب! تو نے مجھے مال دیا تھا، میں لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور میری عادت نرمی اور آسانی کرنا تھی۔ میں مالدار پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: تمھاری نسبت میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں، (فرشتو!) تم بھی میرے بندے سے درگزر کرو۔''

فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ: هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے بھی یہ حدیث اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے دہنِ مبارک سے سنی تھی۔

[٣٩٩٧] ٣٠-(١٥٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حُوسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ مُوسِرًا، فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَّتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ، تَجَاوَزُوا عَنْهُ».

[3997] شقیق نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کی کوئی نیکی نہ ملی، سوائے یہ کہ وہ لوگوں سے معاملات کرتا تھا اور وہ مالدار آدمی تھا۔ تو وہ اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں، تم بھی اس سے درگزر کرو۔“

[٣٩٩٨] ٣١-(١٥٦٢) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ - قَالَ مَنْصُورٌ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ - عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ يُّدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، فَلَقِيَ اللهَ تَعَالٰى فَتَجَاوَزَ عَنْهُ».

[3998] ابراہیم بن سعد نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی لوگوں سے قرض کا لین دین کرتا تھا، وہ اپنے خادم سے کہتا: جب تو کسی تنگدست کے پاس آئے تو اس سے درگزر کرنا شاید اللہ ہم سے بھی درگزر کردے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا (اور حاضری دی) تو اس نے (بھی) اس سے درگزر کردیا۔“

[٣٩٩٩] (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

[3999] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی کہ انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے

ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے...... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٤٠٠٠] ٣٢-(١٥٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجْلَانَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ، ثُمَّ وَجَدَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ. قَالَ: آللهِ؟ قَالَ: آللهِ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ، أَوْ يَضَعْ عَنْهُ».

[4000] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اور انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی کہ حضرت ابو قتادہ نے اپنے ایک قرض دار کو تلاش کیا تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر (بعد میں) انھوں نے اسے پالیا تو اس نے کہا: میں تنگ دست ہوں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جسے یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے تو وہ تنگ دست کو سہولت دے یا اسے معاف کر دے۔''

فائدہ: امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْمَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنے قرض دار کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف کر دیا، قیامت کے دن وہ عرش کے سائے میں ہوگا۔'' (مسند أحمد:308/5)

[٤٠٠١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[4001] جریر بن حازم نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ، وَاسْتِحْبَابِ قُبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ)(التحفة٢٨)

باب:7-مالدار کا ٹال مٹول کرنا حرام ہے، حوالہ (مقروض کی طرف سے اپنے ذمے قرض کو دوسرے کو ذمے) کرنا درست ہے اور جب (قرض) کسی (مالدار شخص) کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کرنا مستحب ہے

[٤٠٠٢] ٣٣-(١٥٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4002] اعرج (عبدالرحمٰن بن ہرمز مدنی) نے حضرت

يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَّإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ».

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنی آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مال دار (سے وصولی) پر لگایا جائے تو اسے لگ جانا چاہیے۔''

[٤٠٠٣] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[4003] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی..... اسی کے مانند۔

(المعجم٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَإِ، وَتَحْرِيمِ مَنْعِ بَذْلِهِ، وَتَحْرِيمِ بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ) (التحفة ٢٩)

باب:8- ایسا زائد پانی بیچنا حرام ہے جو بیابان میں ہو اور گھاس چرانے کے لیے اس کی ضرورت ہو، اسے استعمال کرنے سے روکنا (بھی) حرام ہے، اور نر کی جفتی کی اجرت لینا حرام ہے

[٤٠٠٤] ٣٤-(١٥٦٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ.

[4004] وکیع اور یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بچ جانے والے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: جب بارش کا پانی جمع ہو جائے یا پیچھے سے بہتا ہوا آئے تو اپنے کھیتوں اور جانوروں کو پلانے کے بعد اسے روک لینا اور فروخت کرنا ممنوع ہے۔ البتہ اگر اپنی زمین میں کنواں کھودا ہے یا ٹیوب ویل لگایا ہے اور خرچ کیا ہے تو وہ اس میں شامل نہیں۔ بعض علماء اسے فروخت کرنا بھی ممنوع قرار دیتے ہیں۔ وہ پانی بیچنے کو کسی بھی صورت جائز نہیں سمجھتے (تفصیل کے لیے دیکھیے: نيل الأوطار للشوكاني)

[٤٠٠٥] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[4005] روح بن عبادہ نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں

جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ، وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ، فَعَنْ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ.

نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی جفتی فروخت کرنے، کاشتکاری کے لیے پانی اور زمین کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان ساری باتوں سے منع فرمایا ہے۔

[٤٠٠٦] ٣٦-(١٥٦٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ: كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ».

[4006] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زائد پانی کو نہ روکا جائے کہ اس کے ذریعے سے گھاس روکی جائے۔''

[٤٠٠٧] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلَأَ».

[4007] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زائد پانی نہ روکو کہ اس کے ذریعے سے تم گھاس روک دو۔''

[٤٠٠٨] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ ابْنُ سَعْدٍ؛ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ».

[4008] ہلال بن اسامہ نے خبر دی کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انھیں بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زائد پانی کو فروخت نہ کیا جائے کہ اس کے ذریعے سے گھاس کو فروخت کیا جائے۔''

فائدہ: چراگاہیں سب کے لیے مشترک ہیں۔ ان کا پانی روک کر گھاس کی پیداوار روکنا، پھر اپنی طرف کی گھاس کو فروخت کرنا لوگوں کے حق پر ڈاکہ ہے، اس لیے ممنوع ہے۔

(المعجم٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ)(التحفة ٣٠)

باب:9- کتے کی قیمت، کاہن کا نذرانہ اور زانیہ کا معاوضہ حرام ہے اور بلے کی بیع (بھی) ممنوع ہے

[٤٠٠٩] ٣٩-(١٥٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

[4009] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کے معاوضے اور کاہن کے نذرانے سے منع فرمایا۔

[٤٠١٠] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِّوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ.

[4010] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رُمح نے لیث بن سعد سے روایت کی، نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، ان دونوں (لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ) نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

ابن رمح کی روایت کردہ لیث کی حدیث میں ہے کہ انھوں (ابوبکر بن عبدالرحمان) نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سماعت کی۔

فوائد ومسائل: ① اگر حفاظت کے لیے کتا رکھنا ناگزیر نہ ہو تو اسے رکھنے کی اجازت نہیں۔ جن اقوام کے ہاں بغیر ضرورت کے کتے رکھے جاتے ہیں، وہاں اس کی قباحتیں سامنے آتی ہیں اور ان پر (پوری طرح) قابو بھی نہیں پایا جاسکتا۔ اگر کتے کو تجارت کی جنس بنالیا جائے تو اسی غرض سے ان کو پالا جائے گا، ان کو فروخت کرنے کے لیے ان کی تشہیر وترویج ہوگی۔ ویسے بھی یہ جانور حرام ہے اور اس کے منہ لگانے کی بنا پر برتن کو سات بار دھونا پڑتا ہے، اسلام میں کسی بھی حرام جنس کی خرید وفروخت کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔ ② زنا کاری کا معاوضہ لینے والے حرام کا سودا کر رہے ہیں۔ اس کمائی کے حصول کے لیے آج دنیا بھر میں شرمناک ظلم وستم جاری ہے۔ عورتوں اور لڑکیوں کو فریب دے کر یا زبردستی اس میں ملوث کیا جاتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں اس کام کی اجازت دینا گندگی اور ظلم کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے، اس لیے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ ③ کاہن بھی جھوٹ پھیلاتا، توہمات اور گمراہی کی تجارت کرتا ہے، اس کی کمائی بھی حرام ہے۔ ④ اصول یہ سامنے آتا ہے کہ جو چیز یا کام بذاتہ حرام ہے، اس کی قیمت بھی حرام

ہے،اس کی تجارت کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ اصول خود رسول اللہ ﷺ کا بیان کردہ ہے، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کر دیتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے۔'' (سنن أبي داود، حديث: 3488، ومسند أحمد: 247/1)

[٤٠١١] ٤٠-(١٥٦٨) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ».

[4011] محمد بن یوسف سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سائب بن یزید سے سنا، وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بدترین کمائی زانیہ کی اجرت، کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی ہے۔''

فائدہ: جاہلی دور میں پچھنے لگانے والا، انسانی جسم سے جو خون نکالتا، اسے بھی بطور اجرت لے لیتا اور خون بیچ دیتا۔ خریدنے والے اسے بطور غذا اور کئی دوسرے غلط مقاصد کے لیے استعمال کرتے۔ پچھنے لگانے والوں کی یہ کمائی سراسر حرام تھی۔ خون، خصوصاً انسانی خون کی تجارت ممنوع ہے۔ صحیح البخاری اور مسند احمد میں رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ منقول ہیں ''نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ'' (آپ ﷺ نے خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔) (صحيح البخاري، حديث: 2288، ومسند أحمد: 309/4) انسانی خون کی تجارت کی اجازت سے انسانی زندگی کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں جس طرح انسانی اعضاء کی تجارت سے لاحق ہیں۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو کچھ عنایت فرمایا۔ (صحيح البخاري، حديث: 2103) یہ مزدوری یا کام کی اجرت تھی۔ اس نے خون لے جا کر فروخت نہ کیا تھا نہ اس کی اجازت تھی۔

[٤٠١٢] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَّمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَّكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ».

[4012] اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی، کہا: مجھے ابراہیم بن قارظ نے سائب بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: ''کتے کی قیمت خبیث (ناپاک اور گندی) ہے۔ زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔''

[٤٠١٣] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4013] معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠١٤] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

[4014] ہشام نے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث

أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

بیان کی، کہا: مجھے ابراہیم بن عبداللہ نے سائب بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠١٥] ٤٢-(١٥٦٩) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ؟ فَقَالَ: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ.

[4015] ابوزبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اس سے جھڑک کر روکا ہے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، وَبَيَانِ نَسْخِهِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا، إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ) (التحفة ٣١)

باب:10- کتوں کو مار ڈالنے کا حکم، (پھر) اس کے منسوخ ہونے کی وضاحت اور اس بات کی وضاحت کہ شکار کے لیے اور کھیتی یا جانوروں کی حفاظت اور اسی طرح کے کسی کام کے سوا انھیں پالنا حرام ہے

[٤٠١٦] ٤٣-(١٥٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

[4016] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا۔

[٤٠١٧] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ.

[4017] عبیداللہ نے ہمیں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ آپ نے انھیں مارنے کے لیے مدینہ کی اطراف میں آدمی روانہ کیے۔

[٤٠١٨] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ

[4018] اسماعیل بن امیہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کتوں کو مارنے کا حکم دیتے

عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، فَتَتَبَّعُتُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ، حَتّٰى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، يَتْبَعُهَا.

تھے۔ میں مدینہ اور اس کی اطراف میں تلاش کرتا، ہم کوئی کتا نہ چھوڑتے مگر اسے مار ڈالتے، حتی کہ ہم دیہات سے آنے والی عورت کے کتے کو بھی، جو اس کے پیچھے آجاتا تھا، قتل کر دیتے تھے۔

[٤٠١٩] ٤٦-(١٥٧١) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ، أَوْ مَاشِيَةٍ، فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ زَرْعًا.

[4019] عمرو بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے، بکریوں یا مویشیوں (کی حفاظت) کے کتے کے سوا (باقی) تمام کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یا کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے کے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: بے شبہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کھیت بھی ہے۔

[٤٠٢٠] ٤٧-(١٥٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ، ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ».

[4020] ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا حتی کہ کوئی عورت بادیہ سے اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اس کتے کو بھی مار ڈالتے، پھر نبی ﷺ نے ہمیں ان کو مارنے سے منع کر دیا اور فرمایا: ''تم (آنکھوں کے اوپر) دو (سفید) نقطوں والے کالے سیاہ کتے کو نہ چھوڑو، بلاشبہ وہ شیطان ہے۔''

[٤٠٢١] ٤٨-(١٥٧٣) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ؛ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ.

[4021] معاذ عنبری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابو تیاح سے حدیث سنائی، انھوں نے مطرف بن عبداللہ سے سنا اور انھوں نے حضرت (عبداللہ) بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: ''ان لوگوں کا کتوں سے کیا واسطہ ہے؟'' بعد میں آپ نے شکاری کتے اور بکریوں (کی حفاظت کرنے) والے کتے کی اجازت دے دی۔

[٤٠٢٢] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4022] یحییٰ بن حبیب نے کہا: ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی۔ محمد بن حاتم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث سنائی۔ محمد بن ولید نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں نضر نے خبر دی۔ محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، (خالد بن حارث، یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر، نضر اور وہب بن جریر) سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ يَحْيٰى. وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ.

ابن حاتم نے اپنی حدیث میں کہا: یحییٰ سے روایت ہے۔ (اور آگے یہ کہا:) اور آپ ﷺ نے بکریوں کی رکھوالی، شکار اور کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے کی اجازت دے دی۔

[٤٠٢٣] ٥٠-(١٥٧٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[4023] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مویشیوں کی حفاظت کرنے والے اور شکاری کتے کے سوا کتا پالا اس کے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

[٤٠٢٤] ٥١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[4024] زہری نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے شکار یا مویشیوں کے کتے کے سوا کتا رکھا اس کے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

[٤٠٢٥] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ

[4025] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے شکار یا مویشیوں کے کتے کے سوا کتا رکھا اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[٤٠٢٦] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ [وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ] عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

[4026] محمد بن ابی حرملہ نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر ؓ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مویشیوں کے کتے یا شکار کے کتے کے سوا کتا رکھا تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔''

قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ».

حضرت عبداللہ ؓ نے کہا: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: ''یا کھیتی کے کتے (کے سوا۔)''

فوائد ومسائل: ① اس کے بعد بھی ایک قیراط، پھر دو قیراط اجر کم ہونے کی احادیث آئیں گی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے ایک قیراط کی کمی کا فرمایا، بعدازاں بے ضرورت کتا پالنے سے روکنے کے لیے زیادہ نقصان کی وعید جاری فرمائی۔ ② حضرت ابن عمر ؓ کے سامنے وہ اضافہ پیش کیا گیا جو حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں تھا کہ کھیت کے کتے کی بھی اجازت ہے تو انھوں نے کہا: ابو ہریرہ ؓ کا کھیت بھی ہے۔ (حدیث:4019) ان کا مقصد تھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا یہ حصہ خوب یاد رکھا۔ پھر انھوں نے حدیث سناتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ ؓ کے حوالے سے اضافے کا خود بھی ذکر کیا۔ انھوں نے خود حضرت ابو ہریرہ ؓ سے یہ اضافہ سنا اور یقین ہوگیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے تو انھوں نے خود اسے براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنا شروع کر دیا۔ (حدیث:4029) کھیتی کے حوالے سے جو بات حضرت ابو ہریرہ ؓ نے روایت کی، وہی دوسرے صحابہ نے بھی آپ ﷺ سے سن کر روایت کی۔ (حدیث:4022-4036)

[٤٠٢٧] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[4027] حنظلہ بن ابی سفیان (اسود بن عبدالرحمان بن صفوان بن امیہ) نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر ؓ) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے شکاری کتے یا مویشیوں کے کتے کے سوا کتا پالا اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

قَالَ سَالِمٌ: وَّكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: «أَوْكَلْبَ حَرْثٍ» وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ.

سالم نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ''یا کھیتی کے کتے (کے سوا۔)'' اور وہ (خود) کھیتی کے مالک تھے۔ (اس لیے انھیں یہ بات یاد تھی۔)

[٤٠٢٨] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ ابْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ».

[4028] عمر بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن گھر والوں نے مویشیوں (کی حفاظت) والے کتے یا شکاری کتے کے سوا کتا رکھا، تو ان کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

[٤٠٢٩] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ، يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

[4029] ابو حکم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''جس نے کھیتی یا بکریوں (کی حفاظت) یا شکار کے کتے کے سوا کتا رکھا اس کے اجر میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔''

[٤٠٣٠] ٥٧-(١٥٧٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَّيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَّلَا مَاشِيَةٍ وَّلَا أَرْضٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ، كُلَّ يَوْمٍ».

[4030] ابو طاہر اور حرملہ نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے کتا پالا جو شکاری ہے، نہ مویشیوں کے لیے ہے اور نہ ہی زمین کے لیے، اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ: «وَلَا أَرْضٍ».

ابو طاہر کی حدیث میں ''نہ زمین کے لیے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٤٠٣١] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ، انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

[4031] امام زہری نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مویشیوں، شکار یا کھیتی (کی حفاظت کرنے) والے کتے کے سوا (کوئی اور) کتا رکھا اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ.

امام زہری نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کا تذکرہ کیا گیا تو انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے! وہ (خود) کھیت کے مالک تھے۔ (انھوں نے یہ بات ضبط کی۔)

[٤٠٣٢] ٥٩-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ».

[4032] ہشام دستوائی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کتا رکھا، اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا، سوائے کھیتی یا مویشیوں (کی حفاظت کرنے) والے کتے کے۔''

فائدہ: بعض حضرات نے ایک قیراط اجر کم ہوگا اور دو قیراط اجر کم ہوگا، میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ اصل میں ''ایک یا دو قیراط'' کے الفاظ تھے۔ یہ کمی بیشی اس بات پر منحصر ہے کہ کتے پالنے کا ضرر کتنا ہے۔ اگر زیادہ ہے تو دو قیراط کم ہوں گے اور کم ہے تو ایک قیراط اجر کم ہوگا۔ جن کے اچھے اعمال ہی مختصر ہوں، ان سے اتنی بڑی کٹوتی کے بعد باقی کیا بچے گا؟

[٤٠٣٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4033] اوزاعی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠٣٤] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ:

[4034] حرب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠٣٥] ٦٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَّيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَّلَا غَنَمٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ».

[4035] ابو رزین نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے (ایسا) کتا رکھا جو شکار یا بکریوں کا کتا نہیں ہے تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔''

[٤٠٣٦] ٦١-(١٥٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ؛ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَّهُوَ رَجُلٌ مِّنْ شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ» قَالَ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي، وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ.

[4036] امام مالک نے یزید بن خصیفہ سے روایت کی کہ انھیں سائب بن یزید نے بتایا کہ انھوں نے سفیان بن ابی زہیر سے سنا اور وہ شنوءہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے، رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے کتا رکھا جو اسے کھیتی اور تھن (والے جانوروں کی حفاظت) کا فائدہ نہیں دیتا تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔'' (سائب نے) کہا: کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اس مسجد کے رب کی قسم!

[٤٠٣٧] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ؛ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ. فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[4037] اسماعیل نے ہمیں یزید بن خصیفہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سائب بن یزید نے خبر دی کہ ان کے پاس سفیان بن ابی زہیر شَنَئِي (قبیلہ شنوءہ سے تعلق رکھنے والے) آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی کے مانند۔

(المعجم ١١) – (بَابُ حِلِّ أُجْرَةِ الْحَجَامَةِ) (التحفة ٣٢)

باب: 11- پچھنے لگانے کی اجرت کا جواز

[٤٠٣٨] ٦٢-(١٥٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4038] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں حمید سے حدیث

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ، وَقَالَ: «إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ». [انظر: ٥٧٥٠]

بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پچھنے (سینگی) لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے، آپ کو ابوطیبہ نے پچھنے لگائے تو آپ نے اسے غلے سے دو صاع دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے بات کی تو انھوں نے اس کے محصول میں کچھ تخفیف کر دی اور آپ نے فرمایا: ''تم لوگ جو علاج کرواؤ اس میں سے بہترین سینگی لگوانا ہے یا (فرمایا:) یہ تمھارے بہترین علاجوں میں سے ہے۔''

[٤٠٣٩] ٦٣-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ».

[4039] مروان فزاری نے ہمیں حمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا...... آگے اسی کے مانند بیان کیا، مگر انھوں نے کہا: ''بلاشبہ سب سے افضل جس کے ذریعے سے تم علاج کراؤ، پچھنے لگوانا اور عود بحری (کا استعمال) ہے اور تم اپنے بچوں کو گلا دبا کر (مَل کر) تکلیف نہ دو۔''

فوائد و مسائل: ① ابوطیبہ کا نام نافع تھا۔ بعض لوگوں نے اور نام بتایا ہے۔ یہ بنو بیاضہ کے غلام تھے۔ بنو بیاضہ نے انھیں ایک مقررہ رقم (خراج) کے عوض آزادی سے کام کرنے (کمانے) کی اجازت دے رکھی تھی۔ اس کے کام سے خوش ہو کر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مالکوں سے کہہ کر اس کے خراج میں تخفیف کرا دی تاکہ وہ آرام سے کام کرے اور اپنی کمائی میں سے اپنی ضرورتوں کے لیے زیادہ بچا سکے۔ یہ آپ ﷺ کا حسنِ سلوک تھا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے دو صاع دینے کا جو حکم دیا، وہ بھی حسن سلوک کے زمرے میں آتا ہے۔ ② حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس واقعے سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر یہ اجرت حرام ہوتی تو آپ ﷺ کبھی اسے عطا نہ کرتے۔ (حدیث: 4042) اس پر تقریباً سبھی کا اتفاق ہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے، یعنی اگرچہ یہ حرام نہیں لیکن اس سے پرہیز بہتر ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے واضح ہدایت جاری ہوئی ہے کہ مریضوں، خصوصاً چھوٹے بچوں کا علاج حتی الامکان تکلیف دہ طریقوں کی بجائے تکلیف نہ دینے والے طریقوں سے کیا جائے۔

[٤٠٤٠] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَّنَا حَجَّامًا، فَحَجَمَهُ، فَأَمَرَ لَهُ

[4040] شعبہ نے ہمیں حمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے ہمارے ایک پچھنے لگانے والے غلام کو بلوایا اس نے آپ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک صاع، ایک مد

بِصَاعٍ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ فِيهِ، فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيبَتِهِ.

یا دو مد دینے کا حکم دیا اور اس کے متعلق (اس کے مالکوں سے) بات کی تو اس کے محصول میں کمی کر دی گئی۔

[٤٠٤١] ٦٥-(١٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَاسْتَعَطَ.

[راجع: ٢٨٨٥]

[4041] طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور آپ نے ناک کے ذریعے سے دوا لی۔

[٤٠٤٢] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ عَبْدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَجْرَهُ، وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ، وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ ﷺ.

[راجع: ٢٨٨٥]

[4042] شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنو بیاضہ کے ایک غلام نے نبی ﷺ کو پچھنے لگائے تو نبی ﷺ نے اسے اس کی اجرت دی اور آپ نے اس کے مالک سے بات کی تو اس نے اس کے محصول میں کچھ تخفیف کر دی اور اگر یہ (اجرت) حرام ہوتی تو نبی ﷺ اس کو نہ دیتے۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ) (التحفة ٣٣)

باب:12- شراب بیچنے خریدنے کی حرمت

[٤٠٤٣] ٦٧-(١٥٧٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ،

[4043] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''لوگو! اللہ تعالیٰ شراب (کی حرمت) کے بارے میں اشارہ فرما رہا ہے اور شاید اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کے بارے میں کوئی (قطعی) حکم نازل کر دے۔ جس کے پاس اس (شراب) میں سے کچھ

وَلَعَلَّ اللهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ». قَالَ: فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ» قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِّنْهَا، فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ، فَسَفَكُوهَا.

موجود ہے وہ اسے بیچ دے اور اس سے فائدہ اٹھا لے۔'' کہا: پھر ہم نے تھوڑا ہی عرصہ اس عالم میں گزارا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یقیناً شراب کو حرام کر دیا ہے، جس شخص تک یہ آیت پہنچے اور اس کے پاس اس (شراب) میں سے کچھ (حصہ باقی) ہے تو نہ وہ اسے پیے اور نہ فروخت کرے۔'' کہا: لوگوں کے پاس جو بھی شراب تھی وہ اسے لے کر مدینہ کے راستے میں نکل آئے اور اسے بہا دیا۔

[٤٠٤٤] ٦٨-(١٥٧٩) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ - رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ - أَنَّهُ جَاءَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ - مِنْ أَهْلِ مِصْرَ - أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَجُلًا أَهْدٰى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَهَا؟» قَالَ: لَا، فَسَارَّ إِنْسَانًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِمَ سَارَرْتَهُ؟» فَقَالَ: أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، فَقَالَ: «إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا» قَالَ: فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيهَا.

[4044] سوید بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے حدیث سنائی، انھوں نے۔اہل مصر کے ایک آدمی۔عبدالرحمٰن بن وعلہ سے روایت کی کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔اور مجھے ابوطاہر نے حدیث بیان کی۔الفاظ انھی کے ہیں۔: ہمیں ابن وہب نے خبر دی: مجھے مالک بن انس اور دوسروں نے زید بن اسلم سے، انھوں نے۔مصر کے باشندوں میں سے۔عبدالرحمان بن وعلہ سبئی سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا جو انگور سے نچوڑی جاتی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کا ایک مشکیزہ ہدیہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تمھیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: نہیں، اس کے بعد اس نے ایک انسان سے سرگوشی کی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تم نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے؟'' اس نے جواب دیا: میں نے اس سے یہ فروخت کرنے کو کہا ہے۔تو آپ نے فرمایا: ''جس (اللہ) نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کی بیع بھی حرام قرار دی ہے۔'' کہا: اس پر اس شخص نے مشکیزے کا منہ کھول دیا حتی کہ جو اس میں تھا، بہ گیا۔

[٤٠٤٥] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ.

[4045] یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن بن وعلہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے، اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٠٤٦] ٦٩-(١٥٨٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ نَهٰى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ.

[4046] منصور نے ابوضحیٰ (مسلم بن صبیح) سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سورۂ بقرہ کے آخری حصے کی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے ان کی تلاوت کی، پھر آپ نے شراب کی تجارت سے بھی منع فرما دیا۔

فائدہ: سورۂ بقرہ کے آخر میں ربا (سود) کی حرمت نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنانے اور اس کی حرمت واضح کرنے کے بعد تذکیراً یا تاکیداً شراب کی حرمت بھی واضح فرما دی۔ شراب کی حرمت تو قرآن میں موجود تھی، اس کی تجارت کی حرمت آپ ﷺ نے واضح فرمائی۔

[٤٠٤٧] ٧٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فِي الرِّبَا، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

[4047] اعمش نے (ابوضحیٰ) مسلم سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سود کے بارے میں سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل کی گئیں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے شراب کی تجارت کو بھی حرام قرار دیا۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ) (التحفة ٣٤)

باب: 13- شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام ہے

[٤٠٤٨] ٧١-(١٥٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[4048] لیث نے ہمیں یزید بن ابی حبیب سے حدیث

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، عَامَ الْفَتْحِ، وَهُوَ بِمَكَّةَ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ» فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: «لَا، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عِنْدَ ذٰلِكَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ، فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ».

بیان کی، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال، جب آپ مکہ ہی میں تھے، فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام قرار دی ہے۔'' کہا گیا: اے اللہ کے رسول! مردار جانور کی چربی کے بارے آپ کی کیا رائے ہے، اس سے کشتیوں (کے تختوں) کو روغن کیا جاتا ہے اور چمڑوں کو نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، وہ حرام ہے۔'' پھر اسی وقت، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو ہلاک کرے! اللہ نے جب ان کے لیے ان جانوروں کی چربی حرام کی تو انھوں نے اسے پگھلایا، پھر اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت لے کر کھائی۔''

[٤٠٤٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، عَامَ الْفَتْحِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[4049] عبدالحمید سے روایت ہے، کہا: مجھے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عطاء نے مجھے لکھ بھیجا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: میں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ سے سنا..... آگے لیث کی حدیث کی طرح ہے۔

[٤٠٥٠] ٧٢-(١٥٨٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

[4050] سفیان بن عیینہ نے ہمیں عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو

قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللهُ سَمُرَةَ، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا»؟

انھوں نے کہا: اللہ سمرہ کو ہلاک کرے! کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود پر لعنت کرے! (کہ) ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پگھلایا اور فروخت کیا''؟

[٤٠٥١] (...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4051] روح بن قاسم نے عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

فوائد ومسائل: ① حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تبصرے سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ شراب کی بیع کی حرمت سے واقف نہ تھے، اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غائبانہ طور پر ان کی مذمت پر اکتفا کیا، ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کسی شرعی حکم سے ناواقفیت کی بنا پر اس کی خلاف ورزی مستوجب سزا نہیں۔ ② شارحین نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے شراب کی فروخت کے حوالے سے کئی آراء دی ہیں: (ا) انھوں نے کسی غیر مسلم سے یہ شراب جزیے کے بدلے وصول کی اور اسے فروخت کر کے رقم بیت المال میں جمع کرا دی۔ (ب) انھوں نے انگور کا رس بیچا جو شراب نہیں بن سکا تھا، لیکن انگور اور انگور کے رس دونوں پر خمر کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے، اس لیے سد ذریعہ کے طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی مذمت فرمائی۔ (ج) شراب کا سرکہ بنا کر فروخت کیا۔ ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنا جائز ہے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ بھی شراب ہی کی تجارت تھی۔

[٤٠٥٢] ٧٣-(١٥٨٣) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا».

[4052] ابن جریج نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے خبر دی کہ انھوں نے انھیں (ابن شہاب کو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو ہلاک کرے! اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو انھوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔''

[٤٠٥٣] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ».

[4053] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو ہلاک کرے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ الرِّبَا)(التحفة ٣٥)

باب:14-سود کا بیان

[٤٠٥٤] ٧٥-(١٥٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَّلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَّلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَّلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَّلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ». [انظر: ٤٠٦٤]

[4054] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سونے کے عوض سونے کی بیع نہ کرو، الا یہ کہ برابر برابر ہو اور اسے ایک دوسرے سے کم زیادہ نہ کرو اور نہ تم چاندی کی بیع چاندی کے عوض کرو، الا یہ کہ مثل بمثل (یکساں) ہو اور اسے ایک دوسرے سے کم زیادہ نہ کرو اور اس میں سے جو غیر موجود ہو اس کی بیع موجود کے عوض نہ کرو۔''

[٤٠٥٥] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي لَيْثٍ: إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْثُرُ هٰذَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ: فَذَهَبَ عَبْدُ اللهِ وَنَافِعٌ مَّعَهُ.- وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ: قَالَ نَافِعٌ: فَذَهَبَ عَبْدُ اللهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ - حَتّٰى دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ تُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى عَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ. فَقَالَ: أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَّلَا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، وَّلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِّنْهُ بِنَاجِزٍ، إِلَّا يَدًا بِيَدٍ».

[4055] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے حدیث بیان کی اور انھوں نے نافع سے روایت کی کہ بنولیث کے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات بیان کرتے ہیں۔ قتیبہ کی روایت میں ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ چلے اور نافع بھی ساتھ تھے۔ اور ابن رمح کی حدیث میں ہے: نافع نے کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ چلے، میں اور لیثی بھی ان کے ساتھ تھے۔ حتی کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے اور کہا: اس آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی چاندی کے عوض بیع سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور سونے کی سونے کے عوض بیع سے (منع فرمایا) الا یہ کہ برابر برابر ہو؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیوں سے اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میری دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم سونے کے عوض سونے کی اور چاندی کے عوض چاندی کی بیع نہ کرو مگر یہ کہ یکساں ہو اور

اسے ایک دوسرے سے کم زیادہ نہ کرو اور اس میں سے کسی غیر موجود چیز کی موجود کے ساتھ بیع نہ کرو، الا یہ کہ دست بدست ہو۔"

[٤٠٥٦] (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ. بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[4056] جریر بن حازم، یحییٰ بن سعید اور ابن عون، سب نے نافع سے روایت کی، لیث کی نافع سے، ان کی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور ان کی نبی ﷺ سے روایت کی طرح۔

[٤٠٥٧] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِّثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ».

[4057] ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم سونے کی سونے کے عوض اور چاندی کی چاندی کے عوض بیع نہ کرو مگر یہ کہ وزن بوزن مثل بمثل (معیار میں یکساں) برابر برابر ہو۔"

[٤٠٥٨] ٧٨-(١٥٨٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ. وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ».

[4058] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم ایک دینار کی دو دیناروں کے عوض اور ایک درہم کی دو درہموں کے عوض بیع نہ کرو۔"

فائدہ: رومی اور ایرانی دینار اور درہم ہم وزن نہ تھے بلکہ ایرانی سکوں کا وزن رومی سکوں سے تقریباً آدھا تھا۔ لوگ ان کا ایک کے بدلے دو کی شرح سے تبادلہ کرتے تھے۔ لیکن اس میں مکمل طور پر ہم وزن اور ہم معیار ہونے کی گارنٹی نہ تھی، اس لیے ایسی بیع کو بھی حرام قرار دیا گیا۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا)(التحفة ٣٦)

باب:15-رقم کا تبادلہ اور سونے کی چاندی کے عوض نقد بیع

[٤٠٥٩] ٧٩-(١٥٨٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ] بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَقُولُ: مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ - وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -: أَرِنَا ذَهَبَكَ، ثُمَّ ائْتِنَا، إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا، نُعْطِيكَ وَرِقَكَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كَلَّا، وَاللهِ! لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ، أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ».

[4059] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی اور انھوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں (لوگوں کے سامنے) یہ کہتا ہوا آیا: (سونے کے عوض) درہموں کا تبادلہ کون کرے گا؟ تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ ﷺ نے کہا۔ اور وہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے پاس تھے۔ ہمیں اپنا سونا دکھاؤ، پھر (ذرا ٹھہر کے) ہمارے پاس آنا، جب ہمارا خادم آئے گا تو ہم تمھیں تمھاری چاندی (کے درہم) دے دیں گے۔ اس پر عمر بن خطاب ﷺ نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تم انھیں چاندی دو یا ان کا سونا انھیں واپس کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''سونے کے عوض چاندی (کی بیع) سود ہے، الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ (دست بدست) ہو اور گندم کے عوض گندم سود ہے، الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور جو کے عوض جو سود ہے، الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور کے عوض کھجور سود ہے، الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔''

[٤٠٦٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4060] ابن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی۔

[٤٠٦١] ٨٠-(١٥٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ: قَالُوا: أَبُو الْأَشْعَثِ، فَقُلْتُ: أَبُو الْأَشْعَثِ! فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْ أَخَانَا

[4061] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوقلابہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شام میں ایک مجلس میں تھا جس میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابو اشعث آئے تو لوگوں نے کہا: ابو اشعث، (آگئے) میں نے کہا: (اچھا) ابواشعث! وہ بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا: ہمارے بھائی! ہمیں حضرت عبادہ بن

حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: نَعَمْ، غَزَوْنَا غَزَاةً وَّعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ، فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا، آنِيَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَّبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ، فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ، فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى. فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَّتَحَدَّثُونَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَحَادِيثَ، قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ. فَقَامَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ - أَوْ قَالَ: وَإِنْ رَّغِمَ - مَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ.

قَالَ حَمَّادٌ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ.

صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجیے۔ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے ایک غزوہ لڑا اور لوگوں کے امیر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے، ہم نے بہت سے غنائم حاصل کیے، جو ہمیں غنیمت میں ملا اس میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ انھیں لوگوں کو ملنے والے عطیات (کے بدلے) میں فروخت کر دے۔ (جب عطیات ملیں گے تو قیمت اس وقت دراہم کی صورت میں لے لی جائے گی) لوگوں نے ان (کو خریدنے) میں جلدی کی۔ یہ بات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سونے کے عوض سونے کی، چاندی کے عوض چاندی کی، گندم کے عوض گندم کی، جو کے عوض جو کی، کھجور کے عوض کھجور کی اور نمک کے عوض نمک کی بیع سے منع فرما رہے تھے، الا یہ کہ برابر برابر، نقد بنقد ہو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا لین دین کیا۔ (یہ سن کر) لوگوں نے جو لیا تھا واپس کر دیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو وہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا: سنو! لوگوں کا حال کیا ہے! وہ رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں، ہم بھی آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے لیکن ہم نے آپ سے وہ (احادیث) نہیں سنیں۔ اس پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، (رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا) سارا واقعہ دہرایا اور کہا: ہم وہ احادیث ضرور بیان کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں، خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ناپسند کریں۔۔ یا کہا: خواہ ان کی ناک خاک آلود ہو۔۔ مجھے پروا نہیں کہ میں ان کے لشکر میں ان کے ساتھ ایک سیاہ رات بھی نہ رہوں۔

حماد نے کہا: یہ (کہا:) یا اس کے ہم معنی۔

[٤٠٦٢] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4062] عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح روایت بیان کی۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے ذرا قبل مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ نے انھیں کاتب مقرر فرمایا تو وہ کثرت سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آنے جانے اور رہنے لگے۔ ان کا خیال تھا کہ انھوں نے دین کا بڑا حصہ براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے۔ ان کا یہ خیال اپنی جگہ درست تھا۔ لیکن جو صحابہ ان کی نسبت بہت پہلے سے صحبت اقدس سے مستفید ہو رہے تھے، ان کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت دین کا علم بہت زیادہ تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جنگی اور انتظامی صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دمشق کا گورنر اور سالار بنایا لیکن ساتھ ہی انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور دیگر فقہاء صحابہ کو تربیت اور ارشاد کے لیے لشکر میں بھجوایا تاکہ وہ شرعی احکام کے حوالے سے سالار سمیت سارے لشکر کی رہنمائی کریں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے صحیح طور پر اپنا فرض ادا کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کی بات براہِ راست اپنے حکم سے متصادم لگی، لیکن انھوں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر کچھ کہنے کی بجائے اس بات کا ذکر اپنے خطبے میں کیا اور معاملہ ایک طرح سے عام شوریٰ میں پیش کر دیا لیکن حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سختی سے اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کوئی تائیدی شہادت حاصل نہ ہو سکی۔ اس طرح تمام حاضرین مسئلے کی حقیقت اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے آگاہ ہو گئے۔

[٤٠٦٣] ٨١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ، فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ».

[4063] خالد حذاء نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواشعث سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کے عوض سونا، چاندی کے عوض چاندی، گندم کے عوض گندم، جو کے عوض جو، کھجور کے عوض کھجور اور نمک کے عوض نمک (کا لین دین) مثل بمثل، یکساں، برابر برابر اور نقد بنقد ہے۔ جب اصناف مختلف ہوں تو جیسے چاہو بیع کرو بشرطیکہ وہ دست بدست ہو۔“

[٤٠٦٤] ٨٢-(١٥٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

[4064] اسماعیل بن مسلم عبدی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابومتوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

مُسْلِمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبٰى، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ». [راجع: ٤٠٥٤]

سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے عوض سونا، چاندی کے عوض چاندی، گندم کے عوض گندم، جو کے عوض جو، کھجور کے عوض کھجور اور نمک کے عوض نمک (کی بیع) مثل بمثل (ایک جیسی) ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا لین دین کیا، اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہیں۔''

[٤٠٦٥] (...) **حَدَّثَنَا** عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ» فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[4065] سلیمان ربعی نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ابومتوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے عوض سونے (کی بیع) برابر مثل بمثل (ایک جیسی) ہے.....'' (آگے) سابقہ حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٤٠٦٦] ٨٣-(١٥٨٨) **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبٰى، إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ».

[4066] فضیل کے بیٹے (محمد) نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کے عوض کھجور، گندم کے عوض گندم، جو کے عوض جو اور نمک کے عوض نمک (کی بیع) مثل بمثل (ایک جیسی) دست بدست ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا (لین دین) کیا، الا یہ کہ ان کی اجناس الگ الگ ہوں۔''

[٤٠٦٧] (...) **حَدَّثَنِيهِ** أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «يَدًا بِيَدٍ».

[4067] محاربی نے فضیل بن غزوان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے ''دست بدست'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٠٦٨] ٨٤-(...) **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[4068] ابن ابی نُعم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے عوض سونے کی بیع ہم وزن اور مثل بمثل (ایک جیسی) ہے اور

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا».

چاندی کے عوض چاندی ہم وزن اور مثل بمثل ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے۔''

[٤٠٦٩] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا».

[4069] سلیمان بن بلال نے ہمیں موسیٰ بن ابی تمیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دینار سے دینار کی بیع میں ان کے درمیان اضافہ (جائز) نہیں اور درہم سے درہم کے تبادلے میں ان کے درمیان اضافہ (جائز) نہیں۔''

فائدہ: اس زمانے میں ایرانی اور رومی دینار کا وزن اور ان کی قیمت الگ الگ تھی۔ اسی طرح ایرانی اور رومی درہم کی قیمت بھی الگ الگ تھی۔ ان کے تبادلے میں گنتی کی بجائے سونے چاندی کے وزن کی برابری کی شرط لگائی گئی تاکہ کسی فریق کے ساتھ کسی طرح کی بے انصافی نہ ہونے پائے۔ دیت وغیرہ کے معاملات میں پہلے دونوں کرنسیوں کو برابر شریک کر کے ادائیگیاں ہوتی تھیں، پھر عبدالملک بن مروان کے زمانے میں اجل صحابہ کی رہنمائی میں اس کا حساب کر کے اسلامی درہم و دینار کے معیاری سکے ڈھال لیے گئے اور انھی میں لین دین اور ادائیگیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

[٤٠٧٠] (...) حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ ابْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي تَمِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4070] امام مالک بن انس نے کہا: مجھے موسیٰ بن ابی تمیم نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا)(التحفة ٣٧)

باب:16- سونے کے عوض چاندی کی ادھار بیع منع ہے

[٤٠٧١] ٨٦-(١٥٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِّي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ، أَوْ إِلَى الْحَجِّ، فَجَاءَ

[4071] عمرو (بن دینار) نے ابو منہال سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے ایک شریک نے موسم (حج کے موسم) تک یا حج تک چاندی ادھار فروخت کی، وہ میرے پاس آیا اور مجھے بتایا تو میں نے کہا: یہ معاملہ درست نہیں۔

إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي، فَقُلْتُ: هٰذَا أَمْرٌ لَّا يَصْلُحُ. قَالَ: قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ، فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هٰذَا الْبَيْعَ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ، فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا» وَائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِّنِّي، فَأَتَيْتُهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

اس نے کہا: میں نے وہ بازار میں فروخت کی ہے اور اسے کسی نے میرے سامنے ناقابل قبول قرار نہیں دیا۔ اس پر میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ہم یہ بیع کیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''جو دست بدست ہے اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہے وہ سود ہے۔'' زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ان کا کاروبار مجھ سے وسیع ہے، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی اسی کے مانند کہا۔

[٤٠٧٢] ٨٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: سَلْ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ، فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ: سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ، ثُمَّ قَالَا: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا.

[4072] حبیب سے روایت ہے کہ انھوں نے ابومنہال سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دینار کی درہم سے یا سونے کی چاندی سے بیع کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: زید بن ارقم سے پوچھو، وہ زیادہ جاننے والے ہیں، چنانچہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: براء سے پوچھو، وہ زیادہ جاننے والے ہیں، پھر دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کے عوض چاندی کی ادھار بیع سے منع فرمایا۔

[٤٠٧٣] ٨٨-(١٥٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَّشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا، وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا، قَالَ: فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَدًا بِيَدٍ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ.

[4073] عباد بن عوام نے کہا: یحییٰ بن ابی اسحاق نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونے کی بیع سے منع فرمایا، الا یہ کہ برابر برابر ہو اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے کے عوض چاندی جیسے چاہیں خریدیں اور چاندی کے عوض سونا جیسے چاہیں خریدیں۔ کہا: اس پر ایک آدمی نے ان سے سوال کیا اور کہا: دست بدست؟ تو انھوں نے کہا: میں نے اسی طرح سنا ہے۔

[٤٠٧٤] (...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[4074] یحییٰ بن ابی کثیر نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کی کہ انھیں عبدالرحمان بن ابی بکرہ نے بتایا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

(المعجم١٧) - (بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا خَرَزٌ وَّذَهَبٌ) (التحفة٣٨)

باب:17-اس ہار کی بیع جس میں جواہر (یا موتی) اور سونا ہو

[٤٠٧٥] ٨٩-(١٥٩١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِىءٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُلَيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ بِخَيْبَرَ، بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَّذَهَبٌ، وَّهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ».

[4075] علی بن رباح لخمی نے کہا: میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے پاس، جبکہ آپ خیبر میں تھے، ایک ہار لایا گیا، اس میں نگینے تھے اور سونا تھا اور وہ ان غنائم میں سے تھا جو فروخت کی جا رہی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس سونے کے بارے میں حکم دیا جو ہار میں تھا، تو اکیلے اسی کو الگ کر دیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے (جو لین دین کر رہے تھے) فرمایا: ''سونے کے عوض سونا برابر برابر وزن کا (خریدو اور بیچو۔)''

[٤٠٧٦] ٩٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اشْتَرَيْتُ، يَوْمَ خَيْبَرَ، قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فِيهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ، فَفَصَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفْصَلَ».

[4076] لیث نے ہمیں ابوشجاع سعید بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے خالد بن ابی عمران سے، انھوں نے حنش صنعانی سے اور انھوں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے خیبر کے دن بارہ دینار میں ایک ہار خریدا، اس میں سونا اور نگینے تھے۔ میں نے انھیں الگ الگ کیا تو مجھے اس میں بارہ دینار سے زیادہ مل گئے، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے الگ الگ کرنے سے پہلے فروخت نہ کیا جائے۔''

[٤٠٧٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4077] ابن مبارک نے سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٠٧٨] ٩١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، نُبَايِعُ الْيَهُودَ، الْأُوقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ».

[4078] جلاح ابوکثیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حنش صنعانی نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: خیبر کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم یہود کے ساتھ دو یا تین دیناروں کے عوض ایک اوقیہ سونے کی بیع کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے عوض سونے کی بیع نہ کرو مگر برابر برابر وزن کے ساتھ۔''

[٤٠٧٩] ٩٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِهِمَا؛ أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ: فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَّوَرِقٌ وَّجَوْهَرٌ، فَأَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِيَهَا، فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ: انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ، وَّاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ، ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ».

[4079] عامر بن یحییٰ معافری نے حنش سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: ہم ایک غزوے میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا، چاندی اور جواہر تھے۔ میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا، چنانچہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: اس کا سونا اتار لو اور اسے ایک پلڑے میں رکھو اور اپنا سونا دوسرے پلڑے میں رکھو، پھر برابر برابر کے سوا نہ لو (کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: ''جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ (اس طرح کی بیع میں) مثل بمثل (یکساں) کے سوا ہرگز نہ لے۔''

(المعجم ١٨) - (بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ) (التحفة ٣٩)

باب:18-خوردنی اجناس کی مثل بمثل فروخت

[٤٠٨٠] ٩٣-(١٥٩٢) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

[4080] بُسر بن سعید نے معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ، فَقَالَ: بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا، فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ، وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ» قَالَ: وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ. قِيلَ لَهُ: فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ، قَالَ: فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ.

روایت کی کہ انھوں نے گندم کا ایک صاع دے کر اپنا غلام بھیجا اور کہا: اسے بیچ دو، پھر اس (کی قیمت) سے جو خرید لاؤ۔ غلام گیا اور (گندم کے صاع کے عوض) ایک صاع اور صاع سے کچھ زیادہ (جو) لے آیا، جب وہ معمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھیں یہ بات بتائی، تو حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے یہ کام کیوں کیا؟ جاؤ اور اسے واپس کرو اور مثل بمثل کے سوا کچھ نہ لو، میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا، آپ فرماتے تھے: ''غلے کے عوض غلے کی بیع مثل بمثل ہے۔'' کہا: ان دنوں ہماری خوراک جو کی تھی۔ ان سے کہا گیا: وہ تو اس (گندم) کی مثل نہیں ہے۔ (یعنی دو الگ جنسیں ہیں، اس لیے تفاضل جائز ہے۔) انھوں نے کہا: مجھے خدشہ ہے کہ وہ اس کے مشابہ ہوگی۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات (4063-4066) سے واضح ہوتا ہے کہ گندم اور جو وغیرہ الگ الگ اصناف کا دست بدست تبادلہ، کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے۔ حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کا یہ حکم ''طعام کی طعام سے بیع'' کے الفاظ میں سنا ہوا تھا۔ اگرچہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں طعام تھا ہی جو، گندم بہت کم میسر تھی اور جب انھیں کہا گیا کہ دونوں کی صنف ایک نہیں تو انھوں نے اس بات سے بھی انکار نہیں کیا، لیکن حد احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس قسم کی بیع سے بھی پرہیز برتا۔ اگلی احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ کمی بیشی کے ساتھ ایک ہی صنف کا باہمی تبادلہ ممنوع ہے۔ الگ الگ اصناف کا دست بدست تبادلہ جائز ہے۔

[٤٠٨١] ٩٤-(١٥٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَاهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلُّ تَمْرِ

[4081] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمان سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث بیان کی، رسول اللہ ﷺ نے بنو عدی سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کو بھیجا اور اسے خیبر کا عامل مقرر کیا، وہ جنیب (عمدہ قسم کی) کھجور لے کر آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح کی ہے؟ اس نے عرض کی:

خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ مِّثْلًا بِمِثْلٍ، أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا، وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ».

اللہ کے رسول! واللہ! نہیں۔ ہم ملی جلی کھجور کے دو صاع کے عوض (عمدہ کھجور کا) ایک صاع خریدتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو بلکہ مثل بمثل (یکساں خرید و بیچو) یا پھر اسے بیچ دو اور اس کی قیمت سے دوسری قسم خرید لو، اسی طرح وزن (کے ذریعے سے لین دین کرنا ہو تو بھی برابر ہونا ضروری) ہے۔''

[٤٠٨٢] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» فَقَالَ: لَا، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا».

[4082] امام مالک نے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمان بن عوف سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل مقرر کیا، وہ آپ کے پاس جنیب (عمدہ قسم کی) کھجور لے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح کی ہے؟'' اس نے عرض کی: واللہ! یا رسول اللہ! نہیں۔ ہم (ملی جلی کھجور کے) دو صاع کے عوض اس کا ایک صاع اور تین کے عوض دو صاع لیتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، ملی جلی کھجور کو درہموں کے عوض بیچ دو، پھر درہموں سے جنیب (عمدہ) کھجور خرید لو۔''

[٤٠٨٣] ٩٦-(١٥٩٤) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَاسَعِيدٍ يَقُولُ: جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ

[4083] اسحاق بن منصور نے کہا: ہمیں یحییٰ بن صالح وحاظی سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں معاویہ بن سلام نے حدیث سنائی۔ نیز محمد بن سہل تمیمی اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے ـــ الفاظ دونوں کے یہی ہیں ـــ دونوں نے مجھے یحییٰ بن حسان سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ بن سلام نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابوسعید ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: حضرت بلال ؓ برنی کھجور لے کر آئے

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ أَيْنَ هٰذَا؟» فَقَالَ بِلَالٌ: تَمْرٌ، كَانَ عِنْدَنَا، رَدِيٌّ. فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ، عِنْدَ ذٰلِكَ: «أَوَّهْ! عَيْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ، وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ آخَرَ، ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ».

تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کہاں سے لائے ہو؟'' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے پاس ردی کھجور تھی، میں نے نبی ﷺ کے کھانے کے لیے اُسے دو صاع کے عوض (اس کے) ایک صاع سے بیچ دیا۔ تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے افسوس ہوا! یہ تو عین سود ہے، ایسا نہ کرو بلکہ جب تم کھجور خریدنا چاہو تو اسے (ردی کھجور کو) دوسری (نقدی وغیرہ کے عوض کی گئی) بیع کے ذریعے سے بیچ دو، پھر اس (کی قیمت) سے (دوسری قسم) خرید لو۔''

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ: عِنْدَ ذٰلِكَ.

[انظر: ٤٠٨٦]

ابن سہل نے اپنی حدیث میں ''اس وقت'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٠٨٤] ٩٧-(...) وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا» فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِّنْ هٰذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا الرِّبَا، فَرُدُّوهُ، ثُمَّ بِيعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هٰذَا».

[4084] ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور لائی گئی تو آپ نے فرمایا: ''یہ کھجور ہماری کھجور میں سے نہیں۔'' اس پر ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع اس کھجور کے ایک صاع کے عوض بیچے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سود ہے، اسے واپس کرو، پھر ہماری کھجور (نقدی کے عوض) فروخت کرو اور (اس کی قیمت سے) ہمارے لیے یہ کھجور خریدو۔''

[٤٠٨٥] ٩٨-(١٥٩٥) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ، فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ، وَّلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ، وَّلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ».

[4085] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں (ہمارے حصے میں) عام کھجور دی جاتی تھی اور وہ ملی جلی کھجور ہوتی تھی تو ہم اس کے دو صاع کے عوض ایک صاع کا سودا کرتے، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''کھجور کے دو صاع ایک صاع کے عوض (جائز) نہیں، گندم کے دو صاع ایک صاع کے عوض (جائز) نہیں اور نہ ایک درہم دو درہموں کے عوض (جائز ہے۔)''

[٤٠٨٦] ٩٩-(١٥٩٤) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: أَيَدًا بِيَدٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: أَيَدًا بِيَدٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِهِ، قَالَ أَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيكُمُوهُ، قَالَ: فَوَاللهِ! لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ، فَقَالَ: «كَأَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا». قَالَ: كَانَ فِي تَمْرِ أَرْضِنَا - أَوْ فِي تَمْرِنَا - الْعَامَ، بَعْضُ الشَّيْءِ، فَأَخَذْتُ هٰذَا وَزِدْتُّ بَعْضَ الزِّيَادَةِ، فَقَالَ: «أَضْعَفْتَ، أَرْبَيْتَ، لَا تَقْرَبَنَّ هٰذَا، إِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ، ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تُرِيدُ مِنَ التَّمْرِ». [راجع: ٤٠٨٣]

[4086] سعید جریری نے ابونضرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دینار و درہم یا سونے چاندی کے تبادلے کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: کیا یہ دست بدست ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں، انھوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو خبر دی، میں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دینار و درہم یا سونے چاندی کے تبادلے کے بارے میں سوال کیا تھا تو انھوں نے کہا تھا: کیا دست بدست ہے؟ میں نے جواب دیا تھا: ہاں، تو انھوں نے کہا تھا: اس میں کوئی حرج نہیں (انھوں نے ایک ہی جنس کی صورت میں مساوات کی شرط لگائے بغیر اسے علی الاطلاق جائز قرار دیا۔) انھوں (ابوسعید) نے کہا: کیا انھوں نے یہ بات کہی ہے؟ ہم ان کی طرف لکھیں گے تو وہ تمھیں (غیر مشروط جواز کا) یہ فتویٰ نہیں دیں گے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے خدام سے کوئی کھجوریں لے کر آیا تو آپ نے انھیں نہ پہچانا اور فرمایا: ''ایسا لگتا ہے کہ یہ ہماری سرزمین کی کھجوروں میں سے نہیں ہیں۔'' اس نے کہا: اس سال ہماری زمین کی کھجوروں میں۔۔ یا ہماری کھجوروں میں۔۔ کوئی چیز (خرابی) تھی، میں نے یہ (عمدہ کھجوریں) لے لیں اور بدلے میں کچھ زیادہ دے دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے دوگنا دیں، تم نے سود کا لین دین کیا، اس کے قریب (بھی) مت جاؤ، جب تمھیں اپنی کھجور کے بارے میں کسی چیز (نقص وغیرہ) کا شک ہو تو اسے فروخت کرو، پھر کھجور میں سے تم جو چاہتے ہو (نقدی کے عوض) خرید لو۔''

[٤٠٨٧] ١٠٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ

[4087] داود نے ہمیں ابونضرہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سونا چاندی کے تبادلے کے بارے میں پوچھا تو ان

عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا، فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: مَا زَادَ فَهُوَ رِبًا، فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِهِمَا، فَقَالَ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، جَاءَهُ صَاحِبُ نَخْلِهِ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ، وَّكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا اللَّوْنَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنّٰى لَكَ هٰذَا؟» قَالَ: انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هٰذَا الصَّاعَ، فَإِنَّ سِعْرَ هٰذَا فِي السُّوقِ كَذَا، وَسِعْرَ هٰذَا كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلَكَ أَرْبَيْتَ، إِذَا أَرَدْتَّ ذٰلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ، ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ».

دونوں نے اس میں کوئی حرج نہ دیکھا۔ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے اس تبادلے کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے کہا: (ایک ہی جنس کے تبادلے میں) جو اضافہ ہوگا وہ سود ہے۔ میں نے ان دونوں کے قول کی بنا پر (جس میں انھوں نے ایسی کوئی شرط نہ لگائی تھی) اس بات کا انکار کیا تو انھوں نے کہا: میں تمھیں وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ کے باغ کا نگران آپ کے پاس عمدہ کھجور کا ایک صاع لایا اور نبی ﷺ کی کھجور اس (عام) قسم کی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''یہ تمھارے پاس کہاں سے آئیں؟'' اس نے کہا: میں (اس کے) دو صاع لے کر گیا اور ان کے عوض میں نے یہ ایک صاع خرید لی، بازار میں اِس کا نرخ اتنا ہے اور اُس کا اتنا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! تم نے سود کا معاملہ کیا، جب تم یہ (عمدہ کھجور) لینا چاہو تو اپنی کھجور کسی (اور) تجارتی چیز کے عوض فروخت کر دو، پھر اپنی چیز سے جو کھجور چاہو، خرید لو۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ رِبًا أَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ؟ قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، بَعْدُ، فَنَهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ، فَكَرِهَهُ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کھجور کے عوض کھجور، زیادہ لائق ہے کہ سود ہو، یا چاندی کے عوض چاندی؟ (ابونضرہ نے) کہا: میں اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انھوں نے مجھے اس سے منع کیا اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس نہیں آیا۔ کہا: مجھے ابوصہباء نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے بھی اسے ناپسند کیا تھا۔

[٤٠٨٨] ١٠١-(١٥٩٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ

[4088] ابوصالح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم مثل بمثل ہو، جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، اس نے سود کا معاملہ کیا۔ میں

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هٰذَا فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَوْ وَجَدْتَّهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ؟ فَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ».

نے ان سے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس سے مختلف بات کہتے ہیں، تو انھوں نے کہا: میں نے خود ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور کہا: آپ کی کیا رائے ہے، یہ جو آپ کہتے ہیں کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ تو انھوں نے کہا: نہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی نہ کتاب اللہ میں پائی، بلکہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سود ادھار میں ہے۔''

فائدہ: اصل میں رسول اللہ ﷺ کی پوری بات یہ تھی کہ اگر جنسیں مختلف ہوں تو ادھار کے لین دین میں ہی سود ہوگا، لین دین دست بدست ہو تو تفاضل سود نہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے خود یہ بات ٹھیک طرح سے اخذ نہیں کی، یا اختصار کی وجہ سے سننے والوں نے مختلف مفہوم مراد لیا۔

[٤٠٨٩] ١٠٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ».

[4089] عبیداللہ بن ابی یزید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے خبر دی، آپ نے فرمایا: ''(اگر جنسیں مختلف ہوں تو) سود ادھار میں ہی ہے۔''

[٤٠٩٠] ١٠٣-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا رِبًا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ».

[4090] طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مختلف چیزوں کے تبادلے میں) جو دست بدست ہو اس میں سود نہیں ہے۔''

[٤٠٩١] ١٠٤-(...) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنِي هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ؛ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ، أَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَمْ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلَّا لَا أَقُولُ. أَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ [مِنِّي] وَأَمَّا كِتَابُ اللهِ فَلَا أَعْلَمُهُ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ».

[4091] عطاء بن ابی رباح نے مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور ان سے کہا: بیع صَرف (نقدی یا سونے چاندی کے تبادلے) کے حوالے سے آپ کی اپنے قول کے بارے میں کیا رائے ہے، کیا آپ نے یہ چیز رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا، رسول اللہ ﷺ کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والے ہو اور رہی اللہ کی کتاب تو میں (اس میں) اس بات کو نہیں جانتا، البتہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''متنبہ رہو! سود ادھار میں ہی ہے۔''

(المعجم١٩) – (بَابُ لَعْنِ آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ) (التحفة ٤٠)

باب:19- سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت

[٤٠٩٢] ١٠٥-(١٥٩٧) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَأَلَ شِبَاكٌ إِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ. قَالَ قُلْتُ: وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ؟ قَالَ: إِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا.

[4092] علقمہ نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کی۔ کہا: میں نے پوچھا: اس کے لکھنے والے اور دونوں گواہوں پر بھی؟ انھوں نے کہا: ہم صرف وہ حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم نے سنی ہے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث کا اتنا حصہ ہی بیان کیا جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ جن صحابہ کرام نے زیادہ سنا، انھوں نے پورا بیان کیا جس طرح اگلی حدیث میں ہے۔

[٤٠٩٣] ١٠٦-(١٥٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

[4093] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا:

جَابِرٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ.

(گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔

(المعجم ٢٠) – (بَابُ أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ)(التحفة ٤١)

باب:20-حلال (مال) حاصل کرنا اور شبہات سے بچنا

[٤٠٩٤] ١٠٧-(١٥٩٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: - وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ - «إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ أَنْ يَّرْتَعَ فِيهِ، أَلَا! وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا! وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا! وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا! وَهِيَ الْقَلْبُ».

[4094] عبداللہ بن نمیر ہمدانی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زکریا نے شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (شعبی نے) کہا: میں نے ان سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، ۔ اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا۔ آپ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہات ہیں لوگوں کی بڑی تعداد ان کو نہیں جانتی، جو شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا، جیسے چرواہا (جو) چراگاہ کے اردگرد (بکریاں) چراتا ہے، قریب ہے وہ اس (چراگاہ) میں چرنے لگیں، دیکھو! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہے۔ دھیان رکھو! اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ سنو! جسم میں ایک ٹکڑا ہے، اگر ٹھیک رہا تو سارا جسم ٹھیک رہا اور اگر وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ گیا۔ سنو! وہ دل ہے۔'' (سوچ اور نیت سے ہر عمل کی درستی ہے یا خرابی۔)

[٤٠٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ: قَالَا: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4095] وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی کی مانند حدیث بیان کی۔

[٤٠٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[4096] مطرف، ابوفروہ ہمدانی اور عبدالرحمان بن سعید

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ وَّأَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكَرِيَّا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ.

سب نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، مگر زکریا کی حدیث ان سب کی حدیث کی نسبت مکمل اور تفصیلات میں زیادہ ہے۔

[٤٠٩٧] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ، صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ، وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ». فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ: «يُوشِكُ أَنْ يَّقَعَ فِيهِ».

[4097] عون بن عبداللہ نے عامر شعبی سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی نعمان بن بشیر بن سعد رضی اللہ عنہما سے سنا، اس وقت وہ حمص میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے......'' آگے شعبی سے زکریا کی روایت کردہ حدیث کے مانند ان کے قول: ''قریب ہے کہ وہ اس میں پڑ جائے'' تک بیان کیا۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ بَيْعِ الْبَعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ)(التحفة ٤٢)

باب: 21-اونٹ فروخت کرنا اور (ایک خاص مقام تک) اس پر سواری کرنے کو مستثنیٰ کرنا

[٤٠٩٨] ١٠٩-(٧١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهُ قَدْ أَعْيَا، فَأَرَادَ أَنْ يُّسَيِّبَهُ، قَالَ: فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ، فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ، فَسَارَ سَيْرًا لَّمْ يَسِرْ مِثْلَهُ، قَالَ: «بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ»

[4098] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زکریا نے عامر سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو تھک چکا تھا، انھوں نے ارادہ کر لیا کہ وہ اسے چھوڑ دیں، کہا: نبی ﷺ مجھ سے آ کر ملے، آپ نے میرے لیے دعا کی اور اسے (ہلکی سی) ضرب لگائی تو وہ

قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ: «بِعْنِيهِ» فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ، وَّاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي، فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ، فَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي، فَقَالَ: «أَتُرَانِي مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ؟ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ، فَهُوَ لَكَ». [راجع: ١٦٥٦]

اس طرح چلنے لگا جس طرح (پہلے) کبھی نہ چلا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے مجھے ایک اوقیہ میں بیچ دو۔'' میں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''اسے میرے پاس فروخت کر دو۔'' تو میں نے اسے ایک اوقیہ میں آپ کے پاس فروخت کر دیا اور اپنے گھر تک اس پر سواری کرنے کو مستثنیٰ کر لیا۔ جب میں (مدینہ) پہنچا (تو) اونٹ آپ کے پاس لے آیا، آپ نے مجھے اس کی نقد قیمت ادا فرما دی، پھر میں واپس ہوا تو آپ نے میرے پیچھے پیغام بھیجا اور فرمایا: ''کیا تم میرے بارے میں سمجھتے ہو کہ میں نے تمھارا اونٹ لینے کے لیے تم سے کم قیمت پر سودا کرنے کی کوشش کی؟ اپنا اونٹ بھی لے لو اور اپنے درہم بھی، وہ (سب) تمھارا ہے۔''

[٤٠٩٩] (...) **وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ**: أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[4099] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں زکریا سے خبر دی، انھوں نے عامر (شعبی) سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی...... ابن نمیر کی حدیث کی طرح۔

[٤١٠٠] ١١٠-(...) **حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ** أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَلَاحَقَ بِي، وَتَحْتِي نَاضِحٌ لِّي قَدْ أَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، قَالَ: فَقَالَ لِي: «مَا لِبَعِيرِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: عَلِيلٌ، قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ. قَالَ: فَقَالَ لِي: «كَيْفَ تَرٰى بَعِيرَكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ: «أَفَتَبِيعُنِيهِ؟» فَاسْتَحْيَيْتُ،

[4100] مغیرہ نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ لڑا، آپ پیچھے سے آ کر مجھے ملے جبکہ میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر تھا جو تھک چکا تھا اور چل نہ پاتا تھا۔ کہا: آپ نے مجھ سے پوچھا: ''تمھارے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کی: بیمار ہے۔ کہا: رسول اللہ ﷺ پیچھے ہوئے، اسے دوڑایا اور اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد وہ مسلسل سب اونٹوں سے آگے چلتا رہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اپنے اونٹ کو کیسا پا رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: بہت بہتر ہے، اسے آپ کی برکت حاصل ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے وہ فروخت کرو گے؟'' اس پر میں نے حیا محسوس کی (کہ ایسا

وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ، عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ، فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ، فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ، فَلَامَنِي فِيهِ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: «مَا تَزَوَّجْتَ؟ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» فَقُلْتُ لَهُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، قَالَ: «أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُوُفِّيَ وَالِدِي - أَوِ اسْتُشْهِدَ - وَلِيَ أَخَوَاتٌ صِغَارٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ، فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ، وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

اونٹ جسے میں راہ ہی میں چھوڑ دینے کا ارادہ کر چکا تھا اور جو محض آپ کی دعا سے ٹھیک ہوا، اس کی آپ سے قیمت لوں۔) اور ہمارے پاس اس کے سوا پانی لانے والا اور اونٹ بھی نہ تھا (اس لیے بھی میں تردد کا شکار ہوا۔) کہا: پھر میں نے عرض کی: جی ہاں، چنانچہ میں نے آپ کو وہ اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ پہنچنے تک اس کی پشت کی ہڈی (پر سواری) میری ہو گی۔ کہا: اور میں نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نیا نیا دلہا ہوں، میں نے آپ سے (تیزی سے گھر جانے کی) اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی، میں لوگوں سے آگے مدینہ کی طرف چل پڑا حتی کہ میں پہنچ گیا، مجھے میرے ماموں ملے اور انھوں نے مجھ سے اونٹ کے بارے میں پوچھا، میں نے جو کیا تھا انھیں بتا دیا تو انھوں نے مجھے اس پر ملامت کی۔ کہا: جب میں نے (گھر جانے کی) اجازت مانگی تھی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تھا: ''تم نے کس سے شادی کی: باکرہ سے یا دوہاجو سے؟'' میں نے عرض کی: میں نے دوہاجو عورت سے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے باکرہ سے کیوں شادی نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمھارے ساتھ کھیلتی؟'' تو میں نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے والد فوت — یا شہید — ہو گئے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں، مجھے اچھا نہ لگا کہ میں شادی کر کے ان کے پاس انھی جیسی (کم عمر) لے آؤں، جو نہ انھیں ادب سکھا سکے اور نہ ان کی نگہداشت کر پائے، اس لیے میں نے دوہاجو عورت سے شادی کی تا کہ وہ ان کی نگہداشت کرے اور انھیں ادب سکھائے۔ کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، (تو) میں صبح کے وقت آپ کے پاس اونٹ لے کر حاضر ہوا، آپ نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی اور وہ (اونٹ) بھی مجھے واپس کر دیا۔

فوائد و مسائل: ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کے انتہائی تیز رفتار ہو جانے کے بعد نئی نئی شادی ہونے کی بنا پر آپ ﷺ سے آگے نکل کر جلد مدینہ پہنچنے کی اجازت چاہی۔ یہی نظم وضبط کا تقاضا ہے کہ کسی جائز سبب سے معمول سے ہٹ کر کام کرنے کے لیے قیادت سے باقاعدہ اجازت طلب کی جائے۔ ② جب نئی نئی شادی ہوئی ہو تو اصل فرض کی ادائیگی کے بعد جلد گھر پہنچنے کی خواہش فطری ہے اور کوئی امر مانع نہ ہو تو قیادت کو ایسی خواہش کا احترام کرنا چاہیے۔ ③ کنواری لڑکی کے ساتھ شادی اور دلھن کے ساتھ دل لگی اور محبت کا سلوک کرنا بہتر ہے، اس سے عصمت کے تحفظ کا زیادہ اہتمام ہوتا ہے۔ ④ شادی کرتے ہوئے اپنے ان عزیزوں کی مصلحت کو پیش نظر رکھنا افضل ہے جن کی ذمہ داری شادی کرنے والے پر ہو۔ ⑤ بیوی کو چاہیے کہ وہ رشتہ داروں کے حوالے سے خاوند کی ذمہ داریوں میں شریک ہو۔ گھر میں چھوٹی بہنیں (نندیں) موجود ہوں تو ان کی نگہداشت کرے۔ انھیں اچھی باتیں اور اچھے طریقے سے زندگی گزارنے کا طریقہ سکھائے۔

[٤١٠١] ١١١-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاعْتَلَّ جَمَلِي، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَفِيهِ: ثُمَّ قَالَ لِي: «بِعْنِي جَمَلَكَ هٰذَا» قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ هُوَ لَكَ، قَالَ: «لَا، بَلْ بِعْنِيهِ» قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ هُوَ لَكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا، بَلْ بِعْنِيهِ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أُوقِيَّةَ ذَهَبٍ، فَهُوَ لَكَ بِهَا، قَالَ: «قَدْ أَخَذْتُهُ، فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ» قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِبِلَالٍ: «أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ، وَّزِدْهُ» قَالَ: فَأَعْطَانِي أُوقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ، وَّزَادَنِي قِيرَاطًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَ فِي كِيسٍ لِّي، فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

[4101] سالم بن ابی جعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ (کی جانب) سے مدینہ آئے، تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا...... اور انھوں نے (ان سے) مکمل قصے سمیت حدیث بیان کی، اس میں ہے: پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے اپنا یہ اونٹ فروخت کر دو۔'' میں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ (ویسے ہی) آپ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ وہ مجھے فروخت کر دو۔'' میں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' میں نے کہا: ایک آدمی کا میرے ذمے سونے کا ایک اوقیہ (تقریباً 29 گرام) ہے، اس کے عوض یہ آپ کا ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے لے لیا، تم اس پر مدینہ تک پہنچ جاؤ۔'' کہا: جب میں مدینہ پہنچا، رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''انھیں ایک اوقیہ سونا اور کچھ زیادہ بھی دو۔'' کہا: انھوں نے مجھے ایک اوقیہ سونا دیا اور ایک قیراط زائد دیا۔ کہا: میں نے (دل میں) کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ زائد عطیہ مجھ سے کبھی الگ نہ ہو گا۔ کہا: تو وہ میری تھیلی میں رہا حتی کہ حرہ کی جنگ کے دن اہل شام نے اسے (مجھ سے) چھین لیا۔

[٤١٠٢] ١١٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ لِي: «ارْكَبْ بِاسْمِ اللهِ» وَزَادَ أَيْضًا: قَالَ: فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ: «وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ».

[4102] ابونضرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے، میرا اونٹ پیچھے رہ گیا...... اور (پوری) حدیث بیان کی اور اس میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے کچوکا لگایا، پھر مجھ سے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر سوار ہو جاؤ۔'' اور یہ اضافہ بھی کیا، کہا: آپ مسلسل مجھے زیادہ کی پیشکش کرتے اور فرماتے رہے: ''اللہ تمھیں معاف فرمائے۔''

[٤١٠٣] ١١٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي، قَالَ: فَنَخَسَهُ فَوَثَبَ، فَكُنْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ، فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «بِعْنِيهِ» فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ، قَالَ: قُلْتُ: عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: «وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ» قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ، فَزَادَنِي أُوقِيَّةً، ثُمَّ وَهَبَ لِي ﷺ.

[4103] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ میرے پاس آئے اور میرا اونٹ تھک چکا تھا تو آپ نے اسے کچوکا لگایا، وہ اچھل پڑا۔ اس کے بعد میں اس کی لگام کھینچتا تا کہ آپ کی بات سنوں لیکن میں اس پر قابو نہ پا رہا تھا، نبی ﷺ مجھے ملے تو فرمایا: ''یہ مجھے بیچ دو۔'' میں نے وہ (اونٹ) آپ کو پانچ اوقیہ (چاندی جو ایک اوقیہ سونے کے برابر تھی) کے عوض فروخت کر دیا۔ میں نے کہا: اس شرط پر کہ مدینہ تک اس کی پیٹھ (پر سواری) میرے لیے ہوگی۔ آپ نے فرمایا: ''مدینہ تک اس کی پیٹھ (پر سواری) تمھاری ہوگی۔'' کہا: جب میں مدینہ پہنچا، اس (اونٹ) کو آپ کے پاس لایا تو آپ نے مجھے ایک اوقیہ (طے شدہ قیمت کا چوتھا حصہ) زائد دیا، پھر آپ نے مجھے (اونٹ بھی) ہبہ کر دیا۔

[٤١٠٤] ١١٤-(...) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - أَظُنُّهُ قَالَ غَازِيًا - وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: «يَا جَابِرُ!

[4104] ابومتوکل ناجی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر کیا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے جنگی سفر کہا۔ اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جابر! کیا تم نے پوری قیمت لے لی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیمت بھی تمھاری،

أَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ، لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ».

اونٹ بھی تمھارا، (پھر فرمایا:) قیمت بھی تمھاری، اونٹ بھی تمھارا۔"

[٤١٠٥] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: اشْتَرٰى مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ، فَأَكَلُوا مِنْهَا، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي.

[4105] معاذ عنبری نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے محارب سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دو اوقیہ اور ایک یا دو درہموں میں اونٹ خریدا۔ جب آپ صرار (کے مقام پر) آئے تو آپ نے گائے (ذبح کرنے) کا حکم دیا، وہ ذبح کی گئی، لوگوں نے اسے کھایا، جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد آؤں اور دو رکعتیں پڑھوں۔ آپ نے میرے لیے اونٹ کی قیمت (کے برابر سونے یا چاندی) کا وزن کیا اور میرے لیے پلڑا جھکا دیا۔

فائدہ: قیمت کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے راوی محارب (بن دثار) کو وہم ہوا ہے جس طرح اگلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے، وہ اصل قیمت کو صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب چاندی کے حساب سے اونٹ کی قیمت بتائی ہے تو اس وقت چاندی کا ایک اوقیہ زائد دیے جانے کی بات کی ہے۔ (دیکھیے، حدیث: 4103) چاندی کے اس اوقیے کو غلطی سے سونے کے ایک اوقیے کے ساتھ ملا کر دو اوقیے کر دیا گیا ہے، ان احادیث میں قیمت یا سونے میں بیان کی گئی ہے یا اس کی قیمت کے برابر چاندی میں یا اسی کے برابر دیناروں میں۔ بعض نے اضافے کو قیمت کے ساتھ شامل کر دیا ہے جس سے التباس پیدا ہوا ہے، البتہ سب احادیث اصل مسئلہ میں ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں۔

[٤١٠٦] ١١٦-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُحَارِبٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ، وَقَالَ: أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ، ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا.

[4106] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے محارب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی قصہ بیان کیا، مگر انھوں نے کہا: آپ نے مجھ سے وہ اونٹ قیمتاً خرید لیا جس کی انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے تعیین بھی کی، (اس روایت میں) انھوں نے دو اوقیہ، ایک درہم اور دو درہموں کا تذکرہ نہیں کیا اور کہا: آپ نے گائے کا حکم دیا تو اسے ذبح کیا گیا، پھر آپ نے اس کا گوشت تقسیم کر دیا۔

[٤١٠٧] ١١٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ، وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ».

[4107] عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں نے تمھارا اونٹ چار دینار (جو سونے کے ایک اوقیہ کے برابر ہے) میں لیا اور مدینہ تک اس کی پیٹھ (پر سواری) کا حق تمھارا ہے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابُ جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهِ خَيْرًا مِّمَّا عَلَيْهِ)(التحفة ٤٣)

باب:22-جانور ادھار لینا جائز ہے اور جو کسی کے ذمے ہے اس سے بہتر (جانور) دینا مستحب ہے

[٤١٠٨] ١١٨-(١٦٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَّجُلٍ بَكْرًا، فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ، فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَّقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ: لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رَّبَاعِيًا، فَقَالَ: «أَعْطِهِ إِيَّاهُ، إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً».

[4108] امام مالک بن انس نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے بعد میں ادائیگی (سلف) کے عوض ایک نوعمر اونٹ لیا، آپ کے پاس زکاۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس آدمی کو اس کے نوعمر اونٹ کی ادائیگی کر دیں۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ لوٹ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کی: میں نے تو (آئے ہوئے) ان اونٹوں میں ساتویں سال کا بہت اچھا اونٹ ہی پایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''اسے وہی دے دو، لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو ادا کرنے میں بہترین ہو۔''

[٤١٠٩] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَّوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَكْرًا، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً».

[4109] محمد بن جعفر سے روایت ہے: میں نے زید بن اسلم سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں عطاء بن یسار نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک نوعمر اونٹ بعد کی ادائیگی پر لیا...... اسی کے مانند، مگر انھوں نے کہا: ''اللہ کے بندوں میں سے بہترین وہ ہے جو ان میں سے ادائیگی میں بہترین ہے۔''

[٤١١٠] ١٢٠-(١٦٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقٌّ، فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا»، فَقَالَ لَهُمْ: «اِشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ» فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ سِنِّهِ، قَالَ: «فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ - أَوْ خَيْرَكُمْ - أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً».

[4110] شعبہ نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی کا رسول اللہ ﷺ پر حق (قرض) تھا، اس نے آپ کے ساتھ سخت کلامی کی تو نبی ﷺ کے ساتھیوں نے (اسے جواب دینے کا) ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا حق ہو، وہ بات کرتا ہے۔'' اور آپ نے انھیں فرمایا: ''اس کے لیے (اس کے اونٹ کا) ہم عمر اونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو۔'' انھوں نے عرض کی: ہمیں اس سے بہتر عمر کا اونٹ ہی ملتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''وہی خریدو اور اسے دے دو، بلاشبہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔''

[٤١١١] ١٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِنًّا، فَأَعْطَى سِنًّا فَوْقَهُ، وَقَالَ: «خِيَارُكُمْ مَّحَاسِنُكُمْ قَضَاءً».

[4111] علی بن صالح نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک نوعمر اونٹ ادھار لیا تو آپ نے اس سے بہتر جوان اونٹ دیا اور فرمایا: ''تم میں بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔''

[٤١١٢] ١٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعِيرًا، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ»، وَقَالَ: «خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً».

[4112] سفیان نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی آیا، وہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا مطالبہ کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اس کے اونٹ سے بہتر عمر کا اونٹ دے دو۔'' اور فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہے۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ، مِنْ جِنْسِهِ، مُتَفَاضِلًا) (التحفة ٤٤)

باب:23- ایک جاندار کی اسی جنس کے جاندار کے عوض کمی بیشی کے ساتھ بیع جائز ہے

[٤١١٣] ١٢٣-(١٦٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4113] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَابْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِعْنِيهِ» فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ، حَتَّى يَسْأَلَهُ: «أَعَبْدٌ هُوَ؟».

کہا: ایک غلام آیا، اس نے ہجرت پر نبی ﷺ کے ساتھ بیعت کی جبکہ آپ کو پتہ نہیں چلا کہ وہ غلام ہے۔ اس کا آقا اسے لینے کے لیے آیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''یہ مجھے فروخت کر دو۔'' چنانچہ آپ نے دو سیاہ غلاموں کے عوض اسے خرید لیا، پھر اس کے بعد آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے یہاں تک کہ (پہلے) پوچھ لیتے: ''کیا وہ غلام ہے؟''

فوائد ومسائل: ① غلاموں کی بیع پر ہر جاندار کی بیع کو قیاس کیا جائے گا۔ ② آپ ﷺ نے جب ایک بار ہجرت کی بیعت کر لی تو اگرچہ یہ بیعت کے لیے آنے والے کی حیثیت کے بارے میں لاعلمی کی بنا پر ہوئی تھی لیکن آپ ﷺ نے اس کی مکمل پاسداری فرمائی۔ ③ قاضی عیاض رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ غالباً اس غلام کا مالک مسلمان تھا۔ اگر کافر ہوتا تو غلام کی واپسی یا اس کو خریدنا ضروری نہ تھا کیونکہ طائف کے محاصرے کے موقع پر اہل طائف کے جو غلام نکل آئے تھے آپ ﷺ نے انھیں ان کے پہلے مالکوں کو واپس نہ کیا، نہ ان کو خریدا۔ بیعت کے بعد وہ مسلمان اور آزاد کردہ قرار پائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اہل طائف کفر اور جنگ پر ڈٹ گئے تو آپ ﷺ نے باقاعدہ یہ اعلان کرایا کہ جو غلام آ کر اسلام قبول کر لیں گے، وہ آزاد کر دیے جائیں گے۔ جنگ کرنے والے کافروں کے بارے میں یہی اصول ہے۔ اہل ذمہ کے بارے میں نہیں۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ) (التحفة ٤٥)

باب: 24- گروی رکھنا اور سفر کی طرح حضر میں بھی اس کا جواز

[٤١١٤] ١٢٤-(١٦٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ، فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ، رَهْنًا.

[4114] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور آپ نے اسے اپنی زرہ بطور رہن دی۔

[٤١١٥] ١٢٥-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا:

[4115] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں اعمش سے خبر دی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا، وَّرَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور آپ نے لوہے کی زرہ اس کے ہاں گروی رکھی۔

[٤١١٦] ١٢٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ، وَّرَهَنَهُ دِرْعًا لَّهُ مِنْ حَدِيدٍ.

[4116] عبدالواحد بن زیاد نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس بیع سلم میں رہن کی بات کی تو انھوں نے کہا: ہمیں اسود بن یزید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے آیندہ مقررہ وقت تک ادائیگی پر غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے ہاں گروی رکھی۔

[٤١١٧] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: مِنْ حَدِيدٍ.

[4117] حفص بن غیاث نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی ...... اور انھوں نے ''لوہے کی زرہ'' کے الفاظ بیان کیے۔

فوائد و مسائل: قیمت یا چیز میں سے ایک کی مؤخر ادائیگی کے ساتھ بیع کو اہل حجاز سلم اور اہل عراق سلف کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم نخعی نے بجا طور پر اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ بیع سلم میں رہن رکھنا جائز ہے۔ یاد رہے کہ سلم یا سلف کی عام طور پر رائج صورت یہ تھی کہ قیمت پہلے ادا کر دی جاتی تھی اور چیز بعد میں لی جاتی تھی۔ اگر اس کے برعکس چیز پہلے لی جائے اور قیمت بعد میں دی جائے تو یہ بھی وہی بیع ہے۔

(المعجم ٢٥) – (بَابُ السَّلَمِ)(التحفة ٤٦)

باب:25- بیع سلم

[٤١١٨] ١٢٧-(١٦٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[4118] یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد نے ہمیں حدیث بیان کی ـــ الفاظ یحییٰ کے ہیں، عمرو نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی اور یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی ـــ سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابن ابی نجیح سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن کثیر سے، انھوں

كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ، السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ: «مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ، فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ».

نے ابومنہال سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور وہ لوگ پھلوں میں ایک دو سال تک کے لیے بیع سلف کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کھجور میں بیع سلف کرے تو وہ معلوم ماپ اور معلوم وزن میں معلوم مدت تک کے لیے کرے۔''

[٤١١٩] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ».

[4119] عبدالوارث نے ہمیں ابن ابی نجیح سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن کثیر نے ابومنہال سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ) تشریف لائے اور لوگ بیع سلف کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جو بیع سلف کرے، وہ معین ماپ اور معین وزن کے بغیر نہ کرے۔''

فوائد و مسائل: ① بیع سلم یا سلف تبھی صحیح ہوگی جب اس چیز کا وزن یا ماپ متعین ہو جو دیر سے ملنی ہے اور مدت بھی متعین ہو۔ یہ دونوں شرطیں پوری نہ ہوں تو بیع جائز نہ ہوگی۔ مدینہ کے لوگ کھجور ہی کی بیع سلم کرتے تھے، اس لیے آپ نے اسی کا نام لیا۔ یہ بیع کسی بھی جنس یا چیز کی ہو، اس کے لیے شرط یہی ہے۔

[٤١٢٠] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ».

[4120] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسماعیل بن سالم سب نے (سفیان) بن عیینہ سے، انھوں نے ابن ابی نجیح سے اسی سند کے ساتھ عبدالوارث کی حدیث کی طرح روایت بیان کی اور انھوں نے بھی ''معین مدت تک'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٤١٢١] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، فَذَكَرَ فِيهِ:

[4121] وکیع اور عبدالرحمان بن مہدی دونوں نے سفیان (ثوری) سے، انھوں نے ابن ابی نجیح سے انھی کی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی اور انھوں نے اس میں ''معین مدت تک'' کے الفاظ (بھی) بیان کیے۔

«إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ».

(المعجم٢٦) - (بَابُ تَحْرِيمِ الاِحْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ)(التحفة٤٧)

باب:26-غذائی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی حرام ہے

[٤١٢٢] ١٢٩-(١٦٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ» فَقِيلَ لِسَعِيدٍ: فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ؟ قَالَ سَعِيدٌ: إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ.

[4122] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: سعید بن مسیب حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت معمر ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔'' سعید سے کہا گیا: آپ خود (کھانے کی بنیادی چیزوں کے سوا دوسری اشیاء میں) ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ سعید نے کہا: حضرت معمر ؓ، جو یہ حدیث بیان کرتے تھے، وہ بھی (اس طرح کی) ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت معمر ؓ نے عمومی الفاظ کے ساتھ ذخیرہ اندوزی کے گناہ ہونے کی روایت بیان کی۔ انھیں رسول اللہ ﷺ کے حکم کا مقصود، کہ اس سے قلت کے زمانے میں کھانے پینے کی بنیادی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی مراد ہے، معلوم تھا اور وہ یہ بات اس طرح بیان کرتے تھے کہ سننے والوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس سے کس طرح کی ذخیرہ اندوزی مراد ہے۔ ان کا عمل ان کی روایت کے خلاف نہ تھا بلکہ اس کے مطابق اور اس کے مفہوم کی وضاحت کرنے والا تھا۔

[٤١٢٣] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَّعْمَرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ».

[4123] محمد بن عجلان نے محمد بن عمرو بن عطاء سے، انھوں نے سعید بن میسب سے، انھوں نے حضرت معمر بن عبداللہ ؓ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''گناہ گار کے سوا کوئی اور شخص ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔''

[٤١٢٤] (...) قَالَ إِبْرَاهِيمُ: قَالَ مُسْلِمٌ: وَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ

[4124] عمرو بن یحییٰ نے محمد بن عمرو سے، انھوں نے سعید بن میسب سے اور انھوں نے بنو عدی بن کعب کے ایک فرد حضرت معمر بن ابی معمر سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... آگے یحییٰ سے سلیمان بن

ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى.

بلال کی روایت کردہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم٢٧) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ)(التحفة٤٨)

باب:27- بیع میں قسم اٹھانے کی ممانعت

[٤١٢٥] ١٣١-(١٦٠٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ، مَمْحَقَةٌ لِّلرِّبْحِ».

[4125] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''قسم سامان کو فروغ دینے والی، (بعدازاں) نفع کو مٹانے والی ہے۔''

فائدہ: قسم کھانے سے ابتدا میں سامان خوب بکتا ہے، تھوڑا عرصہ منافع ہوتا ہے۔ بعد میں بہت کم بکتا ہے اور تجارت کا منافع کم ہو جاتا ہے۔ ویسے بھی سامان بیچنے کے لیے اللہ کے نام کی قسم کھانا، اس کے پاک اور عظیم نام کو تجارتی فائدے کے لیے استعمال کرنا، انتہائی گستاخانہ رویہ ہے۔ اس کا نتیجہ لازمی طور پر بے برکتی کی صورت میں نکلے گا۔

[٤١٢٦] ١٣٢-(١٦٠٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ، فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ».

[4126] حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بیع میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ وہ (پہلے بیع کو) فروغ دیتی ہے، پھر (نفع کو) مٹا دیتی ہے۔''

(المعجم۲۸) - (بَابُ الشُّفْعَةِ)(التحفة ٤٩)

باب:28- شفعہ

فائدہ: شفعہ کا لغوی معنی کسی چیز کو ضم کرنا یا اکٹھا کرنا ہے۔ شرعاً اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شریک کے حصے کو دوسرے شریک کی طرف منتقل کرنا جو کہ ایک مقررہ معاوضے کے بدلے میں کسی اجنبی کی طرف منتقل ہو چکا تھا۔ اپنا حصہ یا اس میں سے کچھ بیچنا چاہے تو کسی اور کے بجائے خرید کر اپنے حصے کے ساتھ ملا لے۔

[٤١٢٧] ١٣٣-(١٦٠٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ، وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ».

[4127] ابوخیثمہ نے ہمیں ابو زبیر سے خبر دی، اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا گھر میں یا باغ میں کوئی شریک ہو تو اسے حق نہیں کہ اسے بیچے، یہاں تک کہ اپنے شریک کو بتائے، پھر اگر وہ راضی ہو تو (اسے) لے لے اور اگر ناپسند کرے تو چھوڑ دے۔'' (اور وہ دوسرے کو بیچ دیا جائے۔)

فوائد و مسائل: ① کیا یہ حکم صرف گھر اور باغ، یعنی غیر منقولہ جائداد تک محدود ہے؟ اس بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہر چیز میں، جس کی ملکیت مشترک ہے، حق شفعہ ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ حیوانات کی حد تک اس کے قائل ہیں۔ جمہور علماء اسے منقول اشیاء تک محدود رکھتے ہیں، لیکن ایک شریک کو جس نقصان سے بچنے کا حق دیا گیا ہے، وہ ہر اس چیز میں پہنچ سکتا ہے جو علیحدہ نہیں کی جا سکتی۔ گاڑی یا بھاری مشینری وغیرہ میں حق شفعہ کو اس صورت میں تسلیم کرنے سے بہت سے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں کہ بیچنے والا ہر صورت پہلے اپنے شریک کو پیشکش کرے۔ ② اس پر اتفاق ہے کہ میراث میں منتقلی کی صورت میں حق شفعہ نہیں ہو سکتا، لیکن ہبہ اور صدقہ کی صورت میں اختلاف ہے۔ جو لوگ اس میں حق شفعہ کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ شریک اسے خرید لے اور قیمت ہبہ یا صدقہ کر دی جائے۔ بہر حال ملکیت کے حوالے سے جو بھی منتقلی کسی عوض کے بدلے میں ہو، مثلاً: اجرت میں کچھ دیا جائے تو اس میں حق شفعہ ہوگا۔

[٤١٢٨] ١٣٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ

[4128] عبداللہ بن ادریس نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے ابو زبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہر مشترک جائداد پر، جو تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا فیصلہ فرمایا، وہ گھر ہو یا باغ ہو اس کے لیے (جو اس کا شریک ملکیت ہے) اسے بیچنا جائز نہیں یہاں تک کہ وہ اپنے شریک

اللهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَّمْ تُقْسَمْ، رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ، لَّا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَّبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

کو بتائے اگر وہ (شریک) چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ اگر اس نے (اسے) فروخت کر دیا اور اس (شریک) کو اطلاع نہ دی تو یہی اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

[٤١٢٩] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ، لَّا يَصْلُحُ أَنْ يَّبِيعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ، فَإِنْ أَبٰى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتّٰى يُؤْذِنَهُ».

[4129] ابن وہب نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی کہ انھیں ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مشترک جائداد، زمین، گھر یا باغ میں شفعہ ہے۔ (کسی ایک شریک کے لیے) اسے فروخت کرنا درست نہیں جب تک کہ وہ اپنے شریک کو پیشکش (نہ) کرے وہ (چاہے تو) اسے لے لے یا چھوڑ دے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا شریک ہی اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ اسے بتا نہ دے۔''

فائدہ: بتانے سے مراد خریدنے کی پیشکش ہے۔ خریدنے والا اپنے شریک کو منصفانہ قیمت ادا کرنے کا پابند ہوگا جو اس وقت رائج ہوگی۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ غَرْزِ الْخَشَبَةِ فِي جِدَارِ الْجَارِ)(التحفة ٥٠)

باب:29- پڑوسی کی دیوار میں شہتیر رکھنا

[٤١٣٠] ١٣٦-(١٦٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ»،

[4130] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنے سے نہ روکے۔''

قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللهِ! لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

کہا: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے: کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں اس سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں اس بات کو تمھارے کندھوں کے درمیان (تمھارے منہ پر) دے ماروں گا۔

[٤١٣١] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4131] سفیان بن عیینہ، یونس اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا)(التحفة ٥١)

باب:30- ظلم کرنے اور زمین وغیرہ کو غصب کرنے کی حرمت

[٤١٣٢] ١٣٧-(١٦١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طَوَّقَهُ اللهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

[4132] عباس بن سہل بن سعد ساعدی نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی نے زمین کی ایک بالشت (بھی) ظلم کرتے ہوئے کاٹ لی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ساتوں زمینوں سے اس کا طوق (بنا کر) پہنائے گا۔''

[٤١٣٣] ١٣٨-(...) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ؛ أَنَّ أَرْوَى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ: دَعُوهَا وَإِيَّاهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ، طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». اَللّٰهُمَّ! إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا، وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا.

[4133] عمر بن محمد کے والد (محمد بن زید) نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ اروی نے ان کے ساتھ گھر کے کسی حصے کے بارے میں جھگڑا کیا تو انھوں نے کہا: اسے اور گھر کو چھوڑ دو، (جو چاہے کرتی رہے) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے حق کے بغیر ایک بالشت زمین بھی حاصل کی، قیامت کے دن وہ سات زمینوں (تک) اس کی گردن کا طوق بنا دی جائے گی۔'' (پھر اس کی ایذا رسانی سے تنگ آ کر انھوں نے دعا کی:) اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کو

قَالَ: فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ، فَوَقَعَتْ فِيهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

اندھا کر دے اور اس کے گھر ہی میں اس کی قبر بنا دے۔

(محمد بن زید نے) کہا: میں نے اس عورت کو دیکھا وہ اندھی ہو گئی تھی، دیواریں ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی ہے۔ ایک مرتبہ وہ گھر میں چل رہی تھی، گھر میں کنویں کے پاس سے گزری تو اس میں گر گئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔

[٤١٣٤] ١٣٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ أَرْوٰى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلٰى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِّنْ أَرْضِهَا، فَخَاصَمَتْهُ إِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِينَ»، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.

[4134] حماد بن زید نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ اروىٰ بنت اویس نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف دعویٰ کیا کہ انھوں نے اس کی کچھ زمین پر قبضہ کر لیا ہے اور مروان بن حکم کے پاس مقدمہ لے کر گئی تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں اس بات کے بعد بھی اس کی زمین کے کسی حصے پر قبضہ کر سکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ اس (مروان) نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے (عام یا کسی کی) زمین میں سے ایک بالشت بھی ظلم سے حاصل کی اسے سات زمینوں تک کا طوق پہنایا جائے گا۔'' تو مروان نے ان سے کہا: اس کے بعد میں آپ سے کسی شہادت کا مطالبہ نہیں کروں گا۔ اس کے بعد انھوں (سعید) نے کہا: اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کو اندھا کر دے اور اسے اس کی زمین ہی میں ہلاک کر دے۔ (عروہ نے) کہا: وہ (اس وقت تک) نہ مری یہاں تک کہ اس کی بینائی ختم ہو گئی، پھر ایک مرتبہ وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں جا گری اور مر گئی۔

[٤١٣٥] ١٤٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

[4135] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے زمین میں سے ایک بالشت بھی ظلم کرتے ہوئے حاصل کی قیامت کے دن اسے سات زمینوں سے طوق پہنایا جائے گا۔''

[٤١٣٦] ١٤١-(١٦١١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ، إِلَّا طَوَّقَهُ اللهُ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[4136] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص حق کے بغیر زمین کی ایک بالشت (بھی) حاصل نہیں کرتا مگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں تک کا طوق پہنائے گا۔''

[٤١٣٧] ١٤٢-(١٦١٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَّهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ، وَّأَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ! اجْتَنِبِ الْأَرْضَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِّنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

[4137] حرب بن شداد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھیں ابوسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے اور ان کی قوم کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا: ابوسلمہ! زمین سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جس نے ایک بالشت برابر زمین پر بھی ظلم سے قبضہ کیا، اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

[٤١٣٨] (. . .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[4138] ابان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ انھیں محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوسلمہ نے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے...... آگے اسی کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ٣١) – (بَابُ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ)(التحفة ٥٢)

باب: 31- جب راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس کی پیمائش کرنا

[٤١٣٩] ١٤٣-(١٦١٣) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ

[4139] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ، جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ».

نے فرمایا: ''جب تمھارا راستے (کی پیمائش) کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس (راستے) کی چوڑائی سات ہاتھ رکھی جائے۔''

فائدہ: اگر راستے کی چوڑائی متعین نہ ہو اور اس کے اردگرد کی زمین کے مالکوں کے درمیان جھگڑا ہو کہ کتنا راستہ چھوڑا جائے تو کم از کم سات ہاتھ چوڑا راستہ چھوڑنا ضروری ہے۔ یہ مقدار عام گزرگاہ کے لیے کافی ہے۔ آج کل بڑی سواریوں کا دور ہے۔ اب اکثر مقامات پر اس سے کھلے راستوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب حکومت لوگوں کی رضا مندی سے راستوں کی جو چوڑائی مقرر کرے، اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔
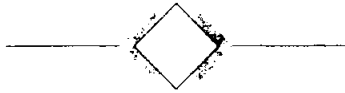
کتاب الفرائض کا تعارف

فرائض فریضہ کی جمع ہے۔ فرض لغت میں مقدار، اندازے اور مقرر کرنے کے معانی میں آتا ہے۔ الفرائض (ال کی تخصیص کے ساتھ) سے مراد ورثے کے وہ حصے ہیں جن کی مقدار اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وراثت کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں ورثے کی تقسیم کے احکامات کو بالتفصیل بیان کیا ہے، نماز جیسے امور میں بھی اصولی ہدایات دی گئی ہیں اور تفصیلات رسول اللہ ﷺ کے عمل اور قول کے ذریعے سے واضح ہوتی ہیں۔ اسلام کا نظامِ میراث ایک مکمل نظام ہے جس کا مقابلہ کسی اور دین یا معاشرے کا کوئی نظامِ میراث نہیں کر سکتا۔ یہ انتہائی دانائی پر مبنی نظام ہے، اقتصادی نمو میں مددگار ہے۔ خاندانوں میں جن افراد کو مالی ذمہ داریوں کا امین بنایا گیا ہے، ان کے فرائض سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ تقسیم دولت کو یقینی بناتا ہے اور انصاف اور عدل کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

اسلام نے نسبی اور ازدواجی تعلق کو ورثے کی تقسیم کی بنیاد بنایا ہے۔ عورتوں کا حصہ ان کی ذمہ داری کے تناسب سے مقرر کیا ہے۔ عمر میں کمی بیشی کسی وارث کو اس کے حصے سے محروم نہیں کرتی۔ نہ کسی کے حصے میں کمی یا اضافے کا سبب ہے، جب غلامی قانونی طور پر جائز تھی تو غلامی سے آزادی عطا کرنے کے تعلق کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے لیکن نسب اور ازدواجی تعلق کی قیمت پر نہیں۔

میراث سے محرومی کے نمایاں ترین اسباب دو ہیں: ① قاتل چاہے کتنا قریبی رشتہ کیوں نہ رکھتا ہو مقتول کے ورثے سے محروم ہوگا۔ یہ اصول انسانی جانوں کی حفاظت کے لیے ناگزیر ہے۔ ② دین میں فرق۔ مسلمان غیر مسلم کا وارث ہو سکتا ہے نہ غیر مسلم مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ کے ساتھ ایمان اور بندگی کا رشتہ موجود نہیں تو نسبی اور ازدواجی قرابت غیر متعلق ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ غلامی محرومی کا ایک سبب ہے۔ بعض فقہاء نے حربی اور غیر حربی کے درمیان وراثت ممنوع قرار دی ہے۔ بعض نے لعان کو محرومی کے اسباب میں شمار کیا ہے۔ بعض اوقات ایسی صورتِ حال بھی وراثت سے محرومی کا سبب بنتی ہے کہ کسی کا وارث بننا ہی اس کے لیے محرومی کا سبب بنتا ہو، مثلاً ظاہری طور پر کوئی شخص کسی بیٹے کا باپ نہ ہو تو اس کا بھائی اس کا وارث بنے گا۔ اگر اس بھائی کو معلوم ہو کہ حقیقت میں اس شخص کا کوئی بیٹا بھی ہے جس کا کسی کو علم نہیں تو اس کی شہادت سے اس بیٹے کو مرنے والے کی ولدیت حاصل ہو جائے گی مگر اس صورت میں بھائی خود محروم ہو جائے گا۔ اب نسب کے تحفظ کے لیے بیٹا ہونے کے بارے میں بھائی کی شہادت قبول کر لی جائے گی لیکن ایسے بیٹے کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا، البتہ شہادت دینے والے چچا کا فرض ہے کہ وہ ملنے والا سارا مال بھتیجے کو دے دے کیونکہ یہ مال اس کے لیے حلال نہیں۔

وارثوں کے رشتے بہت پیچیدہ ہوتے ہیں۔ دوطرفہ اور ایک طرفہ رشتوں کے حوالے سے یہ صورت مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے۔

اس کے باوجود قرآن نے مقرر کردہ حصوں کے نظام کو انتہائی سادہ اور آسان رکھا ہے۔ وراثت کے حصے (الفرائض) چھ مقرر کیے گئے ہیں:

نصف (1/2)، ربع (1/4)، ثمن (1/8)، ثلثان (دو تہائی 2/3)، ثلث (ایک تہائی، یعنی 1/3) اور سدس (چھٹا حصہ، یعنی 1/6)

آدھا حقیقی بیٹی، پوتی، سگی بہن، پدری بہن اور خاوند کو ملتا ہے جب ان کے ساتھ ایسے وارث موجود نہ ہوں جو ان کے لیے رکاوٹ بنتے ہیں۔ چوتھا حصہ قریب تر وارث کی موجودگی میں خاوند کو یا رکاوٹ بننے والے وارث کی عدم موجودگی میں بیوی/ بیویوں کو ملتا ہے۔ دو تہائی، رکاوٹ بننے والے وارث کی عدم موجودگی میں دو یا زیادہ حقیقی بیٹیوں یا پوتیوں یا حقیقی بہنوں یا پدری بہنوں کو ملتا ہے۔ تہائی اپنی یا بیٹے کی اولاد یا دو یا دو سے زیادہ بھائیوں کو، بہنوں کی عدم موجودگی میں ماں کو، یا دو یا زیادہ مادری بھائیوں کو ملتا ہے۔ یہ کل ترکے کا ثلث ہے، کچھ وارثوں کا حصہ دینے کے بعد بقیہ کا تہائی (ثلث مابقی) خاوند یا بیوی اور والدین کی موجودگی میں حقیقی ماں کو ملتا ہے، یا دادا اور بھائیوں کی موجودگی میں کسی اور حصہ دار کو اس صورت میں ملتا ہے جب اس کے لیے یہ حصہ دوسرے مقررہ حصے سے بہتر ہو۔ چھٹا حصہ (سدس) باپ، ماں، یا اپنی یا بیٹے کی اولاد کے ہوتے ہوئے دادے کو دادی/ دو دادیوں کو جب وہ اکٹھی ہوں اور بیٹی کی موجودگی میں پوتیوں کو اور حقیقی بہن کی موجودگی میں پدری بہن کو یا اکیلی ہونے کی صورت میں مادری بھائی بہن کو ملتا ہے۔ یہ سب حصے قرآن نے مقرر کیے ہیں، البتہ دادیوں کے حصے کا تعین سنت سے ہوا ہے۔ یہ سب ورثاء اہل الفرائض کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے حصے فرض کر دیے گئے ہیں۔ اہل فرائض کے حصے ادا کرنے کے بعد باقی کے وارث عصبات ہوتے ہیں۔ ان کا بیان اگلی احادیث میں آئے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
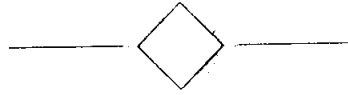
٢٣ - كِتَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت کے مقررہ حصوں کا بیان

(المعجم ٠٠٠) - (بَابٌ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)(التحفة ١)

باب: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا

[٤١٤٠] ١-(١٦١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ».

[4140] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا، نہ کافر مسلمان کا وارث بنتا ہے۔‘‘

فائدہ: اس بات پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔ اسی طرح صحابہ اور فقہاء کی اکثریت کے نزدیک بھی مسلمان، کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔ البتہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ مسلمان، کافر کے مال کا وارث بن سکتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عام کافر نہیں، البتہ اہل کتاب کے بارے میں نکاح پر قیاس کرتے ہوئے یہ حکم دیا کہ وہ مسلمان کے وارث نہیں بنیں گے، البتہ مسلمان، اہل کتاب کے وارث بن سکتے ہیں۔ عروہ، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، اور اسحاق کا نقطۂ نظر بھی یہی ہے، لیکن حدیث کے الفاظ واضح ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے قیاس کی کوئی گنجائش نہیں۔

(المعجم ١) - (بَابُ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ)(التحفة ٢)

باب: 1- مقررہ حصے والوں کو ان کے حصے دو اور جو بچ جائے وہ سب سے قریبی رشتہ رکھنے والے مرد کے لیے ہے

[٤١٤١] ٢-(١٦١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَهُوَ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ».

[4141] وہیب نے ہمیں ابن طاوس سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مقررہ حصے حقداروں کو دو اور جو بچ جائے وہ سب سے قریبی رشتہ رکھنے والے مرد کے لیے ہے۔''

فائدہ: اہل فرائض، یعنی رشتوں کے حوالے سے جن کے حصے مقرر کر دیے گئے ہیں (خاوند، بیوی، ماں، بیٹیاں، بہنیں وغیرہ) ان کے بعد جو بچ جائے وہ سارا مردوں میں سے اس شخص کو ملے گا جو نسب کے اعتبار سے میت کے قریب تر ہوگا۔ قرب میں سب سے پہلی ترجیح بیٹوں کو ہے، پھر ان کی اولاد کی، پھر آگے ان کی اولاد کی، پھر باپ، پھر دادا اور بھائی کی، پھر درجہ بدرجہ بھائی کی اولاد کی۔ اس کے چچاؤں (اعمام) کی، پھر ان کی اولاد کی۔ ان میں سے جس کا نسب ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ملتا ہوگا، اس کو ترجیح حاصل ہوگی۔ ان کو عصبات کہا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عصبہ کے لیے مرد ہونے کی شرط اس کے لیے ہے جو خود عصبہ ہے، مثلاً: بیٹا، لیکن عصبہ بالغیر، مثلاً بیٹے کے ساتھ بیٹی اور عصبہ مع الغیر جیسے بیٹی کے ساتھ بہن، ان کے لیے مرد ہونے کی شرط نہیں ہے۔ یہ دوسری نصوص کے تحت وارث بنتی ہیں۔ اور ان کے لیے عصبہ کا لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے۔

[٤١٤٢] ٣-(...) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ».

[4142] روح بن قاسم نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''مقررہ حصے ان کے حقداروں کو دو اور ان سے جو باقی بچے وہ سب سے قریبی مرد کا ہے۔''

[٤١٤٣] ٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ».

[4143] معمر نے ہمیں ابن طاوس سے باقی ماندہ سابقہ سند سے روایت کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال کو اللہ کی کتاب کی رو سے مقرر کردہ حصے والوں کے درمیان تقسیم کرو اور جو ان حصوں سے بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہے۔''

[٤١٤٤] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ وَّرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ.

[4144] یحییٰ بن ایوب نے ابن طاوس سے اسی سند کے ساتھ وہیب اور روح بن قاسم کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

(المعجم٢) -- (بَابُ مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ) (التحفة٣)

باب:2- کلالہ کی وراثت

[٤١٤٥] ٥-(١٦١٦) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: قَالَ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي، مَاشِيَانِ، فَأُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوئِهِ، فَأَفَقْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ [النساء: ١٧٦].

[4145] سفیان بن عیینہ نے ہمیں محمد بن منکدر سے حدیث بیان کی: انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کرنے کے لیے پیدل چل کر تشریف لائے، مجھ پر غشی ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے افاقہ ہوگیا، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے بارے میں کیسے فیصلہ کروں؟ (اس کو ایسے ہی چھوڑ جاؤں یا وصیت کروں، وصیت کروں تو کتنے حصے میں؟ اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد زندہ تھے نہ اور کوئی بیٹا تھا۔) آپ نے مجھے جواب نہ دیا حتی کہ وراثت کی آیت نازل ہوئی: ''وہ آپ سے فتویٰ مانگتے ہیں، کہہ دیجیے: اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔''

[٤١٤٦] ٦-(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ يَمْشِيَانِ، فَوَجَدَانِي لَا أَعْقِلُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ

[4146] ابن جریج نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنوسلمہ (کے علاقے) میں پیدل چل کر میری عیادت کی، آپ نے مجھے اس حالت میں پایا کہ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا، آپ نے پانی منگوایا، وضو کیا، پھر اس میں سے مجھ پر چھینٹے مارے

فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ يَا رَسُولَ اللهِ! فَنَزَلَتْ: ﴿يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۚ﴾ [النساء: ١١].

تو مجھے افاقہ ہوگیا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال میں کیا کروں؟ تو (یہ آیت) نازل ہوئی: ''اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں تاکیدی حکم دیتا ہے، مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔''

[٤١٤٧] ٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، مَاشِيَيْنِ، فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

[4147] سفیان (ثوری) نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے محمد بن منکدر سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں بیمار تھا تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے، دونوں پیدل چل کر تشریف لائے۔ آپ نے مجھے (اس حالت میں) پایا کہ مجھ پر غشی طاری تھی، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا، میں ہوش میں آ گیا تو دیکھا سامنے رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟ کہا: آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ وراثت کی آیت نازل ہوئی۔

[٤١٤٨] ٨-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ، فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِى ٱلْكَلَٰلَةِ ۚ﴾؟ قَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ.

[4148] بہز نے ہمیں حدیث بیان کی: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی: مجھے محمد بن منکدر نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا اور بے ہوش تھا، آپ نے وضو کیا تو لوگوں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا، (اس پر) مجھے افاقہ ہوا تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا وارث کلالہ بنے گا۔ (اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بہنیں ہی تھیں جو وارث بنتی تھیں) اس پر وراثت کی آیت نازل ہوئی۔ میں نے محمد بن منکدر سے پوچھا: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ﴾ (والی آیت)؟ انھوں نے کہا: اسی طرح (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے سوال پر) نازل کی گئی۔

فوائد و مسائل: ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ شدید بیمار ہوئے، ان پر غشی طاری ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے وضو کا پانی ان پر پھینکا تو افاقہ ہوا۔ اس وقت تک وراثت کے متعلق پورے احکام نازل نہ ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو یہ حکم تھا کہ وہ مرنے سے پہلے اپنے مال کے بارے میں وصیت کریں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد فوت ہو چکے تھے۔ بیٹا تھا نہیں، بہنیں چھوٹی تھیں جن کے بارے میں وہ فکر مند تھے۔ جاہلی دور میں اس صورتِ حال میں مال پر چچا وغیرہ ایسے مرد رشتہ داروں کا دعویٰ سب سے مضبوط ہوا کرتا تھا جن کا براہِ راست نسبی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ شریعت میں ابھی تک بہنوں کے حصے کے بارے میں کوئی کھلی وضاحت نہ آئی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رہنمائی کے لیے معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا اور اپنا عندیہ بھی پیش کیا کہ وہ تہائی یا نصف مال کے بارے میں بہنوں کے حق میں وصیت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے ارادے کو سراہا، لیکن اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیلی رہنمائی ملے گی، آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے کوئی حکم نہ دیا کہ وہ کیا کریں۔ آپ ﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورۂ نساء کی آخری آیت نازل ہوئی جس میں کلالہ میں سے سگی/ پدری بہنوں کا حصہ مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ان کے سوال کا جواب بھی مرحمت فرمایا اور تسلی بھی دی کہ وہ ان شاء اللہ اس بیماری سے شفایاب ہو جائیں گے۔ ② قرآنِ مجید رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست تربیت پانے والے مسلمانوں کے احوال و ضروریات کے مطابق نازل ہوتا تھا تا کہ یہ لوگ جنھوں نے آپ سے سیکھ کر پوری دنیا کو سکھانا تھا، قرآن کے مطالب اور اس کے احکام کے اطلاق کو پوری طرح سمجھ بھی لیں اور اپنی زندگیوں سے مربوط ہونے کی بنا پر انھیں یاد بھی رہیں۔ سورۂ نساء کی آیت گیارہ اور بارہ میں اولاد وغیرہ کے ساتھ اخیافی (مادری) بہنوں کا مقررہ حصہ بیان ہوگیا تھا۔ جس کی ان آیتوں کے نزول کے وقت ضرورت تھی اور کلالہ کے لفظ کا جن پر سب سے پہلے اطلاق ہوتا تھا، ان کی وضاحت بھی آگئی تھی۔ اب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پدری/ سگی بہنوں کے متعلق بھی قرآن مجید کا حکم نازل ہوگیا۔ ③ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آیت میراث سے مراد سورۂ نساء کی گیارھویں، بارھویں آیت ہے۔ محمد بن منکدر سے شعبہ کے سوال اور ابن منکدر کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ تابعین کے زمانے میں اہل علم آیت میراث سے ہر وہ آیت مراد لیتے تھے جس میں وراثت کے متعلق احکام ہیں۔ وہ سورۂ نساء کی آخری آیت بھی ہوسکتی تھی۔

[٤١٤٩] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ . وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ . وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ : قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ .

[4149] نضر بن شمیل، ابو عامر عقدی اور وہب بن جریر سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، وہب بن جریر کی حدیث میں ہے: تو آیت فرائض نازل ہوئی۔ اور ان میں سے کسی کی حدیث میں ابن منکدر سے شعبہ کے سوال کا تذکرہ نہیں ہے۔

فائدہ: آیت الفرائض یا آیت الفرض سے مراد کوئی بھی ایسی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وراثت کے حصے مقرر کیے گئے ہوں۔

[٤١٥٠] ٩-(١٦١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ، مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَّا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ، وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَّا أَغْلَظَ لِي فِيهِ، حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «يَا عُمَرُ! أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟» وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ، يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

[4150] ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں قتادہ نے سالم بن ابی جعد سے حدیث بیان کی، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا، انھوں نے نبی ﷺ کا تذکرہ کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا، پھر کہا: میں اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ رہا جو میرے ہاں کلالہ سے زیادہ اہم ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں اتنی مراجعت نہیں کی جتنی کلالہ کے بارے میں کی، اور آپ نے بھی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں اتنی شدت اختیار نہیں فرمائی جتنی کلالہ کے بارے میں فرمائی حتی کہ آپ نے اپنی انگلی میرے سینے میں چبھوئی اور فرمایا: ''اے عمر! کیا تمھیں موسم گرما (میں نازل ہونے) والی آیت کافی نہیں جو سورہ نساء کے آخر میں ہے؟ (جس سے مسئلہ واضح ہو گیا ہے)'' اور میں (عمر) اگر زندہ رہا تو اس کے بارے میں ایسا واضح فیصلہ کروں گا جس (کو دیکھتے ہوئے) ایسا شخص (بھی) فیصلہ کر سکے گا جو قرآن پڑھتا (اور سمجھتا) ہے اور وہ بھی جو قرآن نہیں پڑھتا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زور دے کر جو بات کہی، اس کا مقصود یہ تھا کہ کلالہ کے بارے میں جو حکم رہ گیا تھا، گرمیوں کے موسم میں سورۂ نساء کی آخری آیت کے نزول کے ساتھ وہ آ گیا ہے۔ کلالہ کی وراثت کے حوالے سے باقی تمام معاملات کو ان آیات کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے۔

[٤١٥١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ شُعْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4151] سعید بن ابی عروبہ اور شعبہ دونوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ آخِرِ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ)(التحفة ٤)

باب:3- آخری آیت جو نازل کی گئی، آیت کلالہ ہے

[٤١٥٢] ١٠-(١٦١٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾.

[4152] ابن ابی خالد نے ابواسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: قرآن کی آخری آیت جو نازل ہوئی (یہ تھی): ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ﴾ "وہ آپ سے فتویٰ مانگتے ہیں، کہہ دیجیے: اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔" (النساء 176:4)

[٤١٥٣] ١١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ، آيَةُ الْكَلَالَةِ، وَآخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ.

[4153] شعبہ نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: آخری آیت جو نازل کی گئی، آیت کلالہ ہے اور آخری سورت جو نازل کی گئی، سورۂ براءت ہے۔ (سورۂ توبہ کا دوسرا نام، سورت براءت ہے۔)

[٤١٥٤] ١٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ؛ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ تَامَّةً سُورَةُ التَّوْبَةِ، وَأَنَّ آخِرَ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ.

[4154] زکریا نے ہمیں ابواسحاق کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ آخری سورت جو پوری نازل کی گئی، سورۂ توبہ ہے اور آخری آیت جو نازل کی گئی، آیت کلالہ ہے۔

[٤١٥٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ كَامِلَةً.

[4155] عمار بن رزیق نے ہمیں ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی مگر انھوں نے کہا: آخری سورت جو مکمل نازل کی گئی۔ (تامة کے بجائے كاملة کے الفاظ ہیں۔)

[٤١٥٦] ١٣-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ

[4156] ابوسفر نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: آخری آیت جو اتاری گئی، ﴿يَسْتَفْتُونَكَ﴾ ہے۔

أُنْزِلَتْ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ﴾.

(المعجم ٤) - (بَابُ مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ) (التحفة ٥)

باب:4-جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے

[٤١٥٧] ١٤-(١٦١٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ، عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ، وَإِلَّا قَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ»، وَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ».

[4157] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی (ایسے) شخص کی میت لائی جاتی جس پر قرض ہوتا تو آپ پوچھتے: ''کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟'' اگر بتایا جاتا کہ اس نے قرض چکانے کے بقدر مال چھوڑا ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے ورنہ فرماتے: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' جب اللہ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھولے تو آپ نے فرمایا: ''میں مومنوں کے، خود ان کی اپنی نسبت بھی زیادہ قریب ہوں، تو جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔''

[٤١٥٨] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، هٰذَا الْحَدِيثَ.

[4158] عقیل، ابن شہاب (زہری) کے بھتیجے اور ابن ابی ذئب سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

[٤١٥٩] ١٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ

[4159] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی

أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ، فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ، وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ».

قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روئے زمین پر کوئی مومن نہیں مگر میں سب لوگوں کی نسبت اس کے زیادہ قریب ہوں، تم میں سے جس نے بھی جو قرض یا اولاد چھوڑی (جس کے ضائع ہونے کا ڈر ہے) تو میں اس کا ذمہ دار ہوں اور جس نے مال چھوڑا وہ عصبہ (قرابت دار جو کسی طرح بھی وارث بن سکتا ہو اس) کا ہے، وہ جو بھی ہو۔"

[٤١٦٠] ١٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي، فَأَنَا وَلِيُّهُ، وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ، مَنْ كَانَ».

[4160] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل کی کتاب کی رو سے میں مومنوں کے، (ان کی اپنی ذات سمیت) سب لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں، تم میں سے جو قرض یا اولاد چھوڑ جائے تو مجھے بلانا میں اس کا ولی ہوں اور جو مال چھوڑ جائے تو اس کے مال کے معاملے میں (ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد) اس کے عصبہ (قریب ترین مرد رشتہ دار) کو ترجیح دی جائے، وہ جو بھی ہو۔"

[٤١٦١] ١٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا».

[4161] معاذ عنبری نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں شعبہ نے عدی سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوحازم سے سنا، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس نے مال چھوڑا وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جس نے بوجھ (بے سہارا اولاد یا قرض) چھوڑا وہ ہمارے ذمہ ہے۔"

فائدہ: آپ ﷺ نے ہر مقروض مسلمان کے قرض کی ذمہ داری اٹھاتے ہوئے اپنے اور اپنی امت کے ہر فرد کے درمیان جو رشتہ ہے، اسے خوبصورت انداز میں واضح فرمایا اور صرف قرض کی ذمہ داری اٹھانے کا اعلان نہیں فرمایا، ان کی اولاد کی پرورش بھی اپنے ذمے لے لی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ دائما.

[٤١٦٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[4162] (محمد بن جعفر) غندر اور عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ: «فَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيتُهُ».

غندر کی حدیث میں ہے: ''جس نے بوجھ چھوڑا اس کی ذمہ داری میں نے لے لی۔''

کتاب الھبات کا تعارف

وراثت میں شرعی استحقاق کی بنیاد پر بلا قیمت دولت اور چیزیں وغیرہ ملتی ہیں۔ ہبہ میں بغیر کسی شرعی استحقاق کے ایسی چیزیں دی جاتی ہیں۔ صدقہ میں بھی یہی ہوتا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ صدقہ کسی ضرورت مند کو دیا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے ترحم کا جذبہ ہوتا ہے جبکہ ہدیہ اِکرام اور عزت و محبت کے اظہار کے لیے دیا جاتا ہے۔ اگر صحیح نیت سے اور صحیح صورت میں کسی کو کچھ ہبہ کیا جائے تو یہ اجتماعی طور پر معاشرے کی بہتری کا سبب ہے۔ دوست احباب اور عزیز ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں، اس لیے اس سے ایسی کوئی صورت پیدا نہیں ہونی چاہیے کہ مثبت کے بجائے منفی نتائج سامنے آئیں۔ آپ اپنی مرضی سے کسی کو عطیہ نہ کریں یا صدقے کا مستحق نہ سمجھیں تو کوئی بہت بڑی خرابی پیدا نہیں ہوتی لیکن کسی کو چیز دے کر واپس لے لیں تو بنا ہوا تعلق بھی بگڑ جاتا ہے۔ کسی کو کچھ دینا بہت اعلیٰ جذبات کا مرہون منت ہوتا ہے۔ دے کر لے لینا اس کے برعکس ہے۔ یہ لالچ، خودغرضی اور خود پسندی کے زمرے میں آتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے صدقات واپس نہ لینے کی احادیث سے آغاز کیا ہے۔ ہبہ کی ہوئی چیز کی طرح صدقات کو واپس لینا بھی انتہائی ناپسندیدہ کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے مثال بھی ایسی دی ہے جس سے اس کی انتہائی قباحت واضح ہوتی ہے۔ صدقے میں اصل مقصود اللہ کو راضی کرنا ہے، واپسی یقینی طور پر اس کی رضا سے محرومی بلکہ ناراضی کا سبب ہے۔ نتائج کے اعتبار سے یہ انتہائی غلط کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اخلاق عالیہ کے تقاضے پورے کرنے کے لیے صدقے میں دی ہوئی چیز کو قیمتاً واپس لینے سے بھی منع فرمایا ہے۔

اگر کسی قریبی رشتہ دار خصوصاً اولاد میں سے بعض کو دیا جائے اور بعض کو محروم رکھا جائے تو اس سے بھی بے پناہ خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ سب بچے فطرتاً والدین سے ایک جیسا محبت بھرا تعلق رکھتے ہیں، ہوسکتا ہے اس کے اظہار میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں، لیکن جنھیں محروم کیا جائے گا وہ یہی سمجھیں گے کہ ان کے والدین یا والدان سے محبت نہیں کرتے۔ اس سے وہ خود بھی منفی کیفیت کا شکار ہو جائیں گے اور ان میں والدین کے حوالے سے عدم محبت اور عدمِ خدمت کا بھی جذبہ پیدا ہوگا۔ اگر والدین سمجھتے ہیں کہ کسی بچے میں اس حوالے سے کمی ہے تو اسے محروم کرنے سے اس خرابی میں اضافہ ہوگا۔ منصفانہ سلوک بچوں کی اصلاح کا سبب بنتا ہے اور اگر ایسا نہ بھی ہو سکے تو والدین یا دونوں میں سے ایک، جو دے رہا ہے، کم از کم خود اللہ کے سامنے جوابدہی سے محفوظ رہے گا۔

عمر بھر کے لیے کسی کو چیز دیں تو وہ اس خاندان کے لیے اپنی چیز کے مترادف ہوتی ہے۔ اس سے محرومی اپنی چیز سے محرومی کی

طرح تلخ لگتی ہے اور اب تک جو مثبت جذبات موجود تھے وہ منفی جذبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ معاشرے کو اس سے محفوظ رکھنے کے لیے آپ ﷺ نے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ عمر بھر کے لیے کسی کو دیں تو ان کے بچوں سے بھی واپس نہ لیں، واپسی سے بہتر ہے دیا ہی نہ جائے، البتہ عاریتاً دینا اس سے مختلف ہے۔ لینے والا سمجھتا ہے کہ یہ چیز اس کی نہیں، وہ عارضی طور پر اس سے استفادہ کر رہا ہے تو یہ دینے والے کی نیکی ہے۔

کتاب الھِبَات میں ان تمام امور کے حوالے سے فرامین رسول ﷺ کو پیش کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٤ - كِتَابُ الْهِبَاتِ

عطیہ کی گئی چیزوں کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ) (التحفة ١)

باب: 1-انسان نے جو کچھ صدقہ کیا اس کو اس شخص سے خریدنا مکروہ ہے جس پر وہ صدقہ کیا گیا تھا

[٤١٦٣] ١-(١٦٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ».

[4163] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں مالک بن انس نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے کسی کو) ایک عمدہ گھوڑے پر سوار کیا (اسے دے دیا) تو اس کے (نئے) مالک نے اسے ضائع کر دیا (اس کی ٹھیک طرح سے خبر گیری نہ کی)، میں نے خیال کیا کہ وہ اسے کم قیمت پر فروخت کر دے گا، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور نہ اپنا (دیا ہوا) صدقہ واپس لو کیونکہ صدقہ واپس لینے والا ایسے کتے کی طرح ہے جو قے (چاٹنے کے لیے) اس کی طرف لوٹتا ہے۔''

[٤١٦٤] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: «لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ».

[4164] عبدالرحمان بن مہدی نے ہمیں مالک بن انس سے اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث بیان کی اور اضافہ کیا: ''اسے مت خریدو، چاہے وہ اسے تم کو ایک درہم میں دے۔''

[٤١٦٥] ٢-(...) حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ؛ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ، وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ، فَأَرَادَ أَنْ يَّشْتَرِيَهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ، وَإِنْ أُعْطِيتَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ».

[4165] روح بن قاسم نے ہمیں زید بن اسلم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے طور پر دیا، تو انھوں نے اسے اس کے مالک کے ہاں اس حال میں پایا کہ اس نے اسے ضائع کر دیا تھا اور وہ تنگ دست تھا، چنانچہ انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو، چاہے وہ تمھیں ایک درہم میں دیا جائے، صدقہ واپس لینے والے کی مثال اس کتے کے جیسی ہے جو اپنی قے میں لوٹ جاتا ہے (چاٹتا ہے۔)''

[٤١٦٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَّرَوْحٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

[4166] سفیان نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، البتہ مالک اور روح کی حدیث زیادہ مکمل اور زیادہ (مفصل) ہے۔

[٤١٦٧] ٣-(١٦٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَّبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «لَا تَبْتَعْهُ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ».

[4167] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے طور پر دیا، پھر انھوں نے اسے اس حالت میں پایا کہ اس کو فروخت کیا جا رہا تھا، انھوں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور (کبھی) اپنا صدقہ واپس نہ لو۔''

[٤١٦٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ

[4168] لیث بن سعد اور عبیداللہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت کی۔

عُبَيْدِاللهِ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[٤١٦٩] ٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَّشْتَرِيَهَا، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، يَا عُمَرُ!».

[5169] سالم نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ حضرت عمر ؓ نے اللہ کی راہ میں سواری کے لیے ایک گھوڑا دیا، پھر انھوں نے اسے دیکھا کہ فروخت کیا جا رہا ہے۔ تو انھوں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کر لیا، پھر نبی ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اپنا صدقہ واپس مت لو۔''

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے سے حکماً بھی منع کیا کہ واپس نہ لو اور ساتھ ہی اس کام کے کریہہ ہونے کو ایک ایسی مثال سے واضح بھی کیا جس پر کوئی مسلمان تو ایک طرف، کوئی بھی اچھا انسان عمل کرنا نہیں چاہے گا۔ حافظ ابن حجر ؒ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اس کام سے دور رہنے اور اس کی حرمت کو اور زیادہ واضح کر دیتا ہے۔ (فتح الباري: 290/5) ② امام مالک، شافعی اور اوزاعی وغیرہ ہبہ اور صدقہ واپس لینے کو حرام کہتے ہیں، البتہ والد نے اپنی اولاد یا آگے اولاد کی اولاد کو ہبہ کیا ہے تو اس کی واپسی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ایک باب چھوڑ کر بعد کی احادیث میں آئے گا کہ اگر والد نے باقی اولاد سے بے انصافی کرتے ہوئے کسی ایک کو ترجیح دی ہے تو ایسے ہبہ کو واپس لینا ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک دی ہوئی چیز واپس لینا حرام نہیں۔ وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں اور احادیث سے صرف کراہت مراد لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر بیٹا باپ کو کچھ ہبہ کرے تو اس کو واپس نہیں لے سکتا۔ ③ ہبہ میں دی ہوئی چیز کو اس شخص سے واپس خریدنے سے بھی منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ہبہ کو واپس لینے سے ملتا جلتا عمل ہے۔ جب انسان کسی کو اللہ کی رضا کے لیے ہبہ کرتا ہے تو یہ نیکی ہے۔ اسے واپس خریدنا اس بات کے مترادف ہوسکتا ہے کہ وہ چیز دے کر پچھتا رہا ہے۔ اگر وہ چیز میراث یا فروخت وغیرہ سے کسی اور کے قبضے میں آجائے تو اسے خریدنے کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ بَعْدَ الْقَبْضِ إِلَّا مَا وَهَبَهُ لِوَلَدِهِ وَإِنْ سَفَلَ) (التحفة ٢)

باب: 2- قبضے میں دینے کے بعد صدقہ واپس لینا حرام ہے، سوائے اس کے جو وہ اپنی اولاد کو دے، وہ (اولاد) خواہ نیچے (مثلاً: پوتا وغیرہ) ہو

[٤١٧٠] ٥-(١٦٢٢) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا:

[4170] عیسیٰ بن یونس نے ہمیں خبر دی: ہمیں اوزاعی نے ابوجعفر محمد بن علی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، فَيَأْكُلُهُ».

میّب سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو صدقہ واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے اور اسے کھاتا ہے۔''

[٤١٧١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4171] ابن مبارک نے ہمیں اوزاعی سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے (ابوجعفر) محمد بن (زین العابدین) علی بن حسین رحمہ اللہ سے سنا، وہ اسی سند سے اسی طرح بیان کر رہے تھے۔

[٤١٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[4172] یحییٰ بن ابی کثیر نے ہمیں حدیث بیان کی: مجھے عبدالرحمان بن عمرو نے حدیث بیان کی کہ انھیں فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے فرزند (پڑپوتے)، محمد (الباقر) نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کی طرح بیان کی۔

[٤١٧٣] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ».

[4173] بکیر سے روایت ہے کہ انھوں نے سعید بن میّب سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس شخص کی مثال جو صدقہ کرتا ہے، پھر اپنے صدقے کو واپس لے لیتا ہے، اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کھاتا ہے۔''

[٤١٧٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ

[4174] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی: میں نے قتادہ سے سنا، وہ سعید بن میّب سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ

يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ».

سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اپنی قے کی طرف لوٹنے والے کی طرح ہے۔''

[٤١٧٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4175] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

فائدہ: ہبہ اور صدقہ دونوں کی واپسی کا حکم ایک ہے۔

[٤١٧٦] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ، يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ».

[4176] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اپنا ہبہ واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهِبَةِ) (التحفة ٣)

باب:3-اولاد میں سے کسی کو تحفہ دینے میں فوقیت دینا ناپسندیدہ ہے

[٤١٧٧] ٩-(١٦٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ أَتٰى بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟» فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَارْجِعْهُ».

[4177] امام مالک نے ابن شہاب سے اور انھوں نے حمید بن عبدالرحمان اور محمد بن نعمان بن بشیر سے روایت کی، وہ دونوں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے کہا: ان کے والد انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام تحفے میں دیا ہے جو میرا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سب بچوں کو اس جیسا تحفہ دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے واپس لو۔''

فوائد و مسائل: ① حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد حضرت بشیر بن سعد انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگِ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کمان میں عین التمر کی لڑائی میں شہادت پائی۔ ② رسول اللہ ﷺ نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو غلام واپس لینے کا حکم دیا تاکہ اس حوالے سے جو غلط کام کیا تھا، اس کا ازالہ ہو جائے۔

[٤١٧٨] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أَتٰى بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا، فَقَالَ: «أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَارْدُدْهُ».

[4178] ابراہیم بن سعد نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام تحفے میں دیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو (ایسا) تحفہ دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے واپس لو۔''

[٤١٧٩] ١١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا: «أَكُلَّ بَنِيكَ» وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ» وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ.

[4179] ابن عیینہ، لیث بن سعد، یونس اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ یونس اور معمر کی حدیث میں ''تمام بیٹوں کو'' کے الفاظ ہیں اور لیث اور ابن عیینہ کی حدیث میں ''تمام اولاد کو'' ہے اور محمد بن نعمان اور حمید بن عبدالرحمان سے روایت کردہ لیث کی روایت (یوں) ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ (اپنے بیٹے) نعمان رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے۔

[٤١٨٠] ١٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذَا الْغُلَامُ؟» قَالَ: أَعْطَانِيهِ أَبِي. قَالَ: «فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَرُدَّهُ».

[4180] عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ان کے والد نے انھیں ایک غلام دیا تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کیسا غلام ہے؟'' انھوں نے کہا: یہ میرے والد نے مجھے دیا ہے۔ (پھر) آپ نے (نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے) پوچھا: ''تم نے اس کے تمام بھائیوں کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے جیسے اس کو دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا:

نہیں۔ آپ نے فرمایا: ’’اسے واپس لو۔‘‘

فائدہ: اگلی احادیث میں ہے کہ بشیر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے کہنے سے اس عطیے پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنانا چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ غلام کو بھی ساتھ لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے پیار سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے، جو اس وقت چھوٹے بچے تھے، غلام کے بارے میں پوچھا۔ اس طرح بات کا آغاز ہوا۔ مختلف احادیث میں مختلف تفصیلات بیان ہوئی ہیں، سب کو ملائیں تو مفصل واقعہ سامنے آجاتا ہے۔

[٤١٨١] ١٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ. فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اِتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ» فَرَجَعَ أَبِي، فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

[4181] حصین نے شعبی سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے اپنے مال میں سے مجھے ہبہ کیا (یہاں صدقہ ہبہ کے معنی میں ہے) تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: میں راضی نہیں ہوں گی یہاں تک کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کو گواہ بنا لو۔ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ کو مجھ پر کیے گئے صدقہ (ہبہ) پر گواہ بنائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ’’کیا تم نے یہ (سلوک) اپنے تمام بچوں کے ساتھ کیا ہے؟‘‘ انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم سب اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے مابین عدل کرو۔‘‘ چنانچہ میرے والد واپس آئے اور وہ صدقہ (ہبہ) واپس لے لیا۔

[٤١٨٢] ١٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ؛ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهُوبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا، فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً، ثُمَّ بَدَا لَهُ، فَقَالَتْ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي، فَأَخَذَ أَبِي

[4182] ابوحیان تیمی نے ہمیں شعبی سے حدیث بیان کی: مجھے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ ان کی والدہ، (عمرہ) بنت رواحہ نے ان کے والد سے، ان کے مال میں سے، اپنے بیٹے کے لیے (باغ، زمین وغیرہ) کچھ ہبہ کیے جانے کا مطالبہ کیا، انھوں نے اسے ایک سال تک التوا میں رکھا، پھر انھیں (اس کا) خیال آیا تو انھوں (والدہ) نے کہا: میں راضی نہیں ہوں گی یہاں تک کہ تم اس پر، جو تم نے میرے بیٹے کے لیے ہبہ کیا ہے، رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا لو۔ اس پر میرے والد نے میرا ہاتھ تھاما، میں ان دنوں بچہ تھا، اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

بِيَدِي، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمَّ هٰذَا، بِنْتَ رَوَاحَةَ، أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بَشِيرُ! أَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ».

اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس کی والدہ بنت رواحہ کو یہ پسند ہے کہ میں آپ کو اس چیز پر گواہ بناؤں جو میں نے اس کے بیٹے کو دی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''بشیر! کیا اس کے سوا بھی تمھارے بچے ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ''کیا ان سب میں سے ہر ایک کو تم نے اسی طرح ہبہ کیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر مجھے گواہ نہ بناؤ، میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

[٤١٨٣] ١٥-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَلَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ».

[4183] اسماعیل نے ہمیں شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس کے سوا بھی تمھارے بیٹے ہیں؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ان سب کو بھی تم نے اس جیسا عطیہ دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

[٤١٨٤] ١٦-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ: «لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ».

[4184] عاصم احول نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا: ''مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔''

[٤١٨٥] ١٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَعَبْدُ الْأَعْلٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَّالِي، فَقَالَ: «أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ

[4185] داود بن ابی ہند نے شعبی سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد مجھے اٹھائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے اتنا اتنا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی جیسا عطیہ دیا ہے جیسا تم نے نعمان کو دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بناؤ۔'' پھر فرمایا: ''کیا تمھیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ سب تمھارے ساتھ نیکی (حسن سلوک) کرنے میں برابر ہوں؟''

النُّعْمَانَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَأَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِي!»، ثُمَّ قَالَ: «أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟» قَالَ: بَلٰى، قَالَ: «فَلَا، إِذًا».

انھوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ''تو پھر (تم بھی ایسا) نہ کرو۔''

فائدہ: آپ ﷺ کے فرمان: ''اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بناؤ'' سے ان حضرات نے جو برابری کے بغیر ہبہ کو جائز قرار دیتے ہیں، یہ استدلال کیا ہے کہ اگر یہ حرام ہوتا تو آپ کسی اور کو گواہ بنانے کا مشورہ نہ دیتے۔ جو اہل علم اس کی حرمت کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ نے خود اسے ظلم و جور قرار دیا ہے، آپ کسی بھی ظلم پر کسی اور مسلمان کو گواہ بنانے کا مشورہ کیسے دے سکتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ آپ کی طرف سے مطلق انکار کا ایک نرم طریقہ تھا۔ اور آپ کو معلوم تھا کہ آپ کی طرف سے اسے ظلم قرار دینے کے بعد نہ بشیر ﷛ کسی اور کو گواہ بنا کر اس ظلم پر اصرار کریں گے اور نہ ان کی بیوی عمرہ ﷝ کسی اور کی گواہی پر راضی ہوں گی۔

[٤١٨٦] ١٨-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا، ثُمَّ أَتٰى بِي رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُشْهِدَهُ، فَقَالَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ هٰذَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا؟» قَالَ: بَلٰى. قَالَ: «فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ».

[4186] ابن عون نے ہمیں شعبی سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر ﷠ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے ایک تحفہ دیا، پھر مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو گواہ بنائیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے سب بچوں کو یہ (اسی طرح کا) تحفہ دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم ان سب سے اسی طرح کا نیک سلوک نہیں چاہتے جس طرح اس (بیٹے) سے چاہتے ہو؟'' انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو میں (ظلم پر) گواہ نہیں بنتا۔'' (کیونکہ اس عمل کی بنا پر پہلے تمھاری طرف سے اور پھر جواباً ان کی طرف سے ظلم کا ارتکاب ہوگا۔)

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ: إِنَّمَا حُدِّثْتُ أَنَّهُ قَالَ: «قَارِبُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ».

ابن عون نے کہا: میں نے یہ حدیث محمد (بن سیرین) کو سنائی تو انھوں نے کہا: مجھے بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے بیٹوں کے درمیان یکسانیت روا رکھو۔'' (لفظی معنی ہیں: ''تقریباً ایک جیسا سلوک''، یعنی ان کو اس بات کا عادی بناؤ۔)

[٤١٨٧] ١٩-(١٦٢٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ: اِنْحَلِ

[4187] حضرت جابر ﷛ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت بشیر ﷛ کی بیوی نے کہا: میرے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کردو اور میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ۔ وہ

ابْنِي غُلَامَكَ، وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي، وَقَالَتْ: أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَلَهُ إِخْوَةٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا، وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلٰى حَقٍّ».

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: فلاں کی بیٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کردوں اور اس نے کہا ہے: میرے لیے (اس پر) رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا اس کے اور بھائی ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ان سب کو بھی تم نے اسی طرح عطیہ دیا ہے جس طرح اسے دیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ درست نہیں اور میں صرف حق پر گواہ بنتا ہوں۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ الْعُمْرٰى)(التحفة ٤)

باب:4- کسی کو عمر بھر کے لیے (عطیہ) دینا

فائدہ: عُمریٰ، عمر سے ماخوذ ہے۔ جو چیز کسی کو عمر بھر کے لیے دے دی جائے وہ ''عمریٰ'' کہلاتی ہے۔ اس طرح دینے کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں: (ا) ''یہ چیز (مثلاً گھر) عمر بھر کے لیے تمھاری اور تمھاری اولاد کی ہے۔'' یہ اسی کی اور اس کے وارثوں کی ہو جاتی ہے جسے دی گئی، اس کی واپسی ممنوع ہے۔ (ب) ''یہ ساری عمر کے لیے تمھاری ہے۔'' اس باب میں ذکر کی گئی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا حکم بھی پہلی صورت کی طرح ہے۔ یہ ہمیشہ کے لیے اسی شخص اور اس کے وارثوں کی ہے جسے دی گئی۔ کسی شرط کے بغیر جو چیز دی جائے وہ مطلق ہبہ یا عطیہ کی طرح ہے۔ اس کو بھی واپس نہیں لیا جاسکتا۔ اگرچہ امام مالک ؒ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ عمریٰ کی کوئی صورت ہو اس میں منفعت، مثلاً گھر ہے تو اس میں رہائش کی منفعت دوسرے کو منتقل کی جاتی ہے، اس کا رقبہ نہیں۔ (ج) تیسری صورت یہ ہے کہ دینے والا واضح طور پر یہ شرط لگائے کہ جسے دی جا رہی ہے اس کی وفات کے بعد اس کی ملکیت دوبارہ دینے والے کے پاس آجائے گی۔ اس کی حیثیت عاریتاً دی ہوئی چیز کی طرح ہے جو اپنی شرائط کے مطابق واپس ہو جاتی ہے۔ امام زہری، امام مالک اور دوسرے بہت سے اہل علم کا فتویٰ اسی کے مطابق ہے۔ امام احمد ؒ کہتے ہیں: اس شرط کے ساتھ سرے سے عمریٰ کا عقد ہی صحیح نہیں، جبکہ امام شافعی ؒ اور فقہائے کوفہ یہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھی دی ہوئی چیز اس شخص کی حتمی ملکیت میں آجاتی ہے جسے دی گئی ہے۔ اس شخص کے بعد اس میں بھی میراث جاری ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک اصل معاہدہ عطا کر دینے کا ہے۔ اس میں جو شرط لگائی گئی ہے وہ باطل ہے، جس طرح ''حق ولاء'' غلام کو آزاد کرنے والے کا ہے اور اس پر عائد کی گئیں شرائط باطل ہیں۔ لیکن یہ قیاس درست نہیں کیونکہ غلام کو آزاد کرنے والا اس کی پوری قیمت ادا کرنے کے بعد اور اس کا پوری طرح مالک بن کر اسے آزاد کرتا ہے جبکہ ایک وقت تک استعمال کے لیے دی گئی چیز دوسرے کی ملکیت نہیں بن جاتی۔ غیر مشروط عمریٰ کے معاملے میں دونوں امکان موجود ہیں کہ دینے والے نے ہمیشہ کے لیے دی ہو اور یہ کہ جس کو دی ہے، اس کی زندگی تک کے لیے دی ہو۔ شریعت نے دونوں میں سے دوسرے مفہوم کی نفی کر دی اور بتا دیا کہ جو چیز شرط کے بغیر دی جائے گی، اسے مستقل عطیہ سمجھا جائے گا۔ موقّت عمریٰ میں تو مفہوم ہی صرف یہی پایا جاتا ہے کہ خاص وقت تک اس کی منفعت دوسرے کو دی جا رہی ہے۔ اس سے

ملکیت کا حق حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔

[٤١٨٨] ٢٠-(١٦٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ، عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ».

[4188] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷠ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو عمر بھر کے لیے دی جانے والی چیز اس کے اور اس کی اولاد کے لیے دی گئی تو وہ اسی کی ہے جسے دی گئی، وہ اس شخص کو واپس نہیں ملے گی جس نے دی تھی، کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت جاری ہو گئی ہے۔''

[٤١٨٩] ٢١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا، عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا، وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ».

[4189] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷠ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی شخص کو عمر بھر کے لیے عطیہ دیا کہ وہ اس کا اور اس کی اولاد کا ہے تو اس کی اس بات نے، اس چیز میں، اس کے حق کو ختم کر دیا اور وہ اسی کی ہے جسے عمر بھر کے لیے دی گئی اور اس کی اولاد کی۔''

غَيْرَ أَنَّ يَحْيٰى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى، فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ».

مگر یحییٰ نے، اپنی حدیث کے آغاز ہی میں کہا: ''جس شخص کو عمر بھر کے لیے عطیہ دیا گیا تو وہ اسی کا اور اس کی اولاد کا ہے۔''

فائدہ: یحییٰ کے الفاظ مجمل ہیں جبکہ محمد بن رمح کی روایت مفصل ہے۔ مجمل روایت کو مفصل روایت پر محمول کیا جائے گا۔

[٤١٩٠] ٢٢-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرٰى وَسُنَّتِهَا، عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا، عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَقَالَ: قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ

[4190] ابن جریج نے ہمیں خبر دی: مجھے ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان کی حدیث کی رو سے عمریٰ اور اس کے طریقے کے بارے میں بتایا کہ انھیں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ﷠ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے کسی دوسرے شخص کو عمر بھر کے لیے تحفہ دیا کہ وہ اس کا اور اس کی اولاد کا ہے اور کہا: میں نے تمھیں اور تمھاری اولاد کو دیا جب تک تم میں سے کوئی زندہ ہے، تو وہ اسی کا ہے جسے دیا گیا ہے اور وہ اس کے (پہلے) مالک کو واپس

أَحَدٌ، فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا، وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ».

نہیں ہوگا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت جاری ہوگئی ہے۔"

[٤١٩١] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنْ يَّقُولَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ، فَأَمَّا إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ، فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا،

[4191] معمر نے ہمیں زہری رحمہ اللہ سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: وہ عمریٰ جسے رسول اللہ ﷺ نے نافذ کیا یہ ہے کہ آدمی کہے: یہ تمھارے لیے اور تمھاری اولاد کے لیے ہے، البتہ جب وہ کہے: یہ تمھارے لیے ہے جب تک تم زندہ ہو، تو وہ اس کے مالک کو واپس مل جائے گا۔

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهِ.

معمر نے کہا: امام زہری رحمہ اللہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

فوائد و مسائل: ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عمریٰ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے احکام خود آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سنے۔ وہی آپ کے فرمان کے مفہوم سے زیادہ آگاہ ہیں۔ انھوں نے جو کہا ہے وہی حق و انصاف کے اصولوں کے بھی عین مطابق ہے۔ واپسی سے مشروط عطیے کو غیر مشروط پر قیاس کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول جس کی کسی بھی صحابی سے مخالفت مروی نہیں، رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے تعین کے لیے ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کے قول پر کسی غیر صحابی کے قول کو ترجیح دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے اپنے الفاظ ''وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ'' (جن میں میراث جاری ہو چکی) سے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ جس میں میراث جاری نہیں ہوئی بلکہ معاہدہ ہی یہ کیا گیا ہے کہ یہ چیز واپس مالک کے تصرف میں آجائے گی۔ اس کا یہ حکم نہیں ہوسکتا کہ وہ واپس نہ ہو۔ ② بعض حضرات نے یہ عذر پیش کیا ہے کہ عبدالرزاق کے علاوہ کسی اور نے اس قول کی نسبت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طرف نہیں کی۔ لہٰذا یہ محض امام زہری کا قول ہے۔ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ حضرات واقعی امام طحاوی سمیت تنہا کسی ایک ثقہ محدث کی روایت سے استدلال ترک کر چکے ہیں!

[٤١٩٢] ٢٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى فِيمَنْ أُعْمِرَ، عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَهِيَ لَهُ بَتْلَةً، لَّا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا

[4192] ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ کیا جسے عمر بھر کے لیے (یہ کہہ کر) عطیہ دیا گیا کہ وہ اس کا اور اس کی اولاد کا ہے تو وہ حتمی طور پر اسی کا ہوگا، اس (صورت) میں دینے والے کے لیے کوئی شرط لگانا

شَرْطٌ وَّلَا ثُنْيَا.

اور استثنا کرنا جائز نہیں۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ، فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ.

ابوسلمہ نے کہا: کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت جاری ہو چکی ہے تو وراثت نے اس کی شرط کو ختم کر دیا۔

فائدہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف نے جو حکمت بیان کی ہے، وہ بھی اصل میں رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ (حدیث:4188)

[٤١٩٣] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُّهِبَتْ لَهُ».

[4193] خالد بن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ اسی کا ہے جسے ہبہ کیا گیا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے بھی یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ عمریٰ اگر کسی شخص کو اور اس کی اولاد کو دیا گیا ہے تو ان کا ہے۔ اور اگر صرف اس شخص کو دیا گیا ہے تو اس کا ہے، اس کی اولاد کا نہیں۔ لیکن تمام احادیث کو پیش نظر رکھنے کے بعد شریعت کا جو حکم سامنے آتا ہے، وہ اصل حکم ہے۔

[٤١٩٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

[4194] معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی: مجھے میرے والد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اسی کی مانند۔

[٤١٩٥] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؛ ح:

[4195] احمد بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں زہیر نے حدیث بیان کی: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، وہ اس کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کر رہے تھے۔

[٤١٩٦] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى- وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[4196] نیز یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی — الفاظ انھی کے ہیں —: ہمیں ابوخیثمہ نے ابوزبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

اللهِ ﷺ: «أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوهَا، فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى، فَهِيَ لِلَّذِي أُعْمِرَهَا، حَيًّا وَّمَيِّتًا وَّلِعَقِبِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اموال اپنے پاس روکے رکھو اور انھیں خراب نہ کرو، کیونکہ جس نے بطور عمریٰ کوئی چیز دی تو وہ اسی کی ہے جسے دی گئی ہے، وہ زندہ ہو یا مردہ، اور اس کے وارثوں کی ہے۔'' (یعنی جب اس کو اور اس کے وارثوں کو دی گئی یا غیر مؤقت دی گئی۔)

[٤١٩٧] ٢٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ، وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ: جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ».

[4197] حجاج بن ابوعثمان، سفیان اور ایوب سب نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... آگے ابوخیثمہ کی حدیث کے ہم معنی ہے۔ ایوب کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے، انھوں نے کہا: انصار نے مہاجرین کو عمر بھر کے لیے دینا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اموال اپنے پاس رکھو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے غیر مؤقت، غیر مشروط عطیے کی اس صورت کی، جس کے مطابق وہ (انصار) دے رہے تھے، وضاحت کر دی اور ساتھ تلقین فرمائی کہ جذبات میں آ کر بڑے فیصلے نہ کرو۔ اس کے بعد جو دے گا وہ سوچ سمجھ کر دے گا۔

[٤١٩٨] ٢٨-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَّهَا ابْنًا لَّهَا، ثُمَّ تُوُفِّيَ، وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ، وَتَرَكَ وَلَدًا، وَّلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ، فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ: رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا، وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ: بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلٰى طَارِقٍ مَّوْلٰى

[4198] ابن جریج نے ہمیں خبر دی: مجھے ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: مدینہ میں ایک عورت نے اپنے بیٹے کو اپنا باغ بطور عمریٰ دیا، پھر وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد وہ بھی فوت ہو گئی، اس (لڑکے) نے اولاد چھوڑی اور اس کے بھائی بھی تھے جو بطور عمریٰ دینے والی عورت کے بیٹے تھے، تو بطور عمریٰ دینے والی عورت کی اولاد نے کہا: باغ ہمیں واپس مل گیا۔ اور جسے بطور عمریٰ ہبہ کیا گیا تھا اس کے بیٹوں نے کہا: زندگی اور موت دونوں صورتوں میں وہ ہمارے باپ ہی کا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت

عُثْمَانَ، فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا، فَقَضٰى بِذٰلِكَ طَارِقٌ، ثُمَّ كَتَبَ إِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ، فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ: صَدَقَ جَابِرٌ، فَأَمْضٰى ذٰلِكَ طَارِقٌ، فَإِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ.

عثمان کے آزاد کردہ غلام طارق کے پاس (جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے مدینے کا گورنر تھا) جھگڑا لے کر گئے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انھوں نے عمریٰ کی بابت رسول اللہ ﷺ (کے فرمان) پر گواہی دی کہ وہ اس کے (موجودہ) مالک کا ہے۔ طارق نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا، پھر انھوں نے عبدالملک کی طرف لکھا اور انھیں اس واقعے کی اطلاع دی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی گواہی کے بارے میں بھی بتایا تو عبدالملک نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا، تو طارق نے اس (حکم) کو نافذ کر دیا، چنانچہ وہ باغ آج تک اسی کے بیٹوں کے پاس ہے جسے بطور عمریٰ دیا گیا تھا۔

[٤١٩٩] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ طَارِقًا قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ، لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[4199] سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے قول کی بنا پر طارق نے عمریٰ کا فیصلہ وارث کے حق میں کیا تھا۔

[٤٢٠٠] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ».

[4200] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ عطاء کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''عمریٰ جائز ہے۔'' (یہ عطیہ درست ہے اور آگے چلتا ہے۔)

[٤٢٠١] ٣١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «اَلْعُمْرٰى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا».

[4201] سعید نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''عمریٰ اس کے خاندان (میں سے وراثت کے حقداروں) کی میراث ہے۔''

[٤٢٠٢] ٣٢-(١٦٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ».

[4202] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''عمریٰ درست ہے۔''

[٤٢٠٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مِيرَاثٌ لِّأَهْلِهَا» أَوْ قَالَ: «جَائِزَةٌ».

[4203] سعید نے ہمیں قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں (قتادہ) نے کہا: ''اس کے خاندان کی وراثت'' کہا یا ''جائز'' کہا۔

کتاب الوصیۃ کا تعارف

وَصِیَ کے معنیٰ وَصَلَ کے جیسے ہیں، یعنی ملانا۔ یہ لفظ زیادہ تر موت سے پہلے کے معاملات کو موت کے بعد کے عہد سے ملانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ وصیت کی بنیاد یہ ہے کہ مومن دنیوی زندگی کی خیر، خوبی اور نیکی کو اگلے مرحلے کے ساتھ جوڑنا چاہتا ہے، مثلاً: قرآن میں حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب ﷺ کی وصیت کا ذکر اس سیاق میں ہے: ﴿ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۗ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَـكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْـتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ ﴾ "جب ان (ابراہیم علیہ السلام) کے رب نے ان سے کہا: خود کو (اللہ کے) سپرد کرو (اسلام میں آؤ)، تو انھوں نے کہا: میں نے خود کو سب جہانوں کے پالنے والے کے سپرد کیا۔ اور انھوں (ابراہیم) نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی یہی وصیت کی کہ میرے بیٹو! اللہ نے تمھارے لیے دین (زندگی گزارنے کا طریقہ) چن لیا ہے، اس لیے تم نہ مرنا مگر اس طرح کہ تم نے خود کو (اللہ کے) سپرد کر دیا ہو۔" (البقرۃ 2:131،132)

حضرت ابراہیم اور حضرتِ یعقوب ﷺ نے چاہا کہ ان کی زندگی کا پورا طریقہ ان کے بعد ان کی اولاد میں جاری وساری ہو۔ یہ مقصد عموماً زبانی یا لکھ کر بعد والوں کے ذمے لگانے سے حاصل ہوتا ہے، اس لیے وصیت کا لفظ دوسرے کو ذمہ دار بنانے، پابند کرنے یا کسی کو تاکید کرنے کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں جہاں وصیت کا لفظ اپنے لیے استعمال کیا ہے وہاں صرف اور صرف تاکید کرنے اور ذمہ داری لگانے یا پابند کرنے کے معنی میں ہے: ﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسٰنَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ﴾ "اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کا ذمہ دار ٹھہرایا، یا حسن سلوک کی تاکید کی۔" (العنکبوت 29:8)

اللہ نے انسان کو اس بات کا بھی پابند کیا کہ وہ موت سے پہلے اپنے چھوڑے ہوئے مال کے حوالے سے ذمہ داری کا تعین کرے (تاکہ اس کی موت کے بعد اسی طرح استعمال ہو۔) ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ﴾ "تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آئے، اگر وہ کوئی مال چھوڑے، تو وہ والدین اور اقرباء کے حق میں وصیت کرے......" (البقرۃ 2:180) بعدازاں جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے وارثوں کے حصے مقرر فرما دیے تو وصیت، مال کے ایک تہائی حصے تک بطور اختیار باقی رکھی گئی، البتہ جو شخص اپنا یہ اختیار استعمال کرنا چاہے اسے پابند کیا گیا کہ ارادہ پختہ ہوتے ہی وہ بلا تاخیر اپنی وصیت کو تحریری شکل میں لے آئے۔

صحیح مسلم کی "کتاب الوصیۃ" کا آغاز وصیت تحریر کرنے کے مسئلے سے ہوتا ہے، پھر اس حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں کہ انسان اپنے ترکے میں سے ایک تہائی حصے تک کے بارے میں وصیت کر سکتا ہے، پھر دیگر متعلقہ مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی

ہے، مثلاً: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی؟ کیا وہ وصیت اپنے بعد کسی کی جانشینی کے حوالے سے تھی جس طرح سے بعض لوگوں نے دعویٰ کیا؟ متعلقہ باب کی احادیث اور ان کے تحت دیے گئے ''فوائد'' کے ذریعے سے اس دعویٰ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

یہ بھی کتاب الوصیۃ کا حصہ ہے کہ اپنی جائداد کا کچھ حصہ وقف کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ پھر اس کے ساتھ یہ اہم مسئلہ بھی کہ انسان کے مرجانے کے بعد اسے کس کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے؟ اگر کوئی دوسرا شخص مرنے والے کے بعد اس کی طرف سے صدقہ کرے تو کیا مرنے والے کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ متکلمین میں سے ماوردی کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ موت کے بعد انسان کو کسی طرح کا کوئی ثواب نہیں پہنچتا۔ امام نووی رحمہ اللہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ جس طرح میت کو دعا کا فائدہ ہوتا ہے اسی طرح صدقے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اس حوالے سے صحیح مسلم کی احادیث کے علاوہ بخاری کی یہ روایت بھی واضح ہے: «أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا» ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہوئیں تو وہ موجود نہ تھے (رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ دومۃ الجندل میں شریک تھے۔) انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میری والدہ فوت ہوئیں تو میں غائب تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا اس سے انھیں فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے کہا: تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف، ان کے لیے صدقہ ہے۔'' (صحيح البخاري، حديث: 2762)

امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: بدنی عبادات، مثلاً: نماز، روزہ، تلاوت اور ذکر کے حوالے سے علماء میں اختلاف ہے۔ امام احمد، امام ابوحنیفہ کے شاگرد اور جمہور علماء ان کا ثواب پہنچنے کے قائل ہیں۔ ماوردی وغیرہ نے قرآن کی آیت: ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝﴾ ''اور انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی'' (النجم 39:53) سے اپنے حق میں استدلال کیا ہے۔ اہل سنت نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ قرآن کے عموم کی سنت کے ذریعے سے تخصیص ہوتی ہے۔ حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں کئی جگہ اس موضوع پر بحث کی ہے وہ فرماتے ہیں: «أَنَّ الْآيَةَ لَيْسَتْ فِي ظَاهِرِهَا إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَعْيُهُ، وَهٰذَا حَقٌّ فَإِنَّهُ لَايَمْلِكُ وَلَا يَسْتَحِقُّ إِلَّا سَعْيَ نَفْسِهِ، وَأَمَّا سَعْيُ غَيْرِهِ فَلَايَمْلِكُهُ وَلَا يَسْتَحِقُّهُ، لٰكِنَّ هٰذَا لَا يَمْنَعُ أَنْ يَنْفَعَهُ اللّٰهُ وَيَرْحَمَهُ بِهِ» (مجموع فتاوى: 499/7) ''انسان کے لیے اس کی کاوش ہی ہے۔'' یہ بات درست ہے، کیونکہ وہ اپنی کاوش ہی کا مالک اور مستحق ہے، رہی دوسروں کی کوشش تو وہ نہ اس کا مالک ہے نہ مستحق لیکن یہ بات مانع نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے دوسروں کی کاوشوں کے سبب سے نفع دے یا اس پر رحم کرے۔ اسی طرح وہ فرماتے ہیں: «لٰكِنَّ الْجَوَابَ الْمُحَقَّقَ فِي ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَقُلْ: إِنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَنْتَفِعُ إِلَّا بِسَعْيِ نَفْسِهِ، وَإِنَّمَا قَالَ ﴿لَيْسَ لِلْاِنْسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝﴾ (النجم 39:53) فَهُوَ لَا يَمْلِكُ إِلَّا سَعْيَهُ وَلَا يَسْتَحِقُّ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَأَمَّا سَعْيُ غَيْرِهِ فَهُوَلَهُ كَمَا أَنَّ الْإِنْسَانَ لَايَمْلِكُ إِلَّا مَالَ نَفْسِهِ وَنَفْعَ نَفْسِهِ فَمَالُ غَيْرِهِ وَنَفْعُ غَيْرِهِ هُوَ كَذَالِكَ لِلْغَيْرِ لٰكِنْ إِذَا تَبَرَّعَ لَهُ الْغَيْرُ بِذٰلِكَ، جَازَ. وَهٰكَذَا إِذَا تَبَرَّعَ لَهُ الْغَيْرُ بِسَعْيِهِ نَفَعَهُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ كَمَا يَنْفَعُهُ بِدُعَائِهِ

لَهُ وَالصَّدَقَةِ عَنْهُ وَهُوَ يَنْتَفِعُ بِكُلِّ مَا يَصِلُ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ سَوَاءً كَانَ مِنْ أَقَارِبِهِ أَوْغَيْرِهِمْ كَمَا يَنْفَعُ بِصَلَاةِ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ وَدُعَائِهِمْ لَهُ عِنْدَ قَبْرِهِ» ''لیکن اس بارے میں تحقیق شدہ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ انسان اپنی کوشش کے سوا کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا بلکہ فرمایا ہے: ''انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی'' لہٰذا وہ مالک اپنی کاوش ہی کا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بات کا استحقاق نہیں رکھتا۔ جہاں تک کسی دوسرے کی سعی کا تعلق ہے تو وہ اسی کی ہے۔ جس طرح انسان اپنے ہی مال کا مالک ہوتا ہے اور خود کو ہی فائدہ پہنچا سکتا ہے، اسی طرح دوسرے کا مال اور دوسرے کا منافع اسی غیر کا ہے، لیکن جب وہ غیر اپنی مرضی سے اس کو دے تو اس کے لیے وہ جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی دوسرے نے اپنی سعی کا ثمر اپنی مرضی سے اسے دیا تو اللہ اس کو اُس کا فائدہ پہنچاتا ہے، وہ ہر اس چیز سے فائدہ اٹھاتا ہے جو اس تک کسی بھی مسلمان کی طرف سے پہنچتی ہے، چاہے وہ اس کے اقارب میں سے ہو، چاہے کوئی دوسرا مسلمان۔ جس طرح وہ اپنے حق میں دعا کرنے والوں کی دعا سے مستفید ہوتا ہے اور اپنی قبر کے پاس اُن کی دعا سے فائدہ اٹھاتا ہے۔'' (مجموع فتاوی: 367/24)

انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح پر مشتمل اپنے رسالے میں تقریباً تیس شرعی دلیلیں اس بات کے بارے میں ذکر کی ہیں کہ انسان کا حق اپنی سعی پر ہے لیکن وہ دوسروں کی سعی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ (مجموعة الرسائل المنيرية: 209/3)

اس کتاب میں صحیح مسلم کی احادیث کا بغور مطالعہ بہت سے مسائل میں انسانی ذہن کی گتھیاں سلجھا سکتا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

٢٥-كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کے احکام ومسائل

(المعجم ٠٠٠) - (بَابٌ: وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)(التحفة ١)

باب: آدمی کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو

[٤٢٠٤] ١-(١٦٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ، لَّهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

[4204] یحییٰ بن سعید قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو، جس کے پاس کچھ ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو، اس بات کا حق نہیں کہ وہ دو راتیں (بھی) گزارے مگر اس طرح کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔''

[٤٢٠٥] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: «وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ» وَلَمْ يَقُولَا: «يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ».

[4205] عبدہ بن سلیمان اور عبداللہ بن نمیر دونوں نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، البتہ ان دونوں نے کہا: ''اس کے پاس کچھ (مال) ہو جس میں وہ وصیت کرے (قابل وصیت مال ہو۔)'' اور اس طرح نہیں کہا: ''جس میں وصیت کرنا چاہتا ہو۔'' (مفہوم وہی ہے، الفاظ کا فرق ہے۔)

[٤٢٠٦] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

[4206] ایوب، یونس، اسامہ بن زید لیثی اور ہشام بن سعد سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے عبیداللہ کی حدیث کی طرح حدیث

يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ، وَقَالُوا جَمِيعًا: «لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ» إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ: «يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ» كَرِوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ.

بیان کی اور ان سب نے کہا: ''اس کے پاس کوئی (ایسی) چیز ہے جس میں وہ وصیت کرے۔'' البتہ ایوب کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: ''وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو'' عبیداللہ سے یحییٰ کی روایت کی طرح۔

[٤٢٠٧] ٤-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ».

[4207] عمرو بن حارث نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''کسی مسلمان آدمی کے لیے، جس کے پاس کوئی (ایسی) چیز ہو جس میں وہ وصیت کرے، یہ جائز نہیں کہ وہ تین راتیں (بھی) گزارے مگر اس طرح کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔''

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ، إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے مجھ پر ایک رات بھی نہیں گزری مگر میری وصیت میرے پاس موجود تھی۔

[٤٢٠٨] (...) حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ

[4208] یونس، عقیل اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ.

(المعجم ١) - (بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ) (التحفة ٢)

[٤٢٠٩] ٥-(١٦٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِّي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «لَا، اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ، إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ، إِلَّا ازْدَدْتَّ بِهِ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اَللّٰهُمَّ! أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ».

باب:1-ایک تہائی کی وصیت کرنا

[4209] ابراہیم بن سعد (بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف) نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عامر بن سعد سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایسی بیماری میں میری عیادت کی جس کی وجہ سے میں موت کے کنارے پہنچ چکا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ایسی بیماری نے آلیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور صرف ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں (بنتا۔) تو کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: کیا میں اس کا آدھا حصہ صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، (البتہ) ایک تہائی (صدقہ کر دو) اور ایک تہائی بہت ہے، بلاشبہ اگر تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ جاؤ، وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے پھریں، اور تم کوئی چیز بھی خرچ نہیں کرتے جس کے ذریعے سے تم اللہ کی رضا چاہتے ہو، مگر تمھیں اس کا اجر دیا جاتا ہے حتی کہ اس لقمے کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے ساتھیوں کے (مدینہ لوٹ جانے کے) بعد پیچھے (یہیں مکہ میں) چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھیں پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا، پھر تم کوئی ایسا عمل نہیں کرو گے جس کے ذریعے سے تم اللہ کی رضا چاہتے ہو گے، مگر اس

کی بنا پر تم درجے اور بلندی میں (اور) بڑھ جاؤ گے اور شاید تمھیں چھوڑ دیا جائے (لمبی عمر دی جائے) حتی کہ تمھارے ذریعے سے بہت سی قوموں کو نفع ملے اور دوسری بہت سی قوموں کو نقصان پہنچے۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کے لیے ان کی ہجرت کو جاری رکھ اور انھیں ان کی ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹا، لیکن بے چارے سعد بن خولہ (وہ تو فوت ہو ہی گئے۔)''

قَالَ: رَثٰى لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ.

کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس وجہ سے ان کے لیے غم کا اظہارِ افسوس کیا کہ وہ (اس سے پہلے ہی) مکہ میں (آکر) فوت ہو گئے تھے۔

[٤٢١٠] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4210] سفیان بن عیینہ، یونس اور معمر سب نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٢١١] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَعُودُنِي، فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا.

[4211] سعد بن ابراہیم نے عامر بن سعد سے اور انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ میری عیادت کرنے کے لیے میرے ہاں تشریف لائے...... آگے زہری کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا اور انھوں نے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی ﷺ کے فرمان کا تذکرہ نہیں کیا، مگر انھوں نے کہا: اور وہ (حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ) ناپسند کرتے تھے کہ اس سرزمین میں وفات پائیں جہاں سے ہجرت کر گئے تھے۔

[٤٢١٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا

[4212] زہیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سماک بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مصعب بن

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ، فَأَبَى، قُلْتُ: فَالنِّصْفُ؟ فَأَبَى، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ،

سعد (بن ابی وقاص) نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں بیمار ہوا تو میں نے نبی ﷺ کے پاس پیغام بھیجا، میں نے عرض کی: مجھے اجازت دیجیے کہ میں اپنا مال جہاں چاہوں تقسیم کردوں۔ آپ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کی: آدھا مال (تقسیم کردوں؟) آپ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کی: ایک تہائی؟ کہا: (میرے) ایک تہائی (کہنے) کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔ (ایک تہائی کی وصیت سے آپ نے منع نہ فرمایا مگر اس کے بارے میں بھی یہ فرمایا: ایک تہائی بھی بہت ہے، حدیث: 4214,4215)

قَالَ: فَكَانَ، بَعْدُ، الثُّلُثُ جَائِزًا.

کہا: اس کے بعد ایک تہائی (کی وصیت) جائز ٹھہری۔

[٤٢١٣] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَكَانَ، بَعْدُ، الثُّلُثُ جَائِزًا.

[4213] شعبہ نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی اور انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''اس کے بعد ایک تہائی (کی وصیت) جائز ٹھہری۔''

[٤٢١٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ فَقَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالنِّصْفِ؟ فَقَالَ: «لَا» فَقُلْتُ: أَبِالثُّلُثِ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ».

[4214] عبدالملک بن عُمیر نے مُصعب بن سعد سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے میری عیادت کی تو میں نے عرض کی: کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: تو آدھے کی؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: ایک تہائی کی؟ تو آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور تہائی بھی زیادہ ہے۔''

[٤٢١٥] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ وَّلَدِ سَعْدٍ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ، فَبَكَى، فَقَالَ:

[4215] (عبدالوہاب) ثقفی نے ہمیں ایوب سختیانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن سعید سے، انھوں نے حُمید بن عبدالرحمان حمیری سے اور انھوں نے حضرت سعد ؓ کے (دس سے زائد میں سے) تین بیٹوں (عامر، مصعب اور محمد) سے روایت کی، وہ سب اپنے والد سے حدیث بیان کرتے تھے کہ مکہ میں نبی ﷺ عیادت کرنے کے لیے حضرت

«مَا يُبْكِيكَ؟» فَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا، كَمَا مَاتَ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ! اشْفِ سَعْدًا» ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا، وَّإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي، أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَبِالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَبِالنِّصْفِ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَبِالثُّلُثِ؟ قَالَ: «اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ، وَّإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلٰى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ، وَّإِنَّ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ، وَّإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ - أَوْ قَالَ: بِعَيْشٍ - خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ» وَقَالَ بِيَدِهِ.

سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ رونے لگے، آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا بات رلا رہی ہے؟'' انھوں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں اس سرزمین میں فوت ہو جاؤں گا جہاں سے ہجرت کی تھی، جیسے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سعد کو شفا دے۔ اے اللہ! سعد کو شفا دے۔'' تین بار فرمایا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی بنے گی، کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: دو تہائی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: نصف کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: ایک تہائی کی؟ آپ نے فرمایا: ''(ہاں) ایک تہائی کی (وصیت کر دو) اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اپنے مال میں سے تمھارا صدقہ کرنا صدقہ ہے، اپنے عیال پر تمھارا خرچ کرنا صدقہ ہے اور جو تمھارے مال سے تمھاری بیوی کھاتی ہے صدقہ ہے اور تم اپنے اہل وعیال کو (کافی مال دے کر) خیر کے عالم میں چھوڑ جاؤ۔ یا فرمایا: (اچھی) گزران کے ساتھ چھوڑ جاؤ۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں اس حال میں چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے دکھایا۔

[٤٢١٦] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ وَّلَدِ سَعْدٍ قَالُوا: مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ، بِنَحْوِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

[4216] ہمیں حماد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب نے عمرو بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان حمیری سے اور انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تین بیٹوں سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کرنے کے لیے ان کے ہاں تشریف لائے..... آگے ثقفی کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

[٤٢١٧] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[4217] محمد نے حمید بن عبدالرحمان سے روایت کی،

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِّنْ وَّلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيهِ مِثْلَ حَدِيثِ صَاحِبِهِ قَالَ: مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، بِنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ.

انھوں نے کہا: مجھے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے تین بیٹوں نے حدیث بیان کی، ان میں ہر ایک مجھے اپنے دوسرے ساتھی کے مانند حدیث بیان کر رہا تھا، کہا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے...... آگے حمید حمیری سے عمرو بن سعید کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

[٤٢١٨] ١٠-(١٦٢٩) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ»، وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ «كَبِيرٌ - أَوْ - كَثِيرٌ».

[4218] عیسیٰ بن یونس، وکیع اور ابن نمیر سب نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: کاش لوگ تہائی سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''تہائی (تک کی وصیت کرو)، اور تہائی بھی زیادہ ہے۔''

وکیع کی حدیث میں ''بڑا ہے'' یا ''زیادہ ہے'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٢) - (بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ) (التحفة ٣)

باب:2- صدقات کا ثواب میت کو پہنچنا

[٤٢١٩] ١١-(١٦٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَّلَمْ يُوصِ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ إِنْ تُصُدِّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

[4219] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: میرے والد فوت ہو گئے ہیں، انھوں نے مال چھوڑا ہے اور وصیت نہیں کی، اگر (یہ مال) ان کی طرف سے صدقہ کر دیا جائے تو کیا (یہ) ان کی طرف سے کفارہ بنے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

فائدہ: امام قرطبی ؒ کہتے ہیں: اس کے سوال سے پتہ چلتا ہے کہ اسے علم تھا کہ اس کے والد سے ان صدقات کے حوالے سے کوتاہی ہوئی جو واجب ہیں، اس لیے اس نے پوچھا کہ ان کی طرف سے ان کے مال میں سے صدقہ ان کا کفارہ بن جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ واجب صدقات اگر ادا نہیں ہوئے تو یہ اس کے ذمے اللہ کا قرض ہیں جنھیں ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کے مال سے پہلے یہ ادا ہونے چاہئیں، اس کے بعد باقی وصیت اور وراثت کی تقسیم پر عمل ہو۔ یہ آخری بات تو درست ہے لیکن یہ سوال اپنی جگہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے والے نے صرف کفارہ بننے کے متعلق، جو کسی بھی گناہ کا ہوسکتا ہے، اس نے اشارتاً بھی صدقات میں کوتاہی کی بات نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی عام سوال کا عمومی جواب عنایت فرمایا، اسے صدقات کی کوتاہی سے مشروط نہیں فرمایا، لہٰذا اس کو عام مفہوم میں ہی لینا چاہیے۔

[٤٢٢٠] ١٢-(١٠٠٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَلِيَ أَجْرٌ إِنْ أَتَصَدَّقْ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ٢٣٢٦]

[4220] یحییٰ بن سعید نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: میری والدہ اچانک وفات پا گئیں، مجھے ان کے بارے میں یقین ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا میرے لیے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٤٢٢١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَلَمْ تُوصِ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ».

[4221] محمد بن بشر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں اور وصیت نہیں کرسکیں، مجھے ان کے بارے میں یقین ہے کہ اگر وہ کلام کرتیں تو ضرور صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا ان کے لیے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٤٢٢٢] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

[4222] ابواسامہ، شعیب بن اسحاق، روح بن قاسم اور جعفر بن عون، سب نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ابواسامہ اور روح کی حدیث میں ہے: کیا میرے لیے اجر ہے؟ جس طرح یحییٰ بن سعید نے کہا۔ اور شعیب اور جعفر کی حدیث میں ہے: کیا ان کے لیے اجر ہے؟ جس طرح ابن بشر کی روایت ہے۔

عَوْنٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا: فَهَلْ لِّي أَجْرٌ؟ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَّأَمَّا شُعَيْبٌ وَّجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا: أَفَلَهَا أَجْرٌ؟ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ.

فائدہ: سوال کے الفاظ دونوں طرح سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں۔ کیا میری والدہ کے لیے اجر ہے؟ اور یہ بھی کہ کیا میرے لیے اجر ہے۔ آپ ﷺ نے دونوں کا یہی جواب دیا کہ ہاں، دونوں کو اجر ملے گا۔ ماں کو اس لیے کہ اس کی طرف سے صدقہ کیا گیا اور بیٹے کو اس لیے کہ اس نے اَلْبِرُّ بِالْوَالِدَیْنِ کے تقاضوں پر عمل کیا۔ اس سوال میں کفارے کا ذکر نہیں۔ یہ سیدھا سادا صرف اجر کے بارے میں سوال ہے اور اس کا جواب بھی اثبات میں ہے۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ اس کی والدہ وصیت نہیں کر سکیں، عملاً دونوں باتوں کا امکان ہے کہ وہ صدقہ کرتیں یا نہ کرتیں، پھر بھی ان کے لیے اجر کی نوید عطا ہوئی۔ ان احادیث سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں: (ا) مرنے والے کے مال سے صدقہ کیا جائے تو اس کے لیے گناہوں سے کفارہ بنتا ہے۔ (ب) والدین کی طبیعت کے رجحان کو ملحوظ رکھتے ہوئے صدقہ کیا جائے تو انھیں اس کا اجر ملتا ہے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ) (التحفة ٤)

باب:3-انسان کو اس کی وفات کے بعد جو ثواب پہنچتا ہے

[٤٢٢٣] ١٤-(١٦٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ».

[4223] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے): صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔''

فائدہ: انسان جب مر جاتا ہے تو اس کا سلسلۂ عمل منقطع ہو جاتا ہے، یعنی اب وہ خود کوئی عمل نہیں کر سکتا، اس کے عمل کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس حدیث میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ عمل کے اس انقطاع کے باوجود کرنے والے نے زندگی میں جو اچھے عمل کیے اگر ان کی منفعت اور برکت آگے جاری ہے تو وہ عمل منقطع نہیں، وہ تسلسل سے جاری ہیں، اس لیے ان سے اس کو مسلسل ثواب ملتا رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں ایسے تین بنیادی عمل گنوائے ہیں۔ مختلف مواقع پر آپ نے اور بھی

جتنے اس طرح کے عمل بتائے ہیں، وہ انھی تین اعمال کے تحت آتے ہیں۔ پچھلے باب کی احادیث اور اس حدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس حدیث میں میت کے تین طرح کے اعمال کے سوا باقی اعمال کے انقطاع کی خبر دی گئی ہے، پچھلی احادیث میں دوسرے جو دنیا میں زندہ موجود ہیں، ان کے عمل سے مرنے والے کو فائدہ پہنچنے کا اثبات کیا گیا ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الْوَقْفِ)(التحفة ٥)

باب: 4-وقف کا بیان

[٤٢٢٤] ١٥-(١٦٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا»، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا، وَلَا يُبْتَاعُ، وَلَا تُورَثُ، وَلَا تُوهَبُ، قَالَ: فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ، وَفِي الْقُرْبٰى، وَفِي الرِّقَابِ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ، وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

[4224] سُلیم بن اخضر نے ہمیں ابن عون سے خبر دی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی، وہ اس کے بارے میں مشورہ کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے، مجھے کبھی کوئی ایسا مال نہیں ملا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ عمدہ ہو، تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو اس کی اصل وقف کر دو اور اس (کی آمدنی) سے صدقہ کرو۔“ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے (اس شرط کے ساتھ) صدقہ کیا کہ اس کی اصل نہ بیچی جائے، نہ اسے خریدا جائے، نہ ورثے میں حاصل کی جائے اور نہ ہبہ کی جائے۔ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (کی آمدنی) کو فقراء، اقرباء، غلاموں، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کیا اور (قرار دیا کہ) اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو اس کا نگران ہے کہ وہ اس میں تمول حاصل کیے (مالدار بنے) بغیر معروف طریقے سے اس میں سے خود کھائے یا کسی دوست کو کھلائے۔

قَالَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدًا، فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ: غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

(ابن عون نے) کہا: میں نے یہ حدیث محمد (بن سیرین) کو بیان کی، جب میں اس جگہ ”اس میں تمول حاصل کیے بغیر“ پر پہنچا تو محمد نے (ان الفاظ کے بجائے) ”مال جمع کیے بغیر“ کے الفاظ کہے۔

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَنْبَأَنِي مَنْ قَرَأَ هٰذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

ابن عون نے کہا: مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے اس کتاب (لکھے ہوئے وصیت نامے) کو پڑھا تھا کہ اس میں ''مال جمع کیے بغیر'' کے الفاظ ہیں۔

[٤٢٢٥] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ، أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ: «أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ» وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهُ، وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلَهُ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا، إِلٰى آخِرِهِ.

[4225] ابن ابی زائدہ، ازہر سمان اور ابن ابی عدی سب نے ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ ابن ابی زائدہ اور ازہر کی حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول پر ختم ہوگئی: ''یا تمول حاصل کیے بغیر کسی دوست کو کھلائے۔'' اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔ اور ابن ابی عدی کی حدیث میں وہ قول ہے جو سلیم نے ذکر کیا کہ میں نے یہ حدیث محمد (بن سیرین) کو بیان کی، آخر تک۔

[٤٢٢٦] (١٦٣٣) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا مِّنْ أَرْضِ خَيْبَرَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَّمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا، وَّمَا بَعْدَهُ.

[4226] سفیان نے ابن عون سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے خیبر کی زمینوں سے ایک زمین ملی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: مجھے ایک زمین ملی ہے، مجھے کبھی کوئی مال ایسا نہیں ملا جو مجھے اس سے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک اس سے زیادہ عمدہ ہو...... انھوں نے ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا اور انھوں نے ''میں نے یہ حدیث محمد کو بیان کی'' اور اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَّيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ) (التحفة ٦)

باب:5-اس شخص کا وصیت نہ کرنا جس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس میں وہ وصیت کر سکے

[٤٢٢٧] ١٦-(١٦٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4227] عبدالرحمان بن مہدی نے ہمیں مالک بن

يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى: هَلْ أَوْصٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ، أَوْ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصٰى بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى.

مغول سے خبر دی اور انھوں نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے پوچھا: تو مسلمانوں پر وصیت کرنا کیوں فرض کیا گیا ہے یا انھیں وصیت کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے (ترکے کو تقسیم کرنے کی وصیت نہیں کی بلکہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب (کو اپنانے، عمل کرنے) کی وصیت کی۔

[٤٢٢٨] ١٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: قُلْتُ: فَكَيْفَ أُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ؟ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: قُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ؟.

[4228] وکیع اور ابن نمیر دونوں نے مالک بن مغول سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی، البتہ وکیع کی حدیث میں ہے: میں نے پوچھا: تو لوگوں کو وصیت کا کیسے حکم دیا گیا ہے؟ اور ابن نمیر کی حدیث میں ہے: میں نے پوچھا: مسلمانوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی ہے؟

[٤٢٢٩] ١٨-(١٦٣٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا، وَّلَا دِرْهَمًا، وَّلَا شَاةً، وَّلَا بَعِيرًا، وَّلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ.

[4229] عبداللہ بن نمیر اور ابو معاویہ دونوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابووائل سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نہ کوئی دینار ترکہ میں چھوڑا نہ درہم، نہ کوئی بکری، نہ اونٹ اور نہ ہی آپ نے (اس طرح کی) کسی چیز کے بارے میں وصیت کی۔

[٤٢٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى - وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ - جَمِيعًا عَنِ

[4230] جریر اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٤٢٣١] ١٩-(١٦٣٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا، فَقَالَتْ: مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ؟ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِي - أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي - فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ، فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ؟.

[4231] اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے حضرت عائشہ ؓ کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی ؓ وصی (جسے وصیت کی جائے) تھے۔ تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے انھیں کب وصیت کی؟ بلاشبہ آپ کو اپنے سینے سے ۔ یا کہا: اپنی گود سے ۔ سہارا دینے والی میں تھی، آپ نے برتن منگوایا، اس کے بعد آپ (کمزوری سے) میری گود ہی میں جھک گئے اور مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ کی وفات ہوگئی، تو آپ نے انھیں کب وصیت کی؟

فائدہ: عربی زبان میں وصی اس شخص کو کہتے ہیں جسے وصیت کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو ایسی کوئی وصیت نہیں فرمائی کہ آپ کے بعد وہ امیر المومنین بن جائیں۔ امارت کے حوالے سے اللہ نے قرآن میں قطعی حکم نازل فرما دیا: ﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ ''امارت مسلمانوں کے باہمی مشورے سے ہوگی'' (الشوریٰ 38:42) رسول اللہ ﷺ نے اگر شوریٰ کی بجائے وصیت کا نظام جاری فرمانا ہوتا تو بھی آپ یہ وصیت حضرت علی ؓ کی بجائے مسلمانوں کو کرتے۔ اور اگر بالفرض حضرت علی ؓ ہی کو وصیت فرمائی ہوتی تو وہ لازماً یہ معاملہ مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے اس پر عملدرآمد کا انتظام کرتے۔ یہ کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے خلاف کوئی کام کرتا۔ پھر حضرت علی ؓ نے قرآن کے حکم کے مطابق پہلے بھی شوریٰ کے فیصلے کو قبول کیا اور جب شوریٰ نے ان کے بارے میں امارت سنبھالنے کا فیصلہ کیا تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ یہ کبھی نہیں کہا کہ ان کے لیے وصیت کی گئی تھی۔ نہ خلیفہ بننے سے پہلے، نہ اس کے بعد بلکہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کی خلافت کے بارے میں وصیت کی تھی، وہی ان کے خلیفہ بن جانے سے تھوڑا عرصہ بعد ان کی بھی نافرمانی پر کمربستہ ہوگئے۔ حضرت علی ؓ ان سے سخت بیزار تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وصیت کا شوشہ من گھڑت تھا، محض اختلاف ڈالنے کے لیے چھوڑا گیا تھا، اس سے مقصود حق کی حمایت نہ تھی۔

[٤٢٣٢] ٢٠-(١٦٣٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ! ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ

[4232] ہمیں سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے حدیث بیان کی ۔ الفاظ سعید کے ہیں ۔ سب نے کہا: ہمیں سفیان نے سلیمان احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: جمعرات کا دن، اور جمعرات کا دن کیسا تھا! پھر وہ رونے لگے یہاں تک

الْحَصٰى، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ، فَقَالَ: «اِئْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدِي» فَتَنَازَعُوا، وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، وَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ؟ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوهُ، قَالَ: «دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ، أُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ: أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ»، قَالَ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا.

کہ ان کے آنسوؤں نے سنگریزوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا: ابو عباس! جمعرات کا دن کیا تھا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس (لکھنے کا سامان) لاؤ، میں تمھیں ایک کتاب (تحریر) لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو۔“ تو لوگ جھگڑ پڑے، اور کسی بھی نبی کے پاس جھگڑنا مناسب نہیں۔ انھوں نے کہا: آپ کا کیا حال ہے؟ کیا آپ نے بیماری کے زیر اثر گفتگو کی ہے؟ آپ ہی سے اس کا مفہوم پوچھو! آپ نے فرمایا: ”مجھے چھوڑ دو، میں جس حالت میں ہوں وہ بہتر ہے۔ میں تمھیں تین چیزوں کی وصیت کرتا ہوں: مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا اور آنے والے وفود کو اسی طرح عطیے دینا جس طرح میں انھیں دیا کرتا تھا۔“ (سلیمان احول نے) کہا: وہ (سعید بن جبیر) تیسری بات کہنے سے خاموش ہو گئے یا انھوں نے کہی اور میں اسے بھول گیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

ابو اسحاق ابراہیم نے کہا: ہمیں حسن بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو شدتِ مرض اور انتہائی تکلیف کے باوجود، دنیوی زندگی کے آخری لمحوں تک سب سے زیادہ ایک ہی بات کی فکر تھی کہ امت کسی بھی صورت میں سیدھے راستے سے نہ بھٹکے۔ حیات مبارکہ کے آخری مرحلے میں، بیماری سے پہلے بھی آپ نے بار بار اس حوالے سے رہنمائی فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي» ”میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے اپنائے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، اللہ کی کتاب اور میری سنت۔“ (الموطأ للإمام مالك: 899/2) یہ سبق صحابہ کرام ؓ کو ازبر تھا۔ جب شدید تکلیف کے عالم میں بھی، آپ نے امت کو گمراہی سے بچانے کے بارے میں اپنی ہدایت لکھوانے کی خواہش ظاہر فرمائی تو جو لوگ آپ کی ”شدت وجع“ (شدید درد اور تکلیف) کو دیکھ رہے تھے ان میں سے کئی ساتھیوں نے یہ سوچا کہ آپ ﷺ کے سامنے اس سبق کو دہرا کر سنا دیں تاکہ آپ کی تسلی ہو جائے اور آپ زحمت سے بچ جائیں۔ حضرت عمر نے یہی کیا: انھوں نے آپ ہی کا دیا ہوا سبق دہرا کر بتایا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے۔ یہی آپ کا دیا ہوا بنیادی سبق تھا۔ سنت بھی کتاب اللہ کی ہی عملی توضیح وتشریح ہے۔ اس کے دہرانے سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کو وہ پورا سبق یاد ہے۔ لیکن وہاں کچھ لوگ ایسے تھے جو اس پہلو کو دیکھ رہے تھے کہ اگر رسول اللہ ﷺ امت کو گمراہی سے بچانے کے لیے کوئی بات لکھوانا چاہتے ہیں تو اب لکھوا لینا ہی اہم ہے۔ انھوں نے بھی اصرار سے اپنا

موقف دہرایا۔ الزاماً یہ بھی کہا کہ لکھواتے کیوں نہیں، کیا تم سمجھے ہو کہ رسول اللہ ﷺ شدتِ مرض کے زیر اثر یہ بات کر رہے ہیں (أَهَجَرَ) بدقسمتی سے اس بحث کے دوران میں آوازیں بلند ہوگئیں جو رسول اللہ ﷺ کو ناگوار ہوئیں اور آپ نے سب کو اٹھ جانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس موقف کے حامی تھے کہ چاہے آپ شدید تکلیف کے عالم میں تھے، آپ کا فرمان لکھوانا ضروری تھا۔ انھوں نے دوسرا موقف رکھنے والوں کے بارے میں یہ کہا کہ انھوں نے نہ لکھنے کی تجویز دے کر گویا یہ موقف اختیار کیا کہ رسول اللہ ﷺ جو فرما رہے تھے وہ شدتِ مرض کے زیر اثر تھا۔ یہ ایک الزامی موقف تھا۔ ورنہ اُن لوگوں کا مقصد آپ کو زحمت سے بچانے کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ جو حضرات لکھوانے کے حامی تھے انھوں نے بھی بحث پر اکتفا کیا، خود لکھنے کا سامان لے کر رسول اللہ ﷺ کے قریب نہ ہوئے تا کہ آپ کا فرمان لکھ لیتے۔ ویسے بھی لکھنے کی ذمہ داری عموماً حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کے سپرد ہوا کرتی تھی۔ بہر حال جو ہوا کاش وہ نہ ہوتا! کاش آوازیں بلند نہ ہوتیں اور رسول اللہ ﷺ سب لوگوں کو اٹھ جانے کا حکم نہ دیتے یا کاش جو لکھوانے کے حامی تھے وہ فوراً لکھنے لگ جاتے! یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ یہ جمعرات کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی رحلت سوموار کو ہوئی۔ اگر اللہ کے حکم کے تحت لکھوانا ضروری ہوتا تو آپ ﷺ اگلے چند دنوں میں لکھنے والے کو بلا کر لازماً تحریر لکھواتے اور اسے جاری فرما دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نقل کردہ الفاظ: ''اس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے'' سے ثابت ہوتا ہے کہ مجوزہ تحریر رسول اللہ ﷺ کی جانشینی جیسے وقتی مسئلے کے بارے میں نہ تھی بلکہ ہمیشہ کے لیے امت کو ہدایت پر گامزن رکھنے کے لیے تھی، جس کی زبانی تلقین آپ بار بار فرما چکے تھے اور مزید تاکید کے لیے اسے لکھنے کا بھی ارادہ فرمایا تھا۔

[٤٢٣٣] ٢١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ! ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهُ، حَتّٰى رَأَيْتُ عَلٰى خَدَّيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِئْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ - أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ - أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا» فَقَالُوا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَهْجُرُ.

[4233] طلحہ بن مُصرّف نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: جمعرات کا دن، جمعرات کا دن کیسا تھا! پھر ان کے آنسو بہنے لگے حتی کہ میں نے ان کے دونوں رخساروں پر دیکھا گویا موتیوں کی لڑی ہو، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس شانے کی ہڈی اور دوات لاؤ ۔ یا تختی اور دوات ۔ میں تمھیں ایک کتاب (تحریر) لکھ دوں، اس کے بعد تم ہرگز کبھی گمراہ نہ ہوگے۔'' تو لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیماری کے زیر اثر گفتگو فرما رہے ہیں۔

[٤٢٣٤] ٢٢-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا

[4234] عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا، گھر میں کچھ آدمی موجود تھے، ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس آؤ، میں تمھیں ایک کتاب (تحریر) لکھ دوں،

حُضِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ»، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ، فَاخْتَصَمُوا، مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا».

اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر تکلیف اور درد کا غلبہ ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے، ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس پر گھر کے افراد نے اختلاف کیا اور جھگڑ پڑے، ان میں سے کچھ کہہ رہے تھے: (لکھنے کا سامان) قریب لاؤ، رسول اللہ ﷺ تمھیں کتاب لکھ دیں تاکہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ اور ان میں سے کچھ وہی کہہ رہے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس زیادہ شور اور اختلاف کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ جاؤ۔''

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ، مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

عبیداللہ نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: **یقیناً مصیبت تھی بڑی مصیبت جو ان کے اختلاف اور شور کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے وہ تحریر لکھنے کے درمیان حائل ہوگئی** (کہ آپ کتابت نہ کرا سکے۔)

ارشاد باری تعالیٰ

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا

”وہ اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوگی۔“

(الدهر 7:76)

کتاب النذر کا تعارف

نذر یہ ہے کہ آدمی کسی نیکی کو، جو اس پر واجب نہیں، خود اپنے لیے واجب کر لے۔ عموماً یہ مشروط ہوتی ہے۔ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اتنے نوافل پڑھوں گا، یا اتنے روزے رکھوں گا۔ بعثت سے پہلے بھی لوگ نذر مانتے تھے، مثلاً: کعبہ کی طرف پیدل جانے، کعبہ میں اعتکاف کرنے، جانور وہاں لے جا کر قربان کرنے یا مطلق کسی جانور کی قربانی جیسی نذریں مانی جاتی تھیں۔ نیکی کے صحیح کاموں کی نذریں جو لوگوں نے اسلام لانے سے پہلے مانی تھیں، اسلام لانے کے بعد انھیں پورا کرنے کا حکم دیا گیا۔ شرط عموماً کسی کام کے ہو جانے، کسی تکلیف کے رفع ہونے یا کسی خدشے سے محفوظ ہونے اور کسی اچھی خبر ملنے کے حوالے سے ہوتی ہے۔ شوافع اس کو نذرِ لجاج کہتے ہیں۔

جب شرط پوری ہو جائے تو نذر کا ایفاء (پورا کرنا) بھی ضروری ہوتا ہے۔ شرط کے بغیر بھی نذر مانی جاتی ہے۔ اسے بہر صورت پورا کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنا طریق کار یہ تھا کہ مشکل کے وقت دعا اور عبادت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرماتے تھے۔ بعد میں از خود سجدۂ شکر کا اہتمام فرماتے۔ یہی سب سے اچھا طریقہ ہے۔ آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ نذر کے ذریعے سے تقدیر نہیں بدل سکتی جبکہ اس کے بالمقابل دعا کے حوالے سے آپ نے فرمایا: «لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ» ''تقدیر کے فیصلے کو دعا ہی بدل سکتی ہے۔'' (جامع الترمذي، حديث: 2139) اس لیے آپ نے نذر نہ ماننے کی تلقین فرمائی اور واضح کیا کہ نذر کے ذریعے سے کسی بخیل کا مال اللہ کے راستے میں خرچ ہو جاتا ہے یا نہ کرنے والا اس طرح کوئی اچھا کام کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے نذر کو ممنوع قرار نہیں دیا بلکہ مانی ہوئی نذر کو، اگر اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو، پورا کرنے کا حکم دیا۔ اگر کسی شخص نے ایسا کام کرنے کی نذر مانی جو گناہ ہے تو وہ نذر ساقط ہے، گناہ کا کام ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

یہ بھی اسلام کی رحمت ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی نذر مان لے جو اس کے اختیار میں نہیں، مثلاً: کوئی ایسا کام کرنے کی نذر جو اس کی استطاعت سے باہر ہے، یا کوئی ایسی چیز اللہ کی راہ میں دینے یا قربان کرنے کی نذر جو اس کی ملکیت میں ہی نہیں، تو ایسی نذر اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔ اگر نذر ماننے والا ایسے کام کی نذر مانے جسے وہ مکمل طور پر تو پورا کرنے کی سکت نہیں رکھتا لیکن جزوی طور پر سکت موجود ہے، اسے استطاعت کے مطابق پورا کرنا ضروری ہے۔

اگر اس کی نذر جائز یا نیکی کے حوالے سے تھی اور اس نے اس نذر کو پورا نہیں کیا تو اس پر کیا کفارہ عائد ہو گا؟ اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ بہت سے علماء کفارے کو لازم قرار نہیں دیتے بلکہ مستحب گردانتے ہیں۔ وہ صحیح مسلم کی اس کتاب کی آخری حدیث میں کفارے کے حوالے سے جو حکم ہے اسے استحباب پر محمول کرتے ہیں۔ لیکن احتیاط یہی ہے کہ نذر پوری نہ کرنے کی

صورت میں قسم توڑنے کا کفارہ دیا جائے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کی نذر کے حوالے سے جو حدیث بیان کی (حدیث: 4250)، سنن ابوداود میں اسی روایت کے آخر میں: ''وَتُهْدِيَ هَدْيًا'' (اور قربانی کے جانور ساتھ لے جائے) کے الفاظ بھی ہیں۔ (سنن أبي داود، حديث: 3296) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی الفاظ روایت کیے ہیں۔ اس لیے نذر ایفاء نہ کرنے یا ادھوری ایفاء کرنے کی صورت میں قسم والا کفارہ دینا ہی قرین احتیاط ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ، مشروط نذر (نذر لجاج) کے معاملے میں کفارہ ضروری خیال کرتے ہیں۔ اگر نذر غیر مشروط ہو اس کے عدمِ ایفا پر کفارہ دینا ضروری ہے، اس پر سب کا اتفاق ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

٢٦ - كِتَابُ النَّذْرِ

نذر (منت ماننے) کے احکام

(المعجم ١) - (بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ النَّذْرِ) (التحفة ١)

باب: 1- نذر پوری کرنے کا حکم

[٤٢٣٥] ١-(١٦٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ، تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَاقْضِهِ عَنْهَا».

[4235] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو ان کی والدہ کے ذمہ تھی، وہ اسے پورا کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگئی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ان کی طرف سے تم پورا کرو۔''

[٤٢٣٦] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

[4236] امام مالک، ابن عیینہ، یونس، معمر اور بکر بن وائل سب نے زہری سے لیث کی مذکورہ سند کے ساتھ، انھی کی حدیث کے ہم معنیٰ حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ، وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

(المعجم٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ، وَأَنَّهُ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا)(التحفة٢)

باب:2-نذر کی ممانعت اور یہ کسی چیز (مصیبت) کو نہیں ٹالتی

[٤٢٣٧] ٢-(١٦٣٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا يَّنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ، وَيَقُولُ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَّإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ».

[4237] جریر نے منصور سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمیں نذر سے منع کرنے لگے، آپ فرمانے لگے: ''یہ کسی چیز کو نہیں ٹالتی، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (اللہ کی راہ میں کچھ) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٣٨] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا، وَّلَا يُؤَخِّرُهُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

[4238] عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نذر کسی چیز کو آگے کرتی ہے نہ پیچھے، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (مال) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٣٩] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ، وَّإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

[4239] شعبہ نے ہمیں منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے نذر سے منع کیا اور فرمایا: ''بلاشبہ یہ کوئی خیر لے کر نہیں آتی، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (کچھ) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٤٠] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[4240] مفضل اور سفیان دونوں نے منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٢٤١] ٥-(١٦٤٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَنْذِرُوا، فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

[4241] عبدالعزیز دراوردی نے ہمیں علاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نذر نہ مانا کرو، نذر تقدیر کے معاملے میں کوئی فائدہ نہیں دیتی، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (مال) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٤٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ».

[4242] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے علاء سے سنا، وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے منت ماننے سے منع کیا اور فرمایا: ''یہ تقدیر کے کسی فیصلے کو نہیں ٹال سکتی، اس کے ذریعے سے تو بخیل سے (مال) نکلوایا جاتا ہے۔''

[٤٢٤٣] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَهُ لَهُ، وَلٰكِنِ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ، فَيُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ».

[4243] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں عمرو بن ابی عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ نذر کسی چیز کو ابن آدم کے قریب نہیں کرتی جو اللہ نے اس کے لیے مقدر نہیں کی، بلکہ نذر تقدیر کے ساتھ موافقت کرتی ہے، اس کے ذریعے سے بخیل سے وہ کچھ نکلوایا جاتا ہے جسے بخیل نکالنا نہیں چاہتا۔''

[٤٢٤٤] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4244] یعقوب بن عبدالرحمان القاری اور عبدالعزیز دراوردی دونوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم٣) - (بَابٌ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ)(التحفة٣)

باب:3-اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری کرنی جائز نہیں اور نہ اس چیز میں جو بندے کے اختیار میں نہیں

[٤٢٤٥] ٨-(١٦٤١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ، فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ، فَأَتٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَتَاهُ، قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» فَقَالَ: بِمَ أَخَذْتَنِي؟ وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ قَالَ - إِعْظَامًا لِّذٰلِكَ -: «أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ» ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَّقِيقًا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ، قَالَ: «لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ، أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ» ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَأَتَاهُ فَقَالَ: «مَا

[4245] مجھے زہیر بن حرب اور علی بن حجر سعدی نے حدیث بیان کی۔ الفاظ زہیر کے ہیں۔ ان دونوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابومہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ثقیف، بنوعقیل کے حلیف تھے، ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا، (بدلے میں) رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے بنوعقیل کے ایک آدمی کو قیدی بنا لیا اور انھوں نے اس کے ساتھ اونٹنی عضباء بھی حاصل کر لی، رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے پاس سے گزرے، وہ بندھا ہوا تھا، اس نے کہا: اے محمد! آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: آپ نے مجھے کس وجہ سے پکڑا ہے اور حاجیوں (کی سواریوں) سے سبقت لے جانے والی اونٹنی کو کیوں پکڑا ہے؟ آپ نے۔ اس معاملے کو سنگین خیال کرتے ہوئے۔ جواب دیا: ''میں نے تمھیں تمھارے حلیف ثقیف کے جرم کی بنا پر (اس کے ازالے کے لیے) پکڑا ہے۔'' پھر آپ وہاں سے پلٹے تو اس نے (پھر سے) آپ کو آواز دی اور کہا: اے محمد! اے محمد (ﷺ)! رسول اللہ ﷺ بہت رحم کرنے والے،

شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي، وَظَمْآنٌ فَأَسْقِنِي، قَالَ: «هٰذِهِ حَاجَتُكَ» فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ.

نرم دل تھے۔ پھر سے آپ اس کے پاس واپس آئے اور فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: (اب) میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم یہ بات اس وقت کہتے جب تم اپنے مالک آپ تھے (آزاد تھے) تو تم پوری بھلائی حاصل کر لیتے (اب بھی ملے گی لیکن پوری نہ ہوگی۔)'' پھر آپ پلٹے تو اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ (پھر) اس کے پاس آئے اور پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں بھوکا ہوں مجھے (کھانا) کھلایئے اور پیاسا ہوں مجھے (پانی) پلایئے۔ آپ نے فرمایا: ''(ہاں) یہ تمھاری (فوراً پوری کی جانے والی) ضرورت ہے۔'' اس کے بعد (معاملات طے کر کے) اسے دونوں آدمیوں کے بدلے میں چھوڑ دیا گیا۔ (اونٹنی پیچھے رہ گئی اور رسول اللہ ﷺ کے حصے میں آئی۔ لیکن مشرکین نے دوبارہ حملے کر کے پھر اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔)

قَالَ: وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ، وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ، فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ، فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ، حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ، فَلَمْ تَرْغُ، قَالَ: وَهِيَ نَاقَةٌ مُّنَوَّقَةٌ، فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ، وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ: وَنَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَّجَّاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ، فَقَالُوا: الْعَضْبَاءُ، نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ نَّجَّاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا

کہا: (بعد میں، غزوۂ ذات القرد کے موقع پر، مدینہ پر حملے کے دوران) ایک انصاری عورت قید کر لی گئی اور عضباء اونٹنی بھی پکڑ لی گئی، عورت بندھنوں میں (جکڑی ہوئی) تھی۔ لوگ اپنے اونٹ اپنے گھروں کے سامنے رات کو آرام (کرنے کے لیے بٹھا) دیتے تھے، ایک رات وہ (خاتون) اچانک بیڑیوں (بندھنوں) سے نکل بھاگی اور اونٹوں کے پاس آئی، وہ (سواری کے لیے) جس اونٹ کے بھی قریب جاتی وہ بلبلانے لگتا تو وہ اسے چھوڑ دیتی حتی کہ وہ عضباء تک پہنچ گئی تو وہ نہ بلبلائی، کہا: وہ سدھائی ہوئی اونٹنی تھی تو وہ اس کی پیٹھ کے پچھلے حصے پر بیٹھی، اور اسے دوڑایا تو وہ چل پڑی۔ لوگوں کو اس (کے جانے) کا علم ہوگیا، انھوں نے اس کا تعاقب کیا لیکن اس نے انھیں بے بس کر دیا۔ کہا: اس عورت نے اللہ کے لیے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس اونٹنی پر

ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ بِئْسَ مَا جَزَتْهَا، نَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَجَّاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ».

اسے نجات دی تو وہ اسے (اللہ کی رضا کے لیے) نحر کر دے گی۔ جب وہ مدینہ پہنچی، لوگوں نے اسے دیکھا تو کہنے لگے: یہ عضباء ہے، رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی۔ وہ عورت کہنے لگی کہ اس نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے اسے اس اونٹنی پر نجات عطا فرما دی تو وہ اس اونٹنی کو (اللہ کی راہ میں) نحر کر دے گی۔ اس پر لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس عورت نے اسے جو بدلہ دیا وہ کتنا برا ہے! اس نے اللہ کے لیے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے اس کو اس اونٹنی پر نجات دے دی تو وہ اسے ذبح کر دے گی، معصیت میں نذر پوری نہیں کی جا سکتی، نہ ہی اس چیز میں جس کا بندہ مالک نہ ہو۔''

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: «لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ».

ابن حجر کی روایت میں ہے: ''اللہ کی معصیت میں کوئی نذر (جائز) نہیں۔''

فائدہ: وہ اونٹنی آپ کے حصے میں آئی تھی۔ آپ ہی کی ملکیت میں تھی۔ بنوعقیل کے ساتھ یہ معاملہ طے ہو گیا تھا اور اس کے مطابق وہ اونٹنی انھیں واپس نہیں ملی تھی۔ مشرکین نے دوبارہ حملہ کیا اور عضباء کے علاوہ ایک مسلمان عورت (حضرت ابوذر ؓ کی اہلیہ حضرت لیلیٰ ؓ) کو قید کر کے لے گئے۔ جلد ہی اللہ نے مدد کی اور وہ خاتون بیڑیوں سے آزاد ہو گئیں اور عضباء پر واپس ہوئیں۔ اس وقت بھی وہ حقیقتاً رسول اللہ ﷺ ہی کی ملکیت میں تھی۔ واپسی کے بعد اسے رسول اللہ ﷺ کے قبضے میں دینا ضروری تھا۔ جو اونٹنی اس عورت کی ملکیت میں نہیں تھی اس کے بارے میں اس کی منت جائز نہ تھی، اس لیے اس پر عمل ساقط ہو گیا۔

[٤٢٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ: كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ، وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: فَأَتَتْ عَلٰى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُّجَرَّسَةٍ، وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: وَهِيَ نَاقَةٌ مُّدَرَّبَةٌ.

[4246] حماد بن زید اور عبدالوہاب ثقفی دونوں نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، حماد کی حدیث میں ہے: انھوں نے کہا: عضباء اونٹنی بنوعقیل کے ایک آدمی کی تھی اور وہ حاجیوں کی سواریوں میں سب سے آگے رہنے والی اونٹنیوں میں سے تھی (تیز رفتار تھی۔) اور ان کی حدیث میں یہ بھی ہے: اور وہ (قیدی عورت) سدھائی ہوئی مشاق اونٹنی پر (بیٹھ کر) آئی، اور ثقفی کی حدیث میں ہے: وہ سدھائی ہوئی اونٹنی تھی۔

(المعجم٤) - (بَابُ مَنْ نَّذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ)(التحفة٤)

باب:4- جس نے کعبہ کی طرف پیدل چلنے کی نذر مانی

[٤٢٤٧] ٩-(١٦٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ» وَأَمَرَهُ أَنْ يَّرْكَبَ.

[4247] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا وہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے چلا کر لے جایا جا رہا تھا، آپ نے پوچھا: ''اس کا کیا معاملہ ہے؟'' لوگوں نے کہا: اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔'' اور (اس کے پاس پیدل چل کر جانے کی استطاعت ہی نہ تھی، اس لیے) آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

[٤٢٤٨] ١٠-(١٦٤٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ، يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا شَأْنُ هٰذَا؟» قَالَ ابْنَاهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِرْكَبْ، أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَّذْرِكَ» - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ -.

[4248] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حجر نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ ایک بوڑھے آدمی کو ملے جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان، ان کا سہارا لیے چل رہا تھا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''اس کا معاملہ کیا ہے؟'' اس کے دونوں بیٹوں نے کہا: اللہ کے رسول! اس کے ذمے نذر تھی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بزرگ! سوار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تم سے اور تمھاری نذر سے بے نیاز ہے (اسے اس کی ضرورت نہیں۔)'' الفاظ قتیبہ اور ابن حُجر کے ہیں۔

[٤٢٤٩] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4249] عبدالعزیز دراوردی نے عمرو بن ابی عمرو سے، اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٢٥٠] ١١-(١٦٤٤) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ حَافِيَةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ: «لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ».

[4250] مفضل بن فضالہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عبداللہ بن عیاش نے یزید بن ابی حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوالخیر سے اور انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میری بہن نے ننگے پاؤں پیدل چل کر بیت اللہ جانے کی نذر مانی اور مجھ سے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے لیے فتویٰ لوں، میں نے آپ سے فتویٰ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (بقدر استطاعت) پیدل چلے اور سوار ہو۔''

فائدہ: جتنی استطاعت ہو اس کے مطابق نذر ایفاء کرنی چاہیے۔

[٤٢٥١] ١٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: حَافِيَةً، وَزَادَ: وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ.

[4251] عبدالرزاق نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی: مجھے سعید بن ابی ایوب نے خبر دی، انھیں یزید بن ابی حبیب نے خبر دی، انھیں ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: میری بہن نے نذر مانی ...... آگے مفضل کی حدیث کی طرح بیان کیا اور انھوں نے حدیث میں ننگے پاؤں کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا: اور ابوالخیر (حصول علم کی خاطر) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

[٤٢٥٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ؛ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

[4252] روح بن عبادہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہ انھیں یزید بن ابی حبیب نے اسی سند سے خبر دی ...... عبدالرزاق کی حدیث کے مانند۔

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ) (التحفة ٥)

باب:5- نذر کا کفارہ

[٤٢٥٣] ١٣-(١٦٤٥) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ

[4253] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ

سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَأَحْمَدُ ابْنُ عِيسٰى - قَالَ يُونُسُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ».

سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''نذر کا کفارہ (وہی ہے جو) قسم کا کفارہ ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ

لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ

”اللہ تعالیٰ تمھاری لغو قسموں پر تمھیں نہیں پکڑے گا، لیکن وہ ان قسموں پر تمھیں ضرور پکڑے گا جن کا تمھارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت بردبار ہے۔“

تعارف کتاب الأیمان

اَیمان، یمین (دایاں ہاتھ) کی جمع ہے۔ جب کوئی شخص دوسرے کے ساتھ معاہدہ کر کے قسم کھاتا تو دونوں اپنے دائیں ہاتھ ملاتے، یہ معاہدہ پختہ ہو جانے کی ایک علامت تھی۔ ایسا معاہدہ ہر صورت میں پورا کیا جاتا۔ اس مناسبت سے قسم پر بھی، جس کو پورا کرنا ضروری تھا، یمین کے لفظ کا اطلاق ہونے لگا۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں فکر انگیز ترتیب سے احادیث بیان کی ہیں۔ وصیت اور ہبہ وغیرہ کے بعد، جو اپنی اپنی جگہ مضبوط اور لازمی (Binding) عہد ہیں، نذر اور اس کے بعد قسموں کے حوالے سے احادیث بیان کیں۔ نذر بھی ایک پختہ عہد ہے جو انسان اللہ کے ساتھ کرتا ہے۔ قسم بھی اس کا نام لے کر کسی عہد یا عزم کی پختگی کے لیے ہوتی ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کی رضا کے لیے، اللہ کی طرح اس کی بھی عظمت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس کی قسم کھانے سے انسان مکمل شرک کا مرتکب ہو جاتا ہے، اس لیے اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر سابقہ عادت کی بنا پر بھول کر بھی کسی جھوٹے معبود کی قسم کھا لی تو انسان پر از سر نو کلمۂ توحید کا اقرار لازم ہے۔

کسی معاہدے کے علاوہ خود اپنے اوپر انسان قسم کے ذریعے سے جو بات لازم کر لیتا ہے اگر اس کے بارے میں بعد ازاں احساس ہو جائے کہ میری قسم غلط تھی یا وہ کسی دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث ہے تو اس صورت میں قسم کی خلاف ورزی کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ کچھ دوسرے معاملات بھی، جو انسان خود اپنے لیے لازم کر لیتا ہے، قسم کے ساتھ ترتیب وار ذکر کیے گئے ہیں، ان میں ایسی نذریں ہیں جو کفر کے زمانے میں مانی گئیں۔ اگر وہ کام فی نفسہ نیکی کا ہے تو اب بھی اس کا کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ ایمان لانے کے بعد پچھلی زندگی کے نیک اعمال پر بھی ثواب ملتا ہے۔

اسی طرح غلامی کے حوالے سے آقا اور غلام دونوں پر کچھ لازمی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، امام مسلم رحمہ اللہ نے ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کے بارے میں بھی احادیث بیان کی ہیں۔ کچھ احادیث جو کتاب العتق میں بیان کی گئی تھیں، وہ یہاں دوبارہ بیان کی گئی ہیں۔ مقصود اس بات کو واضح کرنا ہے کہ یہ لازمی ذمہ داریاں قسم ہی کی طرح پوری کرنی ضروری ہیں۔ غلام کی ملکیت اور اس کے بارے میں انسان کے اختیار کے حوالے سے متعدد اہم امور کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ اسلام نے غلامی سے آزادی کو ہر طرح سے یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے انسانی حقوق کے تحفظ کا اہتمام کیا ہے۔ مختلف فریقوں کے درمیان حقوق کے حوالے سے ایسا توازن قائم کرنا ایک مشکل کام ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رہنمائی کے بغیر کسی انسان کے لیے ایسا توازن قائم رکھنا ممکن نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٧ - كِتَابُ الْأَيْمَانِ
قسموں کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى)(التحفة ٦)

باب: 1- غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

[٤٢٥٤] ١-(١٦٤٦) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ».

[4254] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے آباء واجداد کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔''

قَالَ عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا، ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے، میں نے نہ (اپنی طرف سے) نہ (کسی کی) پیروی کرتے ہوئے کبھی ان (آباء واجداد) کی قسم کھائی۔ (آباء واجداد کی قسم کے الفاظ ہی زبان سے ادا نہیں کیے۔)

[٤٢٥٥] ٢-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[4255] عقیل بن خالد اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ عقیل کی حدیث میں ہے: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو اس

إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ: مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا، وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا، وَلَمْ يَقُلْ: ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

سے منع کرتے ہوئے سنا، نہ ان کی قسم کھائی اور نہ ایسی قسم کے الفاظ بولے۔ انھوں نے ''نہ اپنی طرف سے نہ کسی کی پیروی کرتے ہوئے'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٤٢٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

[4256] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے...... (آگے) یونس اور معمر کی روایت کے مانند ہے۔

[٤٢٥٧] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ، وَّعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ».

[4257] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں پایا اور عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں پکار کر فرمایا: ''سن رکھو! بلاشبہ اللہ تمھیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے آباء واجداد کی قسم کھاؤ، جس نے قسم کھانی ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔''

[٤٢٥٨] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ الْقَطَّانُ - عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ؛ ح:

[4258] عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ، ایوب، ولید بن کثیر، اسماعیل بن امیہ، ضحاک، ابن ابی ذئب اور عبدالکریم، ان سب کے شاگردوں نے ان سے اور انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی قصے کے مانند بیان کیا۔

وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[٤٢٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ»، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ».

[4259] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قسم کھانی ہے وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔'' اور قریش اپنے آباء و اجداد کی قسم کھاتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے آباء و اجداد کی قسم نہ کھاؤ۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ) (التحفة ٧)

باب: 2- جس نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے

[٤٢٦٠] ٥-(١٦٤٧) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ، فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ».

[4260] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمان بن عوف نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے حلف اٹھایا اور اپنے حلف میں کہا: لات کی قسم! تو وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ، جوا کھیلیں تو وہ صدقہ کرے۔''

فائدہ: یہ بھول کر یا غلطی سے کلمۂ شرک زبان سے ادا کرنے کا تدارک ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے۔ اگر جان بوجھ کر کہا ہے تو

یہ کفر ہے، تجدید ایمان ضروری ہے، اس کے لیے تجدید ایمان کی نیت اور شہادتین ضروری ہیں۔ اسی طرح بھول چوک کر ہی سہی جوئے کی دعوت دینا گناہ ہے اور جو عموماً شرط کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس کا تدارک یہ ہے کہ صدقہ کرے۔ جو مال کی حرص کے سبب کھیلا جاتا ہے۔ صدقہ اس حرص کو دل سے زائل کرتا ہے۔

[٤٢٦١] (. . .) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ مِّثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ»، وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ: «مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى».

[4261] اوزاعی اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کی ساتھ حدیث بیان کی اور معمر کی حدیث یونس کی حدیث کے مانند ہے، البتہ انھوں نے کہا: ''تو وہ کچھ صدقہ کرے۔'' اور اوزاعی کی حدیث میں ہے: ''جس نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔''

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ: هٰذَا الْحَرْفُ، يَعْنِي قَوْلَهُ: «تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ» لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ، غَيْرُ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِّنْ تِسْعِينَ حَرْفًا يَّرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جِيَادٍ.

ابوحسین مسلم (مؤلف کتاب) نے کہا: یہ کلمہ، آپ کا فرمان: ''(جو کہے) آؤ، میں تمھارے ساتھ جوا کھیلوں تو وہ صدقہ کرے۔'' اسے امام زہری کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا۔ انھوں نے کہا: اور زہری ؒ کے تقریباً نوے کلمات (جملے) ہیں جو وہ نبی ﷺ سے جید سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں، جن (کے بیان کرنے) میں اور کوئی ان کا شریک نہیں ہے۔

[٤٢٦٢] ٦-(١٦٤٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ».

[4262] حضرت عبدالرحمان بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بتوں کی قسم نہ کھاؤ، نہ ہی اپنے آباء واجداد کی۔''

(المعجم٣) - (بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِيناً، فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، أَنْ يَّأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَّيُكَفِّرَ عَنْ يَّمِينِهِ)(التحفة٨)

باب:3- جس نے (کسی کام کی) قسم کھائی، پھر کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر سمجھا تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ وہی کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے

[٤٢٦٣] ٧-(١٦٤٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ

[4263] غیلان بن جریر نے ابو بردہ سے اور انھوں نے

وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ - وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «وَاللهِ! لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ» قَالَ: فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا - أَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ -: لَا يُبَارِكُ اللهُ لَنَا، أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا، فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي، وَاللهِ! إِنْ شَاءَ اللهُ، لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ، ثُمَّ أَرٰى خَيْرًا مِّنْهَا، إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ تھا۔ ہم آپ سے سواری کے طلبگار تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری مہیا نہیں کروں گا اور نہ میرے پاس (کوئی سواری) ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں۔'' کہا: جتنی دیر اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے، پھر (آپ کے پاس) اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں سفید کوہان والے تین (جوڑے) اونٹ دینے کا حکم دیا، جب ہم چلے، ہم نے کہا: — یا ہم نے ایک دوسرے سے کہا — اللہ ہمیں برکت نہیں دے گا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی، پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی، چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں سوار نہیں کیا، بلکہ اللہ نے تمھیں سواری مہیا کی ہے اور اللہ کی قسم! اگر اللہ چاہے، میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاتا اور پھر (کسی دوسرے کام کو) اس سے بہتر خیال کرتا ہوں، تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیتا ہوں اور وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہے۔''

فائدہ: ذَود تین سے نو تک کے اونٹوں کے ریوڑ کو کہا جاتا ہے۔ یہاں جوڑا مراد ہے، اگلی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

[٤٢٦٤] ٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ، إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ -

[4264] بُرید نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں آپ سے ان کے لیے سواریاں مانگوں، (یہ اس موقع کی بات ہے) جب وہ آپ کے ساتھ جیش العسرۃ میں تھے — اور اس سے مراد غزوۂ تبوک ہے — تو میں نے عرض کی: اللہ کے نبی!

وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ - فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، فَقَالَ: «وَاللهِ! لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ» وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَّلَا أَشْعُرُ، فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمِنْ مَّخَافَةِ أَنْ يَّكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُّنَادِي: أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، - لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ - فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلٰى أَصْحَابِكَ، فَقُلْ: إِنَّ اللهَ - أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، فَارْكَبُوهُنَّ».

میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ انھیں سواریاں دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمھیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا۔“ اور میں ایسے وقت آپ کے پاس گیا تھا کہ آپ غصے میں تھے اور مجھے معلوم نہ تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے انکار کی وجہ سے اور اس ڈر سے کہ آپ اپنے دل میں مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں، غمگین واپس ہوا۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، انھیں بتایا۔ میں نے ایک چھوٹی سی گھڑی ہی گزاری ہوگی کہ اچانک میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ پکار رہے تھے: اے عبداللہ بن قیس! میں نے انھیں جواب دیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، وہ تمھیں بلا رہے ہیں۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دو اکٹھے بندھے ہوئے اونٹ لے لو، یہ جوڑا اور یہ جوڑا بھی لے لو ۔۔ چھ اونٹوں کی طرف اشارہ کیا جو آپ نے اسی وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے ۔۔ اور انھیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ اور کہو: اللہ تعالیٰ ۔۔ یا فرمایا: رسول اللہ ﷺ ۔۔ تمھیں یہ سواریاں مہیا کر رہے ہیں، ان پر سواری کرو۔“

قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي بِهِنَّ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، وَلٰكِنْ، وَّاللهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ، وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ، ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذٰلِكَ، لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَّمْ يَقُلْهُ، فَقَالُوا لِي: وَاللهِ! إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ، وَّلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ، فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ، حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں انھیں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تمھیں ان پر سوار کر رہے ہیں لیکن اللہ کی قسم! میں اس وقت تک تمھیں نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ اس آدمی کے پاس جائے جس نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کی بات سنی تھی جب میں نے آپ سے تمھارے لیے سوال کیا تھا، اور پہلی مرتبہ آپ کے منع کرنے اور اس کے بعد مجھے عطا کرنے کی بات بھی سنی تھی، مبادا تم سمجھو کہ میں نے تمھیں ایسی بات بتائی ہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ تو انھوں نے مجھ

قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ، ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ، فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى، سَوَاءً.

سے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمارے نزدیک سچے ہیں اور جو آپ کو پسند ہے وہ بھی ہم ضرور کریں گے، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ ؓ ان میں سے چند لوگوں کو ساتھ لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ان لوگوں کے پاس آئے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بات اور آپ کے انکار کرنے کے بعد عطا کرنے کے بارے میں خود سنا تھا۔ انھوں نے بالکل وہی بات کی جو حضرت ابو موسیٰ ؓ نے (اپنے) لوگوں کو بتائی تھی۔

فائدہ: اس حدیث میں واقعے کے پہلے حصے کی زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے جبکہ آخری حصے کی تفصیل پچھلی حدیث میں ہے۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ کو ساتھیوں نے بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے انھیں جواب دیا، پھر بلا کر اونٹ عطا فرمائے، پھر یہ لوگ ان لوگوں کے پاس گئے جو سارے واقعے کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے موجود تھے، پھر یہ حضرات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قسم والی بات بتائی۔ اس پر آپ نے وہی جواب دیا جو پہلی حدیث میں مذکور ہے۔

[٤٢٦٥] ٩-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ - قَالَ أَيُّوبُ: وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ - قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى، فَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ، فَدَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ، أَحْمَرُ، شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي، فَقَالَ لَهُ: هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ: هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا أَطْعَمَهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنْ ذٰلِكَ، إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «وَاللهِ! لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ» فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَدَعَا بِنَا،

[4265] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ اور قاسم بن عاصم سے اور انھوں نے زہدم جرمی سے روایت کی۔ ایوب نے کہا: ابوقلابہ کی حدیث کی نسبت مجھے قاسم کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ انھوں (زہدم) نے کہا: ہم حضرت ابوموسیٰ ؓ کے پاس تھے، انھوں نے اپنا دسترخوان منگوایا جس پر مرغی کا گوشت تھا، اتنے میں بنوتیم اللہ میں سے ایک آدمی اندر داخل ہوا، وہ سرخ رنگ کا موالی جیسا شخص تھا، تو انھوں نے اس سے کہا: آؤ۔ وہ ہچکچایا تو انھوں نے کہا: آؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس (مرغی کے گوشت) میں سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس آدمی نے کہا: میں نے اسے کوئی ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تھا جس سے مجھے اس سے گھن آئی تو میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس (کے گوشت) کو کبھی نہیں کھاؤں گا۔ اس پر انھوں نے کہا: آؤ، میں تمھیں اس کے بارے میں حدیث سناتا ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں اشعریوں کے ایک گروہ کے ساتھ تھا، ہم آپ سے سواریوں کے طلبگار تھے، تو آپ ﷺ

فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى، قَالَ: فَلَمَّا انْطَلَقْنَا، قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ، لَا يُبَارَكُ لَنَا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ، وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا، ثُمَّ حَمَلْتَنَا، أَفَنَسِيتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنِّي، وَاللهِ! إِنْ شَاءَ اللهُ، لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَّتَحَلَّلْتُهَا، فَانْطَلِقُوا، فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری مہیا نہیں کروں گا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں۔'' جتنا اللہ نے چاہا ہم رکے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس (کافروں سے) چھینے ہوئے اونٹ (جو آپ نے سعد رضی اللہ عنہ سے خرید لیے تھے) لائے گئے تو آپ نے ہمیں بلوایا، آپ نے ہمیں سفید کوہان والے پانچ (یا چھ، حدیث:4264) اونٹ دینے کا حکم دیا۔ کہا: جب ہم چلے، تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے دوسروں سے کہا: (غالباً) ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی قسم سے غافل کر دیا، ہمیں برکت نہ دی جائے گی، چنانچہ ہم واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں سواریاں لینے کے لیے حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی، پھر آپ نے ہمیں سواریاں دے دی ہیں تو اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ کی مشیت سے میں جب بھی کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں، پھر اس کے علاوہ کسی اور کام کو اس سے بہتر خیال کرتا ہوں تو وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہے اور (قسم کا کفارہ ادا کر کے) اس کا بندھن کھول دیتا ہوں۔ تم جاؤ، تمھیں اللہ عزوجل نے سوار کیا ہے۔''

[٤٢٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَّبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَّإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[4266] عبدالوہاب ثقفی نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ اور قاسم تمیمی سے اور انھوں نے زہدم جرمی سے روایت کی، انھوں نے کہا: جرم کے قبیلے اور اشعریوں کے درمیان محبت و اخوت کا رشتہ تھا، ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انھیں کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا...... آگے اسی کے ہم معنی بیان کیا۔

[٤٢٦٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

[4267] اسماعیل بن علیہ، سفیان اور وہیب، سب نے

السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى، وَاقْتَصُّوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ اور قاسم سے اور انھوں نے زہدم جرمی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے...... ان سب نے حماد بن زید کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٤٢٦٨] (...) **وَحَدَّثَنَا** شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ - يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ -: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ: حَدَّثَنَا زَهْدَمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي مُوسٰى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ فِيهِ قَالَ: «إِنِّي، وَاللهِ! مَا نَسِيتُهَا».

[4268] مطر وراق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہدم جرمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا، وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے...... انھوں نے ان سب کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اس (اپنی قسم) کو نہیں بھولا۔''

[٤٢٦٩] ١٠-(...) **وَحَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ، وَاللهِ مَا أَحْمِلُكُمْ» ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى، فَقُلْنَا: إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ، فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا، فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ، أَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

[4269] جریر نے ہمیں سلیمان تیمی سے خبر دی، انھوں نے ضریب بن نقیر قیسی سے، انھوں نے زہدم سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواریاں حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں، اللہ کی قسم! میں تمھیں سوار نہیں کروں گا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف سفید کوہان والے تین (جوڑے) اونٹ بھیجے تو ہم نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ سے سواریاں حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی، چنانچہ ہم آپ کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو (آپ کی قسم کے بارے میں) خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاتا، پھر اس کے علاوہ کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر خیال کرتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہو۔''

[٤٢٧٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ، عَنْ زَهْدَمٍ، يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كُنَّا مُشَاةً، فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ، بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[4270] معتمر نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہمیں ابوسلیل (ضریب) نے زہدم سے حدیث بیان کی، وہ حضرت ابوموسیٰ ؓ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ہم پیدل تھے تو ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم آپ سے سواریاں حاصل کرنا چاہتے تھے، (آگے اسی طرح ہے) جس طرح جریر کی حدیث ہے۔

[٤٢٧١] ١١-(١٦٥٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوا، فَأَتَاهُ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ، فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ، مِنْ أَجْلِ صِبْيَتِهِ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَكَلَ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ، فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيَأْتِهَا، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ».

[4271] ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی رات کی تاریکی گہری ہونے تک نبی ﷺ کے پاس رہا، پھر اپنے گھر لوٹا تو اس نے بچوں کو سویا ہوا پایا، اس کی بیوی اس کے پاس کھانا لائی تو اس نے قسم کھائی کہ وہ بچوں (کے سوجانے) کی وجہ سے کھانا نہیں کھائے گا، پھر اسے (دوسرا) خیال آیا تو اس نے کھانا کھالیا، اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس نے کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر سمجھا تو وہ وہی کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔''

[٤٢٧٢] ١٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَفْعَلْ».

[4272] امام مالک نے سہیل بن ابی صالح سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس کے بجائے کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر خیال کیا تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کر لے۔''

[٤٢٧٣] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِهِ».

[4273] عبدالعزیز بن مطلب نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس کے بجائے دوسرے کام کو اس سے بہتر خیال کیا تو وہ وہی کام کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

[٤٢٧٤] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ: «فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ، وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

[4274] سلیمان بن بلال نے مجھے سہیل سے اسی سند کے ساتھ امام مالک کی حدیث کے ہم معنی حدیث (ان الفاظ میں) بیان کی: ''اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے۔''

[٤٢٧٥] ١٥-(١٦٥١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ: جَاءَ سَائِلٌ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ، فَقَالَ: لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي، فَأَكْتُبُ إِلٰى أَهْلِي أَنْ يُّعْطُوكَهُمَا، قَالَ: فَلَمْ يَرْضَ، فَغَضِبَ عَدِيٌّ، فَقَالَ: وَاللهِ! لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ! لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ ثُمَّ رَأٰى أَتْقٰى لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا، فَلْيَأْتِ التَّقْوٰى» مَا حَنَّثْتُ يَمِينِي.

[4275] جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے تمیم بن طرفہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے غلام کی قیمت یا غلام کی قیمت کا کچھ حصہ (ادا کرنے کے لیے) خرچ کا سوال کیا، تو انھوں نے کہا، میرے پاس تو تمھیں دینے کے لیے میری زرہ اور (سر کے) خود کے سوا کچھ نہیں، اس لیے میں اپنے گھر والوں کو لکھ دیتا ہوں کہ وہ یہ خرچہ تمھیں دے دیں۔ کہا: وہ (اس پر) راضی نہ ہوا تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں تمھیں کچھ نہیں دوں گا، پھر وہ آدمی (اسی بات پر) راضی ہو گیا تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر کسی اور کام کو اللہ عزوجل کے تقوے کے زیادہ قریب دیکھا تو وہ تقوے والا کام کرے'' تو میں اپنی قسم نہ توڑتا۔

[٤٢٧٦] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[4276] شعبہ نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے

مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ، فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ».

تمیم بن طرفہ سے اور انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر سمجھا تو وہ وہی کام کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کو ترک کر دے۔ (اور کفارہ ادا کر دے۔)''

[٤٢٧٧] ١٧-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيفٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ، فَرَأٰى خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيُكَفِّرْهَا، وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

[4277] اعمش نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے تمیم طائی سے اور انھوں نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی کام کی قسم کھائے، پھر اس سے بہتر (کام) دیکھے تو وہ اس (قسم) کا کفارہ ادا کر دے اور وہی کرے جو بہتر ہے۔''

[٤٢٧٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ.

[4278] شیبانی نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے تمیم طائی سے اور انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ یہی فرما رہے تھے۔

[٤٢٧٩] ١٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ، فَقَالَ: تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ، وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ! وَاللهِ! لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ ثُمَّ رَأٰى خَيْرًا مِّنْهَا، فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

[4279] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی اور انھوں نے تمیم بن طرفہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے پاس ایک آدمی ایک سو درہم مانگنے کے لیے آیا تھا، (غلام کی قیمت میں سے سو درہم کم تھے) انھوں نے کہا: تو مجھ سے (صرف) سو درہم مانگ رہا جبکہ میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں تمھیں (کچھ) نہیں دوں گا، پھر انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس سے بہتر کام دیکھا تو وہ

وہی کرے جو بہتر ہے۔'' (تو میں تمھیں کچھ نہ دیتا۔)

[٤٢٨٠] (. . .) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَلَكَ أَرْبَعُمِائَةٍ فِي عَطَائِي.

[4280] بہز نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سماک بن حرب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے تمیم بن طرفہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا ......آگے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا اور یہ اضافہ کیا: میرے وظیفے میں سے چار سو (درہم) تمھارے۔

فائدہ: مختلف روایات میں مختلف تفصیلات ہیں۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت نقدی موجود نہ تھی۔ انھوں نے گھر والوں کی طرف لکھ بھیجنے کی پیش کش کی۔ وہ شخص آمادہ نہ ہوا تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ اس پر ناراض ہوئے کہ وہ حاتم کے بیٹے کے پاس آیا ہے۔ سوال بھی صرف سو درہم کا کیا ہے اور پھر بن لیے جانا چاہتا ہے۔ یہ ان کے لیے بڑی عار کی بات تھی۔ انھوں نے ناراضی کے عالم میں قسم بھی کھائی، پھر جب اس شخص کو احساس ہوا اور اس نے کہا کہ حضرت عدی رضی اللہ عنہ جس طرح اسے دینا چاہیں وہ اسی طرح لے گا تو انھوں نے اپنے وظیفے میں سے چار سو درہم اس کو دینے کا فیصلہ کیا۔

[٤٢٨١] ١٩-(١٦٥٢) وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى أَمْرٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». [انظر: ٤٧١٥]

[4281] شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں حسن نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''عبدالرحمان بن سمرہ! تم (خود) امارت کی درخواست مت کرو، (کیونکہ) اگر وہ تمھیں مانگنے پر دی گئی تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر تمھیں بن مانگے ملے گی تو (اللہ کی طرف سے) تمھاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی کام پر قسم کھاؤ، پھر اس کے بجائے کسی دوسرے کام کو اس سے بہتر دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور وہی اختیار کرو جو بہتر ہے۔''

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْجَلُودِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوالْعَبَّاسِ الْمَاسَرْجِسِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

(امام مسلم کے شاگرد) ابواحمد جلودی نے کہا: ہمیں ابوعباس ماسرجسی نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں شیبان بن فروخ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جریر بن حازم نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

فائدہ: صحیح مسلم کے کاتب جلودی نے امام مسلم سے ان کی روایت کردہ حدیث نقل کرنے کے بعد وہی حدیث اپنی ایک اور

سند سے بیان کردی جس میں رسول اللہ ﷺ تک واسطے اور بھی کم ہیں۔ اسے عالی سند کہا جاتا ہے۔

[٤٢٨٢] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ، ذِكْرُ الْإِمَارَةِ.

[4282] یونس، منصور، حمید، سماک بن عطیہ، ہشام بن حسان، معتمر کے والد (سلیمان طرخان) اور قتادہ، ان سب نے حسن سے، انھوں نے حضرت عبدالرحمان بن سمرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی اور معتمر کی اپنے والد (سلیمان طرخان) سے روایت کردہ حدیث میں امارت (والی بات) کا ذکر نہیں۔

(المعجم٤) - (بَابُ الْيَمِينِ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ)(التحفة٩)

باب:4- قسم میں حلف لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا

[٤٢٨٣] ٢٠-(١٦٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، وَقَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمِينُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ»، وَقَالَ عَمْرٌو: «يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ».

[4283] یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو الناقد نے ہمیں حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے عبداللہ بن ابی صالح سے خبر دی اور عمرو نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن ابی صالح نے خبر دی۔ انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری قسم اسی بات پر ہوگی جس پر تمھارا ساتھی (قسم لینے والا) تمھاری تصدیق کرے گا۔'' اور عمرو نے کہا: ''جس کی تصدیق تمھارا ساتھی کرے گا۔''

[٤٢٨٤] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ، عَنْ هُشَيْمٍ،

[4284] یزید بن ہارون نے ہشیم سے، انھوں نے عباد بن ابی صالح سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے

عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم، حلف لینے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔“

فائدہ: جب قسم کھانے والے کے الفاظ کے ایک سے زیادہ مفہوم ممکن ہوں تو اعتبار اسی مفہوم کا ہوگا جو کسی دوطرفہ معاملے میں فریقِ ثانی، جس کے لیے قسم کھائی گئی، مراد لے رہا ہوگا۔ قسم کھانے والا ذومعانی الفاظ استعمال کر کے فریقِ ثانی کو دھوکا نہیں دے سکتا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ وَغَيْرِهَا) (التحفة ١٠)

باب:5- قسم میں استثناوغیرہ

[٤٢٨٥] ٢٢-(١٦٥٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ -: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُّونَ امْرَأَةً، فَقَالَ: لَأَطُوفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ، فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ، فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا، يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ، فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ اسْتَثْنَى، لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا، يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4285] محمد (بن سیرین) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں، انھوں نے کہا: (واللہ) آج رات میں ان سب کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر بیوی حاملہ ہوگی اور ہر بیوی (ایک) شہسوار بچے کو جنم دے گی، جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرے گا۔ تو ایک کے سوا ان میں سے کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ادھورے (ناقص الخلقت) بچے کو جنم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان میں سے ہر بیوی شہسوار بچے کو جنم دیتی جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرتا۔“

[٤٢٨٦] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللهِ: لَأُطِيفَنَّ

[4286] ہشام بن حجیر نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”اللہ کے نبی سلیمان بن داود علیہما السلام نے کہا: (واللہ) آج رات میں ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا، وہ سب ایک ایک بچے کو جنم دیں گی جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرے گا۔

اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً، كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ، أَوِ الْمَلَكُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ، وَنُسِّيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِّنْ نِّسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَلَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ دَرَكًا لَّهُ فِي حَاجَتِهِ».

تو ان سے ان کے کسی ساتھی یا فرشتے نے کہا: ان شاء اللہ کہیں۔ انھوں نے نہ کہا، انھیں بھلا دیا گیا، ان کی عورتوں میں سے ایک عورت کے سوا کسی نے بچے کو جنم نہ دیا، اس نے بھی ادھورے بچے کو جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو قسم تشنۂ تکمیل نہ رہتی اور یہ (قسم) ان کی ضرورت (اپنی اولاد کے ذریعے سے جہاد فی سبیل اللہ) کی تکمیل کا سبب بھی بن جاتی۔“

فوائد و مسائل: ① یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف تابعین اور ان سے ان کے مختلف شاگردوں نے روایت کی ہے۔ اصل واقعے کے بیان میں، جس سے مختلف مسائل اخذ کیے جاسکتے ہیں، کوئی فرق نہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حرم کی عورتوں کی تعداد مختلف راویوں نے مختلف بیان کی ہے: ساٹھ، ستر، نوے اور بعض دوسری روایات میں سو بھی ہے۔ اس تعداد سے ہمارے دین کا کوئی مسئلہ اخذ نہیں کیا جاسکتا، اس لیے بیان کرنے والوں نے اس کے ضبط کا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ راویوں کی توجہ واقعے کے بنیادی حقائق کے تحفظ اور ضبط کی طرف ہوتی ہے۔ اس لیے محدثین نے، ایسی تمام روایات کا باریک بینی سے مطالعہ کرنے کے بعد یہ اصول وضع کیا ہے کہ اس طرح کی غیر اہم تفصیلات میں کسی راوی کے وہم سے اصل واقعے کے بیان کی صحت مجروح نہیں ہوتی۔ یہ ایک عمومی اصول ہے۔ اس سے بھی اہم تر بات یہ ہے کہ عربوں میں بعض عدد کثرتِ تعداد کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، بالکل اصل عدد مراد نہیں ہوتا، ستر اور سو کا عدد خاص طور پر اس غرض سے استعمال ہوتا ہے۔ ہماری زبان میں بھی بعض صورتوں میں یہ عدد کثرتِ تعداد کے لیے استعمال ہوتے ہیں اصل گنتی مراد نہیں ہوتی۔ کہا جاتا ہے: میں ستر بار حاضر ہوں گا، میں سو بار یہ نام لوں گا وغیرہ۔ زیادہ قرین قیاس بات یہی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسا ہی عدد روایت کیا جو کثرتِ تعداد پر دلالت کرتا تھا اور مختلف سننے والوں نے اس عدد سے محض کثیر تعداد مراد لی اور بیان کرتے ہوئے کثرتِ تعداد کے لیے استعمال ہونے والا کوئی سا بھی عدد استعمال کرلیا۔ ② انبیائے کرام کو عام انسانوں کی نسبت بہت زیادہ قوت ودیعت کی جاتی ہے۔

[٤٢٨٧] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ.

[4287] سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند یا اسی کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[٤٢٨٨] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ

[4288] طاوس کے بیٹے نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام نے کہا: آج رات میں ستر عورتوں کے پاس چکر لگاؤں گا، ان میں سے ہر عورت (بیوی یا کنیز)

عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا، يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقِيلَ لَهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ، نِّصْفَ إِنْسَانٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ دَرَكًا لِّحَاجَتِهِ».

ایک بچے کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرے گا۔ تو ان سے کہا گیا: ان شاء اللہ کہیے۔ انھوں نے نہ کہا (انھیں بھلا دیا گیا)۔ وہ ان کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک عورت نے آدھے انسان کو جنم دیا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو قسم تشنۂ تکمیل نہ رہتی اور یہ (قسم) ان کے دل کی حاجت پوری ہونے کا ذریعہ بھی بن جاتی۔''

[٤٢٨٩] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِينَ امْرَأَةً، كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُّقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ، فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَّايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ».

[4289] ورقاء نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام نے کہا: آج رات میں نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا ان میں سے ہر عورت ایک شہسوار بچے کو جنم دے گی جو (بڑا ہو کر) اللہ کی راہ میں لڑائی کرے گا۔ تو ان کے ساتھی نے ان سے کہا: ان شاء اللہ کہیں۔ انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا۔ وہ ان سب کے پاس گئے تو ان میں سے ایک عورت کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی آدھے بچے کو جنم دیا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو وہ سب گھوڑوں پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔''

فوائد ومسائل: ① ان شاء اللہ قسم میں استثناء اور معاملے کو اللہ کے حوالے کرنے اور اس کی تکمیل میں اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لیے ہے۔ ② اگر کوئی شخص کوئی کام کرنے کی قسم کھاتا ہے اور ان شاء اللہ کہتا ہے تو قسم پوری نہ ہونے کی صورت میں اس کو کفارہ نہیں دینا پڑے گا۔ ③ اس سے وہ قسم مراد ہے جو مستقبل کے حوالے سے کھائی جائے، جو گزر چکا ہو اس کے بارے میں ان شاء اللہ کہنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ ④ کسی مخاصمت یا اختلاف کی صورت میں کسی فریق کو یقین دہانی کرانے کے لیے کھائی گئی قسم ہر صورت میں پوری کرنا ضروری ہے۔

[٤٢٩٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى».

[4290] موسیٰ بن عقبہ نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: ''ان میں سے ہر ایک کے حمل میں ایسا بچہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔''

(المعجم٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِصْرَارِ عَلَى الْيَمِينِ، فِيمَا يَتَأَذَّى بِهِ أَهْلُ الْحَالِفِ، مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ)(التحفة ١١)

[٤٢٩١] ٢٦-(١٦٥٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ، آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللهُ».

باب:6-ایسی قسم پر اصرار کرنا منع ہے جس میں حلف اٹھانے والے کے اہلِ خانہ کو تکلیف ہو، چاہے وہ (کام) حرام نہ ہو

[4291] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم میں سے کسی کا اپنے گھر والوں کے بارے میں اپنی قسم پر اصرار کرنا اس کے لیے اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اس قسم کے لیے اللہ کا مقررہ کردہ کفارہ دے۔'' (اور اسے توڑ کر درست کام کرے اور گھر والوں کو آرام پہنچائے۔)

(المعجم٧) - (بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ، وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ)(التحفة ١٢)

[٤٢٩٢] ٢٧-(١٦٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: «فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ».

باب:7- کفر کی حالت میں مانی ہوئی نذر، جب (نذر ماننے والا) مسلمان ہو جائے تو اس کا کیا کرے؟

[4292] یحییٰ بن سعید قطان نے ہمیں عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

[٤٢٩٣] (...) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4293] ابو اسامہ، عبدالوہاب ثقفی، حفص بن غیاث اور شعبہ، ان سب نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ حَفْصٌ مِّنْ بَيْنِهِمْ: عَنْ عُمَرَ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِمَا: اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ، وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ: جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصٍ، ذِكْرُ يَوْمٍ وَّلَا لَيْلَةٍ.

نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، ان میں سے حفص نے کہا: (یہ حدیث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ابواسامہ اور ثقفی کی حدیث میں ایک رات اعتکاف کرنے کا تذکرہ ہے اور شعبہ کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: دن کے اعتکاف کی نذر مانی۔ حفص کی حدیث میں دن یا رات کا ذکر نہیں ہے۔

[٤٢٩٤] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، بَعْدَ أَنْ رَّجَعَ مِنَ الطَّائِفِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَكَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ: «اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا».

[4294] جریر بن حازم نے ہمیں حدیث سنائی کہ ایوب نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں نافع نے حدیث سنائی، انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، آپ اس وقت طائف سے لوٹنے کے بعد جعرانہ میں (ٹھہرے ہوئے) تھے، انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور ایک دن کا اعتکاف کرو۔''

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِّنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ، سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ: أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللهِ! اِذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيلَهَا.

کہا: رسول اللہ ﷺ نے انھیں خُمس سے ایک لونڈی عطا فرمائی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کیا، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی آوازیں سنیں، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آزاد کر دیا ہے۔ تو انھوں نے پوچھا: کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے سے) کہا: عبداللہ! اس لونڈی کے

پاس جاؤ اور اسے آزاد کر دو۔ (یہ حنین کا موقع تھا۔)

[٤٢٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَّذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اعْتِكَافِ يَوْمٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ.

[4295] معمر نے ہمیں ایوب سے خبر دی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ حنین سے واپس ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک دن کے اعتکاف کی نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے جاہلیت میں مانی تھی ...... پھر جریر بن حازم کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

[٤٢٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ: عُمْرَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، فَقَالَ: لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَّمَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ.

[4296] حماد بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس جعرانہ سے رسول اللہ ﷺ کے عمرے کا تذکرہ کیا گیا تو انھوں نے کہا: آپ نے وہاں سے عمرہ نہیں کیا۔ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی ...... پھر انھوں نے ایوب سے جریر بن حازم اور معمر کی روایت کردہ حدیث کے ہم معنیٰ بیان کیا۔

[٤٢٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا: اعْتِكَافُ يَوْمٍ.

[4297] ایوب اور محمد بن اسحاق دونوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نذر کے بارے میں یہی حدیث بیان کی اور ان دونوں کی حدیث میں ایک دن کے اعتکاف کا ذکر ہے۔

(المعجم٨) - (بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ، وَكَفَّارَةِ مَنْ لَّطَمَ عَبْدَهُ) (التحفة١٣)

باب:8- غلاموں کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اس شخص کا کفارہ جس نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا

[٤٢٩٨] ٢٩-(١٦٥٧) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ

[4298] ابوعوانہ نے فراس سے، انھوں نے ابوصالح

فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا، قَالَ: فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا، فَقَالَ: مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هٰذَا، إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ».

ذکوان سے اور انھوں نے ابوعمر زاذان سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں آیا جبکہ انھوں نے ایک غلام کو آزاد کیا تھا۔ کہا: انھوں نے زمین سے لکڑی یا کوئی چیز پکڑی اور کہا: اس میں اتنا بھی اجر نہیں جو اس کے برابر ہو اس کے سوا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا یا اسے زدوکوب کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کرے'' (اس حکم کو ماننے کا اجر ہو سکتا ہے۔)

[٤٢٩٩] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ، فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثَرًا، فَقَالَ لَهُ: أَوْجَعْتُكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَنْتَ عَتِيقٌ.

[4299] شعبہ نے ہمیں فراس سے باقی ماندہ سابقہ سند سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کو بلایا اور اس کی پشت پر (ضرب کا) نشان دیکھا تو اس سے کہا: میں نے تمھیں دکھ دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: تم آزاد ہو۔

قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هٰذَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهُ حَدًّا لَّمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَهُ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ».

کہا: پھر انھوں نے زمین سے کوئی چیز پکڑی اور کہا: میرے لیے اس میں اتنا بھی اجر نہیں ہے جو اس کے برابر ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے اپنے غلام کو حد لگانے کے لیے (ایسے کام پر) مارا جو اس نے نہیں کیا یا اسے طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔''

[٤٣٠٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ، أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ: «حَدًّا لَّمْ يَأْتِهِ»، وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: «مَنْ لَّطَمَ عَبْدَهُ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ.

[4300] وکیع اور عبدالرحمان (بن مہدی) دونوں نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے فراس سے شعبہ اور ابوعوانہ کی سند کے ساتھ روایت کی، ابن مہدی نے اپنی حدیث میں حد کا ذکر کیا ہے اور وکیع کی حدیث میں ہے: ''جس نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا۔'' انھوں نے حد کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٣٠١] ٣١-(١٦٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ، ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ، فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي، فَدَعَاهُ وَدَعَانِي، ثُمَّ قَالَ: امْتَثِلْ مِنْهُ، فَعَفَا، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ، عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ، فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْتِقُوهَا» قَالُوا: لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا، قَالَ: «فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا، فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا، فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَا».

[4301] معاویہ بن سوید (بن مُقرّن) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا اور بھاگ گیا، پھر میں ظہر سے تھوڑی دیر پہلے آیا اور اپنے والد کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے اسے اور مجھے بلایا، پھر (غلام سے) کہا: اس سے پورا بدلہ لے لو تو اس نے معاف کر دیا۔ پھر انھوں (میرے والد) نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم بنی مقرن کے پاس صرف ایک خادمہ تھی، ہم میں سے کسی نے اسے طمانچہ مار دیا، نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو۔'' لوگوں نے کہا: ان کے پاس اس کے علاوہ اور خادم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (فی الحال) اس سے خدمت لیں، جب اس سے بے نیاز ہو جائیں (دوسرا انتظام ہو جائے) تو اس کا راستہ چھوڑ دیں (اسے آزاد کر دیں۔)''

[٤٣٠٢] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ: عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِي مُقَرِّنٍ، مَّا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ، لَّطَمَهَا أَصْغَرُنَا، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُّعْتِقَهَا.

[4302] ابن ادریس نے ہمیں حصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے ہلال بن یساف سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک بوڑھے نے جلدی کی اور اپنے خادم کو طمانچہ دے مارا، تو حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمھیں اس کے شریف چہرے کے سوا اور کوئی جگہ نہ ملی؟ میں نے اپنے آپ کو مقرّن کے بیٹوں میں سے ساتواں بیٹا پایا، ہمارے پاس صرف ایک خادمہ تھی، ہم میں سے سب سے چھوٹے نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کو آزاد کر دینے کا حکم دیا۔

[٤٣٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ،

[4303] ابن ابی عدی نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حصین سے اور انھوں نے ہلال بن یساف سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے بھائی سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر میں کپڑا بیچا کرتے تھے، ایک لونڈی (گھر سے) باہر نکلی اور ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس

فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنَّا كَلِمَةً، فَلَطَمَهَا، فَغَضِبَ سُوَيْدٌ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

نے اسے طمانچہ دے مارا، اس پر سوید رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے...... اس کے بعد ابن ادریس کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٣٠٤] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: شُعْبَةُ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ؛ أَنَّ جَارِيَةً لَّهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ، فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِّي، مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ، فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُّعْتِقَهُ.

[4304] عبدالصمد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھ سے محمد بن منکدر نے کہا: تمھارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: شعبہ۔ تو محمد نے کہا: مجھے ابوشعبہ عراقی (مولیٰ سوید بن مقرن) نے سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ ان کی لونڈی کو کسی انسان نے تھپڑ مارا تو سوید رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ چہرہ حرمت والا (ہوتا) ہے اور کہا: میں نے خود کو، اور میں اپنے بھائیوں میں ساتواں تھا، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں دیکھا اور ہمارے پاس سوائے ایک کے کوئی اور خادم نہ تھا۔ ہم میں سے کسی نے عمداً اسے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔

[٤٣٠٥] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، عَنْ وَّهْبِ بْنِ جَرِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ؟ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ.

[4305] وہب بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی کہ محمد بن منکدر نے مجھ سے پوچھا: تمھارا نام کیا ہے؟ آگے عبدالصمد کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٤٣٠٦] ٣٤-(١٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِّي بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِي: «اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ!» فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ: فَلَمَّا دَنَا مِنِّي، إِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَقُولُ: «اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ! اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ!» قَالَ: فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَّدِي، فَقَالَ: «اِعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ!

[4306] عبدالواحد بن زیاد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم تیمی سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک تیمی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: "ابومسعود! جان لو۔" میں غصے کی وجہ سے آواز نہ پہچان سکا، کہا: جب وہ (کہنے والے) میرے قریب پہنچے تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے، آپ فرما رہے تھے: "ابومسعود! جان لو، ابومسعود! جان لو۔" کہا: میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا پھینک دیا، تو آپ نے فرمایا: "ابومسعود! جان لو۔ اس غلام پر تمھیں

أَنَّ اللهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هٰذَا الْغُلَامِ» قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

جتنا اختیار ہے اس کی نسبت اللہ تم پر زیادہ اختیار رکھتا ہے۔'' کہا: تو میں نے کہا: اس کے بعد میں کسی غلام کو کبھی نہیں ماروں گا۔

[٤٣٠٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّهُوَ الْمَعْمَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نَحْوَ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: فَسَقَطَ مِنْ يَّدِي السَّوْطُ، مِنْ هَيْبَتِهِ.

[4307] جریر، سفیان اور ابوعوانہ سب نے اعمش سے عبدالواحد کی (سابقہ) سند کے ساتھ اس کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر جریر کی حدیث میں ہے: آپ کی ہیبت کی وجہ سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔

[٤٣٠٨] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِّي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: «اِعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ! لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ» فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللهِ، فَقَالَ: «أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ، لَلَفَحَتْكَ النَّارُ، أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ».

[4308] ابومعاویہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم تیمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اپنے غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: ''ابومسعود! جان لو، اس پر تمھارا جتنا اختیار ہے، اس کی نسبت اللہ تم پر زیادہ اختیار رکھتا ہے۔'' میں مڑا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو! اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمھیں آگ جھلساتی یا تمھیں آگ چھوتی۔''

[٤٣٠٩] ٣٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

[4309] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے سلیمان سے، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے تو اس نے اعوذ باللہ (میں تمھاری مار سے

أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ، فَقَالَ: أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ، فَتَرَكَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ» قَالَ: فَأَعْتَقَهُ.

اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) کہنا شروع کر دیا۔ کہا: تو (وہ اس کی بات کی طرف متوجہ نہ ہو پائے اور) اسے مارتے رہے۔ پھر اس نے کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کی پناہ میں آتا ہوں تو (انھیں اندازہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں) انھوں نے اسے چھوڑ دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ تم پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے جتنا تم اس پر رکھتے ہو۔'' کہا: تو انھوں نے اسے آزاد کر دیا۔

[٤٣١٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ: أَعُوذُ بِاللهِ، أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ.

[4310] محمد بن جعفر نے ہمیں شعبہ سے، اسی سند کے ساتھ خبر دی اور انھوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں'' (اور) ''اللہ کے رسول ﷺ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

(المعجم٩) - (بَابُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنٰى)(التحفة ١٤)

باب:9-اس کے بارے میں سخت وعید جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی

[٤٣١١] ٣٧-(١٦٦٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ».

[4311] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن ابی نعم سے سنا (کہا:) مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی اسے قیامت کے دن حد لگائی جائے گی، الا یہ کہ وہ (غلام) ویسا ہو جیسا اس نے کہا ہے۔''

[٤٣١٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، كِلَاهُمَا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، نَبِيَّ التَّوْبَةِ.

[4312] وکیع اور اسحاق بن یوسف ازرق دونوں نے فضیل بن غزوان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ان دونوں کی حدیث میں ہے: میں نے ابوالقاسم نبی توبہ ﷺ سے سنا۔

فائدہ: توبہ کا لغوی معنی رجوع ہے۔ نبی اکرم ﷺ اللہ کی طرف سے یہ بتانے کے لیے مبعوث کیے گئے کہ اللہ چاہتا ہے: انسان باطل سے حق کی طرف اور گناہوں سے استغفار کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ إِطْعَامِ الْمَمْلُوكِ مِمَّا يَأْكُلُ، وَإِلْبَاسِهِ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ)(التحفة ١٥)

باب:10-غلام کو وہی کھانا جو وہ (مالک خود) کھائے اور وہی پہنانا جو وہ (خود) پہنے اور اس پر ایسی ذمہ داری نہ ڈالے جو اس کے بس میں نہ ہو

[٤٣١٣] ٣٨-(١٦٦١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ إِخْوَانِي كَلَامٌ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً، فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَأَطْعِمُوهُمْ مِّمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِّمَّا تَلْبَسُونَ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ».

[4313] وکیع نے کہا: ہمیں اعمش نے معرور بن سوید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رَبذہ (کے مقام) میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ہاں سے گزرے، ان (کے جسم) پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام (کے جسم) پر بھی ویسی ہی چادر تھی۔ تو ہم نے کہا: ابوذر! اگر آپ ان دونوں (چادروں) کو اکٹھا کر لیتے تو یہ ایک حلہ بن جاتا۔ انھوں نے کہا: میرے اور میرے کسی (مسلمان) بھائی کے درمیان تلخ کلامی ہوئی، اس کی ماں عجمی تھی، میں نے اسے اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی تو اس نے نبی ﷺ کے پاس میری شکایت کر دی، میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے فرمایا: ''ابوذر! تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں جاہلیت (کی عادت موجود) ہے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! جو دوسروں کو برا بھلا کہتا ہے وہ اس کے ماں اور باپ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ابوذر! تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت ہے، وہ (چاہے کنیز زادے ہوں یا غلام زادے) تمھارے بھائی ہیں، اللہ نے انھیں تمھارے ماتحت کیا ہے، تم انھیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور ان پر ایسے کام کی ذمہ داری نہ ڈالو جو ان کے بس سے باہر ہو، اگر ان پر (مشکل کام کی) ذمہ داری ڈالو تو ان کی اعانت کرو۔''

فائدہ: شارحین کے مطابق حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی یہ تلخ کلامی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ انھوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

یاابن السوداء (کالی عورت کا بیٹا) کہا تھا۔

[٤٣١٤] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ» قَالَ: قُلْتُ: عَلٰى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «نَعَمْ، عَلٰى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ»، وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى: «فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ»، وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: «فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ»، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «فَلْيَبِعْهُ» وَلَا: «فَلْيُعِنْهُ»، اِنْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ: «وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ».

[4314] زہیر، ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، زہیر اور ابومعاویہ کی حدیث میں آپ کے فرمان: ''تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت ہے'' کے بعد یہ اضافہ ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: بڑھاپے کی اس گھڑی کے باوجود بھی (جاہلیت کی عادت باقی ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' ابومعاویہ کی روایت میں ہے: ''ہاں، تمھارے بڑھاپے کی اس گھڑی کے باوجود بھی'' عیسیٰ کی حدیث میں ہے: ''اگر وہ اس پر ایسی ذمہ داری ڈال دے جو اس کی طاقت سے باہر ہے تو (بہتر ہے) اسے بیچ دے۔'' (غلام پر ظلم کے گناہ سے بچ جائے۔) زہیر کی حدیث میں ہے: ''تو وہ اس (کام) میں اس کی اعانت کرے۔'' ابومعاویہ کی حدیث میں ''وہ اسے بیچ دے'' اور ''وہ اس کی اعانت کرے'' کے الفاظ نہیں ہیں اور ان کی حدیث آپ کے فرمان: ''اس پر ایسی ذمہ داری نہ ڈالے جو اس کے بس سے باہر ہو'' پر ختم ہو گئی۔

[٤٣١٥] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ، قَالَ: فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ، فَلْيُطْعِمْهُ

[4315] واصل احدب نے معرور بن سوید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا کہ ان (کے جسم) پر (آدھا) حلہ تھا اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کا (آدھا) حلہ تھا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا، کہا: تو انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں انھوں نے ایک آدمی کو برا بھلا کہا اور اسے اس کی ماں (کے عجمی ہونے) کی (بنا پر) عار دلائی، کہا: تو وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت (کی خو) ہے، وہ تمھارے بھائی اور خدمت گزار ہیں، اللہ نے انھیں تمھارے ماتحت کیا ہے، تو جس کا بھائی اس کے

مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ».

ماتحت ہو وہ اسے اسی کھانے میں سے کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان کے ذمے ایسا کام نہ لگاؤ جو ان کے بس سے باہر ہو اور اگر تم ان کے ذمے لگاؤ تو اس پر ان کی اعانت کرو۔''

فائدہ: حلّہ اصل میں نئے کپڑے کو کہتے ہیں۔ نیا کپڑا عموماً جوڑے (دو چادروں) کی صورت میں استعمال کیا جاتا تھا، اس لیے اسے حلہ کہا جانے لگا۔ اگر اصل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترجمہ کیا جائے تو یہ ہوگا ان کے جسم پر نیا کپڑا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی اسی جیسا نیا کپڑا تھا۔ اگر حلّے کو جوڑے کے معنی میں لیا جائے، جس طرح اس باب کی پہلی حدیث میں ہے تو اس حدیث میں ایک قسم کی دو چادروں کو اگرچہ الگ الگ انسانوں نے پہنا ہوا تھا، لیکن وہ جوڑا بنتا تھا۔ اس کا ایک حصہ مالک کے جسم پر تھا اور دوسرا غلام کے جسم پر۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کو جوڑے کے حصے ہونے کی بنا پر مجازاً جوڑا کہہ دیا گیا ہے۔

[٤٣١٦] ٤١-(١٦٦٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، عَنِ الْعَجْلَانِ مَوْلَى فَاطِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ».

[4316] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''طعام اور لباس غلام کا حق ہے اور اس پر کام کی اتنی ذمہ داری نہ ڈالی جائے جو اس کے بس میں نہ ہو۔''

[٤٣١٧] ٤٢-(١٦٦٣) حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ، وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ، فَلْيَأْكُلْ، فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا، فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ» قَالَ دَاوُدُ: يَعْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ.

[4317] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرے، پھر اس کے سامنے پیش کرے اور اسی نے (آگ کی) تپش اور دھواں برداشت کیا ہے تو وہ اسے اپنے ساتھ بٹھائے اور وہ (غلام بھی اس کے ساتھ) کھائے اور اگر کھانا بہت سے لوگوں نے کھا لیا ہو، (یعنی) کم ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے (ضرور) دے۔''

(المعجم ١١) - (بَابُ ثَوَابِ الْعَبْدِ وَأَجْرِهِ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ) (التحفة ١٦)

باب: 11- غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھے طریقے سے اللہ کی بندگی کرے تو اس کا اجر و ثواب

[٤٣١٨] ٤٣-(١٦٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4318] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت

يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ».

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھی طرح اللہ کی بندگی کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔''

[٤٣١٩] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، جَمِيعًا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[4319] عبیداللہ اور اسامہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے امام مالک کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٣٢٠] ٤٤-(١٦٦٥) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ»، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالْحَجُّ، وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ.

[4320] ابوطاہر اور حرملہ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی طرح ذمہ داریاں نبھانے والے کسی کے مملوک (غلام) کے لیے دو اجر ہیں۔'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے! اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور اپنی والدہ کی خدمت (جیسے کام) نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ میں مروں تو غلام ہوں۔

قَالَ: وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ، لِصُحْبَتِهَا.

(سعید بن مسیب نے) کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کی وفات تک ان کے ساتھ رہنے (اور خدمت کرنے) کی بنا پر حج نہیں کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ: «لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ.

ابوطاہر نے اپنی حدیث میں ''اچھی طرح ذمہ داریاں نبھانے والا ''عبد'' (غلام) کہا، ''مملوک'' نہیں کہا۔

[٤٣٢١] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ.

[4321] ابوصفوان اموی نے ہمیں حدیث بیان کی (کہا:) مجھے یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، انھوں نے ''ہمیں یہ بات پہنچی'' اور اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٤٣٢٢] ٤٥-(١٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، كَانَ لَهُ أَجْرَانِ» قَالَ: فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا، فَقَالَ كَعْبٌ: لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ، وَّلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ مُّزْهِدٍ.

[4322] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام اللہ کا حق اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔'' کہا: میں نے یہ حدیث کعب کو سنائی تو کعب نے کہا: نہ اس (غلام) کا حساب ہوگا نہ ہی کم مال والے مومن کا حساب ہوگا۔

[٤٣٢٣] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4323] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٣٢٤] ٤٦-(١٦٦٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُّتَوَفّٰى، يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ، نِعِمَّا لَهُ».

[4324] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی غلام کا اس حال میں فوت ہو جانا کیا خوب ہے کہ وہ اللہ کی بندگی اور اپنے آقا کی خدمت اچھے طریقے سے کر رہا تھا! اس کے لیے کیا خوب ہے یہ (زندگی)!''

(المعجم ١٢) – (بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ)(التحفة ١٧)

باب:12- جس شخص نے ایک (مشترکہ) غلام میں سے اپنے حصہ آزاد کر دیا

[٤٣٢٥] ٤٧-(١٥٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ

[4325] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی (مشترکہ) غلام (کی ملکیت میں)

شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، فَأُعْطِيَ شُرَكَاءُهُ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». [راجع: ٣٧٧٠]

سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے تو اس کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی اور اس کے شریکوں کو ان کے حصے دیے جائیں گے اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا ورنہ وہ اتنا ہی آزاد رہے گا جتنا پہلے ہو گیا ہے۔''

[٤٣٢٦] ٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

[4326] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی غلام (کی ملکیت میں) سے اپنا حصہ آزاد کیا، اگر اس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہے تو اس کی پوری آزادی اس پر (لازم) ہے۔ اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو وہ جتنا آزاد ہو چکا تھا اتنا ہی آزاد رہے گا۔''

[٤٣٢٧] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

[4327] جریر بن حازم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مولیٰ نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی (مشترکہ) غلام (کی ملکیت میں) سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنی مقدار میں مال ہے جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہے، تو اس کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی (اور شریک کو اس کا حصہ ادا کر کے غلام اس کی طرف سے آزاد کیا جائے گا۔) ورنہ وہ جتنا آزاد ہو چکا تھا اتنا ہی آزاد رہے گا۔''

[٤٣٢٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ -؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ:

[4328] لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید، ایوب، اسماعیل بن امیہ، ابن ابی ذئب اور اسامہ بن زید سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، ایوب اور یحییٰ بن سعید کی حدیث کے سوا ان میں سے کسی کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اور اگر اس کے پاس مال نہیں تو وہ جتنا آزاد ہو چکا تھا اتنا ہی آزاد رہے گا۔'' اور انھی دونوں نے یہ جملہ کہا اور ان دونوں (ایوب اور یحییٰ) نے یہ بھی کہا: ہمیں معلوم نہیں ہے کہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ: «وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ» إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ، وَقَالَا: لَا نَدْرِي، أَهُوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِّنْ قِبَلِهِ؟ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

یہ حدیث کا حصہ ہے یا نافع نے اپنی طرف سے کہا ہے۔ اور لیث بن سعد کی حدیث کے سوا ان میں سے کسی کی روایت میں سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ (میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٤٣٢٩] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ، قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، لَّا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا».

[4329] عمرو نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے اور کسی دوسرے کے درمیان مشترک غلام کو آزاد کیا تو کمی بیشی کے بغیر اس کے مال میں سے (غلام کی) منصفانہ قیمت لگائی جائے گی، پھر اگر وہ خوش حال ہوا تو وہ اس کے مال سے اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔''

[٤٣٣٠] ٥١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ، عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ، إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ».

[4330] زہری نے سالم سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی غلام (کی ملکیت میں) سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کا باقی حصہ بھی اس کے مال سے آزاد ہوگا، بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے۔''

[٤٣٣١] ٥٢-(١٥٠٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ: «يَضْمَنُ». [راجع: ٣٧٧٢]

[4331] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے دو آدمیوں کے مشترکہ غلام کے بارے میں جن میں سے ایک (اپنا حصہ) آزاد کردیتا ہے، فرمایا: ''وہ (دوسرے کا) ضامن ہے۔ (کہ اس کے حصے کی قیمت اسے مل جائے گی۔)''

[٤٣٣٢] ٥٣-(١٥٠٣) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِّنْ مَّمْلُوكٍ، فَهُوَ حُرٌّ مِّنْ مَّالِهِ». [راجع: ٣٧٧٣]

[4332] عبیداللہ کے والد معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے غلام (کی ملکیت) میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ اسی کے مال سے (پورا) آزاد ہوجائے گا۔''

[٤٣٣٣] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَّهُ فِي عَبْدٍ، فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ، اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

[4333] اسماعیل بن ابراہیم نے ابن ابی عروبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے غلام (کی ملکیت) میں سے اپنا حصہ آزاد کیا، اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کی (پوری) آزادی اسی کے مال کے ذریعے سے ہوگی اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو کسی جبری مشقت میں ڈالے بغیر اس غلام سے (بقیہ قیمت کی ادائیگی کے لیے) کام کروایا جائے گا۔''

[٤٣٣٤] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى: «ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

[4334] علی بن مسہر، محمد بن بشر اور عیسیٰ بن یونس سب نے ابن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور عیسیٰ کی حدیث میں ہے: ''اسے کسی مشقت میں ڈالے بغیر، اس شخص کے حصے (کی ادائیگی) کے لیے کام لیا جائے گا جس نے آزاد نہیں کیا۔''

[٤٣٣٥] ٥٦-(١٦٦٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً، وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

[4335] اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابومہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے اور اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی مال نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں بلوایا اور تین گروپوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا، اس کے بعد دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی برقرار رکھا اور آپ نے اسے سرزنش کی۔

[٤٣٣٦] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنِ الثَّقَفِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ، فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ.

[4336] حماد اور (عبدالوہاب) ثقفی دونوں نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، حماد کی حدیث ابن عُلیہ کی حدیث کی طرح ہے اور ثقفی کی حدیث میں ہے: انصار کے ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت وصیت کی اور چھ غلام آزاد کر دیے۔

[٤٣٣٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ.

[4337] یزید بن زریع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابن علیہ اور حماد کی حدیث کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ) (التحفة ١٨)

باب: 13- ایسے غلام کو بیچنے کا جواز جسے مالک کی موت کے بعد آزادی ملنی تھی

[٤٣٣٨] ٥٨-(٩٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي

[3438] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انصار میں سے

ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ، لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ.

ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام کو آزاد قرار دیا، اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اس (غلام) کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' اسے نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا تو آپ نے وہ (رقم) اس آدمی کے حوالے کر دی۔

قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَّاتَ عَامَ أَوَّلَ. [راجع: ٢٣١٣]

عمرو نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: وہ قبطی غلام تھا (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی امارت کے) پہلے سال فوت ہوا۔ (اپنی موت کے بعد غلام کو آزاد کرنے والے کو ایک تہائی سے زیادہ ترکے میں وصیت کا اختیار ہی نہ تھا۔)

[٤٣٣٩] ٥٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَّقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَّهُ لَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[4339] سفیان بن عیینہ نے کہا: عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: انصار کے ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام کے آزاد ہونے کی وصیت کی، کہا: اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فروخت کر دیا۔

قَالَ جَابِرٌ: فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ، عَبْدًا قِبْطِيًّا مَّاتَ عَامَ أَوَّلَ، فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے ابن نحام نے خریدا، وہ قبطی غلام تھا، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی امارت کے پہلے سال فوت ہوا۔

[٤٣٤٠] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ، نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

[4340] لیث بن سعد نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مدبر (مالک کی موت کے بعد آزاد ہونے والے غلام) کے بارے میں عمرو بن دینار سے روایت کردہ حماد کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٤٣٤١] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ

[4341] عبدالمجید بن سہیل اور حسین بن ذکوان معلم نے عطاء سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

ابْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَّابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ.

اسی طرح مطر بن طہمان الوراق نے عطاء بن ابی رباح، ابوزبیر اور عمرو بن دینار سے روایت کی کہ حضرت جابر ؓ نے انھیں مدبَّر کی بیع کے بارے میں حدیث بیان کی، ان سب (عطاء، ابوزبیر اور عمرو) نے کہا: انھوں (جابر ؓ) نے نبی ﷺ سے اس حدیث کے ہم معنی روایت کی جو حماد اور ابن عیینہ نے عمرو سے اور انھوں نے حضرت جابر ؓ سے بیان کی۔

ارشاد باری تعالیٰ
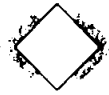
إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسۡعَوۡنَ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوۡ يُصَلَّبُوٓاْ أَوۡ تُقَطَّعَ أَيۡدِيهِمۡ وَأَرۡجُلُهُم مِّنۡ خِلَٰفٍ أَوۡ يُنفَوۡاْ مِنَ ٱلۡأَرۡضِۚ ذَٰلِكَ لَهُمۡ خِزۡيٞ فِي ٱلدُّنۡيَاۖ وَلَهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

''ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں، یہی ہے کہ انھیں بری طرح قتل کیا جائے، یا انھیں بری طرح سولی دی جائے، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے بری طرح کاٹے جائیں، یا انھیں اس سرزمین سے نکال دیا جائے۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔''

(المائدة 5:33)

تعارف کتاب القسامہ

کسی مقتول کی لاش کسی علاقے میں پائی جائے اور قاتل کے بارے میں واضح شہادت موجود نہ ہو تو قتل کی ذمہ داری کے تعین کے لیے مقتول کے ورثاء پچاس اجتماعی قسمیں کھا سکتے ہیں۔ اگر وہ قسمیں نہ کھائیں تو جن کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے وہ پچاس اجتماعی قسمیں کھا کر ذمہ داری سے بری ہو سکتے ہیں۔ ان اجتماعی قسموں کو اور بعض لوگوں کے بقول قسمیں کھانے والوں کو اور بعض کے نزدیک اجتماعی قسم کھانے کے اس عمل کو قسامہ کہا جاتا ہے۔

یہ دستور جاہلی دور سے چلا آ رہا تھا۔ لوگ اندھے قتل میں، حصولِ انصاف کے اس طریقے کو قبول کرتے تھے، اس میں عدل و انصاف کے تقاضے بھی پامال نہ ہوتے تھے بلکہ مقتول کے ورثاء کی دادرسی کی صورت نکل سکتی تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس طریق کار کو برقرار رکھا۔ آپ کے عہد مبارک میں اگرچہ عملاً اجتماعی قسموں کی نوبت نہ آئی، لیکن خلفاء کے عہد میں اس طریق کار پر عمل بھی ہوا۔ اگر دیکھا جائے تو اسے کسی حد تک جرگے سے ملتا جلتا طریقہ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے ورثاء کو قسامہ کے جس طریق کار کی پیش کش فرمائی، اس میں ہر پہلو سے احتیاط اور عدل کا قیام مقدم ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب عبداللہ بن سہل بن زید انصاری کے خیبر میں، یہود کی آبادیوں کے پاس، قتل ہو جانے کا معاملہ پیش کیا گیا تو قوی شبہ یہود پر تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے بھائی اور دیگر عزیزوں سے پوچھا: ''تم لوگوں کے پاس کوئی گواہ یا شہادت ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں۔ (بخاری، حدیث: 6898) آپ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاؤ گے کہ اس کو فلاں نے قتل کیا ہے تو اسے تمھارے سپرد کر دیا جائے؟'' بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: ''یا تم اپنے ساتھی کے خون (بہا) کے حقدار ہو جاؤ؟'' تو انھوں نے کہا: ہم نے قتل ہوتے نہیں دیکھا تو قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہود (جو قتل کے ارتکاب کا انکار کر رہے تھے) پچاس قسمیں کھائیں گے اور تمھیں قسم کھانے کے التزام یا اہتمام سے بری کر دیں گے۔'' مقتول کے گھر والوں کو یہ بھی قبول نہ تھا، انھوں نے کہا: وہ تو اس سے بھی بڑی باتوں کی جرأت کرتے ہیں، بعض روایات میں ہے: وہ جھوٹی قسمیں کھا لیں گے اور بعد میں کفارے دے دیں گے۔ قسامہ سے چونکہ مسئلے کا ایسا حل نہ نکل رہا تھا جس سے مقتول کے اعزہ کی دادرسی ہو سکے تو رسول اللہ ﷺ نے کمال رحمت سے مقتول کا خون بہا، سو اونٹ، ورثاء کو اپنی طرف سے ادا کر دیے۔

قسامہ، دادرسی اور مصالح انسانی کے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ صحابہ، تابعین، حجاز، شام، عراق کے اکثر ائمہ، علماء اور سلف ضرورت کے وقت قسامہ پر عمل کرنے کے قائل ہیں۔ دوسری طرف کچھ اہل علم جن میں حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نمایاں ہیں، اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ قسامہ کی بنیاد پر قصاص میں

کسی کو قتل کرنے کے قائل نہ تھے۔ اس اختلاف کے حوالے سے یہ بات اہم ہے کہ فقہائے حجاز کی اکثریت اور زہری، ربیعہ، ابوزناد، لیث، اوزاعی، اسحاق، ابوثور اور داود کے علاوہ امام مالک، امام شافعی (ایک قول کے مطابق) اور امام احمد رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں کہ اگر تمام شرائط پوری ہو جائیں تو جس کے بارے میں شرائط پوری ہوں اسے قصاص میں قتل کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات جو صرف دیت کے قائل ہیں ان کا استدلال رسول اللہ ﷺ کے ان الفاظ سے ہے: ''یہود اس کی دیت دیں گے یا جنگ کے لیے تیار ہوں گے۔'' (حدیث: 4349) جو قصاص کے بھی قائل ہیں ان کا استدلال آپ ﷺ کے ان الفاظ سے ہے: ''تم میں سے پچاس آدمی ان میں سے ایک آدمی پر قسمیں کھائیں گے تو وہ اپنی رسی سمیت جس میں وہ بندھا ہوگا، تمھارے حوالے کر دیا جائے گا۔'' (حدیث:4343) ''حوالے کر دیا جائے گا'' کا فوری طور پر ذہن میں آنے والا معنی یہی ہے کہ اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن یہ مفہوم بھی لیا جا سکتا ہے کہ وہ دیت کی ادائیگی تک بطور ضمانت مقتول کے خاندان کے پاس رہے گا۔ امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں لکھا ہے: میں نے عبیداللہ بن عمر العمری سے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ کبھی رسول اللہ ﷺ نے قسامہ کی بنیاد پر قصاص دلوایا؟ کہا: نہیں، میں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے؟ کہا: نہیں، میں نے کہا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے؟ کہا: نہیں، میں نے کہا: پھر تم لوگ کس طرح اس کی جرأت کرتے ہو؟ معروف تابعی ابوقلابہ رحمہ اللہ نے بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے، قسامہ کی بنیاد پر قصاص میں قتل کرنے کے خلاف زوردار دلائل دیے۔ یہ حدیث صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب القسامہ میں بیان ہوئی ہے۔ (مزید تفصیلات اور اختلافات کے حوالے سے دلائل کے لیے فتح الباري:12/ 288-298 کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔)

معاملہ چاہے ایک اندھے قتل کا ہو، کوئی ذمہ دار معاشرہ مقتول کے خون کو رائگاں قرار دینا گوارا نہیں کر سکتا۔ اس صورت میں قسامہ کا طریقہ ہی ذمہ داری کے تعین اور مقتول کے خاندان کی دادرسی کا معقول ترین دستیاب طریقہ ہے، کسی برادری یا بستی کے لوگوں کے خلاف ظاہری قرائن موجود ہوں لیکن قطعی شہادت موجود نہ ہو تو اس صورت میں ان لوگوں میں پچاس قابل اعتماد لوگوں سے قسم لینے کا طریقہ ہی مناسب ترین دستیاب طریقہ ہے۔ اگر کسی برادری یا آبادی کے پچاس قابل اعتبار لوگوں کو قسم کے لیے بلایا جائے تو اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ اگر ان میں سے کسی بھی شخص کو اپنی برادری اور اپنے محلے کے لوگوں میں سے کسی پر بھی شک ہو تو وہ اس بات کی قسم نہ کھائے کہ اسے قاتل کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ ہاں اگر کوئی معاشرہ اس حد تک گر چکا ہو کہ اس میں دو فیصد لوگ بھی سچ کہنے والے یا کم از کم جھوٹی قسم سے احتراز کرنے والے موجود نہ ہوں تو ایسے معاشرے، برادری یا آبادی سے نپٹنے کے لیے فطرت کے دوسرے قوانین موجود ہیں۔

یہ سب انتظامات انسانی جان کی حرمت کو یقینی بنانے کے لیے ہیں۔ اپنی ترتیب کو آگے بڑھاتے ہوئے، قسامہ کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے قتل و غارت اور ڈاکہ زنی کے مجرموں اور دائرۂ اسلام سے خارج ہونے والوں کی سزا کے بارے میں احادیث بیان کیں۔ ایسے مجرم کسی ایک قتل کے مرتکب نہیں ہوتے بلکہ معمولی مالی فائدے کے لیے بہت سے لوگوں کو انتہائی ظالمانہ طریقوں سے تباہ و ہلاک کرتے ہیں۔ یہ لوگ اس نظام ہی کے منکر اور دشمن ہوتے ہیں جو انسانی جانوں کے تحفظ کا بنیادی ذریعہ ہوتا ہے۔ ایک مرتد ان تمام حرمتوں کا منکر ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے انسانیت کے تحفظ کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔ ان کی سزا بھی ان کے جرائم کی

سنگینی کے مطابق ہے۔

پھر بے گناہ انسانی جان یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی سزا کا ذکر ہے جو قصاص یا دیت کی صورت میں ہوتی ہے۔ امام مسلم ؒ نے ان اسباب کے حوالے سے بھی احادیث بیان کی ہیں جن کی وجہ سے کسی انسان کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ ان کے علاوہ سب کی جانوں کو تحفظ حاصل ہے۔ اس کے بعد یہ بیان کیا گیا ہے کہ آخرت میں بھی سب سے پہلے خون کے حوالے سے محاسبہ اور حق رسی اور سزا کا اہتمام ہوگا۔

انسانی جان کے ساتھ ساتھ اس کی عزت اور اس کے مال کو بھی حرمت حاصل ہے، اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے خطبۂ حجۃ الوداع کے ذریعے سے واضح کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابھی پیدا نہ ہونے والے پیٹ کے بچے کی بھی دیت رکھی ہے۔ انسانی جانوں کے تحفظ کا یہ ایک مکمل نظام ہے جو اللہ کی طرف سے انسانوں کو عطا کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٨ - كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

قتل کی ذمہ داری کے تعین کے لیے اجتماعی قسموں، لوٹ مار کرنے والوں (کی سزا)، قصاص اور دیت کے مسائل

(المعجم ١) - (بَابُ الْقَسَامَةِ) (التحفة ١)

[٤٣٤٢] ١-(١٦٦٩) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ -، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ - قَالَ يَحْيَى: وَحَسِبْتُ قَالَ - وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ، حَتّٰى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ، ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا، فَدَفَنَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَبِّرْ» - الْكُبْرَ فِي السِّنِّ - فَصَمَتَ، وَتَكَلَّمَ

باب:1- قتل کی ذمہ داری کے تعین کے لیے اجتماعی قسمیں

[4342] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے بشیر بن یسار سے اور انھوں نے حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید (مدینہ سے) نکلے یہاں تک کہ جب خیبر میں پہنچے تو وہاں کسی جگہ الگ الگ ہو گئے، پھر (یہ ہوتا ہے کہ) اچانک محیصہ، عبداللہ بن سہل کو مقتول پاتے ہیں۔ انھوں نے اسے دفن کیا، پھر وہ خود، حویصہ بن مسعود اور (مقتول کا حقیقی بھائی) عبدالرحمان بن سہل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ (عبدالرحمان) سب سے کم عمر تھا، چنانچہ عبدالرحمان اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے بات کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''بڑے کو اس کا مقام دو،'' یعنی عمر میں بڑے کو، تو وہ خاموش ہو گیا، اس کے دونوں ساتھیوں نے بات کی اور ان کے ساتھ اس نے بھی بات کی، انھوں نے

صَاحِبَاهُ، وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِاللهِ بْنِ سَهْلٍ، فَقَالَ لَهُمْ: «أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ؟» - أَوْ قَاتِلَكُمْ - قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا؟» قَالُوا: وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطٰى عَقْلَهُ.

رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن سہل کے قتل کی بات بتائی تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم پچاس قسمیں کھاؤ گے، پھر اپنے ساتھی (کے بدلے خون بہا)۔ یا (فرمایا:) بدلے میں اپنے قاتل (سے دیت یا قصاص لینے)۔ کے حقدار بنو گے؟'' انھوں نے جواب دیا: ہم قسمیں کیسے کھائیں جبکہ ہم نے دیکھا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تمھیں (ان کے خلاف تمھارے مطالبے کے حق سے) الگ کر دیں گے۔'' انھوں نے کہا: ہم کافر لوگوں کی قسمیں کیونکر قبول کریں؟ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ صورت حال دیکھی آپ نے (اپنی طرف سے) اس کی دیت ادا کی۔

[٤٣٤٣] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ مُحَيِّصَةَ ابْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ، فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ، فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ، وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَبِّرِ الْكُبْرَ» أَوْ قَالَ: «لِيَبْدَإِ الْأَكْبَرُ» فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ؟» قَالُوا: أَمْرٌ لَّمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟ قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ، قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ.

[4343] حماد بن زید نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے، انھوں نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت کی کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل خیبر کی طرف گئے اور (وہاں) کسی نخلستان میں الگ الگ ہو گئے، عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا تو ان لوگوں نے یہود پر الزام عائد کیا، چنانچہ ان کے بھائی عبدالرحمان اور دو چچازاد حویصہ اور محیصہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمان نے اپنے بھائی کے معاملے میں بات کی، وہ ان سب میں کم عمر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کو بڑا بناؤ'' یا فرمایا: ''سب سے بڑا (بات کا) آغاز کرے۔'' ان دونوں نے اپنے ساتھی کے معاملے میں گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے پچاس آدمی ان میں سے ایک آدمی پر قسمیں کھائیں گے تو وہ اپنی رسی سمیت (جس میں وہ بندھا ہو گا) تمھارے حوالے کر دیا جائے گا؟'' انھوں نے کہا: یہ ایسا معاملہ ہے جو ہم نے دیکھا نہیں، ہم کیسے حلف اٹھائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہود اپنے پچاس آدمیوں کی قسموں سے تم کو (تمھارے دعوے کے استحقاق سے) الگ کر دیں

گے۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! (وہ تو) کافر لوگ ہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔

قَالَ سَهْلٌ: فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَّهُمْ يَوْمًا، فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا، قَالَ حَمَّادٌ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ.

سہل نے کہا: ایک دن میں ان کے باڑے میں گیا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔ حماد نے کہا: یہ یا اس کی طرح (بات کہی)۔

فائدہ: سہل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کر کے اشارہ کیا کہ وہ اس واقعے اور متعلقہ لوگوں حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں جو اونٹ دیے تھے ان سے بھی خوب واقف ہیں۔

[٤٣٤٤] (...) وَحَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ، وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ.

[4344] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے، انھوں نے سہل بن ابی حثمہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی، اور انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت دے دی اور انھوں نے اپنی حدیث میں یہ نہیں کہا: مجھے ایک اونٹنی نے لات مار دی۔

[٤٣٤٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، جَمِيعًا، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[4345] سفیان بن عیینہ اور عبدالوہاب ثقفی نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے بشیر بن یسار سے اور انھوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انھی کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٣٤٦] ٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، وَّمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ ابْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّيْنِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، خَرَجَا إِلٰى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، وَّأَهْلُهَا يَهُودُ، فَتَفَرَّقَا

[4346] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے بشیر بن یسار سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عبداللہ بن سہل بن زید انصاری اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری، جن کا تعلق قبیلہ بنو حارثہ سے تھا، خیبر کی طرف نکلے، ان دنوں وہاں صلح تھی، اور وہاں کے باشندے یہودی تھے، تو وہ دونوں اپنی ضرورت کے پیش نظر الگ الگ ہو گئے، بعدازاں عبداللہ بن سہل قتل ہو گئے اور کھجور کے تنے کے اردگرد

لِحَاجَتِهِمَا، فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ، فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا، فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَأْنَ عَبْدِ اللهِ، وَحَيْثُ قُتِلَ. فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَّهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ: «تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَّتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ؟» - أَوْ صَاحِبَكُمْ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ.

بنائے گئے پانی کے ایک گڑھے میں مقتول حالت میں ملے، ان کے ساتھی نے انھیں دفن کیا، پھر مدینہ آئے اور مقتول کے بھائی عبدالرحمان بن سہل اور (چچازاد) محیصہ اور حویصہ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ اور ان کو قتل کیے جانے کی صورت حال اور جگہ بتائی۔ بشیر کا خیال ہے اور وہ ان لوگوں سے حدیث بیان کرتے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو پایا کہ آپ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے قاتل ۔ یا اپنے ساتھی ۔ (سے بدلہ/دیت) کے حق دار بنو گے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! نہ ہم نے دیکھا، نہ وہاں موجود تھے۔ ان (بشیر) کا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تمھیں (اپنے دعوے کے استحقاق سے) الگ کر دیں گے۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کافر لوگوں کی قسمیں کیسے قبول کریں؟ بشیر کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا فرما دی۔

[٤٣٤٧] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمٍّ لَّهُ يُقَالُ لَهُ: مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، إِلَى قَوْلِهِ: فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ.

[4347] ہشیم نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے بشیر بن یسار سے روایت کی کہ انصار میں سے بنو حارثہ کا ایک آدمی جسے عبداللہ بن سہل بن زید کہا جاتا تھا اور اس کا چچازاد بھائی جسے محیصہ بن مسعود بن زید کہا جاتا تھا، سفر پر روانہ ہوئے، اور انھوں نے اس قول تک، لیث کی (حدیث: 4342) کی طرح حدیث بیان کی: ''رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرما دی۔''

قَالَ يَحْيَى: فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ.

یحییٰ نے کہا: مجھے بشیر بن یسار نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سہل بن ابی حثمہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: دیت کی ان اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے باڑے میں لات ماری تھی۔

[٤٣٤٨] ٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

[4348] سعید بن عبید نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:)

بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَفَرًا مِّنْهُمُ انْطَلَقُوا إِلٰى خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّبْطِلَ دَمَهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

ہمیں بشیر بن یسار انصاری نے سہل بن ابی حثمہ انصاری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ان کو بتایا کہ ان (کے خاندان) میں سے چند لوگ خیبر کی طرف نکلے اور وہاں الگ الگ ہو گئے، بعدازاں انھوں نے اپنے ایک آدمی کو قتل کیا ہوا پایا...... اور انھوں نے (پوری) حدیث بیان کی اور اس میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا کہ اس کے خون کو رائگاں قرار دیں، چنانچہ آپ نے صدقے کے اونٹوں سے سو اونٹ اس کی دیت ادا فرما دی۔

فائدہ: کسی بے گناہ مسلمان کا خون رائگاں قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قاتل کا پتہ نہ چلے تو بھی مقتول کے ورثاء کو بیت المال سے دیت ملنی چاہیے تا کہ اس کے بعد اس کے بچے ضائع نہ ہوں۔

[٤٣٤٩] ٦-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَّقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِّجَالٍ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلٰى خَيْبَرَ، مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ، وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ، فَأَتٰى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ، وَاللهِ! قَتَلْتُمُوهُ، قَالُوا: وَاللهِ! مَا قَتَلْنَاهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ، فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ: «كَبِّرْ كَبِّرْ» - يُرِيدُ السِّنَّ - فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِمَّا أَنْ يَّدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ

[4349] ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن سہل (بن زید انصاری) نے سہل بن ابی حثمہ (انصاری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے انھیں ان کی قوم کے بڑی عمر کے لوگوں سے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ اپنی تنگدستی کی بنا پر جو انھیں لاحق ہو گئی تھی، (تجارت وغیرہ کے لیے) خیبر کی طرف نکلے، بعدازاں محیصہ آئے اور بتایا کہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے ہیں اور انھیں کسی چشمے یا پانی کے کچے کنویں (فقیر) میں پھینک دیا گیا، چنانچہ وہ یہود کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے ہی انھیں قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے انھیں قتل نہیں کیا، پھر وہ آئے حتی کہ اپنی قوم کے پاس پہنچے اور ان کو یہ بات بتائی، پھر وہ خود، ان کے بھائی حویصہ، اور وہ ان سے بڑے تھے، اور عبدالرحمان بن سہل (رسول اللہ ﷺ کے پاس) آئے، محیصہ نے گفتگو شروع کی اور وہی خیبر میں موجود تھے تو رسول اللہ ﷺ نے محیصہ سے فرمایا: ''بڑے کو بات کرنے دو، بڑے کو موقع دو'' آپ کی مراد عمر (میں بڑے) سے تھی، تو حویصہ نے بات کی، اس کے بعد محیصہ نے بات کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا وہ

يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ؟» فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ، فَكَتَبُوا: إِنَّا وَاللهِ! مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ: «أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: لَيْسُوا مُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ.

تمھارے ساتھی کی دیت دیں یا پھر جنگ کا اعلان کریں۔" رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں ان کی طرف خط لکھا، تو انھوں نے (جوابًا) لکھا: اللہ کی قسم! ہم نے انھیں قتل نہیں کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمان سے فرمایا: "کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون (کا بدلہ لینے) کے حقدار بنو گے؟" انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: "تو تمھارے سامنے یہود قسمیں کھائیں؟" انھوں نے جواب دیا: وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کر دی، رسول اللہ ﷺ نے ایک سو اونٹنیاں ان کی طرف روانہ کیں حتی کہ ان کے گھر (باڑے) پہنچا دی گئیں۔

فَقَالَ سَهْلٌ: فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

سہل نے کہا: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

فائدہ: "فقیر" عربی زبان میں غریب آدمی کو بھی کہتے ہیں اور اس کنویں کو بھی جو چوڑے سے گڑھے کی صورت میں کھودا جاتا ہے۔ اس کے اندرونی حصے کو پکا نہیں کیا جاتا۔ اس کے قریب تک بعض اوقات گھومتا ہوا راستہ بنا دیا جاتا ہے، جہاں سے پانی لا کر درختوں یا پودوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔

[٤٣٥٠] ٧-(١٦٧٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

[4350] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان بن یسار نے انصار میں سے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے قسامہ کو اسی صورت پر برقرار رکھا جس پر وہ جاہلیت میں تھی۔

[٤٣٥١] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4351] ابن جریج نے ابن شہاب سے اسی سند کے

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَقَضٰى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ.

ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: رسول اللہ ﷺ نے اس (قسامہ) کے ذریعے انصار کے لوگوں کے مابین ایک مقتول کا فیصلہ کیا جس کا دعویٰ انھوں نے یہود پر کیا تھا۔

فائدہ: اس قضیے کا اصل فیصلہ یہی تھا کہ مقتول کے پچاس ورثاء قسم کھائیں اور اگر وہ نہیں کھاتے تو ملزموں میں سے پچاس لوگ قسم کھا کر الزام سے بری ہو جائیں۔ لیکن جب یہ خدشات سامنے آئے کہ ملزم جھوٹی قسمیں کھا لیں گے اور مقتول کا خون رائگاں چلا جائے گا تو یہ ایک نیا ذیلی قضیہ تھا۔ اس کا فیصلہ یہ کیا گیا کہ بیت المال سے دیت ادا کر دی جائے۔ اور آپ ﷺ نے پوری احتیاط اور مقتول کے ورثاء کے ساتھ مواسات کا اہتمام کرتے ہوئے دیت کے اونٹ ان کے باڑے کے اندر پہنچوائے۔

[٤٣٥٢] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ نَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

[4352] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور سلیمان بن یسار نے انصار کے کچھ لوگوں سے خبر دی اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی جس طرح ابن جریج کی حدیث ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ حُكْمِ الْمُحَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِّينَ) (التحفة ٢)

باب: 2- قتل و غارت کرنے اور مرتد ہو جانے والوں کے بارے میں (شریعت کا) حکم

[٤٣٥٣] ٩-(١٦٧١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى - قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَاجْتَوَوْهَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلٰى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا

[4353] عبدالعزیز بن صہیب اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ آئے، انھیں یہاں کی آب و ہوا ناموافق لگی (اور انھیں استسقاء ہو گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے ان (کے مطالبے پر ان سے) فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو تو صدقے کے اونٹوں کے پاس چلے جاؤ اور ان کے دودھ اور پیشاب (جسے وہ لوگ، اس طرح کی کیفیت میں اپنی صحت کا ضامن سمجھتے تھے) پیو۔ انھوں نے ایسے ہی کیا اور صحت یاب

وَأَبْوَالِهَا» فَفَعَلُوا، فَصَحُّوا، ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرِّعَاءِ فَقَتَلُوهُمْ، وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَسَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا.

ہو گئے، پھر انھوں نے چرواہوں پر حملہ کر دیا، ان کو قتل کر دیا، اسلام سے مرتد ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے (بیت المال کے) اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے (پیچھا کرنے والوں کو) ان کے تعاقب میں روانہ کیا، انھیں (پکڑ کر) لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے، ان کی آنکھیں پھوڑ دینے کا حکم دیا اور انھیں سیاہ پتھروں والی زمین میں چھوڑ دیا حتی کہ (وہیں) مر گئے۔

[٤٣٥٤] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ: أَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ، ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ، وَسَقُمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا؟» فَقَالُوا: بَلٰى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُدْرِكُوا، فَجِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ، ثُمَّ نُبِذُوا فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوا.

[4354] ابوجعفر محمد بن صباح اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، الفاظ ابوبکر کے ہیں، کہا: ہمیں ابن علیہ نے حجاج بن ابی عثمان سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابورجاء مولیٰ ابی قلابہ نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت انس ؓ نے حدیث بیان کی کہ عُکل (اور عرینہ) کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی، انھوں نے اس سرزمین کی آب و ہوا کو ناموافق پایا اور ان کے جسم کمزور ہو گئے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''تم ہمارے چرواہے کے ساتھ (جو رسول اللہ ﷺ کے اونٹ لے کر اسی مشترکہ چراگاہ کی طرف جا رہا تھا جہاں بیت المال کے اونٹ بھی چرتے تھے: فتح الباری: 338/1) اونٹوں میں کیوں نہیں چلے جاتے تاکہ ان کا پیشاب اور دودھ پیو؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں! چنانچہ وہ نکلے، ان کا پیشاب اور دودھ پیا اور صحت یاب ہو گئے، پھر انھوں نے (رسول اللہ ﷺ کے) چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ بھی بھگا لے گئے، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے (ایک دستہ) روانہ کیا، انھیں پکڑ لیا گیا اور (مدینہ میں) لایا گیا تو آپ نے ان کے بارے میں (قرآن کی سزا پر عمل کرتے ہوئے) حکم دیا، اس پر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے، ان کی آنکھیں گرم

سلاخوں سے پھوڑ دی گئیں، پھر انھیں دھوپ میں پھینک دیا گیا حتی کہ وہ مر گئے۔

وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ: وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ، وَقَالَ: وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ.

ابن صباح نے اپنی روایت میں (طَرَدُوا کے بجائے) وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ اور (سُمِرَ کے بجائے) سُمِّرَتْ کے الفاظ کہے (معنی وہی ہے۔)

[٤٣٥٥] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ مَّوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْمٌ مِّنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلِقَاحٍ، وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ.

[4355] ایوب نے ابوقلابہ کے آزاد کردہ غلام ابورجاء سے روایت کی، کہا: ابوقلابہ نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: عُکل یا عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ میں انھیں استقاء کی بیماری لاحق ہوگئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دودھ والی اونٹنیوں کا حکم دیا (کہ ان کے لیے خاص کر دی جائیں) اور ان سے کہا کہ ان کے پیشاب اور دودھ پئیں..... آگے حجاج بن ابی عثمان کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

وَقَالَ: وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ، وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

اور کہا: ان کی آنکھیں گرم سلاخوں سے پھوڑ دی گئیں اور انھیں سیاہ پتھروں والی زمین (حرّہ) میں پھینک دیا گیا، وہ پانی مانگتے تھے تو انھیں نہیں پلایا جاتا تھا۔

[٤٣٥٦] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَّوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَقَالَ عَنْبَسَةُ: قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا وَكَذَا، فَقُلْتُ: إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَوْمٌ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَجَّاجٍ. قَالَ

[4356] ابن عون نے کہا: ہمیں ابو رجاء مولیٰ ابی قلابہ نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھا تھا تو انھوں نے لوگوں سے کہا: تم قسامہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عنبسہ نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس اس طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس پر میں نے کہا: مجھے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے..... اور انھوں نے ایوب اور حجاج کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ ابوقلابہ نے کہا: جب میں فارغ ہوا تو عنبسہ نے سبحان اللہ کہا (تعجب کا اظہار کیا۔) ابوقلابہ نے کہا:

أَبُو قِلَابَةَ: فَلَمَّا فَرَغْتُ، قَالَ عَنْبَسَةُ: سُبْحَانَ اللهِ! قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَقُلْتُ: أَتَتَّهِمُنِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا، هٰكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ، يَا أَهْلَ الشَّامِ! مَا دَامَ فِيكُمْ هٰذَا أَوْ مِثْلُ هٰذَا.

اس پر میں نے کہا: اے عنبسہ! کیا تم مجھ پر (جھوٹ بولنے کا) الزام لگاتے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں، ہمیں بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اے اہل شام! جب تک تم میں یہ یا ان جیسے لوگ موجود ہیں، تم ہمیشہ بھلائی سے رہو گے۔

فائدہ: ابوقلابہ کی مفصل روایت کے لیے دیکھیے: صحیح بخاری، حدیث: 6899۔

[٤٣٥٧] (...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ - وَّهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِيُّ -: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ.

[4357] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: (قبیلہ) عُکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے...... آگے انھی کی حدیث کی طرح ہے اور انھوں نے حدیث میں یہ الفاظ زائد بیان کیے: اور آپ نے (خون روکنے کے لیے) انھیں داغ نہیں دیا۔ (اس طرح وہ جلدی موت کے منہ میں چلے گئے۔)

[٤٣٥٨] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ نَفَرٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ، فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ، وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الْمُومُ - وَهُوَ الْبِرْسَامُ - ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ: وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِّنْ عِشْرِينَ، فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ، وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَّقْتَصُّ أَثَرَهُمْ.

[4358] معاویہ بن قرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: عرینہ کے کچھ افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وہ مسلمان ہوئے اور آپ کی بیعت کی اور مدینہ میں موم __ جو بِرسام (پھیپھڑوں کی جھلی کی سوزش کا دوسرا نام) ہے __ کی وبا پھیلی ہوئی تھی، پھر انھی کی حدیث کی طرح بیان کیا اور مزید کہا: آپ کے پاس انصار کے تقریباً بیس نوجوان حاضر تھے، آپ نے انھیں ان کی طرف روانہ کیا اور آپ نے ان کے ساتھ ایک کھوجی بھی روانہ کیا جو ان کے پاؤں کے نقوش کی نشاندہی کرتا تھا۔

[٤٣٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ ح:

[4359] ہمام اور سعید نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ہمام کی حدیث میں ہے: عُرَینہ کا

وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَّفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: مِّنْ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

ایک گروہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور سعید کی حدیث میں ہے: عُکل اور عرینہ کا (گروہ آیا) ..... آگے انھی کی حدیث کی طرح ہے۔

فائدہ: یہی بات درست ہے کہ ان لوگوں کا تعلق عرینہ اور عکل دونوں قبائل سے تھا۔ بیان کرنے والوں نے کبھی ایک کا، کبھی دوسرے کا، کبھی دونوں کا کہہ کر اسی بات کو بیان کیا، عمومی اندازِ بیان میں یہ رائج اور روا ہے۔

[٤٣٦٠] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْيُنَ أُولٰئِكَ، لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ.

[4360] سلیمان تیمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے (لوہے کی سلاخوں سے) ان لوگوں کی آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا کیونکہ انھوں نے بھی چرواہوں کی آنکھیں پھوڑی تھیں۔ (یہ اقدام، انتقام کے قانون کے مطابق تھا۔)

(المعجم٣) - (بَابُ ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ، مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ، وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ)(التحفة٣)

باب:3- پتھر اور دوسری تیز دھار اور بھاری اشیاء سے قتل کرنے کی صورت میں قصاص اور عورت کے بدلے میں مرد کو قتل کرنے کا ثبوت

[٤٣٦١] ١٥-(١٦٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَّهَا، فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا: «أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا، فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

[4361] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے زیورات (حاصل کرنے) کی خاطر مار ڈالا، اس نے اسے پتھر سے قتل کیا، کہا: وہ نبی ﷺ کے پاس لائی گئی اور اس میں زندگی کی رمق موجود تھی تو آپ ﷺ نے (ایک یہودی کا نام لیتے ہوئے) اس سے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' اس نے اپنے سر سے نہیں کا اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ نے اس سے دوسری بار (دوسرا نام لیتے ہوئے) پوچھا: تو اس نے اپنے سر سے نہیں کا اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ نے اس سے (تیسرا نام لیتے ہوئے) تیسری بار پوچھا: تو اس نے کہا: ہاں، اور اپنے سر سے اشارہ کیا، اس پر

رسول اللہ ﷺ نے اسے (ملوث یہودی کو اس کے اقرار کے بعد، حدیث: 4365) دو پتھروں کے درمیان قتل کروا دیا۔

فائدہ: یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنا فیصلہ نہ تھا، اللہ تعالیٰ کا حکم تھا جس پر آپ نے عمل درآمد کروایا۔ یہود کی شریعت میں بھی یہی سزا تھی (المائدۃ 45:5)۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو بھی اسی کا حکم دیا ہے: ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ﴾ ''پس جو تم پر زیادتی کرے تو تم اس پر زیادتی کرو، اس کی مثل جو اس نے تم پر زیادتی کی ہے۔'' (البقرۃ 194:2)

[٤٣٦٢] (...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ: فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

[4362] خالد بن حارث اور ابن ادریس دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی اور ابن ادریس کی حدیث میں ہے: آپ ﷺ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلوا ڈالا۔ (اس طرح بھاری پتھر مارا گیا کہ اس کا سر کچلا گیا۔)

[٤٣٦٣] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَّهَا، ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلِيبِ، وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ، حَتّٰى يَمُوتَ، فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ.

[4363] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں معمر نے ایوب سے خبر دی، انھوں نے ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یہود کے ایک آدمی نے انصار کی ایک لڑکی کو اس کے زیورات کی خاطر قتل کر دیا، پھر اسے کنویں میں پھینک دیا، اس نے اس کا سر پتھر سے کچل دیا تھا، اسے پکڑ لیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اسے مر جانے تک پتھر مارنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے پتھر مارے گئے حتی کہ وہ مر گیا۔

[٤٣٦٤] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4364] ابن جریج نے کہا: مجھے معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٣٦٥] ١٧-(...) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ جَارِيَةً وُّجِدَ رَأْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ

[4365] قتادہ نے ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا ہوا ملا تو لوگوں نے اس سے پوچھا: تمھارے ساتھ یہ کس نے

حَجَرَيْنِ، فَسَأَلُوهَا: مَنْ صَنَعَ هٰذَا بِكِ؟ فُلَانٌ؟ فُلَانٌ؟ حَتّٰى ذَكَرُوا الْيَهُودِيَّ، فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَأَقَرَّ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

کیا؟ فلاں نے؟ فلاں نے؟ حتی کہ انھوں نے خاص (اسی) یہودی کا ذکر کیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے اعتراف کیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر پتھر سے کچل دیا جائے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الصَّائِلِ عَلٰى نَفْسِ الْإِنْسَانِ وَعُضْوِهِ، إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولُ عَلَيْهِ، فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أَوْ عُضْوَهُ، لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ) (التحفة ٤)

باب:4- کسی انسان کی جان یا کسی عضو پر حملہ کرنے والے کو جب وہ شخص جس پر حملہ کیا گیا ہے دور دھکیلے اور اس طرح اس کی جان یا کسی عضو کو ضائع کر دے تو اس پر کوئی ذمہ داری نہیں

[٤٣٦٦] ١٨-(١٦٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ أَوِ ابْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ، فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، - وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: ثَنِيَّتَيْهِ - فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ لَا دِيَةَ لَهُ» [انظر: ٤٣٧٠]

[4366] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے زُرارہ سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: یعلی بن مُنیہ یا ابن امیہ ایک آدمی سے لڑ پڑے تو ان میں سے ایک نے دوسرے (کے ہاتھ) میں دانت گاڑ دیے، اس نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا اور اس کا سامنے والا ایک دانت نکال دیا ــ ابن مثنیٰ نے کہا: سامنے والے دو دانت ــ پھر وہ دونوں جھگڑا لے کر نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی (دوسرے کو) اس طرح (دانت) کاٹتا ہے جیسے سانڈ کاٹتا ہے؟ اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔''

فائدہ: مُنیہ، یعلی کی والدہ یا دادی کا نام ہے۔ ان کے والد اُمیہ بن عبید بن ہمام تمیمی تھے۔ یعلی رضی اللہ عنہ مکی صحابی تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ جنگ تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ (حدیث:4372)

[٤٣٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ يَعْلٰى، عَنْ يَعْلٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4367] یعلی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے یعلی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٣٦٨] ١٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ، فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهُ، وَقَالَ: «أَرَدْتَّ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ؟».

[4368] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے دوسرے کی کلائی کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اسے کھینچا تو اس (کاٹنے والے) کا سامنے والا دانت گر گیا، یہ مقدمہ نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس (نقصان) کو رائگاں قرار دیا اور فرمایا: ''کیا تم اس کا گوشت کھانا چاہتے تھے؟''

[٤٣٦٩] ٢٠-(١٦٧٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى؛ أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ، عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ، فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ: «أَرَدْتَّ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟».
[انظر: ٤٣٧١]

[4369] بدیل نے عطاء بن ابی رباح سے اور انھوں نے صفوان بن یعلیٰ سے روایت کی کہ یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کا ایک ملازم تھا۔ کسی آدمی نے اس کی کلائی کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اسے کھینچا تو اس کا سامنے والا دانت گر گیا، معاملہ نبی ﷺ تک لایا گیا تو آپ نے اسے رائگاں قرار دیا اور فرمایا: ''تم چاہتے تھے کہ اسے (اس کی کلائی کو اس طرح) چبا ڈالو جس طرح سانڈ چباتا ہے۔''

[٤٣٧٠] ٢١-(١٦٧٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ، فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَأْمُرُنِي؟ تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا». [راجع: ٤٣٦٦]

[4370] محمد بن سیرین نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا سامنے والا ایک یا دو دانت گر گئے، اس پر اس نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھ سے کیا کہتے ہو؟ تم مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اسے یہ کہوں: وہ اپنا ہاتھ تمھارے منہ میں دے اور تم اس طرح اسے چباؤ جس طرح سانڈ چباتا ہے؟ تم بھی اپنا ہاتھ (اس کے منہ کی طرف) بڑھاؤ حتی کہ وہ اسے کاٹنے لگے، پھر تم اسے کھینچ لینا۔''

[٤٣٧١] ٢٢-(١٦٧٤) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى

[4371] ہمام نے کہا: ہمیں عطاء نے صفوان بن یعلیٰ بن منیہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس

النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ: فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ: «أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟». [راجع: ٤٣٦٩]

نے کسی دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا تھا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس، یعنی جس نے کاٹا تھا، کے سامنے والے دو دانت نکل گئے، کہا: تو نبی ﷺ نے اسے رائگاں قرار دیا اور فرمایا: ''تم یہ چاہتے تھے کہ اسے اس طرح چباؤ جس طرح سانڈ چباتا ہے؟''

[٤٣٧٢] ٢٣-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي، فَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ - قَالَ: لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ - فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ.

[4372] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے خبر دی، کہا: مجھے صفوان بن یعلی بن امیہ نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی معیت میں غزوۂ تبوک میں شرکت کی، کہا: اور حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: وہ غزوہ میرے نزدیک میرا سب سے قابلِ اعتماد عمل ہے۔ عطاء نے کہا: صفوان نے کہا: یعلی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا ایک ملازم تھا، وہ کسی انسان سے لڑ پڑا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا۔ کہا: مجھے صفوان نے بتایا تھا کہ ان میں سے کس نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا تھا۔ جس کا ہاتھ کاٹا جا رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانتوں میں سے ایک نکال دیا، اس پر وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کے دانت (کے نقصان) کو رائگاں قرار دیا۔

[٤٣٧٣] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4373] اسماعیل بن ابراہیم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥) - (بَابُ إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا) (التحفة ٥)

باب:5- دانتوں اور معنوی اعتبار سے ان جیسے اعضاء میں قصاص کا ثبوت

[٤٣٧٤] ٢٤-(١٦٧٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[4374] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رُبیع رضی اللہ عنہا

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ، جَرَحَتْ إِنْسَانًا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْقِصَاصَ، الْقِصَاصَ» فَقَالَتْ أُمُّ الرُّبَيِّعِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ؟ وَاللهِ! لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سُبْحَانَ اللهِ! يَا أُمَّ الرُّبَيِّعِ! الْقِصَاصُ كِتَابُ اللهِ» قَالَتْ: لَا، وَاللهِ! لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا، قَالَ: فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

(بنت نضر بن ضمضم) کی بہن، ام حارثہ نے کسی انسان کو زخمی کیا (انھوں نے ایک لڑکی کو تھپڑ مار کر اس کا دانت توڑ دیا، صحیح بخاری) تو وہ مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قصاص! قصاص!'' تو ام رُبیع رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا فلاں عورت سے قصاص لیا جائے گا؟ اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اے ام ربیع! قصاص اللہ کی کتاب (کا حصہ) ہے۔'' انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسا نہیں ہونے دے گا۔) کہا: وہ مسلسل اسی بات پر (ڈٹی) رہیں حتی کہ وہ لوگ دیت پر راضی ہوگئے۔ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں تو وہ ضرور اسے سچا کر دیتا ہے۔''

فائدہ: یہ روایت صحیح بخاری میں بھی متعدد جگہ بیان ہوئی ہے لیکن واقعاتی تفصیل میں اس روایت سے مختلف ہے۔ اس روایت کے مطابق قصور وار حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کی بہن ام حارثہ رضی اللہ عنہا ہیں، قصور زخم لگانا ہے اور قسم کھانے والی ام ربیع رضی اللہ عنہا ہیں جبکہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق قصور وار خود سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا ہیں۔ قصور سامنے کا دانت توڑنا ہے اور قسم کھانے والے ان کے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ ہیں۔ بعض اہل علم نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ دو مختلف واقعات ہیں اور بعض اہل علم نے صحیح بخاری کی روایت کو راجح قرار دیا ہے۔ واللہ أعلم.

(المعجم٦) - (بَابُ مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ) (التحفة٦)

باب:6- مسلمان کا خون کس وجہ سے مباح ہوسکتا ہے

[٤٣٧٥] ٢٥-(١٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ

[4375] حفص بن غیاث، ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کا،

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ».

جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، خون حلال نہیں، مگر تین میں سے کسی ایک صورت میں (حلال ہے): شادی شدہ زنا کرنے والا، جان کے بدلے میں جان (قصاص کی صورت میں) اور اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہو جانے والا۔''

[٤٣٧٦] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4376] عبداللہ بن نمیر، سفیان (ابن عیینہ) اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٣٧٧] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: اَلتَّارِكُ لِلْإِسْلَامِ، الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوِ الْجَمَاعَةَ، - شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ - وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ».

[4377] سفیان نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان (خطاب کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں! کسی مسلمان آدمی کا خون، جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، حلال نہیں سوائے تین انسانوں کے: اسلام کو چھوڑنے والا جو جماعت سے الگ ہونے والا یا جماعت کو چھوڑنے والا ہو، شادی شدہ زانی اور جان کے بدلے جان (قصاص میں قتل ہونے والا۔)''

قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، بِمِثْلِهِ.

اعمش نے کہا: میں نے یہ حدیث ابراہیم کو بیان کی تو انھوں نے مجھے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٣٧٨] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ

[4378] شیبان نے اعمش سے (سابقہ) دونوں سندوں کے ساتھ سفیان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور انھوں نے حدیث میں آپ کا فرمان: ''اس ذات کی قسم جس

بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: «وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ!».

کے سوا کوئی معبود نہیں!'' بیان نہیں کیا۔

(المعجم٧) - (بَابُ بَيَانِ إِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ) (التحفة٧)

باب:7-اس شخص کا گناہ جس نے قتل کا طریقہ شروع کیا

[٤٣٧٩] ٢٧-(١٦٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ».

[4379] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی ذی روح (انسان) کو ظلم سے قتل نہیں کیا جاتا مگر اس کے خون (گناہ) کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے پر پڑتا ہے کیونکہ وہی سب سے پہلا شخص تھا جس نے قتل کا طریقہ نکالا۔''

[٤٣٨٠] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ: «لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ» لَمْ يَذْكُرَا: أَوَّلَ.

[4380] جریر، عیسیٰ بن یونس اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور جریر اور عیسیٰ بن یونس کی حدیث میں ہے: ''کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔'' ان دونوں نے ''اول'' کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(المعجم٨) - (بَابُ الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضٰى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (التحفة٨)

باب:8- آخرت میں خون کی جزا اور یہ کہ قیامت کے دن لوگوں کے مابین سب سے پہلے اسی کا فیصلہ کیا جائے گا

[٤٣٨١] ٢٨-(١٦٧٨) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

[4381] عبدہ بن سلیمان اور وکیع نے اعمش سے، انھوں

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ».

نے ابووائل سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کے مابین سب سے پہلے جو فیصلے کیے جائیں گے وہ خون کے بارے میں ہوں گے۔''

[٤٣٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ -؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ: عَنْ شُعْبَةَ: «يُقْضٰى»، وَبَعْضُهُمْ قَالَ: «يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ».

[4382] معاذ بن معاذ، خالد بن حارث، محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی سب نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ ان میں سے بعض نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے يُقْضٰى کا لفظ کہا اور بعض نے يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ کہا (معنی وہی ہے۔)

(المعجم٩) - (بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ)(التحفة٩)

باب:9- خون، عزت اور اموال کی حرمت کی تاکید

[٤٣٨٣] ٢٩-(١٦٧٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ

[4383] ابوبکر بن ابی شیبہ اور یحییٰ بن حبیب حارثی۔ دونوں کے الفاظ قریب قریب ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن سیرین سے، انھوں نے ابن ابی بکرہ سے، انھوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ زمانہ گھوم کر اپنی اسی حالت

اللهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُوالْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبٌ شَهْرُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ»، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ يَكُونُ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ»، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟».

پر آگیا ہے (جو اس دن تھی) جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین لگا تار ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور (ان کے علاوہ) رجب جو مضر کا مہینہ ہے، (جس کی حرمت کا قبیلۂ مضر قائل ہے) جو جمادیٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔'' اس کے بعد آپ نے پوچھا: ''(آج) یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ کہا: آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اسے اس کے (معروف) نام کے بجائے کوئی اور نام دیں گے۔ (پھر) آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں! (پھر) آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول سب سے بڑھ کر جاننے والے ہیں۔ کہا: آپ خاموش رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کے (معروف) نام سے ہٹ کر اسے کوئی اور نام دیں گے، (پھر) آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا یہ البلدہ (حرمت والا شہر) نہیں؟'' ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں! (پھر) آپ نے پوچھا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول سب سے بڑھ کر جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے کہا: ''کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟'' ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارے خون، تمھارے مال ـــ محمد (بن سیرین) نے کہا: میرا خیال ہے، انھوں نے کہا: ـــ اور تمھاری عزت تمھارے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح اس مہینے میں، اس شہر میں تمھارا یہ دن حرمت والا ہے، اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمھارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا، تم میرے بعد ہرگز دوبارہ گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی

گردنیں مارنے لگو، سنو! جو شخص یہاں موجود ہے وہ اس شخص تک یہ پیغام پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں، ممکن ہے جس کو یہ پیغام پہنچایا جائے وہ اسے اس آدمی سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو جس نے اسے (خود مجھ سے) سنا ہے۔" پھر فرمایا: "سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام) ٹھیک طور پر پہنچا دیا ہے؟"

قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ: «وَرَجَبُ مُضَرَ»، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: «فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي».

ابن حبیب نے اپنی روایت میں "مضر کا رجب" کہا: اور ابوبکر کی روایت میں ("تم میرے بعد ہرگز دوبارہ" کے بجائے) "میرے بعد دوبارہ" (تاکید کے بغیر) ہے۔

[٤٣٨٤] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ، قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ، فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، فَقَالَ: «أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ؟» قُلْنَا بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ».

[4384] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عون نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب وہ دن تھا، (جس کا آگے ذکر ہے) آپ ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے اور ایک انسان نے اس کی لگام پکڑ لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟" لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کے نام کے سوا اسے کوئی اور نام دیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟" ہم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں، فرمایا: "کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟" ہم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون سا شہر ہے؟" ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ کہا: ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کے (معروف) نام کے سوا اسے کوئی اور نام دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا یہ البلدہ (حرمت والا شہر) نہیں؟" ہم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری ناموس

(عزتیں) تمھارے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح اس شہر میں، اس مہینے میں تمھارا یہ دن حرمت والا ہے، یہاں موجود شخص غیر موجود کو یہ پیغام پہنچا دے۔''

قَالَ: ثُمَّ انْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، وَإِلٰى جُزَيْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا.

کہا: پھر آپ دو چتکبرے (سفید و سیاہ) مینڈھوں کی طرف مڑے، انھیں ذبح کیا اور بکریوں کے گلّے کی طرف (آئے) اور انھیں ہمارے درمیان تقسیم فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث کی آخری سطریں جن میں دو مینڈھوں کی قربانی کا ذکر ہے، اکثر شارحین کے مطابق، عبداللہ بن عون کے وہم سے اس حدیث میں شامل ہوگئی ہیں۔ یہ اصل میں خطبۂ حجۃ الوداع کے بعد کا عمل نہیں، ایک اور موقع پر عیدالاضحیٰ کے خطبے کے بعد کا عمل ہے۔ یہ حدیث بھی حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ان کے دیگر شاگردوں، مثلاً: ایوب اور ہشام نے اسے صحیح طور پر عیدالاضحیٰ ہی کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ ابن عون نے وہم سے آخری حصے کو اپنے استاد ابن سیرین کی حجۃ الوداع والی حدیث کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ عیدالاضحیٰ والی حدیث کی طرح حجۃ الوداع والی حدیث بھی دوسرے شاگردوں نے اس ٹکڑے کے بغیر روایت کی ہے۔ اس سے اصل صورتِ حال واضح ہو جاتی ہے۔

[٤٣٨٥] (...) **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ ذَاكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعِيرٍ، قَالَ: وَرَجُلٌ آخِذٌ بِزِمَامِهِ - أَوْ قَالَ: بِخِطَامِهِ -، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

[4385] حماد بن مسعدہ نے ہمیں ابن عون سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: محمد (بن سیرین) نے کہا: عبدالرحمان بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا: جب وہ دن تھا، نبی ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے۔ کہا: اور ایک آدمی نے اس کی باگ — یا کہا: لگام — تھام لی...... آگے یزید بن زریع کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٣٨٦] ٣١-(...) **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، وَعَنْ رَّجُلٍ آخَرَ هُوَ فِي نَفْسِي أَفْضَلُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ، : حَدَّثَنَا أَبُو

[4386] یحییٰ بن سعید نے کہا: ہمیں قرہ بن خالد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں محمد بن سیرین نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے اور ایک اور آدمی سے، جو میرے خیال میں عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے افضل ہے، حدیث بیان کی، نیز ابوعامر عبدالملک بن عمرو نے کہا: ہمیں قرہ نے یحییٰ بن سعید کی (مذکورہ) سند کے ساتھ حدیث بیان کی — اور انھوں (ابوعامر) نے اس آدمی کا نام حمید بن عبدالرحمان بتایا (یہ

عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ - وَسَمَّى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: «أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ: «وَأَعْرَاضَكُمْ» وَلَا يَذْكُرُ: ثُمَّ انْكَفَأَ إِلٰى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ».

بصرہ کے فقیہ ترین راوی ہیں) ۔ انھوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور پوچھا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ...... اور انھوں (قرہ) نے ابن عون کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے ''عزت و ناموس'' کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی: ''پھر آپ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف مڑے'' اور اس کے بعد والا حصہ بیان کیا۔ انھوں نے (اپنی) حدیث میں کہا: ''جیسے تمھارے اس شہر میں، تمھارے اس مہینے میں تمھارا یہ دن اس وقت تک قابل احترام ہے جب تم اپنے رب سے ملو گے۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا!''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مخاطبین کے نزدیک جو سب سے زیادہ حرمت والا دن تھا، جس میں کئی حرمتیں اکٹھی ہو گئی تھیں، اس کے ساتھ انسانی جان، مال اور عزت کی حرمت کو تشبیہ دی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی وضاحت فرمائی کہ یہ حرمت قیامت کے دن تک کے لیے ہے۔ آپ نے حرمتوں کے حوالے سے سوال کر کے اور مخاطبین سے جواب لے کر انھیں اچھی طرح اپنی بات کی طرف متوجہ کر کے اس حرمت کا اعلان فرمایا اور اپنا یہ حکم ان سب کو از بر کروایا۔ یہ پوری انسانیت پر آپ کے عظیم ترین احسانات میں سے ایک ہے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ، وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ) (التحفة ١٠)

باب: 10- قتل کا اعتراف اور مقتول کے ولی کو قصاص کا حق دینا بالکل درست ہے اور اس سے معافی مانگنا مستحب ہے

[٤٣٨٧] ٣٢-(١٦٨٠) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا قَتَلَ أَخِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[4387] سماک بن حرب نے علقمہ بن وائل سے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص دوسرے کو مینڈھی کی طرح بنی ہوئی چمڑے کی رسی سے کھینچتے ہوئے لایا اور کہا: اللہ کے رسول! اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے اسے قتل کیا

«أَقَتَلْتَهُ؟»- فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ - قَالَ: نَعَمْ قَتَلْتُهُ، قَالَ: «كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟» قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ، فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي، فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلٰى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَّكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَّفْسِكَ؟» قَالَ: مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي، قَالَ: «فَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ؟» قَالَ: أَنَا أَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ، فَرَمٰى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ، وَقَالَ: «دُونَكَ صَاحِبَكَ»، فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ» فَرَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ: «إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ» وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ؟» قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! - لَعَلَّهُ قَالَ: - بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ»، قَالَ: فَرَمٰى بِنِسْعَتِهِ وَخَلّٰى سَبِيلَهُ.

ہے؟'' تو اس (کھینچنے والے) نے کہا: اگر اس نے اعتراف نہ کیا تو میں اس کے خلاف شہادت پیش کروں گا۔ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے اُسے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم نے اسے کیسے قتل کیا؟'' اس نے کہا: میں اور وہ ایک درخت سے پتے جھاڑ رہے تھے، اس نے مجھے گالی دی اور غصہ دلایا تو میں نے کلہاڑی سے اس کے سر کی ایک جانب مارا اور اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے جو تم اپنی طرف سے (بطور فدیہ) ادا کر سکو؟'' اس نے کہا: میرے پاس تو اوڑھنے کی چادر اور کلہاڑی کے سوا اور کوئی مال نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا: ''تم سمجھتے ہو کہ تمھاری قوم (تمھاری طرف سے دیت ادا کر کے) تمھیں خرید لے گی؟'' اس نے کہا: میں اپنی قوم کے نزدیک اس سے حقیر تر ہوں۔ آپ نے اس (ولی) کی طرف رسہ پھینکتے ہوئے فرمایا: ''جسے ساتھ لائے تھے اسے پکڑ لو۔'' وہ آدمی اسے لے کر چل پڑا۔ جب اس نے رخ پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس آدمی نے اسے قتل کر دیا تو وہ بھی اسی جیسا ہے۔'' اس پر وہ شخص واپس ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اگر اس نے اسے قتل کر دیا تو وہ بھی اسی جیسا ہے'' حالانکہ میں نے اسے آپ کے حکم سے پکڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں چاہتے کہ وہ تمھارے اور تمھارے ساتھی (بھائی) دونوں کے گناہ کو (اپنے اوپر) لے کر لوٹے؟'' اس نے کہا: اللہ کے نبی! ــ غالبًا اس نے کہا ــ کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو یقیناً وہ (قاتل) یہی کرے گا۔'' کہا: اس پر اس نے رسہ پھینکا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

[٤٣٨٨] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا

[4388] اسماعیل بن سالم نے علقمہ بن وائل سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ

هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا ، فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ ، فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا ، فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَخَلَّى عَنْهُ .

کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے کسی شخص کو قتل کیا تھا، تو آپ ﷺ نے مقتول کے ولی کو اس سے قصاص لینے کا حق دیا، وہ اسے لے کر چلا جبکہ اس کی گردن میں چمڑے کا ایک مینڈھی نما رسہ تھا جسے وہ کھینچ رہا تھا، جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قاتل اور مقتول (دونوں) آگ میں ہیں۔'' (یہ سن کر) ایک آدمی اس (ولی) کے پاس آیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔

قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى .

اسماعیل بن سالم نے کہا: میں نے یہ حدیث حبیب بن ثابت سے بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھے ابن اشوع نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے اس (ولی) سے مطالبہ کیا تھا کہ اسے معاف کر دے تو اس نے انکار کر دیا تھا۔

فوائد: ① ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ جب مقتول کا بھائی قاتل کو قتل کرنے کے لیے لے جانے لگا تو اس (قاتل) نے پکار کر کہا: اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! میرا ارادہ اس کو قتل کرنے کا نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے قصاص لینے والے سے کہا: ''اگر یہ شخص سچا ہے اور پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔'' اس پر اس شخص نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ (ابو داود: 4498، الترمذي: 1407، النسائي: 4726، ابن ماجه: 2690) اس حدیث کو پیش نظر رکھا جائے تو قاتل سے مراد قصاص کے لیے قتل کرنے والا اور مقتول سے مراد قصاص میں قتل کیا جانے والا ہوگا۔ یہ مقتول اپنے پہلے قتل کی بنا پر اور قصاص میں قتل کرنے والے قتل عمد کے بغیر قتل کرنے کی بنا پر جہنم کے مستحق ہو جائیں گے۔ ② اگر قاتل کو معاف کر دیا جائے تو وہ قتل سمیت اپنے تمام گناہوں کے ساتھ ساتھ مقتول اور اس کے ورثاء کے گناہوں کا بھی ذمہ دار ٹھہرے گا۔

(المعجم ١١) – (بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ، وَوُجُوبِ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَاءِ وَشِبْهِ الْعَمَدِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْجَانِي)(التحفة ١١)

باب: 11- جنین کی دیت اور قتل خطا اور قتل شبہ عمد میں مجرم کے عاقلہ (باپ کی طرف سے عصبہ رشتہ داروں) پر دیت واجب ہے

[٤٣٨٩] ٣٤-(١٦٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ

[4389] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ (قبیلۂ) ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو

امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ، رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضٰى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

(پتھر) مارا اور اس کے پیٹ کے بچے کا اسقاط کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس میں ایک غلام، مرد یا عورت (بطور تاوان) دینے کا فیصلہ فرمایا۔

فائدہ: غرہ کا لفظی معنی چمکتا ہوا، عمدہ، سب سے اچھا ہے۔ غلام یا کنیز انسان کے مال میں سے سب سے عمدہ مال شمار ہوتا تھا، اس لیے اسے غرہ کہا جاتا تھا۔

[٤٣٩٠] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا، بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَنَّ: مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ: الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا.

[4390] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان (جو قبیلہ ہذیل کی شاخ ہے) کی ایک عورت کے پیٹ کے بچے کے بارے میں، جو مردہ ضائع ہوا تھا، ایک غلام یا لونڈی دیے جانے کا فیصلہ کیا، پھر وہ عورت (بھی) فوت ہوگئی جس کے خلاف آپ نے غلام (بطور دیت دینے) کا فیصلہ کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت (جو بھی ہے) اس کے بیٹوں اور شوہر کے لیے ہے اور (اس کی طرف سے) دیت (کی ادائیگی) اس کے باپ کی طرف سے مرد رشتہ داروں پر ہے۔

[٤٣٩١] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا، وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ، فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ: يَا

[4391] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہذیل کی دو عورتیں باہم لڑ پڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر دے مارا اور اسے قتل کر دیا اور اس بچے کو بھی جو اس کے پیٹ میں تھا، چنانچہ وہ جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جنین کی دیت ایک غلام، مرد یا عورت ہے اور آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کی دیت اس (قاتلہ) کے عاقلہ کے ذمے ہے اور اس کا وارث اس کے بیٹے اور ان کے ساتھ موجود دوسرے حقداروں کو بنایا۔ اس پر حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا تاوان کیسے دوں

رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ، وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ» مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بولا، نہ آواز نکالی، ایسا (خون) تو رائگاں ہوتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے۔'' اس کی سجع (قافیہ دار کلام) کی وجہ سے، جو اس نے جوڑی تھی۔

[٤٣٩٢] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ، وَقَالَ: فَقَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ نَعْقِلُ؟ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ.

[4392] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: دو عورتیں باہم لڑ پڑیں ...... اور پورے قصے سمیت حدیث بیان کی اور یہ ذکر نہیں کیا: آپ نے اس کے بیٹے اور اس کے ساتھ موجود دوسرے حقداروں کو اس کا وارث بنایا۔ اور کہا: اس پر ایک کہنے والے نے کہا: ہم کیسے دیت دیں؟ اور انھوں نے حمل بن مالک کا نام نہیں لیا۔

فائدہ: معمر کی اس حدیث اور آئندہ احادیث کو پیش کرتے ہوئے امام مسلم رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یونس کی حدیث میں جنین کی دیت کے حوالے سے جو بات حمل بن (مالک بن) نابغہ کی طرف منسوب کی گئی ہے وہ وہم ہے۔ معمر نے یہی حدیث بیان کرتے ہوئے کہنے والے کا نام ذکر نہیں کیا۔ اگلی احادیث میں، جو حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہیں، واضح طور پر کہا گیا ہے کہ سجع کے انداز میں یہ بات قاتلہ کے عصبہ میں سے کسی نے کہی۔ ابوداود میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دونوں عورتیں سوکنیں تھیں اور حمل بن مالک بن نابغہ کی بیویاں تھیں۔ (سنن أبي داود، حديث: 4572) اسی طرح ابوداود ہی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: «فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا. قَالَ فَقَالَ: عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ: مِيرَاثُهَا لَنَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا، مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا.'' رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونے والی عورت کی دیت قتل کرنے والی عورت کے عاقلہ پر ڈالی اور اس کے خاوند اور بیٹے کو (اس سے) آزاد کر دیا۔ قتل ہونے والی عورت کے عاقلہ نے کہا: اس کی وراثت کے حقدار ہم ہیں (کیونکہ دیت عاقلہ کو دینی پڑتی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس کا ورثہ اس کے خاوند اور بیٹے کا ہے۔ (سنن أبي داود، حديث: 4575) یہی مطالبہ قتل کرنے والی عورت کے مرنے کے بعد اس کے عصبہ نے بھی کیا کیونکہ اس کی طرف سے دیت ان کے ذمے پڑی تھی۔ آپ ﷺ نے وہی فیصلہ فرمایا کہ ورثہ اس کے خاوند اور بیٹے کا ہے۔ (دیکھیے، حدیث: 4390)

[٤٣٩٣] ٣٧-(١٦٨٢) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: ضَرَبَتِ

[4393] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبید بن نضیلہ خزاعی سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے اپنی سوتن کو جبکہ وہ حاملہ تھی، خیمہ کی لکڑی (اور پتھر،

امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا، قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لَحْيَانِيَّةٌ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ، وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ: أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَّا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ؟».

حدیث:4389) سے مارا اور قتل کر دیا۔ کہا: اور ان میں سے ایک قبیلہ بنولحیان سے تھی۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونے والی کی دیت قتل کرنے والی کے عصبہ (جدی رشتہ دار مردوں) پر ڈالی اور پیٹ کے بچے کا تاوان جو اس کے پیٹ میں تھا، ایک غلام مقرر فرمایا۔ اس پر قتل کرنے والی کے عصبہ (جدی مرد رشتہ داروں) میں سے ایک آدمی نے کہا: کیا ہم اس کا تاوان دیں گے جس نے کھایا نہ پیا اور نہ آواز نکالی، ایسا (خون) تو رائگاں ہوتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بدوؤں کی سجع (قافیہ بندی) جیسی سجع ہے؟''

قَالَ: وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ.

کہا: اور آپ نے دیت ان (جدی مرد رشتہ داروں) پر ڈالی۔

[٤٣٩٤] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ، فَأُتِيَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَضٰى عَلٰى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ، وَكَانَتْ حَامِلًا، فَقَضٰى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا: أَنَدِي مَنْ لَّا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ؟ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ. قَالَ: فَقَالَ: «سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ؟».

[4394] مفضل نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبید بن نضیلہ سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمے کی لکڑی سے قتل کر دیا، اس (معاملے) کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اس عورت کے عاقلہ پر دیت عائد ہونے کا فیصلہ فرمایا اور چونکہ وہ حاملہ (بھی) تھی تو آپ نے پیٹ کے بچے کے بدلے میں ایک غلام (بطور تاوان دیے جانے) کا فیصلہ کیا، اس پر اس کے عصبہ (جدی مرد رشتہ داروں) میں سے کسی نے کہا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ چیخا، نہ چلایا، اس طرح کا (خون) تو رائگاں ہوتا ہے، کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بدوؤں کی سجع جیسی سجع ہے؟''

فائدہ: آپ ﷺ نے فیصلہ برقرار رکھتے ہوئے جاہلی دور کی سجع میں بات کرنے کو بھی ناپسند فرمایا۔ نثر میں تکلف سے قافیہ بندی کا جاہلی بدوؤں اور ان کے کاہنوں میں رواج تھا۔ اس کی بنا پر اصل مفہوم قافیہ بندی کے تقاضے پر نامانوس الفاظ اور ترکیب کے ہیر پھیر کی نذر ہو جاتا۔ کاہن جان بوجھ کر پیچیدہ انداز میں گفتگو کرتے تاکہ ان کی بات کے ایک سے زیادہ مفہوم نکل سکیں اور ہر صورت میں ان کی پیشین گوئی میں سچی ثابت ہونے کا تأثر پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے نثرِ مرسل کا اسلوب اختیار فرمایا جس میں

مفہوم واضح ہوتا ہے، تکلف اور پیچیدگی پیدا کیے بغیر معنی کی وضاحت کے ساتھ اگر فطری طور پر جملوں کا آہنگ ایک جیسا ہو جائے تو وہ ناپسندیدہ نہیں۔

[٤٣٩٥] (. . .) وَحدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَّمُفَضَّلٍ.

[4395] سفیان نے منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر اور مفضل کی حدیث کے ہم معنیٰ روایت کی۔

[٤٣٩٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَّنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ: فَأَسْقَطَتْ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ، وَّجَعَلَهُ عَلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: دِيَةَ الْمَرْأَةِ.

[4396] شعبہ نے منصور سے انھی کی (سابقہ) سندوں کے ساتھ مکمل قصے سمیت حدیث روایت کی، البتہ اس میں ہے: اس عورت کا حمل ساقط ہو گیا، یہ مقدمہ نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں (پیٹ کے بچے کے بدلے) ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا اور یہ دیت ان لوگوں پر ڈالی جو عورت کے ولی تھے۔ انھوں نے حدیث میں عورت کی دیت کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٣٩٧] ٣٩-(١٦٨٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِي مِلَاصِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: ائْتِنِي بِمَنْ يَّشْهَدُ مَعَكَ. قَالَ: فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

[4397] مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب ؓ نے لوگوں سے عورت کے پیٹ کا بچہ ضائع کرنے (کی دیت) کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس حاضر تھا، آپ نے اس میں ایک غلام، مرد یا عورت دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ کہا: تو حضرت عمر ؓ نے کہا: میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جو تمھارے ساتھ (اس بات کی) گواہی دے۔ کہا: تو محمد بن مسلمہ ؓ نے ان کے لیے گواہی دی۔

شرعی حدود اور ان کے احکام

حد کا لغوی معنٰی وہ آخری کنارہ ہے جہاں کوئی چیز، مثلاً: گھر ختم ہو جاتا ہے۔ حَد منطق میں کسی چیز کی ایسی تعریف کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے وہ ممیز ہو جاتی ہے، یعنی دوسری چیزیں اس سے الگ اور وہ ان سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ شرعی حد سے مراد کسی گناہ یا جرم کی اللہ کی طرف سے نازل کردہ سزا ہے جس کا مقصد جرم کے آگے بند باندھنا، حد فاصل قائم کرنا ہے تاکہ وہ معاشرے میں سرایت نہ کر سکے۔

جن جرائم میں حد کا نفاذ ہوتا ہے ان میں سے مندرجہ ذیل پر سب کا اتفاق ہے: ارتداد، محاربت، زنا، قذف، چوری اور شراب نوشی۔ جن میں اختلاف ہے وہ گیارہ ہیں: ان میں سے اہم عاریتاً لی ہوئی چیز کا انکار، شراب کے علاوہ کسی اور نشہ آور چیز کی قلیل (غیر نشہ آور) مقدار کا استعمال، عمل قوم لوط، جانوروں کے ساتھ بدفعلی اور جادو ہیں۔

مختلف حدود کا تعین جرائم کے ارتکاب کی مناسبت سے مختلف اوقات میں ہوا۔ تدریج بھی ملحوظ رہی۔ زنا کے حوالے سے پہلے سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝﴾ ''اور تمھاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کرے تو ان پر اپنے چار مردوں کی گواہی لاؤ، اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کی مہلت پوری کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راہ نکالے۔'' (النساء 15:4) پھر سورۂ نور کی آیت نازل ہوئی: ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَاىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ ''زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک (جن کی شادی نہیں ہوئی، تخصیص رسول اللہ ﷺ نے فرمائی) کو سو کوڑے مارو، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو تمھیں اللہ کا حکم لاگو کرنے میں نرمی یا ترس نہ آن لے اور ان دونوں کی سزا کا مومنوں کی ایک جماعت مشاہدہ کرے۔'' (النور 2:24)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (کی حدیث: 4414-4417) کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ کنوارے مرد عورت کو سو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا جبکہ شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حکم کے مطابق فیصلہ بھی صادر فرمایا۔ (حدیث: 4435) البتہ اس حدیث میں عورت کی سزا کے بارے میں یہ وضاحت نہیں کہ اسے کوڑے مارنے کا حکم بھی دیا۔ پھر جمہور علماء کے نقطۂ نظر کے مطابق شادی شدہ کو رجم سے پہلے کوڑے مارنے کا حکم ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کے واقعے میں رسول اللہ ﷺ کے قول و عمل کے ذریعے سے منسوخ ہو گیا اور شادی شدہ

کے لیے صرف رجم کی سزا باقی رہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اسی فیصلے پر قائم رہے (بخاری: 6812) امام احمد، اسحاق، داود اور ابن منذر شادی شدہ کے حوالے سے کوڑوں اور اس کے بعد رجم کی سزا کے قائل ہیں۔ جمہور کے موقف کو اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ، قبیلۂ غامد اور قبیلۂ جہینہ کی عورتوں کی سزا کے حوالے سے مختلف سندوں سے روایات موجود ہیں لیکن کسی ایک میں بھی رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا کی طرف کوئی اشارہ موجود نہیں بلکہ سزا کے حوالے سے اس طرح کے الفاظ ہیں جن سے یہی پتہ چلتا ہے کہ صرف رجم کی سزا کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً: ماعز رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا: «اِذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ» ''اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔'' (حدیث: 4420) «فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ» ''چنانچہ اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔'' (حدیث: 4431) جہینہ والی عورت کے بارے میں بھی حدیث کے الفاظ یہی ہیں: «أَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا» ''نبی ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے کس کے باندھ دیے گئے، پھر اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔'' (حدیث: 4433) اپنے نوکر کے ساتھ بدکاری کرنے والی عورت کے بارے میں بھی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ اس طرح ہیں: «اُغْدُ، يَا أُنَيْسُ! إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا» ''انیس! صبح اس کی بیوی کے پاس جانا، اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔'' (حدیث: 4435)

اس پوری حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے جو الفاظ منقول ہیں ان سے بہت سے معاملات واضح ہوتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَّعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، اُغْدُ، يَا أُنَيْسُ! إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا» ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں (جو اس نے خود ہی سزا کے فدیے کے طور پر دے دی تھیں) واپس ہوں گی اور تمھارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے، انیس! کل صبح (اس دوسرے آدمی) کی عورت کی طرف جانا، اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔'' (حدیث: 4435)

ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ (ا) رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر جو فیصلہ سنایا وہ کتاب اللہ کا فیصلہ تھا۔ (ب) حدود کی سزا میں فدیے کا کوئی تصور موجود نہیں۔ (ج) غیر شادی شدہ زانی مرد کو سو کوڑے لگیں گے اور اس کے بعد وہ ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا۔ (د) زنا کی مرتکب شادی شدہ عورت کو رجم کیا جائے گا۔ ماعز رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ شادی شدہ زانی مرد کو بھی رجم ہی کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء اس کے قائل ہیں کہ غیر شادی شدہ عورت کو بھی کوڑوں اور جلاوطنی کی سزا دی جائے گی۔ امام مالک اور اوزاعی رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اس حدیث میں غیر شادی شدہ مرد کو کوڑوں کے ساتھ جلاوطنی کی سزا دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے زنا کی مرتکب کسی غیر شادی شدہ عورت کو جلاوطنی کی سزا نہیں دی، اس لیے باکرہ عورت کو نہیں دی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایک قول اس کے مطابق مروی ہے۔ اس نقطۂ نظر کی حکمت واضح کرتے ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورت کی جلاوطنی اس کو تباہ کر دینے کے مترادف ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جلاوطنی سرے سے حد کا حصہ ہی نہیں، وہ حد سے الگ ایک

تعزیر ہے۔ امامِ وقت چاہے تو اس پر عمل کرے اور چاہے تو نہ کرے۔ (المغني لابن قدامة: 123/1)

زنا کی حد رسول اللہ ﷺ نے یہود پر جاری فرمائی۔ وہ اس حد کے بجائے اپنی خود ساختہ سزا پر عمل کرتے تھے۔ اس سزا کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تورات میں یہی سزا مقرر کی گئی ہے؟'' پہلے تو انھوں نے غلط بیانی اور سخن سازی کی۔ بعد میں جب یہود یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے تو آپ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی مدد سے تورات میں سے آیتِ رجم دکھا دی بلکہ ان کے عالم سے یہ اعتراف بھی کروالیا کہ ان کے ہاں رائج سزا خود ساختہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے رجم پر عمل کروایا۔ اس حوالے سے بعض اہل علم کے ہاں اس بات پر بھی بحث ہوئی کہ آپ ﷺ نے تورات کی سزا پر عمل کروایا تھا یا قرآن کی سزا پر؟ یہ بحث غیر ضروری ہے، کیونکہ آپ نے جس سزا پر عمل کروایا وہ تورات میں بھی موجود ہے اور وہی قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ آپ ﷺ نے تورات کا حوالہ دے کر یہود کے سامنے یہ بات ثابت کی کہ اللہ کا دین بنیادی طور پر ایک ہے، قرآن اصل دین لے کر آیا ہے، چونکہ انھوں نے تحریف کر کے اسے تبدیل کیا ہے اور وہ احکام بھی جن کو وہ اپنی عادت کے مطابق ابھی تک تورات سے خارج نہیں کر سکے، ان کے بجائے بھی خود ساختہ احکام رائج کر رکھے ہیں۔ آپ کا اقدام اللہ کے حکم ﴿قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ ''کہہ دیجیے! اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے'' (آل عمرٰن 64:3) کے عین مطابق تھا۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے زنا کی حد کے بعد شراب کی حد کے بارے میں احادیث پیش کیں۔ احادیث کے ذریعے سے یہ بھی واضح کیا کہ حدود کا نفاذ اگرچہ پورے معاشرے کی صحت، سلامتی اور امن کے لیے ضروری ہے، اس کا سب سے زیادہ فائدہ اس شخص کو ہے جس پر حد نافذ کی جاتی ہے۔ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ خود اعتراف کر کے حد کو قبول کرنے والے کی توبہ عظیم ترین توبہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایسے لوگوں پر حد درجہ شفقت فرماتے تھے۔ آخر میں ان اتفاقیہ نقصانات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ جو لوگ بظاہر ان کا سبب کہلائے جاسکتے ہیں ان پر نہ کوئی حد ہے، نہ ان کے ازالے کی کوئی صورت۔ وہ حادثات کی طرح ہیں اور انھی کے حکم میں آتے ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

٢٩ - كِتَابُ الحُدُودِ

حدود كا بيان

(المعجم ١) - (بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا) (التحفة ١٢)

باب: 1- چوری کی حد اور اس کا نصاب

[٤٣٩٨] ١ -(١٦٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

[4398] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (سونے کے) دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زیادہ (کی مالیت) میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

[٤٣٩٩] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4399] معمر، سلیمان بن کثیر اور ابراہیم بن سعد سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٠٠] ٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ - وَّاللَّفْظُ لِلْوَلِيدِ وَحَرْمَلَةَ - قَالُوا:

[4400] ابن شہاب نے عروہ اور عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "(سونے کے) دینار کے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

چوتھے حصے یا اس سے زیادہ (کی چوری) کے سوا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔"

[٤٤٠١] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ وَأَحْمَدَ، قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَمْرَةَ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ».

[4401] سلیمان بن یسار نے عمرہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے سنا، وہ بیان کر رہی تھیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے سوا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔"

[٤٤٠٢] ٤-(...) حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

[4402] عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے، انھوں نے ابوبکر بن محمد سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے سوا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔"

فائدہ: ہاتھ کاٹنے کی سزا چوری پر دی جاتی ہے۔ چوری مالک کی بے خبری میں ہوتی ہے، اس کی گواہی ملنا بہت مشکل امر ہے۔ چور اسے نسبتاً محفوظ جرم خیال کرتا ہے، اس لیے اس کا ارتکاب کثرت سے ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کی حد مقرر کی گئی ہے۔ اکثر فقہاء کے نزدیک چوری سے ملتے جلتے جرائم پر تعزیر ہے جو کوئی بھی اسلامی حکومت خود مقرر کر سکتی ہے، بدل بھی سکتی ہے۔ ان جرائم پر حد نافذ نہیں ہوتی۔

[٤٤٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِّنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ يَّزِيدَ

[4403] مسور بن مخرمہ ﷜ کی اولاد میں سے عبداللہ بن جعفر نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. مِثْلَهُ.

[٤٤٠٤] ٥-(١٦٨٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ، حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ، وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ.

[4404] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: حمید بن عبدالرحمان رؤاسی نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چور کا ہاتھ ڈھال سے کم مالیت میں نہیں کاٹا گیا، وہ چمڑے کی ڈھال ہو یا لوہے کی، یہ دونوں اچھی خاصی قیمت والی تھیں۔ (معمولی چیز میں نہیں کاٹا۔)

[٤٤٠٥] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيِّ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوثَمَنٍ.

[4405] عبدہ بن سلیمان، حمید بن عبدالرحمٰن، عبدالرحیم بن سلیمان اور ابواسامہ سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابن نمیر کی حمید سے بیان کردہ روایت کی طرح حدیث بیان کی۔ اور عبدالرحیم اور ابواسامہ کی حدیث میں ہے: ان دنوں وہ (ڈھال) قیمتی چیز تھی۔

[٤٤٠٦] ٦-(١٦٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ..

[4406] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چور کا ہاتھ ایک ڈھال (کی چوری) میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

فائدہ: اس زمانے میں سونے اور چاندی کی قیمت کا جو تناسب تھا اس کے مطابق ربع (1/4) دینار کی قیمت تین درہم ہی بنتی تھی۔ اب چاندی کی قیمت گر جانے کی بنا پر قیمت تین درہم سے بہت زیادہ بنتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے جو الفاظ سن کر نقل کیے ہیں وہ "ربع دینار" کے کیے ہیں۔ وہی اصل نصاب ہے۔ ویسے بھی چونکہ یہ ایک سخت سزا ہے اس لیے اس کے نفاذ کے لیے زیادہ سے زیادہ مالیت ہی کا اعتبار کرنا ضروری ہے۔

[٤٤٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[4407] لیث بن سعد، عبیداللہ (بن عمر بن حفص العمری)، ایوب سختیانی، ایوب بن موسیٰ، اسماعیل بن امیہ،

زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى وَإِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَعُبَيْدِ اللهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ مَّالِكٍ، غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ: قِيمَتُهُ، وَبَعْضُهُمْ قَالَ: ثَمَنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ.

موسیٰ بن عقبہ، حنظلہ بن ابی سفیان جمحی، عبیداللہ بن عمر (عمری) مالک بن انس اور اسامہ بن زید لیثی تک ان کے شاگردوں کی مختلف سندیں ہیں۔ ان کے بعد ان سب نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، امام مالک سے یحییٰ کی حدیث کے مانند روایت کی، البتہ ان میں سے بعض نے اس کی قیمت کہا اور بعض نے تین درہم کا ثمن (معنی وہی ہے۔)

[٤٤٠٨] ٧-(١٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ

[4408] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ چور پر لعنت کرے، وہ انڈہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کٹتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کٹتا ہے۔''

فَتُقْطَعُ يَدُهُ».

[٤٤٠٩] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ: «إِنْ سَرَقَ حَبْلًا، وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً».

[4409]عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ وہ کہتے ہیں: ''وہ خواہ رسی چرائے، خواہ انڈہ چرائے۔''

فائدہ: چوری ایک سنگین جرم ہے، خواہ ایک انڈے یا رسی کی ہو۔ جرم کا ارتکاب کرنے والا، اصولاً اس جرم پر سزا کا مستحق ہو جاتا ہے، مجرم ہونے کی حیثیت سے اس کا ہاتھ کٹتا ہے، لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے عملاً اس سزا کے نفاذ کے لیے اچھی خاصی مالیت کی ایک حد مقرر کر دی ہے اور اس سے کم کی چوری میں سزا کا نفاذ روک دیا ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ) (التحفة ١٣)

باب:2- چوری کرنے والے معزز اور معمولی آدمی، دونوں کا ہاتھ کاٹنا اور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت

[٤٤١٠] ٨-(١٦٨٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ، حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟»، ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا».

[4410]قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ قریش کو ایک مخزومی عورت، جس نے چوری کی تھی، کے معاملے نے فکر مند کر دیا، انھوں نے کہا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے پیارے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی اس کی جرأت کر سکتے ہیں؟ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم حدود اللہ میں سے ایک حد (کو ساقط کرنے) کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟'' پھر آپ ﷺ اٹھے، خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے تباہ کر ڈالا کہ جب ان کا کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس

پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔"

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ: «إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ».

ابن رمح کی حدیث میں: "تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے" کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: جس عورت نے چوری کی تھی اس کا نام فاطمہ بنت عبدالاسود بن عبدالاسد بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم تھا۔ یہ ایک شریف خاندان سے تھی۔ اس کا والد عبدالاسود حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا، اس لیے جب اسے ملزمہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا تو اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بچوں کی پناہ لینے کی بھی کوشش کی۔

[٤٤١١] ٩-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكَلَّمَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟» فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ: اِسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ، قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَطَبَ، فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ. ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ، تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ، أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَإِنِّي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا»

[4411] یونس بن یزید نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ قریش کو اس عورت کے معاملے نے فکر مند کیا جس نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں، غزوۂ فتح مکہ (کے دنوں) میں چوری کی تھی۔ انھوں نے کہا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ (کچھ) لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے چہیتے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہی اس کی جرأت کر سکتے ہیں۔ وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اس کے بارے میں بات کی، اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: "کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟" تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ جب شام کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ اٹھے، خطبہ دیا، اللہ کے شایانِ شان اس کی ثنا بیان کی، پھر فرمایا: "امابعد! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کر ڈالا کہ جب ان میں سے کوئی معزز انسان چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کر دیتے اور میں، اس ذات کی قسم جس کے

ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا.

ہاتھ میں میری جان ہے! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو اس کا (بھی) ہاتھ کاٹ دیتا۔" پھر آپ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا جس نے چوری کی تھی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

قَالَ يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ، وَتَزَوَّجَتْ، وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ، فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

یونس نے کہا: ابن شہاب نے کہا: عروہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کے بعد اس کی توبہ (اللہ کی طرف توجہ بہت) اچھی (ہوگئی) اور اس نے شادی کر لی اور اس کے بعد وہ میرے پاس آتی تھی تو میں اس کی ضرورت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کرتی تھی۔

فائدہ: مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سزا کے بعد وہ عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا توبہ کی بھی کوئی صورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" تم اپنے گناہ سے اس طرح پاک ہو جس طرح پیدا ہوتے وقت پاک تھی، اسی موقع پر سورۂ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ "جو کوئی گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔" (المائدة 5:9، ومسند أحمد: 177/2) مستدرک حاکم میں اسی واقعے کے حوالے سے مسعود بن حکم کی روایت کے آخر میں حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ نبی ﷺ بعد میں اس پر بہت شفقت فرماتے اور حسن سلوک کرتے تھے۔ (المستدرك للحاكم: 380,379/4)

[٤٤١٢] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا، فَأَتٰى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ، فَكَلَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيهَا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ.

[4412] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنومخزوم کی ایک عورت عاریتاً سامان لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی، (پھر اس نے چوری کر ڈالی) تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس پر اس کے گھر والے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے بات کی تو انھوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی، پھر لیث اور یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٤١٣] ١١-(١٦٨٩) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي

[4413] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنومخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، اسے نبی ﷺ کے سامنے لایا گیا تو اس نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پناہ لی

مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيَ ﷺ، فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا» فَقُطِعَتْ.

تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر فاطمہ (بنت محمد ﷺ بھی) ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔'' چنانچہ اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(المعجم٣) - (بَابُ حَدِّ الزِّنٰی)(التحفة ١٤)

باب:3-زنا کی حد

[٤٤١٤] ١٢-(١٦٩٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، فَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ؛ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ، وَّالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ؛ جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ».

[4414] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: ہشیم نے ہمیں منصور سے خبر دی، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حطان بن عبداللہ رقاشی سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو (جس طرح اللہ نے فرمایا تھا: ''یا اللہ ان کے لیے کوئی راہ نکالے۔'' (النساء 15:4)) اللہ نے ان کے لیے راہ نکالی ہے، کنوارا، کنواری سے (زنا کرے) تو (ہر ایک کے لیے) سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو (ہر ایک کے لیے) سو کوڑے اور رجم ہے۔''

[٤٤١٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4415] عمرو الناقد نے کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں منصور نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٤٤١٦] ١٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ، قَالَ: فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلُقِيَ كَذٰلِكَ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ

[4416] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حِطان بن عبداللہ رقاشی سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ پر جب وحی نازل کی جاتی تو آپ پر اس کی وجہ سے تکلیف (کی کیفیت) طاری ہو جاتی تھی اور آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا، کہا: ایک دن آپ پر وحی نازل کی گئی تو آپ اسی کیفیت سے دوچار ہوئے، جب آپ سے یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے سیکھ لو، اللہ نے ان (عورتوں) کے لیے راہ نکال دی ہے، شادی شدہ، شادی شدہ سے (زنا کرے) اور

بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ».

کنوارا، کنواری سے (یا کنوارا شادی شدہ سے تو) شادی شدہ کے لیے (سزا) سو کوڑے، پھر پتھروں سے رجم کرنا ہے اور کنوارے کے لیے سو کوڑے پھر ایک سال کی جلاوطنی ہے۔''

[٤٤١٧] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا: «اَلْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى، وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ» وَلَا يَذْكُرَانِ: سَنَةً وَلَا مِائَةً.

[4417] شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''کنوارے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا۔'' ان دونوں نے (جلاوطنی کے لیے) ایک سال اور (کوڑوں کے لیے) ایک سو کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ: زنا کی مرتکب عورتوں کو عمر بھر کے لیے گھر میں بند رکھنے کے عبوری حکم اور اس اشارے کے بعد کہ ان کے لیے کوئی راہ نکالی جاسکتی ہے، یہی حکم نازل ہوا جو اوپر کی احادیث میں بیان ہوا ہے۔ اس کے بعد عملاً اس سزا میں کسی حد تک تخفیف ہوئی جس طرح آگے کی احادیث میں آئے گا۔ تفصیل کے لیے اس کتاب کے تعارف کی طرف رجوع کیا جائے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ رَجْمِ الثَّيِّبِ فِي الزِّنٰى) (التحفة ١٥)

باب:4-زنا (کی حد) میں شادی شدہ کو رجم کرنا

[٤٤١٨] ١٥-(١٦٩١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ: آيَةُ الرَّجْمِ، قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا، فَرَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ

[4418] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر تشریف فرما تھے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی، اللہ نے آپ پر جو نازل کیا اس میں رجم کی آیت بھی تھی، ہم نے اسے پڑھا، یاد کیا اور سمجھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کی سزا دی اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کی سزا دی، مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر ایک لمبا زمانہ گزر جائے گا تو کوئی کہنے

بِالنَّاسِ زَمَانٌ، أَنْ يَّقُولَ قَائِلٌ: مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ، وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ، مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ.

والا کہے گا: ہم اللہ کی کتاب میں رجم (کا حکم) نہیں پاتے، تو وہ لوگ ایسے فرض کو چھوڑنے سے گمراہ ہو جائیں گے جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور بلاشبہ اللہ کی کتاب میں رجم (کا حکم) عورتوں اور مردوں میں سے ہر ایک پر جس نے زنا کیا، جب وہ شادی شدہ ہو، برحق ہے۔ (یہ سزا اس وقت دی جائے گی،) جب شہادت قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا (زانی کی طرف سے) اعتراف ہو۔

[٤٤١٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4419] سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

فوائد و مسائل: ① یہ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر سے تمام صحابہ کی موجودگی میں، امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے واضح شہادت ہے کہ آیت رجم کی تلاوت منسوخ ہوگئی اور اس کا حکم باقی ہے۔ ان کے سامنے یا ان کے بعد کسی ایک صحابی نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ رجم کا حکم موجود ہونے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جس بات کا خدشہ تھا وہ ان کی تنبیہ کے باوجود بہت عرصہ گزر جانے کے بعد سہی، سامنے آ کر رہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تنبیہ اور اتنی پختہ گواہی کا فائدہ یہ ہوا کہ چند شکی مزاج اور اسلامی احکام سے گریز کرنے والوں کے علاوہ امت اس معاملے میں گمراہی سے محفوظ رہی اور اس بات پر قائم ہے کہ یہ حد ہے اور آج بھی اس کا نفاذ ضروری ہے۔ ② حمل ٹھہر جانے کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا خاوند نہ ہو (یا اگر کنیز ہے تو اس کا آقا نہ ہو) اور وہ اپنے ساتھ کسی کی طرف سے جبری زیادتی کا الزام بھی نہ لگا چکی ہو اور اس کے بے قصور ہونے کی کوئی قابل قبول دلیل بھی موجود نہ ہو تو وہ زنا کی مرتکب سمجھی جائے گی۔ امام شافعی، امام ابوحنیفہ اور جمہور علماء حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اجتہادی حکم سے اختلاف کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ رجم کے لیے زنا کی شہادت ہونا ضروری ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ شبہے سے حد کا نفاذ ساقط ہو جاتا ہے۔ آج کل ایسی وارداتیں بھی ہو رہی ہیں کہ دھوکے سے بے ہوش کر کے زیادتی کر لی جاتی ہے اور بہت عرصہ تک عورت کو پتہ بھی نہیں چلتا، حمل ظاہر ہونے کے بعد پتہ چلتا ہے اور پہلے نہ بتانے کی بنا پر اس مرحلے میں، اس پر زنا کا الزام درست سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس لیے جمہور کی رائے کے مطابق قانون سازی اور فیصلے ہونے چاہئیں۔

(المعجم ٥) - (بَابُ مَنِ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالزِّنٰى)(التحفة ١٦)

باب:5- جس نے اپنے بارے میں زنا کا اعتراف کیا

[٤٤٢٠] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ

[4420] عقیل (بن خالد اموی) نے ابن شہاب سے،

ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى ثَنّٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ».

انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف اور سعید بن مسیّب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مسلمانوں میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، وہ گھوم کر ایک طرف سے آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے (پھر) اس سے منہ پھیر لیا حتی کہ اس نے آپ کے سامنے یہی کلمات چار مرتبہ دہرائے۔ جب اس نے اپنے خلاف چار گواہیاں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور پوچھا: ''کیا تمھیں جنون ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے شادی کی ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَّجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنی تھی، وہ کہہ رہے تھے: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اسے رجم کیا، ہم نے اسے جنازہ گاہ میں رجم کیا تھا، جب پتھروں نے اس کی برداشت ختم کر دی تو وہ بھاگ نکلا، ہم نے اسے سیاہ پتھروں والی زمین میں جالیا اور رجم کر دیا۔

[٤٤٢١] (...) **قَالَ مُسْلِمٌ:** وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4421] عبدالرحمان بن خالد بن مسافر نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٢٢] (...) **وَحَدَّثَنِيهِ** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا، وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا: قَالَ ابْنُ

[4422] شعیب نے بھی زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور ان دونوں (عبدالرحمان بن خالد بن مسافر اور شعیب) کی حدیث میں ہے: ابن شہاب نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے

شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ.

سنا..... اسی طرح جیسے عقیل نے حدیث بیان کی۔

[٤٤٢٣] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[4423] یونس، معمر اور ابن جریج سب نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی جس طرح عقیل نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) اور ابوسلمہ (بن عبدالرحمان بن عوف) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

[٤٤٢٤] ١٧-(١٦٩٢) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَعَلَّكَ؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ، قَالَ: فَرَجَمَهُ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ، خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، يَمْنَحُ أَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ، أَمَا وَاللهِ إِنْ يُمَكِّنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنَكِّلَنَّهُ عَنْهُ».

[4424] ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ماعز بن مالک کو، جب وہ نبی ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے، دیکھا، وہ چھوٹے قد کے مضبوط پٹھوں والے آدمی تھے، ان پر کوئی چادر نہیں تھی۔ انھوں نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی کہ انھوں نے زنا کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تم نے (کچھ اور مثلاً: بوس و کنار کیا ہوگا؟)'' انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اس بدبخت نے زنا (ہی) کیا ہے۔ کہا: آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''سنو، جب ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو ان لوگوں میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے، وہ نسل کشی کے بکرے کی طرح جوش سے آوازیں نکالتا ہے اور (عورتوں کو آمادہ کرنے کے لیے) معمولی چیز پیش کرتا ہے۔ سنو! اللہ کی قسم! اگر اس نے مجھے ان میں سے کسی ایک کو (ثبوت سمیت) میرے قابو میں دیا تو میں اس کو عبرتناک سزا دوں گا۔''

[٤٤٢٥] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى -

[4425] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت

قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ، ذِي عَضَلَاتٍ، عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَّقَدْ زَنٰى، فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ، تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ، يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ، إِنَّ اللهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا» - أَوْ نَكَّلْتُهُ - .

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چھوٹے قد، پراگندہ بالوں اور مضبوط پٹھوں والا ایک شخص لایا گیا، اس (کے جسم) پر ایک تہبند تھا اور اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، آپ نے اسے دو بار لوٹایا، پھر اسے (رجم کرنے کا) حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا: ''ہم جب بھی اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو تم لوگوں میں سے کوئی شخص پیچھے رہ جاتا ہے، وہ نسل کشی کے بکرے کی طرح جوش سے آوازیں نکالتا ہے اور عورتوں میں سے کسی کو (آمادہ کرنے کے لیے) معمولی سی چیز پیش کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ جب بھی مجھے ان میں سے کسی ایک پر قابو دے گا تو میں لازماً اسے (لوگوں کے لیے) عبرت بنا دوں گا، یا عبرتناک سزا دوں گا۔''

قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

کہا: میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر کو بیان کی تو انھوں نے کہا: آپ نے اسے چار بار واپس کیا تھا۔

[٤٤٢٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ، وَّوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلٰى قَوْلِهِ: فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ: فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[4426] شبابہ اور ابو عامر عقدی دونوں نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سماک سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابن جعفر کی حدیث کی طرح روایت کی اور شبابہ نے اس بات میں ان کی موافقت کی کہ آپ ﷺ نے اسے دو بار لوٹایا۔ اور ابو عامر کی حدیث میں ہے: آپ نے اسے دو یا تین بار واپس کیا۔

[٤٤٢٧] ١٩-(١٦٩٣) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقٌّ مَّا بَلَغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّكَ

[4427] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (چار بار واپس کرنے اور اس کے اصرار کے بعد) ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا وہ بات سچ ہے جو مجھے تمھارے بارے میں پہنچی ہے؟'' انھوں نے کہا: میرے بارے میں آپ کو کیا بات پہنچی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے فلاں خاندان کی لونڈی سے

وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

زنا کیا ہے۔'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ کہا: تو انھوں نے (اپنے خلاف) چار گواہیاں دیں، پھر آپ نے ان (کو رجم کرنے) کے بارے میں حکم دیا تو انھیں رجم کر دیا گیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچ چکی تھی لیکن آپ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو خود نہیں بلایا۔ ندامت اور پشیمانی سے جو اس کی حالت تھی اس کی وجہ سے، دوسری روایات کے مطابق، اس کی اپنی قوم نے اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کا مشورہ دیا۔ مسلم کی اگلی روایت کے الفاظ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں کہ ان کی قوم کو ان کی سخت پشیمانی اور کرب کی کیفیت سے ان کی نجات کا یہی راستہ نظر آتا تھا کہ وہ اپنے گناہ کی سزا بھگت کر پاک ہو جائیں۔ بہت سے لوگ آج بھی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کسی بڑے گناہ پر ناقابل برداشت پشیمانی میں مبتلا ہو کر شدید کرب میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کئی پاگل ہو جاتے ہیں، کئی خودکشی تک کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ اس طرح کے نتائج سے بچنے کا راستہ یہی ہوتا ہے کہ پشیمان انسان اپنے گناہ کی سزا بھگت لے۔ رسول اللہ ﷺ ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں بالکل نہیں چاہتے تھے کہ وہ سزا بھگتیں، آپ نے بار بار انھیں واپس کیا، وہ پھر سے آ جاتے تھے۔ اس مرحلے پر آپ نے مزید یقین کے لیے تفصیلی سوال پوچھا کہ جو بات مجھے پہنچی تھی وہ سچ تھی۔ ماعز رضی اللہ عنہ نے صحیح جواب دینے کے لیے پورے ہوش وحواس اور عقلمندی سے سوال کی وضاحت چاہی کہ آپ کو کیا بات پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم نے فلاں خاندان کی لونڈی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔'' انھوں نے کہا: ہاں، اور اپنے اعتراف کو چار دفعہ دہرایا۔ آپ ﷺ نے ان کو یہاں تک سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ جس گناہ کی پشیمانی میں مبتلا ہیں وہ زنا کے عمل سے پہلے تک کا کوئی مرحلہ ہوگا۔ وہ نہیں مانے۔ دیگر کتب کی روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی قوم کے ہزال نامی جس شخص کے پاس وہ رہتے تھے، اس سے کہا: لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ يَا هَزَّالُ لَكَانَ خَيْراً لَّكَ ''ہزال! اگر تم اسے اپنے کپڑے سے ہی چھپا لیتے، یعنی اس کی کیفیت قوم کے دوسرے افراد تک نہ پہنچنے دیتے اور وہ اس کو میرے پاس آنے کا مشورہ نہ دیتے تو یہ تمھارے لیے بہتر ہوتا۔'' لیکن ماعز رضی اللہ عنہ سزا بھگتنے پر مصر رہے، پھر جب انھیں ہڈیوں، مٹی کے ڈھیلوں اور ٹھیکروں وغیرہ سے مارا جانے لگا اور انھیں احساس ہوا کہ اس طرح ان کی سزا پوری نہیں ہوگی تو وہ دوڑ کر سخت اور بڑے بڑے پتھروں والے علاقے ''حَرّے'' میں چلے گئے اور وہاں جا کر ''فَانْتَصَبَ لَنَا'' مارنے والوں کے سامنے جم کر کھڑے ہو گئے اور اس وقت تک پتھر کھاتے رہے ''حَتّٰى سَكَتَ'' یہاں تک کہ بے جان ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نے سنا کہ وہ جنازہ گاہ سے بھاگ کر 'حرہ' پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ'' (تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ (جامع الترمذي: 1428، وسنن ابن ماجه: 2554)) اگلی احادیث سے اس معاملے کے اور پہلو سامنے آئیں گے۔ ان حقائق سے واضح ہو جاتا ہے کہ بعض لوگوں کی طرف سے یہ دعویٰ کہ ماعز رضی اللہ عنہ فحاشی پھیلانے کے عادی تھے، اس لیے انھیں یہ سزا دی گئی، علمی دیانتداری پر مبنی نہیں۔ یہ بات رجم کی سزا کی مخالفت کے لیے جان بوجھ کر گھڑی گئی ہے اور حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش ہے، اس کے سوا کچھ نہیں۔

[٤٤٢٨] ٢٠-(١٦٩٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ،

[4428] عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں داود نے ابونضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ: مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ، أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ مِرَارًا، قَالَ: ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ؟ فَقَالُوا: مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا، إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا، نَّرٰى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُّقَامَ فِيهِ الْحَدُّ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَّرْجُمَهُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلٰى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، قَالَ: فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ، قَالَ: فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ، قَالَ: فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ، حَتّٰى أَتٰى عُرْضَ الْحَرَّةِ، فَانْتَصَبَ لَنَا، فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ، حَتّٰى سَكَتَ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا مِّنَ الْعَشِيِّ قَالَ: «أَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا، لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، عَلَيَّ أَنْ لَّا أُوتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ»، قَالَ: فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ.

کی کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی، جسے ماعز بن مالک ؓ کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: مجھ سے بدکاری ہوگئی ہے، مجھ پر اس کی حد نافذ کیجیے۔ نبی ﷺ نے اسے کئی بار واپس کیا۔ کہا: پھر آپ ﷺ نے اس کی قوم سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ہم ان کی کسی برائی کو نہیں جانتے، مگر ان سے کوئی بات سرزد ضرور ہوئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انھیں اس کیفیت سے، اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں نکال سکتی کہ ان پر حد قائم کر دی جائے۔ کہا: اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پھر واپس آئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ انھیں رجم کر دیں۔ کہا: ہم انھیں بقیع الغرقد کی طرف لے کر گئے۔ کہا: نہ ہم نے انھیں باندھا، نہ ان کے لیے گڑھا کھودا۔ کہا: ہم نے انھیں ہڈیوں، مٹی کے ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے مارا۔ کہا: وہ بھاگ نکلے تو ہم بھی ان کے پیچھے بھاگے حتی کہ وہ حرہ (سیاہ پتھروں والی زمین) کے ایک کنارے پر آئے اور ہمارے سامنے جم کر کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے انھیں حرہ کی چٹانوں کے ٹکڑوں، یعنی (بڑے بڑے) پتھروں سے مارا حتی کہ وہ بے جان ہو گئے، کہا: پھر شام کو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''جب بھی ہم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتے ہیں کوئی آدمی پیچھے ہمارے اہل وعیال کے درمیان رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح جوش میں آوازیں نکالتا ہے، مجھ پر لازم ہے کہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں لایا جائے گا جس نے ایسا کیا ہوگا مگر میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔'' کہا: آپ ﷺ نے (خطبے کے دوران میں) نہ ان کے لیے استغفار کیا، نہ انھیں برا بھلا کہا۔

[٤٤٢٩] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، وَقَالَ

[4429] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں داود نے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی اور انھوں نے حدیث میں کہا: شام کو نبی ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد اور

فِي الْحَدِيثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ: فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ، إِذَا غَزَوْنَا، يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا، لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ»، وَلَمْ يَقُلْ: «فِي عِيَالِنَا».

ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگوں کا کیا حال ہے؟ جب ہم جہاد کے لیے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی شخص پیچھے رہ جاتا ہے، وہ نسل کشی کے بکرے کی طرح آوازیں نکالتا ہے......'' انھوں (یزید بن زریع) نے ''ہمارے اہل وعیال میں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٤٤٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا، عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: فَاعْتَرَفَ بِالزِّنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

[4430] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور سفیان دونوں نے داود سے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، البتہ سفیان کی حدیث میں ہے: اس نے تین بار زنا کا اعتراف کیا۔ (چوتھی بار کے اعتراف پر اسے سزا سنائی گئی۔)

[٤٤٣١] ٢٢-(١٦٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي، فَقَالَ: «وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ» قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ» قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فِيمَ أُطَهِّرُكَ؟» فَقَالَ: مِنَ الزِّنٰى، فَسَأَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبِهِ جُنُونٌ؟» فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ، فَقَالَ: «أَشَرِبَ خَمْرًا؟» فَقَامَ

[4431] سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ماعز بن مالک (اسلمی) رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! جاؤ، اللہ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔'' کہا: وہ لوٹ کر تھوڑی دور تک گئے، پھر واپس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! جاؤ، اللہ سے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔'' کہا: وہ لوٹ کر تھوڑی دور تک گئے، پھر آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ تو نبی ﷺ نے (پھر) اسی طرح فرمایا حتی کہ جب چوتھی بار (یہی بات) ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''میں تمھیں کس چیز سے پاک کروں؟'' انھوں نے کہا: زنا سے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اسے جنون ہے؟'' تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ مجنون نہیں ہے۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا اس نے شراب پی ہے؟'' اس پر ایک آدمی کھڑا

رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَزَنَيْتَ؟» فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ: قَائِلٌ يَقُولُ: لَقَدْ هَلَكَ، لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَلَبِثُوا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ»، قَالَ: فَقَالُوا: غَفَرَ اللهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَّوَسِعَتْهُمْ».

ہوا اور اس کا منہ سونگھا تو اسے اس سے شراب کی بو نہ آئی۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے زنا کیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں (یہیں آپ نے اس سے اس واقعے کی تصدیق چاہی جو آپ تک پہنچا تھا) پھر آپ نے ان (کو رجم کرنے) کے بارے میں حکم دیا، چنانچہ انھیں رجم کر دیا گیا۔ بعدازاں ان کے حوالے سے لوگوں کے دو گروہ بن گئے، کچھ کہنے والے یہ کہتے: وہ تباہ و برباد ہو گیا، اس کے گناہ نے اسے گھیر لیا۔ اور کچھ کہنے والے یہ کہتے: ماعز کی توبہ سے افضل کوئی توبہ نہیں (ہوسکتی) کہ وہ (خود) نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا، پھر کہا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے۔ کہا: دو یا تین دن وہ (اختلاف کی) اسی کیفیت میں رہے، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، وہ سب بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے سلام کہا، پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''ماعز بن مالک کے لیے بخشش مانگو۔'' کہا: تو لوگوں نے کہا: اللہ ماعز بن مالک کو معاف فرمائے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ انھوں نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ ایک امت میں بانٹ دی جائے تو ان سب کو کافی ہو جائے۔''

قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْأَزْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي، فَقَالَ: «وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ»، فَقَالَتْ: أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: «وَمَا ذَاكِ؟» قَالَتْ: إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى، فَقَالَ: «آنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهَا: «حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ»، قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ، فَقَالَ: «إِذًا لَّا نَرْجُمُهَا

کہا: پھر آپ کے پاس ازد قبیلے کی شاخ غامد کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! لوٹ جاؤ، اللہ سے بخشش مانگو اور اس کی طرف رجوع کرو۔'' اس نے کہا: میرا خیال ہے آپ مجھے بھی بار بار لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعز بن مالک کو لوٹایا تھا۔ آپ نے پوچھا: ''وہ کیا بات ہے (جس میں تم تطہیر چاہتی ہو؟)'' اس نے کہا: وہ زنا کی وجہ سے حاملہ ہے۔ تو آپ نے (تاکیداً) پوچھا: ''کیا تم خود؟'' اس نے جواب دیا: جی ہاں، تو آپ نے اسے فرمایا: ''(جاؤ) یہاں تک کہ جو تمھارے پیٹ میں ہے اسے جنم دے دو۔'' کہا: تو انصار

وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَّيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِلَيَّ رَضَاعُهُ، يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا.

کے ایک آدمی نے اس کی کفالت کی حتی کہ اس نے بچے کو جنم دیا۔ کہا: تو وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: غامدی عورت نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب ہم (ابھی) اسے رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو کم سنی میں (اس طرح) نہیں چھوڑیں گے کہ کوئی اسے دودھ پلانے والا نہ ہو۔'' پھر انصار کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے نبی! اس کی رضاعت میرے ذمے ہے۔ کہا: تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دے دیا۔

فائدہ: یہاں اختصار کی بنا پر کچھ تفصیل حذف ہوگئی ہے۔ یہ واقعہ ولادت کے موقع کا نہیں، کچھ عرصہ بعد کا ہے جب اس بچے نے دودھ کے علاوہ کھانے کی دوسری چیزیں کھانی شروع کر دی تھیں۔ تفصیل اگلی احادیث میں ہے۔

[٤٤٣٢] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَرَدَّهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ، فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: «أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا؟» فَقَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ، مِنْ صَالِحِينَا، فِيمَا نُرٰى، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ، فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

[4432] بُشیر بن مہاجر نے حدیث بیان کی، کہا: عبداللہ بن بریدہ نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے (گناہ کی آلودگی سے) پاک کر دیں۔ آپ نے انھیں واپس بھیج دیا، جب اگلا دن ہوا، وہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ تو آپ نے دوسری بار انھیں واپس بھیج دیا۔ آپ ﷺ نے ان کی قوم کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو کہ ان کی عقل میں کوئی خرابی ہے، (ان کے عمل میں) تمھیں کوئی چیز غلط لگتی ہے؟'' تو انھوں نے جواب دیا: ہمارے علم میں تو یہ پوری عقل والے ہیں، جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ یہ ہمارے صالح افراد میں سے ہیں۔ وہ آپ کے پاس تیسری بار آئے تو آپ نے پھر ان کی طرف (اسی طرح) پیغام بھیجا اور ان کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ ان میں اور ان کی عقل میں کوئی خرابی نہیں ہے، جب چوتھی بار ایسا ہوا تو آپ نے ان کے لیے ایک گڑھا

کھدوایا، پھر ان (کو رجم کرنے) کے بارے میں حکم دیا تو انھیں رجم کر دیا گیا۔

قَالَ: فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي، وَإِنَّهُ رَدَّهَا، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَ تَرُدُّنِي؟ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا، فَوَاللهِ! إِنِّي لَحُبْلٰى، قَالَ: «إِمَّا لَا، فَاذْهَبِي حَتّٰى تَلِدِي» قَالَ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ، قَالَتْ: هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ، قَالَ: «اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتّٰى تَفْطِمِيهِ»، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ: هٰذَا، يَا نَبِيَّ اللهِ! قَدْ فَطَمْتُهُ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلٰى صَدْرِهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا، فَيُقْبِلُ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ، فَرَمٰى رَأْسَهَا، فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا، فَقَالَ: «مَهْلًا يَّا خَالِدُ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ تَّابَتْ تَوْبَةً، لَّوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَّغُفِرَ لَهُ».

کہا: اس کے بعد غامد قبیلے کی عورت آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کیجیے۔ آپ نے اسے واپس بھیج دیا، جب اگلا دن ہوا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے واپس کیوں بھیجتے ہیں؟ شاید آپ مجھے بھی اسی طرح واپس بھیجنا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو بھیجا تھا، اللہ کی قسم! میں حمل سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر نہیں (مانتی ہو) تو جاؤ حتی کہ تم بچے کو جنم دے دو۔'' کہا: جب اس نے اسے جنم دیا تو بچے کو ایک بوسیدہ کپڑے کے ٹکڑے میں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: یہ ہے، میں نے اس کو جنم دے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اسے دودھ پلاؤ حتی کہ تم اس کا دودھ چھڑا دو۔'' جب اس نے اس کا دودھ چھڑا دیا تو بچے کو لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئی، اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور اس نے کھانا بھی کھا لیا ہے۔ (ابھی اس کی مدت رضاعت باقی تھی۔ ایک انصاری نے اس کی ذمہ داری اٹھا لی) تو آپ نے بچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی (اس انصاری) کے حوالے کیا، پھر اس کے لیے (گڑھا کھودنے کا) حکم دیا تو سینے تک اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور آپ نے لوگوں کو حکم دیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آگے بڑھے اور اس کے سر پر مارا، خون کا فوارہ پھوٹ کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر پڑا تو انھوں نے اسے برا بھلا کہا، نبی ﷺ نے ان کے برا بھلا کہنے کو سن لیا تو آپ نے فرمایا: ''خالد! ٹھہر جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز

محصول لینے والا (جو ظلماً لاتعداد انسانوں کا حق کھاتا ہے) ایسی توبہ کرے تو اسے بھی معاف کر دیا جائے۔"

ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ.

پھر آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

فائدہ: امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث اصل حدیث کی تائید کے لیے متابعات کے ضمن میں پیش کی ہے۔ اس میں سابقہ احادیث کے برعکس یہ کہا گیا ہے کہ رجم کے وقت ماعز رضی اللہ عنہ کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا تھا۔ خود حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی پچھلی روایت میں اس طرح کی کوئی بات موجود نہیں۔ یہ اس حدیث کے ایک راوی بشیر بن مہاجر کا وہم ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ تہذیب السنن (351/6) میں فرماتے ہیں: «وَالْحَفْرُ وَهْمٌ يَدُلُّ عَلَيْهِ أَنَّهُ هَرَبَ وَتَبِعُوهُ وَهٰذَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مِنْ سُوءِ حِفْظِ بُشَيْرِ بْنِ مُهَاجِرٍ» "گڑھا کھودنے کی بات وہم ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ (ماعز رضی اللہ عنہ) دوڑے تھے، لوگ ان کے پیچھے دوڑے تھے۔ اور یہ بات، اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے، بُشیر بن مہاجر کے حافظے کی خرابی کے سبب سے ہوئی۔" امام احمد نے بھی بشیر کے بارے میں اسی طرح کی بات کہی ہے۔

[٤٤٣٣] ٢٤-(١٦٩٦) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ: أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: «أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَائْتِنِي بِهَا» فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللهِ! وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: «لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَّ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى؟».

[4433] ہشام نے مجھے یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی کہ انھیں ابومہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ قبیلۂ جہینہ کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی، وہ زنا سے حاملہ تھی، اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں (شرعی) حد کی مستحق ہوگئی ہوں، آپ وہ حد مجھ پر نافذ فرمائیں۔ نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: "اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جب یہ بچے کو جنم دے تو اسے میرے پاس لے آنا۔" اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر نبی ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر کس کر باندھ دیے گئے، پھر آپ نے حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس نے یقیناً ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ کے ستر گھروں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو ان کے لیے بھی کافی ہو جائے گی۔ اور کیا تم نے اس

سے بہتر (کوئی) توبہ دیکھی ہے کہ اس نے اللہ (کو راضی کرنے) کے لیے اپنی جان قربان کر دی ہے؟''

فائدہ: اس روایت میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد یہ عورت آئی تو آپ نے اسے بچے کو دودھ پلانے کے لیے واپس کر دیا۔ جب وہ کھانا کھانے کے قابل ہو گیا، یہ پھر سے واپس آئی تو آپ نے اس پر حد قائم کرنے کا حکم دیا۔

[٤٤٣٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4434] ابان عطار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٣٥] ٢٥-(١٦٩٧/١٦٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ، وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُلْ» قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَّأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ، وَّعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ، يَا أُنَيْسُ! إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا».

[4435] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی ﷟ سے روایت کی کہ ان دونوں نے کہا: بادیہ نشینوں میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، آپ میرے لیے اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ (اس کے) مخالف فریق نے کہا: اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا، جی ہاں، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کی رو سے فیصلہ کیجیے اور مجھے (کچھ کہنے کی) اجازت دیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم (کی سزا) ہے، چنانچہ میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ دی، اور اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ میرے بیٹے پر (تو) ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور رجم اس کی عورت پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، لونڈی اور بکریاں تجھے واپس ملیں گی، تمھارے بیٹے پر ایک سو

کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ اُنیس! (انس بن ضحاک اسلمی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔عورت انھی کے قبیلے سے تھی) اس (دوسرے آدمی) کی عورت کے ہاں جاؤ، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دو۔"

قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرُجِمَتْ.

کہا: وہ اس کے ہاں گئے تو اس نے اعتراف کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے اس (کو رجم کرنے) کا حکم دیا، چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا۔

[٤٤٣٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4436] یونس، صالح اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم٦) - (بَابُ رَجْمِ الْيَهُودِ، أَهْلِ الذِّمَّةِ، فِي الزِّنٰى)(التحفة١٧)

باب:6-زنا (کے جرم) میں ذمی یہود کو رجم کی سزا

[٤٤٣٧] ٢٦-(١٦٩٩) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَّيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَ يَهُودَ، فَقَالَ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى؟» قَالُوا: نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا، وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا، وَيُطَافُ بِهِمَا، قَالَ: «فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ، إِنْ كُنْتُمْ

[4437] عبیداللہ نے ہمیں نافع سے خبر دی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ چل پڑے حتی کہ یہود کے پاس آئے اور پوچھا: "تم تورات میں اس آدمی کے بارے میں کیا سزا پاتے ہو جس نے زنا کیا ہو؟" انھوں نے کہا: ہم ان دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں، انھیں (گدھے پر) سوار کرتے ہیں، ان دونوں کے چہرے مخالف سمت میں کر دیتے ہیں اور انھیں (گلیوں بازاروں میں) پھرایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

صَادِقِينَ» فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَأُوهَا، حَتّٰى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ، وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ، وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ، فَرَفَعَهَا، فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرُجِمَا.

''اگر تم سچے ہو، تورات لے آؤ۔'' وہ اسے لائے اور پڑھنے لگے حتی کہ جب رجم کی آیت کے نزدیک پہنچے تو اس نوجوان نے، جو پڑھ رہا تھا، اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھا اور وہ حصہ پڑھ دیا جو آگے تھا اور جو پیچھے تھا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے: آپ اسے حکم دیجیے کہ اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت (موجود) تھی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (کو رجم کرنے) کا حکم صادر فرمایا تو انھیں رجم کر دیا گیا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے انھیں رجم کیا، میں نے اس آدمی کو دیکھا وہ اپنے (جسم کے) ذریعے سے اس عورت کو بچا رہا تھا۔

[٤٤٣٨] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَّالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَمَ فِي الزِّنٰى يَهُودِيَّيْنِ، رَجُلًا وَّامْرَأَةً زَنَيَا، فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِهِمَا، وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

[4438] ابن علیہ نے ہمیں ایوب سے خبر دی، نیز عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے اہل علم میں سے بہت سے آدمیوں نے جن میں امام مالک بن انس رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، خبر دی کہ انھیں نافع نے بتایا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زنا (کی حد) میں دو یہودیوں، ایک مرد اور ایک عورت کو، جنھوں نے زنا کیا تھا، رجم کرایا۔ یہود انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے ......آگے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح حدیث بیان کی۔

[٤٤٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ.

[4439] موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ یہود اپنے ایک مرد اور ایک عورت کو، جنھوں نے زنا کیا تھا، لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ......آگے نافع سے عبیداللہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٤٤٠] ٢٨-(١٧٠٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَّجْلُودًا، فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: «هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَدَعَا رَجُلًا مِّنْ عُلَمَائِهِمْ، فَقَالَ: «أَنْشُدُكَ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى!: أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟» قَالَ: لَا، وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ، نَجِدُهُ الرَّجْمَ، وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا، فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ، وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ، أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ، قُلْنَا: تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُّقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ، فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ» فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْكُفْرِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ﴾ [المائدة ٥: ٤١] يَقُولُ: ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ، فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ، وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ [المائدة ٥: ٤٤]. ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ﴾ [المائدة ٥: ٤٥]. ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ

[4440] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے اور انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک یہودی کو رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزارا گیا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا اسے کوڑے لگائے گئے تھے، آپ نے انھیں (ان کے عالموں کو) بلایا اور پوچھا: ''کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ (بعدازاں آپ کے حکم سے تورات منگوائی گئی۔ انھوں نے آیت رجم چھپالی، وہ ظاہر ہو گئی۔ اس کے بعد) آپ نے ان کے علماء میں سے ایک آدمی کو بلایا اور فرمایا: ''میں تمھیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی! کیا تم لوگ اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟'' اس نے جواب دیا: نہیں، اور اگر آپ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ (ہم اپنی کتاب میں) رجم (کی سزا لکھی ہوئی) پاتے ہیں۔ لیکن ہمارے اشراف میں زنا بہت بڑھ گیا۔ (اس وجہ سے) ہم جب کسی معزز کو پکڑتے تھے تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی کمزور کو پکڑتے تو اس پر حد نافذ کر دیتے تھے۔ ہم نے (آپس میں) کہا: آؤ! کسی ایسی چیز (سزا) پر جمع ہو جائیں جسے ہم معزز اور معمولی آدمی (دونوں) پر لاگو کر سکیں، تو ہم نے رجم کے بجائے منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے (کی سزا) بنالی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا جبکہ انھوں نے اسے مردہ کر دیا تھا۔'' پھر آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اے رسول! آپ ان لوگوں کے پیچھے نہ کڑھیے جو تیزی سے کفر میں داخل ہوتے ہیں......'' اس فرمان تک: ''اگر تمھیں یہی حکم دیا جائے تو قبول کر لینا۔'' (المائدہ 41:5) (ان

هُمُ ٱلْفَسِقُونَ﴾ [المائدة ٥:٤٧]. فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا.

کو مشورہ دینے والا) کہتا تھا: محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اگر وہ تمھیں (یہی) منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو قبول کر لینا اور اگر رجم کا فتویٰ دیں تو احتراز کرنا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اور جو لوگ اس (حکم) کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔'' (المائدة 5:44) ''اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔'' (المائدة 5:45) ''اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے اتارا ہے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔'' (المائدہ 5:47) یہ ساری آیات کفار کے بارے میں ہیں۔

فائدہ: حضرت براء بن عازب ؓ مسلمانوں کے بارے میں تو یہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کرنے چھوڑ دیں گے اور غیر مسلموں کے قوانین اپنا لیں گے، اس لیے ان کا موقف یہی تھا کہ مذکورہ بالا سب آیات کافروں کے بارے میں ہیں۔ مختلف روایات میں مختلف تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ اس واقعے کے بارے میں تمام قابل استناد روایات کو صحیح ترتیب سے جمع کیا جائے تو پورا واقعہ سامنے آجاتا ہے۔ اگر صحیح ترتیب سے جمع نہ کیا جائے تو بظاہر روایات میں اختلاف محسوس ہوتا ہے۔ مختلف احادیث میں بیان کردہ تفصیلات کی ترتیب یہ ہے کہ یہود میں سے کسی مرد و عورت نے زنا کیا۔ انھوں نے تورات میں بیان کردہ رجم کی سزا کے بجائے اپنی بنائی ہوئی کوڑے لگانے، منہ کالا کر کے گلیوں میں گھمانے کی سزا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو آپ نے ماجرا دریافت کیا۔ یہودیوں نے واقعہ بتایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تورات میں یہی سزا لکھی ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: ہم ان کی تذلیل کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ (صحيح البخاري: 6841، وصحيح مسلم، حديث: 4437) بعض دوسری روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ لوگ کوڑوں کے بجائے رسی سے مارتے تھے۔ ان کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا کہ تورات میں 'رجم' کی سزا موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے چونکہ اس آدمی کو دیکھ کر سوال کیا تھا کہ تورات میں اس کی سزا کیا ہے؟ تو یہود نے سوچا کہ اس موقع کو بھی رسول اللہ ﷺ کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی جائے۔ ان کے ذہنوں میں یہ تجویز آئی کہ ان دونوں کا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے۔ وہ کوئی معمولی سزا یا تورات میں مقرر کی گئی سزا سے مختلف کوئی بھی سزا تجویز کریں تو پروپیگنڈا کیا جائے کہ اس رسول کو (نعوذ باللہ) معلوم ہی نہیں کہ اللہ کی طرف سے اس گناہ کی کیا سزا مقرر کی گئی ہے۔ بعض روایات میں، جو سنداً بہت مضبوط نہیں لیکن استخراج احکام کو چھوڑ کر محض واقعے کی وضاحت کے لیے ان سے مدد لی جا سکتی ہے، یہ ہے کہ یہود نے آپس میں گفتگو بھی کی، کسی نے یہ بھی کہا: محمد ﷺ عموماً دینی احکام میں تخفیف کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ انھیں امید تھی کہ آپ کوئی کم درجے کی سزا دینے کا فیصلہ کریں گے۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے، جو اپنے دلوں میں مانتے تھے کہ اصل میں محمد رسول اللہ ﷺ سچے رسول ہیں، یہ بھی کہا کہ کم تر سزا کی صورت میں

وہ اللہ کے سامنے بھی سرخرو ہو جائیں گے کہ تیرے ایک نبی ﷺ نے ہمیں یہ سزا بتائی۔ (فتح الباري: 208/12، و سنن أبي داود، حديث: 4450) ان کی باہمی گفتگو میں معاملے کا دوسرا پہلو بھی سامنے آیا کہ آپ ﷺ رجم کی سزا بھی دے سکتے ہیں۔ انھیں اندیشہ تھا کہ آپ ﷺ کو تورات میں رجم کی سزا کا علم ہو سکتا ہے۔ اس پر ان میں سے کسی (بااثر) آدمی نے یہ طریقہ تجویز کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے کوڑوں اور منہ کالا کرنے تک کی سزا تجویز کی تو قبول کر لینا۔ یہ سزا تو تم دے ہی چکے ہو، اگر آپ ﷺ نے رجم کی سزا بتائی تو اس پر عمل نہ کرنا۔ (حدیث: 4440)

اس مشورے کے بعد وہ زنا کے مرتکب دونوں افراد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے بکمال حکمت ان کی ساری سازش خود انھی پر الٹ دی۔ آپ اٹھے اور ان کے مدراس (جہاں تورات پڑھی جاتی تھی) تشریف لے گئے۔ آپ کے مطالبے پر یہود صوریا کے دو بیٹوں کو، جو تورات کے سب سے بڑے عالم سمجھے جاتے تھے، لے آئے۔ (سنن أبي داود، حديث: 4452) آپ نے ان سے فرمایا کہ وہ تورات لائیں اور متعلقہ مقام پڑھیں، انھوں نے تورات کھولی، پڑھنے والے نے اس مقام پر، جہاں رجم کی آیت تھی، ہاتھ رکھ کر پیچھے اور آگے والے حصے پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی حرکت سے آگاہ کیا۔ اس آدمی کا ہاتھ ہٹوایا گیا تو وہاں رجم کی آیت موجود تھی۔ پڑھنے والے نوجوان عالم کی سخت شرمندگی کی کیفیت دیکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس ذات کی قسم دلائی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی کہ وہ زنا کی سزا کی پوری حقیقت بتائے۔ اس موقع پر وہ مزید جھوٹ نہ بول سکے اور پوری حقیقت بتا دی کہ یہودیوں نے کن حالات میں کس طرح تورات کی سزا کے بجائے دوسری سزا شروع کی۔ دوسرے یہودیوں نے بھی عذر تراشے کہ ہماری سلطنت جاتی رہی، اختیار ختم ہو گیا تو ہمیں رجم کے ذریعے سے قتل جیسی سنگین سزا ترک کرنی پڑی۔ اب ان کے عالموں سمیت ان کی طرف سے اعتراف سامنے آ گیا کہ شادی شدہ زانی کے لیے کوڑوں اور منہ کالا کرنے کی سزا من گھڑت ہے اور تورات میں رجم ہی کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ لوگ میثاق مدینہ میں اس بات پر دستخط کر چکے تھے کہ مقدمات میں فیصلے کا آخری اختیار رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوگا اور یہ مقدمہ وہ خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر چکے تھے، اس لیے آپ نے یہ کہہ کر کہ اے اللہ! میں تیرے اسی حکم کا احیا کر رہا ہوں جسے یہ لوگ ختم کر چکے تھے، ان دونوں کو رجم کرنے کا حکم صادر فرما دیا۔ آپ کے حکم سے ان پر یہ سزا نافذ کر دی گئی۔

[٤٤٤١] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، إِلٰى قَوْلِهِ: فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ، وَلَمْ يَذْكُرْ: مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُولِ الْآيَةِ.

[4441] وکیع نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ اس قول تک، اسی طرح حدیث بیان کی: ''نبی ﷺ نے حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔'' انھوں نے اس کے بعد کا، آیات کے نازل ہونے والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٤٤٤٢] ٢٨م-(١٧٠١) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

[4442] حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ

عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ، وَرَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَتَهُ.

نے قبیلۂ اسلم کے ایک مرد اور یہود کے ایک مرد اور اس کی (آشنا) عورت کو رجم کرایا۔

[٤٤٤٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَامْرَأَةً.

[4443] روح بن عبادہ نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (اور اس کی عورت کے بجائے صرف) ''اور عورت'' کہا۔

[٤٤٤٤] ٢٩-(١٧٠٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى: هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا؟ قَالَ: لَا أَدْرِي.

[4444] ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا: میں نے پوچھا: سورۂ نور نازل کیے جانے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انھوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔

فائدہ: آج کے کج فکروں کی طرح خوارج بھی سزائے رجم کا انکار کرتے تھے۔ اپنے طور پر شیبانی کے سوال کا مقصد یہی تھا کہ اگر سورۂ نور کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا پر عمل کیا تو ثابت ہو جائے گا کہ سورۂ نور کے نزول سے رجم کی سزا منسوخ نہیں ہوئی۔ حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا بعد میں دی۔ رجم کے واقعے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شامل تھے، اور وہ 7 ہجری میں مسلمان ہوئے۔

[٤٤٤٥] ٣٠-(١٧٠٣) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَبِعْهَا، وَلَوْ بِحَبْلٍ

[4445] لیث نے سعید بن ابی سعید سے، انھوں نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے انھیں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا (کسی دلیل سے) واضح (ثابت) ہو جائے تو وہ (مالک) اس پر حد لگائے اور اسے ملامت نہ کرتا رہے، پھر اگر وہ زنا کرے تو اس کو حد لگائے اور اسے ملامت نہ کرتا رہے، پھر اگر وہ تیسری

مِّنْ شَعَرٍ».

بار زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اسے فروخت کر دے، چاہے بالوں کی ایک رسی ہی کے عوض کیوں نہ بکے۔"

فائدہ: جب سزا نافذ ہوگئی اور گناہ گار کا گناہ دھل گیا تو تذلیل و ملامت کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ اس سے غلطی کرنے والا بسا اوقات ڈھیٹ ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حد کے بعد شرابی کو لعنت کرنے سے روکتے ہوئے فرمایا تھا: «لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى أَخِيكُمْ» "اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔" (صحيح البخاري، حديث: 6781)

[٤٤٤٦] ٣١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحٰقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا: «ثُمَّ لْيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ».

[4446] ایوب بن موسیٰ، عبیداللہ بن عمر، اسامہ بن زید اور محمد بن اسحاق سب نے سعید مقبری سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، البتہ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں کہا: سعید نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے لونڈی کو، جب وہ تین بار زنا کرے، کوڑے لگانے کی بات روایت کی، (آگے فرمایا) "پھر چوتھی بار اسے فروخت کر دے۔"

[٤٤٤٧] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ:

[4447] عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے کہا: ہمیں مالک نے حدیث سنائی، اور یحییٰ بن یحییٰ نے ۔ حدیث کے الفاظ انھی کے ہیں ۔ کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ؟ قَالَ: «إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

سے لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا، جب وہ زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر دو، چاہے ایک گندھی ہوئی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي، أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

ابن شہاب نے کہا: میں نہیں جانتا یہ (بیچنے کا حکم) تیسری بار کے بعد ہے یا چوتھی بار کے بعد۔

وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ، فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ.

قعنبی نے اپنی روایت میں کہا: ابن شہاب نے کہا: اور ضفیر سے مراد رسی ہے۔

فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کی رو سے غلام اور کنیز پر آدھی حد (پچاس کوڑے) نافذ ہوگی: ﴿فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ ''اگر وہ فحش کا ارتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں سے آدھی سزا ہے۔'' (النساء 25:4) اس آیت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ غلام اور کنیز پر رجم کی حد نافذ نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ آدھی نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہ ﷺ سے جو سوال کیا گیا وہ ایک غیر شادی شدہ کنیز کے بارے میں تھا۔ سوال میں اس کی حیثیت بتائی گئی۔ حد کے حوالے سے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کنیزیں دونوں برابر ہیں۔ ② بیچنے سے کنیز کو نئے ماحول میں نئے سرے سے زندگی کا آغاز کرنے کا موقع ملے گا۔ یہ بھی امید کی جا سکتی ہے کہ وہاں وہ اس گناہ کی ترغیب سے محفوظ رہے گی۔

[٤٤٤٨] ٣٣-(١٧٠٤) **وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ**: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ: وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ.

[4448] ابن وہب نے کہا: میں نے امام مالک سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے ابن شہاب نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا...... جس طرح ان دونوں کی حدیث ہے...... اور انھوں نے ابن شہاب کے قول: ''ضفیر سے مراد رسی ہے'' کا تذکرہ نہیں کیا۔

[٤٤٤٩] (...) **وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ**: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا

[4449] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، جس طرح امام مالک کی حدیث ہے۔ اور اس کی بیع تیسری

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ. وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا، فِي بَيْعِهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

بار ہے یا چوتھی بار، اس میں شک دونوں کی حدیث میں ہے۔

(المعجم۷) - (بَابُ تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النُّفَسَاءِ) (التحفة۱۸)

باب:7- نفاس والی عورتوں کی حد مؤخر کرنا

[٤٤٥٠] ٣٤-(١٧٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُودَاوُدَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا عَلٰى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ، مَنْ أُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ، فَإِنَّ أَمَةً لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ زَنَتْ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا، أَنْ أَقْتُلَهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ».

[4450] زائدہ نے سُدّی سے، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے اور انھوں نے ابوعبدالرحمان سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خطبہ دیا اور کہا: اے لوگو! اپنے غلاموں پر حد نافذ کرو، جو ان میں سے شادی شدہ ہوں اور جو شادی شدہ نہ ہوں، رسول اللہ ﷺ (کے خاندان) کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے کوڑے لگاؤں، تو اچانک پتہ چلا کہ اسے نفاس (بچے کی ولادت سے خون آنے) کی حالت میں تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ مجھے ڈر محسوس ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو میں اسے مار ڈالوں گا، چنانچہ میں نے نبی ﷺ سے یہ بات عرض کی، تو آپ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔''

[٤٤٥١] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: مَنْ أُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ. وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: «اُتْرُكْهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ».

[4451] اسرائیل نے سُدّی سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''جو ان میں سے شادی شدہ ہوں اور جو شادی شدہ نہ ہوں۔'' اور انھوں نے حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''اس (کنیز) کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ صحت مند ہو جائے۔''

(المعجم۸) - (بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ) (التحفة۱۹)

باب:8- شراب کی حد

[٤٤٥٢] ٣٥-(١٧٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4452] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں

الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ.

شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی، تو آپ نے اسے کھجور کی دو ٹہنیوں سے تقریباً چالیس ضربیں لگائیں۔

قَالَ: وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ.

کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا، انھوں نے لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: حدود میں سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم صادر کر دیا۔

[٤٤٥٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[4453] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا...... پھر اسی طرح بیان کیا۔

[٤٤٥٤] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، ثُمَّ جَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ، وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرٰى، قَالَ: مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ، قَالَ: فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ.

[4454] معاذ بن ہشام نے کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے شراب میں کھجور کی ٹہنی اور جوتوں سے مارا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس (کوڑے) مارے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ سرسبز و شاداب مقامات اور بستیوں کے قریب جا بسے تو انھوں نے (مشورہ کرتے ہوئے) پوچھا: شراب کی سزا کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟ تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے ہے کہ آپ اسے سب سے ہلکی حد کے برابر مقرر کر دیں۔ کہا: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے۔

فوائد و مسائل: ① لوگ جب شاداب علاقوں میں بسنے لگے اور مال کی فراوانی ہوگئی تو شراب نوشی میں اضافہ ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے تدارک کے لیے صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ قرآن مجید میں جو حدیں

مذکور ہیں، یعنی چوری کی حد ہاتھ کاٹنا، زنا کی سو کوڑے اور قذف کی اَسّی کوڑے، ان میں سے سب سے کم، یعنی اسی کوڑے شراب نوشی کی سزا مقرر کی جائے۔ موطأ میں روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقاعدہ اجتہاد کرتے ہوئے کہا کہ جو شراب پیتا ہے وہ مخمور ہو جاتا ہے اور جو مخمور ہوتا ہے وہ ہذیان بکتا ہے، جو ہذیان بکتا ہے وہ بہتان لگاتا ہے اور بہتان کی حد اسی کوڑے ہے، انھوں نے اسی کوڑوں ہی کی تجویز دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت سے اسی کوڑوں کی سزا جاری کر دی۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ یہ سزا سخت ہونے کے باوجود بنیادی طور پر رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر مبنی ہے کہ آپ دو چھڑیوں (کھجور کی شاخوں) سے اسی ضربیں لگاتے تھے۔② حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نقطۂ نظر یہی تھا کہ ضرورتاً سزا کو سخت کر بھی لیا جائے تو بھی اصل اور ہر وقت قابل عمل وہی سزا یا حد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے جاری کی، اس لیے آپ نے ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے لگنے کے بعد مزید کوڑے روک دیے اور فرمایا: مجھے اتنی ہی سزا دینا پسند ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کسی اور حد کو نافذ کرتے ہوئے اگر آدمی مر جائے تو مجھے اتنا افسوس نہیں ہوگا جتنا شراب کی حد میں کسی کے مرنے پر ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ اگر میرے ہاتھ سے مرے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ (حدیث:4458) آپ کا یہ فرمان قانون، خصوصاً نظام جرم و سزا کے بہترین فہم، انسانی حقوق کی مکمل رعایت اور عدل و انصاف کے تقاضوں کی تکمیل کے اس اعلیٰ معیار کی خبر دیتا ہے جو آپ کے پیش نظر ہوتا تھا۔

[٤٤٥٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4455] یحییٰ بن سعید نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٥٦] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا، وَلَمْ يَذْكُرِ: الرِّيفَ وَالْقُرٰى.

[4456] وکیع نے ہشام سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ شراب کے جرم میں جوتوں اور کھجور کی ٹہنی سے چالیس ضربیں لگاتے تھے...... پھر ان دونوں کی حدیث کی طرح بیان کیا اور انھوں نے سرسبز و شاداب مقامات اور بستیوں (کے قریب بسنے) کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٤٥٧] ٣٨-(١٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ - عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ فَيْرُوزَ

[4457] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور علی بن حجر سب نے کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے ابن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ داناج (فارسی کے لفظ دانا کو عرب اسی طرح پڑھتے تھے) سے روایت کی، نیز اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ــ الفاظ انھی کے ہیں ــ کہا: ہمیں یحییٰ بن حماد نے خبر دی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن عامر داناج کے مولیٰ عبداللہ بن فیروز

مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ: حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: أَزِيدُكُمْ؟ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ؛ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ؛ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قُمْ، يَا حَسَنُ! فَاجْلِدْهُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: قُمْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ! قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَجَلَدَهُ، وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ: أَمْسِكْ، ثُمَّ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

نے حدیث بیان کی: ہمیں ابوساسان حُضین بن منذر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، ان کے پاس ولید (بن عقبہ بن ابی معیط) کو لایا گیا، اس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر کہا: کیا تمھیں اور (نماز) پڑھاؤں؟ تو دو آدمیوں نے اس کے خلاف گواہی دی۔ ان میں سے ایک حمران تھا (اس نے کہا) کہ اس نے شراب پی ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے اسے (شراب کی) قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے شراب پی ہے تو (اس کی) قے کی ہے۔ اور کہا: علی! اٹھو اور اسے کوڑے مارو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حسن! اٹھیں اور اسے کوڑے ماریں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس (خلافت) کی ناگوار باتیں بھی انھی کے سپرد کیجیے جن کے سپرد اس کی خوش گوار ہیں۔ تو ایسے لگا کہ انھیں ناگوار محسوس ہوا ہے، تب انھوں نے کہا: عبداللہ بن جعفر! اٹھو اور اسے کوڑے مارو۔ تو انھوں نے اسے کوڑے لگائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے رہے حتی کہ وہ چالیس تک پہنچے تو کہا: رک جاؤ۔ پھر کہا: نبی ﷺ نے چالیس کوڑے لگوائے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس لگوائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسی (کوڑے) لگوائے، یہ سب سنت ہیں اور یہ (چالیس کوڑے لگانا) مجھے زیادہ پسند ہے۔

زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ.

علی بن حجر نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: اسماعیل نے کہا: میں نے داناج کی حدیث ان سے سنی تھی لیکن اُسے یاد نہ رکھ سکا۔

فوائد و مسائل: ① ولید کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے۔ اسی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا کہ چالیس کوڑوں کی تعداد مجھے زیادہ پسند ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں اسی کوڑوں کی بات ہے۔ (صحيح البخاري، حديث: 3696) لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے مسلم کی اسی مفصل روایت کو ترجیح دی ہے۔ اور بخاری کی روایت کے الفاظ کو یونس کے شاگرد شبیب بن سعید کا وہم قرار دیا ہے۔ (فتح الباري: 3696) ② ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے، یہ ایک باصلاحیت نوجوان تھا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اپنا کاتب مقرر کیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کوفہ کا عامل مقرر کیا۔ طبری نے ایسی روایات بیان کی

ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے خلاف ان لوگوں نے غلط الزام تراشی کی تھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کو پسند نہیں کرتے تھے اور سازشوں کے ذریعے سے امت میں انتشار پیدا کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ اس کے خلاف اور بھی غلط الزامات لگائے گئے۔ ③ چونکہ حضرت علی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما اس وقت کے حالات سے باخبر تھے اور جانتے تھے کہ کس کس طرح کی الزام تراشیاں اور سازشیں جاری ہیں، اس لیے انھیں تردد تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے یہ سزا دیں۔ اس وقت کی الزام تراشیوں کی بنا پر اس سزا کا نفاذ ایک انتہائی ناگوار اقدام تھا، اس لیے وہ اس میں شامل ہونا نہ چاہتے تھے۔ دوسری طرف امیر المومنین کے فیصلے کا نفاذ بھی ضروری تھا، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تردد کے باوجود اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے ذریعے سے سزا دلوائی لیکن چالیس کوڑوں پر آ کر، جو ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی اپنی سنت تھی، انھوں نے یہ سزا رکوا دی اور یہ فرمانا ضروری سمجھا کہ مجھے (اس کیس میں) اتنی ہی سزا دینا زیادہ پسند تھا۔

[٤٤٥٨] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا كُنْتُ أُقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ، فَأَجِدَ مِنْهُ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

[4458] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے ابوحصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمیر بن سعید سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں کسی شخص پر حد نہیں لگاتا کہ وہ اس میں مر جائے تو میں اس سے اپنے دل میں کوئی ملال محسوس کروں، سوائے شراب پینے والے کے، وہ اگر مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طریقے (اسی کوڑوں کی سزا) کو جاری نہیں کیا۔

[٤٤٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4459] عبدالرحمان نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٩) - (بَابُ قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ) (التحفة ٢٠)

باب: 9- تعزیر کے کوڑوں کی تعداد

[٤٤٦٠] ٤٠-(١٧٠٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَجِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، إِذْ جَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ، فَحَدَّثَهُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّهُ

[4460] حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حدود اللہ میں سے کسی حد کے علاوہ کسی کو دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں۔''

سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ، إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ».

(المعجم ١٠) - (بَابُ الْحُدُودِ كَفَّارَاتٌ لِّأَهْلِهَا)(التحفة ٢١)

باب:10- حدود جن پر جاری کی جائیں ان کے لیے کفارہ ہیں

[٤٤٦١] ٤١-(١٧٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: «تُبَايِعُونِّي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ». [انظر: ٤٧٦٨]

[4461] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے ابوادریس خولانی سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (موجود) تھے، آپ نے فرمایا: ''تم اس بات پر میرے ساتھ بیعت کرو کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، زنا نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے اور کسی زندہ (انسان) کو، جسے اللہ نے حرمت عطا کی ہے، ناحق قتل نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے اس (عہد) کو پورا کیا، اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اسے سزا مل گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے۔ جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اللہ نے (دنیا میں) اس کی پردہ داری کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے تو اسے معاف کر دے اور چاہے تو عذاب دے۔''

[٤٤٦٢] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: فَتَلَا عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ: ﴿أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ الْآيَةَ [الممتحنة ٦٠:١٢].

[4462] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور حدیث میں یہ اضافہ کیا: اس کے بعد آپ نے ہمارے سامنے عورتوں (کے احکام) والی (سورۃ الممتحنہ کی) یہ آیت تلاوت کی: ''کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں......''

[٤٤٦٣] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي

[4463] ابواشعث صنعانی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ

قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ: أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا، وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا: «فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَتٰى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ».

نے ہم سے (اسی طرح) عہد لیا جس طرح آپ نے عورتوں سے عہد لیا تھا: ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے اور ایک دوسرے پر تہمت نہ لگائیں گے: ''تم میں سے جس نے ایفا کیا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے ایسا کام کیا جس پر حد ہے اور اس کو حد لگا دی گئی تو وہ اس کا کفارہ ہوگی، اور جس کا اللہ نے پردہ رکھا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔''

[٤٤٦٤] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا نَنْتَهِبَ، وَلَا نَعْصِيَ، فَالْجَنَّةُ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللهِ، وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ: كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[4464] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے، انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے (عبدالرحمان) صنابحی سے اور انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ اور کہا: ہم نے اس بات پر آپ کے ساتھ بیعت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، کسی زندہ (انسان) کو ناحق قتل نہ کریں گے جسے اللہ نے حرمت عطا کی ہے، ڈاکے نہ ڈالیں گے اور نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر ہم نے اس پر عمل کیا تو جنت ہے اور اگر ہم نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہوگا۔ ابن رمح نے اس کا فیصلہ کے بجائے ''اس شخص کا فیصلہ اللہ عزوجل کے سپرد ہوگا'' کہا۔

(المعجم ١١) - (بَابُ جُرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ)(التحفة ٢٢)

باب: 11- چوپائے کے لگائے ہوئے اور کان اور کنویں میں (گرنے سے ازخود) لگنے والے زخم کا تاوان نہیں ہے

[٤٤٦٥] ٤٥-(١٧١٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4465] لیث نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی،

يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ».

انھوں نے سعید بن میتب اور ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''چوپائے کے (لگائے ہوئے) زخم پر تاوان نہیں، کنویں (کے زخم) کا تاوان نہیں، (معدنیات کی) کان (کے زخم) کا تاوان نہیں اور جاہلیت کے دفینے میں (بیت المال کا) پانچواں حصہ ہے۔''

[٤٤٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ - يَعْنِي: ابْنَ عِيسٰى-: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، كِلَاهُمَا، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ، مِثْلَ حَدِيثِهِ.

[4466] ابن عیینہ اور امام مالک دونوں نے زہری سے لیث کی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4467] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابن میتب اور عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٤٦٨] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْبِئْرُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَّالْمَعْدِنُ جُرْحُهُ جُبَارٌ، وَّالْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ».

[4468] اسود بن علاء نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کنویں کے زخم پر تاوان نہیں، (دھات وغیرہ کی) کان کے زخم پر تاوان نہیں، چوپائے کے زخم (یا نقصان) پر تاوان نہیں اور دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔''

[٤٤٦٩] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ

[4469] محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

مُسْلِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

فوائد ومسائل: ① اگر چراگاہ وغیرہ میں کوئی جانور چر رہا ہے اور وہ کسی شخص کو زخمی کر دیتا ہے تو اس کا کوئی ضامن نہیں۔ امام شافعی ؒ کے نزدیک اگر جانور کے ساتھ مالک یا اس کا نمایندہ یا کارندہ موجود ہے، یا کوئی شخص جانور پر سوار ہے اور ایسا جانور کسی کو زخمی کر دیتا ہے تو وہ شخص ذمہ دار ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کی زمین میں کھدے ہوئے کنویں میں یا کسی کی کان میں گر کر زخمی ہو جاتا ہے تو اس کا خون بہا نہیں ہوگا۔ اس سے یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ کسی نے کنواں کھودنے یا کان کنی کے لیے کسی کو اجرت پر رکھا ہے تو کسی حادثے، تو دہ وغیرہ گرنے پر، مالک ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایسا کام قبول کرنے والے کا فرض ہے کہ وہ خطرات کا پیشگی اندازہ کرے اور پوری احتیاطی تدابیر اختیار کرے۔ ② رکاز، جاہلی دور کے دفینے کو کہا جاتا ہے، جس کا کوئی مالک نہ ہو، یہ مال غنیمت کی طرح ہے، اس کا پانچواں حصہ بیت المال کا ہوگا۔ امام ابوحنیفہ ؒ (معدنیات کی) کانوں کو بھی اس پر قیاس کرتے ہیں۔ امام مالک اور امام شافعی ؒ کانوں کو دفینے پر قیاس نہیں کرتے کیونکہ کان کنی میں پیسہ لگانا پڑتا ہے اور محنت کرنی پڑتی ہے۔ ان کے نزدیک اگر اس کی پیداوار نصابِ زکاۃ کو پہنچے تو اس پر چالیسواں حصہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

''پس نہیں! آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی تنگی نہ آنے پائے اور وہ اسے دل وجان سے مان لیں۔''

(النساء 4:65)

کتاب الاقضیۃ کا تعارف

اَقْضِیَہ، قضا کی جمع ہے۔ جب کسی حق کے بارے میں دو آدمیوں یا دو فریقوں کے درمیان اختلاف ہو تو شریعت کے حکم کے مطابق اصل حقدار کا تعین کر کے اس کے حق میں فیصلہ کرنا ''قضا'' ہے۔ فیصلہ کرنے والا قاضی کہلاتا ہے۔ ان فیصلوں کا نفاذ حکومت کی طاقت سے ہوتا ہے۔ کسی بھی حکومت کی اولین ذمہ داریوں میں سے فیصلوں کا نفاذ ہے۔ ان کے بالمقابل فتویٰ کسی معاملے میں شریعت کا حکم واضح کرنے کا نام ہے۔ اس کے پیچھے قوت نافذہ نہیں ہوتی لیکن عموماً رائے اس کی حامی ہوتی ہے، اس لیے فتووں کا اپنا وزن بھی ہوتا ہے اور فیصلہ کرنے والوں کے لیے رہنمائی بھی۔ فتویٰ ان امور میں بھی حاصل کیا جاتا ہے جو انسان نے رضا کارانہ طور پر خود اپنے آپ پر نافذ کرنے ہوتے ہیں۔

اس حصے میں فیصلے کرنے کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے جو رہنمائی فرمائی ہے اس کو واضح کیا گیا ہے۔ آج کل اسے Procedural laws کہتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ حل طلب قضیے کے حوالے سے ثبوت اور گواہی پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے، جبکہ قسم مدعا علیہ پر آتی ہے۔ اگر ثبوت اور گواہی کو اچھی طرح کھنگالنے اور دوسرے فریق کا موقف سننے کے بعد حق و انصاف پر مبنی فیصلہ ممکن ہے تو فبہا اور اگر ممکن نہیں، مدعی اپنی بات ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے تو مدعا علیہ پر قسم ہو گی اور اس کے مطابق فیصلہ ہو گا۔ بعض اوقات ناکافی گواہی کی صورت میں مدعی سے بھی قسم کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور اس کی روشنی میں فیصلہ دیا جاتا ہے۔ فیصلہ صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔ غلط فیصلہ نافذ بھی ہو جائے تو حق پھر بھی اسی کا رہتا ہے جو اصل حقدار تھا، غلط فیصلے سے فائدہ اٹھانے والے حتمی فیصلے کے دن اس کی سزا پائیں گے اور حق اسی کو ملے گا جس کا تھا۔ گھریلو اور خاندانی معاملات میں بھی فیصلہ طلب کیا جا سکتا ہے اور بعض اوقات دوسرے فریق کی موجودگی کے بغیر اصل معاملے کے حوالے سے شریعت کا حکم واضح کر دیا جاتا ہے۔ ایسے فیصلوں پر عمل کا معاملہ انسان کے ضمیر پر منحصر ہوتا ہے، بعض فیصلوں میں فریق صرف ایک ہی ہوتا ہے اور عمل درآمد بھی وہ خود ہی کرتا ہے۔ بطور مثال کثرت سے سوالات کرنے، قیل و قال میں مشغول ہونے اور جن حقوق کا مطالبہ نہیں کیا گیا، ان کی ادائیگی کے معاملات ہیں۔ ان میں فیصلہ ایک ہی فریق کو سنایا گیا ہے جسے اسی فریق ہی نے نافذ کرنا ہے۔ آخری حصے میں فیصلہ کرنے والوں کے لیے رہنمائی ہے کہ وہ فیصلے کس طرح کریں گے اور یہ کہ فیصلوں کے حوالے سے ان کی ذمہ داری کیا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٣٠ - كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

جھگڑوں میں فیصلے کرنے کے طریقے اور آداب

(المعجم ١) - (بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)(التحفة ١)

باب:1-مدعا علیہ پر قسم ہے

[٤٤٧٠] ١-(١٧١١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّأَمْوَالَهُمْ، وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ».

[4470] ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق دے دیا جائے تو بہت سے لوگ دوسروں کے خون اور ان کے اموال پر دعویٰ کرنے لگیں گے لیکن قسم مدعا علیہ پر ہے۔''

[٤٤٧١] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

[4471] نافع بن عمر نے ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم مدعا علیہ پر ہونے کا فیصلہ کیا۔

فائدہ: صحیح بخاری میں نافع بن عمر کی اسی سند سے حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: «قَضٰى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ» ''رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہوگی۔'' (حدیث:2514)

(المعجم ٢) - (بَابُ وُجُوبِ الْحُكْمِ بِشَاهِدٍ وَّيَمِينٍ)(التحفة ٢)

باب:2-ایک گواہ اور ایک قسم سے فیصلے کا وجوب

[٤٤٧٢] ٣-(١٧١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[4472] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَّهُوَ ابْنُ حُبَابٍ: حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى بِيَمِينٍ وَّشَاهِدٍ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ فرمایا۔ (یعنی ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی کی قسم کو دوسرے گواہ کا قائم مقام بنایا۔)

(المعجم٣) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ)(التحفة٣)

باب:3- حاکم کا فیصلہ اصل حقیقت کو تبدیل نہیں کرتا

[٤٤٧٣] ٤-(١٧١٣) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِيَ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ».

[4473] ابومعاویہ نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی اپنی دلیل کے ہر پہلو کو بیان کرنے کے لحاظ سے دوسرے کی نسبت زیادہ ذہین وفطین (ثابت) ہو اور میں جس طرح اس سے سنوں اسی طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، تو جس کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں وہ اسے نہ لے، میں اس صورت میں اس کے لیے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں گا۔''

[٤٤٧٤] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، كِلَاهُمَا، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4474] وکیع اور ابن نمیر دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٤٧٥] ٥-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

[4475] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی

الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبَ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَأَقْضِيَ لَهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا».

کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنے والوں کا شور وغوغا سنا، آپ باہر نکل کر ان کی طرف گئے اور فرمایا: ”میں ایک انسان ہوں اور میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں، ہوسکتا ہے ان میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ زبان آور ہو، میں سمجھوں کہ وہ سچا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ میں جس شخص کے حق میں کسی (دوسرے) مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، وہ چاہے تو اسے اٹھا لے یا چاہے تو چھوڑ دے۔“

[٤٤٧٦] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ.

[4476] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ.

معمر کی حدیث میں ہے: انھوں (ام سلمہ ؓ) نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ ؓ کے دروازے پر جھگڑنے والوں کا شور سنا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ قَضِيَّةِ هِنْدٍ) (التحفة ٤)

باب:4- حضرت ہند ؓ کا مقدمہ

[٤٤٧٧] ٧-(١٧١٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ، عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَّالِهِ بِغَيْرِ

[4477] علی بن مسہر نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (بیعت کے لیے) حاضر ہوئیں تو عرض کی: اللہ کے رسول! ابوسفیان بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو جائے، سوائے اس کے جو میں اس کے مال

عِلْمِهِ، فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذِي مِنْ مَّالِهِ بِالْمَعْرُوفِ، مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ».

میں سے اس کی لاعلمی میں لے لوں، تو کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معروف طریقے سے ان کے مال میں سے (بس) اتنا لے لیا کرو جو تمھیں اور تمھارے بچوں کو کافی ہو۔''

فائدہ: معروف طریقے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح معاشرے میں رہن سہن کا عام طریقہ ہے اسی کے مطابق خرچ کرنے کے لیے لے لو، اس سے زیادہ نہیں۔

[٤٤٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، كِلَاهُمَا، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّوَكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كُلُّهُمْ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4478] عبداللہ بن نمیر، وکیع، عبدالعزیز بن محمد اور ضحاک بن عثمان سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٤٧٩] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَيْضًا، وَّالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ!»، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهِ مِنْ مَّالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ».

[4479] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہند رضی اللہ عنہا (بیعت کے لیے) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! (پہلے) روئے زمین پر آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کسی گھرانے کے بارے میں یہ بات نہیں چاہتی تھی کہ اللہ انھیں ذلیل کرے اور (اب ایمان لانے کے بعد) روئے زمین پر آپ کے گھرانے سے بڑھ کر میں کسی گھرانے کے بارے میں یہ نہیں چاہتی کہ اللہ انھیں عزت دے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اور بھی (زیادہ تم یہ چاہو گی۔)'' پھر انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان مال روک کر رکھنے والے آدمی ہیں۔ تو کیا مجھ پر اس بات میں کوئی حرج ہے کہ میں ان کی اجازت کے بغیر ان کے مال میں سے ان کے گھر والوں پر خرچ کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم پر کوئی

حرج نہیں کہ تم معروف طریقے سے ان پر خرچ کرو۔''

[٤٤٨٠] ٩-(. . .) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَيْضًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ!»، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: «لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ».

[4480] زہری کے بھتیجے نے ہمیں اپنے چچا سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! روئے زمین پر آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کسی گھرانے کے بارے میں مجھے زیادہ محبوب نہیں تھا کہ وہ ذلیل ہو اور آج روئے زمین پر آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کوئی گھرانہ مجھے محبوب نہیں کہ وہ باعزت ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اور بھی (اس محبت میں اضافہ ہوگا۔)'' پھر انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں تو کیا (اس بات میں) مجھ پر کوئی حرج ہے کہ میں، جو کچھ اس کا ہے، اس میں سے اپنے بچوں (گھر والوں) کو کھلاؤں؟ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''نہیں، مگر دستور کے مطابق کھلاؤ۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ الْمَسَائِلِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ، وَالنَّهْيِ عَنْ مَنْعٍ وَهَاتِ، وَهُوَ الِامْتِنَاعُ مِنْ أَدَاءِ حَقٍّ لَزِمَهُ أَوْ طَلَبُ مَا لَا يَسْتَحِقُّهُ) (التحفة ٥)

باب:5- بلاضرورت کثرت سے سوالات کرنے کی ممانعت اور ''روکنا، لاؤ'' کی ممانعت، اس سے مراد اپنے ذمے جو حق ہے اس کو ادا نہ کرنا اور جس چیز کا حق نہیں اس کا مطالبہ کرنا ہے

[٤٤٨١] ١٠-(١٧١٥) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ».

[4481] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تمھارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے، وہ تمھارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو۔ اور وہ تمھارے لیے قیل وقال (فضول باتوں)،

کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

فائدہ: کثرتِ سوال میں دوسروں سے مانگنا، ہر بات کی ٹوہ لگانا اور غیر ضروری سوالات کرنا سب کچھ شامل ہے۔

[٤٤٨٢] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، وَلَمْ يَذْكُرْ: وَلَا تَفَرَّقُوا.

[4482] ابوعوانہ نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (ناپسند کرتا ہے کی جگہ) ''ناراض ہوتا ہے'' کہا اور انھوں نے ''فرقوں میں نہ بٹو'' (کا جملہ) بیان نہیں کیا۔

[٤٤٨٣] ١٢-(٥٩٣) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَّرَّادٍ مَّوْلَى الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ». [١٣٣٨]

[4483] جریر نے منصور سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ورّاد سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور ''روکنا، لاؤ'' (دوسروں کے حقوق دبانے اور جو اپنا نہیں اسے حاصل کرنے) کو حرام کیا ہے اور تمھارے لیے قیل و قال، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔''

[٤٤٨٤] (...) حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

[4484] شیبان نے منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے تم پر حرام کی ہیں'' اور انھوں نے یہ نہیں کہا: ''بلاشبہ اللہ نے تم پر حرام کی ہیں۔''

[٤٤٨٥] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ».

[4485] شعبی سے روایت ہے، کہا: مجھے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: مجھے کوئی ایسی چیز لکھ کر بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو انھوں نے ان کو لکھا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ اللہ نے تمھارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے: قیل وقال، مال کا ضیاع اور کثرتِ سوال۔''

[٤٤٨٦] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا، وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ: حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَلَا وَهَاتِ، وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ».

[4486] محمد بن عبیداللہ ثقفی نے ہمیں وراد سے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: آپ پر سلامتی ہو۔ اس کے بعد! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ اللہ نے تین چیزیں حرام کی ہیں اور تین چیزوں سے منع فرمایا ہے: اس نے والد کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور نہ دو اور لاؤ (اپنے ذمے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے اور ناجائز حقوق کا مطالبہ کرنے) کو حرام کیا ہے۔ اور تین باتوں سے منع کیا ہے: قیل وقال (فضول باتوں) سے، کثرتِ سوال سے، اور مال ضائع کرنے سے۔''

(المعجم٦) - (بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ، فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ)(التحفة٦)

باب:6- حاکم اجتہاد کرے، خواہ وہ صحیح ہو یا غلط، اس پر اجر وثواب کا بیان

[٤٤٨٧] ١٥-(١٧١٦) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ».

[4487] مجھے یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے خبر دی، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابوقیس سے اور انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جب کوئی حاکم فیصلہ کرے اور اجتہاد (حقیقت کو سمجھنے کی بھرپور کوشش) کرے، پھر وہ حق بجانب ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب وہ فیصلہ کرے اور اجتہاد کرے، پھر وہ (فیصلے میں) غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

[٤٤٨٨] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ: قَالَ يَزِيدُ: فَحَدَّثْتُ

[4488] اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن ابی عمر دونوں نے عبدالعزیز بن محمد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور حدیث کے آخر میں اضافہ کیا: ''یزید نے کہا: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو سنائی تو انھوں

هٰذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

[٤٤٨٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

[4489] لیث بن سعد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد لیثی نے (اپنی) دونوں سندوں سے یہی حدیث عبدالعزیز بن محمد کی روایت کے مانند بیان کی۔

(المعجم٧) - (بَابُ كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ)(التحفة٧)

باب:7- قاضی کے لیے غصے کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ناپسندیدگی

[٤٤٩٠] ١٦-(١٧١٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبِي - وَكَتَبْتُ لَهُ - إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي سِجِسْتَانَ: أَنْ لَّا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ».

[4490] ابوعوانہ نے ہمیں عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے سجستان کے قاضی عبیداللہ بن ابی بکرہ کو خط لکھوایا۔ اور میں نے لکھا۔ کہ جب تم غصے کی حالت میں ہو، تو دو آدمیوں کے مابین فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص جب وہ غصے کی حالت میں ہو دو (انسانوں/فریقوں) کے مابین فیصلہ نہ کرے۔''

[٤٤٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا

[4491] ہشیم، حماد بن سلمہ، سفیان، محمد بن جعفر، شعبہ اور زائدہ سب نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی جس طرح ابوعوانہ کی حدیث ہے۔

أَبِي، كِلَاهُمَا، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

(المعجم٨) - (بَابُ نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ، وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ)(التحفة٨)

باب:8-باطل فیصلوں کو منسوخ اور دین میں نئے نکالے گئے امور کو مسترد کرنا

[٤٤٩٢] ١٧-(١٧١٨) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ، جَمِيعًا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ».

[4492] ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات شروع کی جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے۔''

[٤٤٩٣] ١٨-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ، قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَّهُ ثَلَاثُ مَسَاكِنَ، فَأَوْصٰى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِّنْهَا، قَالَ: يُجْمَعُ ذٰلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكَنٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ».

[4493] عبداللہ بن جعفر زہری نے ہمیں سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قاسم بن محمد سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے تین گھر ہیں اور اس نے ان میں سے ہر گھر کے ایک تہائی حصے کی وصیت کی ہے۔ انھوں نے جواب دیا: اس کے تہائی کو ایک گھر کی صورت میں جمع کر دیا جائے گا۔ پھر انھوں نے کہا: مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایسا عمل کیا، ہمارا دین جس کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔''

(المعجم٩) - (بَابُ بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ)
(التحفة٩)

باب:9-بہترین گواہ کا بیان

[٤٤٩٤] ١٩-(١٧١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا».

[4494] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہی جو شہادت طلب کیے جانے سے پہلے اپنی گواہی پیش کر دے۔''

(المعجم١٠) - (بَابُ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ)
(التحفة١٠)

باب:10-اجتہاد (دین کے احکام سمجھنے کی بہترین کاوش) کرنے والوں کا باہمی اختلاف

[٤٤٩٥] ٢٠-(١٧٢٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ هٰذِهِ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ أَنْتِ، وَقَالَتِ الْأُخْرٰى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى، فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ - عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا، يَرْحَمُكَ اللهُ! هُوَ ابْنُهَا، فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى».

[4495] ورقاء نے مجھے ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں، دونوں کے بیٹے ان کے ساتھ تھے (اتنے میں) بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کا بیٹا لے گیا تو اِس نے (جو بڑی تھی) اپنی ساتھی عورت سے کہا: وہ تمھارا بیٹا لے گیا ہے اور دوسری نے کہا: وہ تمھارا بیٹا لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں فیصلے کے لیے حضرت داود علیہ السلام کے پاس آئیں تو انھوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں نکل کر حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے سامنے آئیں اور انھیں (اپنے معاملے سے) آگاہ کیا تو انھوں نے کہا: میرے پاس چھری لاؤ، میں اسے تم دونوں کے مابین آدھا آدھا کر دیتا ہوں۔ اس پر چھوٹی عورت نے کہا: نہیں، اللہ

آپ پر رحم کرے! وہ اسی کا بیٹا ہے۔ تو انھوں نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ! إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، مَّا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.

کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس دن سے پہلے (چھری کے لیے) سِکِّین کا لفظ نہیں سنا تھا۔ ہم مُدْیَہ ہی کہا کرتے تھے۔

[٤٤٩٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، جَمِيعًا، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيثِ وَرْقَاءَ.

[4496] موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عجلان نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ ورقاء کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ) (التحفة ١١)

باب: 11- حاکم کا دو فریقوں کے درمیان صلح کرانا مستحب ہے

[٤٤٩٧] ٢١-(١٧٢١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرٰى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، قَالَ: فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي

[4497] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں یہ بھی تھی، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے اس کی زمین خریدی تو اس آدمی کو، جس نے زمین خریدی تھی، اپنی زمین میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا۔ جس نے زمین خریدی تھی، اس نے اس (بیچنے والے) سے کہا: اپنا سونا مجھ سے لے لو، میں نے تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ اس پر زمین بیچنے والے نے کہا: میں نے تو زمین اور اس میں جو کچھ تھا تمھیں بیچ دیا تھا۔ کہا: وہ دونوں جھگڑا لے کر ایک شخص کے پاس گئے، تو جس

تَحاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غَلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ، قَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ. وَأَنْفِقُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقَا».

کے پاس وہ جھگڑا لے کر گئے تھے اس نے کہا: کیا تمھاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ تو اس نے کہا: (اس سونے کے ذریعے سے) لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور اس میں سے اپنے اوپر بھی خرچ کرو اور صدقہ بھی کرو۔‘‘

فرمانِ رسولِ مکرم ﷺ

سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ، فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ كُلْهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ»

رسول اللہ ﷺ سے (کسی کی) گری اور بھولی ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر اس کی شناخت نہ ہو پائے (کوئی اسے اپنی چیز کی حیثیت سے نہ پہچان سکے) تو اس کی تھیلی اور بندھن کی شناخت کر لو پھر اسے کھاؤ (استعمال کرو)، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اس کی ادائیگی کر دو۔''

(صحیح مسلم، حدیث: 4504 (1722))

کتاب اللقطہ کا تعارف

لُقَطَہ سے مراد وہ چیز، سواری کا جانور وغیرہ ہے جو گر جائے یا غفلت کی بنا پر کہیں رہ جائے یا سواری ہے تو کہیں چلی جائے، کام کی جو چیزیں دریا، سمندر وغیرہ اپنے کناروں پر لا پھینکتے ہیں، یا کوئی قیمتی چیز جو کسی کو پرندے کے آشیانے میں مل جائے، اس کی چونچ یا پنجے وغیرہ سے گر جائے، سب اسی میں شامل ہے۔

پچھلے ابواب میں مالی حقوق کے حوالے سے پیدا ہونے والے جھگڑوں کے بارے میں احکام تھے۔ اس حصے میں ان چیزوں کا ذکر ہے جن کا کوئی دعوے دار موجود نہیں، لیکن ان پر کسی نامعلوم انسان کا حق ہے۔

اس حصے کی احادیث میں وضاحت ہے کہ کون سی چیزیں سنبھالی جا سکتی ہیں اور کون سی چیزیں سنبھالنے کی اجازت نہیں۔ سنبھالنے والے پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کے اصل مالک کو تلاش کرنے کے لیے سال بھر اس کی تشہیر کرے، پھر وہ اس چیز کو خرچ کر سکتا ہے مگر اس کی حیثیت امانت کی ہوگی۔ اصل مالک کے آجانے اور معقول طریقے پر اس کا حقِ ملکیت ثابت ہو جانے کی صورت میں وہی اصل حقدار ہوگا۔ وہ چیز یا اس کی قیمت اس کو ادا کر دینی ضروری ہوگی۔ آخری حصے میں کسی انسان کے اس حق کی وضاحت ہے جو کسی دوسرے کے مال میں ہو سکتا ہے، مثلاً: مہمان کا حق، اور تنگی کی صورت میں جو کسی کے پاس موجود ہے اس پر باقی لوگوں کا حق۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣١ - كِتَابُ اللُّقَطَةِ

کسی کو ملنے والی ایسی چیز جس کے مالک کا پتہ نہ ہو

(المعجم ۰۰۰) - (بَابُ مَعْرِفَةِ الْعِفَاصِ وَالْوِكَاءِ وَحُكْمِ ضَالَّةِ الْغَنَمِ وَالْإِبِلِ)(التحفة ١)

[٤٤٩٨] ١-(١٧٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا».

باب: (کسی چیز کے) ڈھکنے (یا تھیلی) اور (اس کے) بندھن کی شناخت رکھنا اور گمشدہ بکری اور اونٹ کے بارے میں شریعت کا حکم

[4498] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، انھوں نے منبعث رضی اللہ عنہ کے مولیٰ یزید سے اور انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے (کسی کی) گری، بھولی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ڈھکنے/تھیلی اور بندھن کی شناخت کرلو، پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ اس کا جو چاہو کرو۔“ اس نے کہا: گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمھاری ہے یا تمھارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔“ اس نے پوچھا: تو گمشدہ اونٹ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارا اس سے کیا تعلق؟ اس کی مشک اور اس کا موزہ اس کے ساتھ ہے، وہ (خود ہی) پانی پر پہنچتا ہے اور درخت (کے پتے) کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالیتا ہے۔“

قَالَ يَحْيٰى : أَحْسِبُ قَرَأْتُ : عِفَاصَهَا .

یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے میں نے عِفَاصَهَا پڑھا تھا۔ (بعض روایات میں ''وِکَاءَ هَا'' (اس کا بندھن) ہے۔)

[٤٤٩٩] ٢-(...) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا».

[4499] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، انھوں نے منبعث کے مولیٰ (آزادکردہ غلام) یزید سے اور انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے (کسی کی) گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اس کا اعلان کرو، پھر اس کے بندھن اور تھیلی وغیرہ کی شناخت رکھو، پھر اس سے خرچ کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ بکری؟ آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو، وہ تمھاری ہے یا تمھارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ اونٹ؟ کہا: اس پر رسول اللہ ﷺ غصے ہوئے حتی کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے۔ یا آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ پھر فرمایا: ''تمھارا اس سے کیا تعلق؟ اس وقت تک کہ اس کا مالک اسے پالے، اس کا موزہ اور اس کی مشک اس کے ساتھ ہے۔''

[٤٥٠٠] ٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ؛ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ وَقَالَ: قَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ: «فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا».

[4500] عبداللہ بن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے سفیان ثوری، مالک بن انس، عمرو بن حارث اور دیگر لوگوں نے خبر دی کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے انھیں اسی سند کے ساتھ مالک کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا: کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں آپ کے ساتھ تھا، اس نے آپ ﷺ سے کسی کی گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ اور (ابن وہب نے) کہا: عمرو نے حدیث میں کہا: ''جب اسے تلاش کرنے والا کوئی نہ آئے تو اسے خرچ کر لو۔''

[٤٥٠١] ٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ وَجَبِينُهُ، وَغَضِبَ، وَزَادَ - بَعْدَ قَوْلِهِ: ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً -: «فَإِنْ لَّمْ يَجِيءْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ».

[4501] سلیمان بن بلال نے مجھے ربیعہ بن ابی عبدالرحمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے منبعث کے مولیٰ یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا...... اس کے بعد اسماعیل بن جعفر کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر انھوں نے کہا: ''تو آپ کا چہرہ اور پیشانی سرخ ہو گئے اور آپ غصے ہوئے۔'' اور انھوں نے اس قول ''پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو۔'' کے بعد یہ اضافہ کیا: ''اگر اس کا مالک نہ آیا تو وہ تمھارے پاس امانت ہوگی۔''

فائدہ: امانت اس معنی میں کہ خرچ کرنے کے باوجود مالک کے مل جانے پر اسے پوری ادائیگی کرنی ہوگی۔ بعض اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ چیز اس کی کسی کوتاہی کے بغیر ضائع ہو جائے تو مالک کو واپسی کی ذمہ داری اس کی نہ ہوگی۔

[٤٥٠٢] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ؟ فَقَالَ: «اِعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَّمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا، وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ» وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: «مَالَكَ وَلَهَا؟ دَعْهَا، فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا» وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ؟ فَقَالَ: «خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ».

[4502] سلیمان بن بلال نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے منبعث کے مولیٰ یزید سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ سے کسی کے گرے یا بھولے ہوئے سونے اور چاندی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی تھیلی اور (باندھنے کی) رسی کی شناخت کر لو، پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر (کچھ بھی) نہ جان پاؤ تو اسے خرچ کر لو اور وہ تمھارے پاس امانت ہوگی، اگر کسی بھی دن اس کا طلب کرنے والا آ جائے تو اسے اس کی ادائیگی کر دو۔'' اس شخص نے آپ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا اس سے کیا واسطہ؟ اس کا جوتا اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، وہ مالک کے پا لینے تک (خود ہی) پانی پر آتا اور درخت کھاتا ہے۔'' اس نے آپ سے بکری کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو، وہ تمھاری ہے یا

تمھارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔''

[٤٥٠٣] ٦-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّرَبِيعَةُ الرَّأْيِ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ زَادَ رَبِيعَةُ: فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَزَادَ: «فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا، وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا، فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ. وَإِلَّا، فَهِيَ لَكَ».

[4503] حماد بن سلمہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ رائے بن ابوعبدالرحمان نے منبعث کے مولیٰ یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا۔ (اس روایت میں) ربیعہ نے اضافہ کیا: تو آپ غصے ہوئے حتی کہ آپ کے دونوں رخسار مبارک سرخ ہو گئے..... اور انھوں نے انھی کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور (آخر میں) یہ اضافہ کیا: ''اگر اس کا مالک آجائے اور اس کی تھیلی، (اندر جو تھا اس کی) تعداد اور اس کے بندھن کو جانتا ہو تو اسے دے دو ورنہ وہ تمھاری ہے۔''

[٤٥٠٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ، فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ كُلْهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ».

[4504] مجھے عبداللہ بن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے ضحاک بن عثمان نے ابونضر سے حدیث بیان کی، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی کی) گری اور بھولی ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر اس کی شناخت نہ ہو پائے (کوئی اسے اپنی چیز کی حیثیت سے نہ پہچان سکے) تو اس کی تھیلی اور بندھن کی شناخت کر لو، پھر اسے کھاؤ (استعمال کرو)، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اس کی ادائیگی کر دو۔''

[٤٥٠٥] ٨-(...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا، وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا».

[4505] ابوبکر حنفی نے ضحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور انھوں نے حدیث میں کہا: ''اگر اسے پہچان لیا جائے تو ادا کر دو ورنہ اس کی تھیلی، بندھن، (جس) برتن (میں بندھی) اور تعداد کی پہچان (محفوظ) رکھو۔''

[٤٥٠٦] ٩-(١٧٢٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَازِينَ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ، فَقَالَا لِي: دَعْهُ، فَقُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ أُعَرِّفُهُ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ، وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ، قَالَ: فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا، قُضِيَ لِي أَنِّي حَجَجْتُ، فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا» قَالَ: فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا» فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا» فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، فَقَالَ: «اِحْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا» فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا.

[4506] (محمد بن جعفر) غندر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ جہاد کے لیے نکلے، مجھے ایک کوڑا ملا تو میں نے اسے اٹھا لیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا: اسے رہنے دو۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ میں اس کا اعلان کروں گا، اگر اس کا مالک آ گیا (تو اسے دے دوں گا) ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ کہا: میں نے ان دونوں (کی بات ماننے) سے انکار کر دیا۔ جب ہم اپنی جنگ سے واپس ہوئے (تو) میرے مقدور میں ہوا کہ میں نے حج کرنا ہے، چنانچہ میں مدینہ آیا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انھیں کوڑے کے واقعے اور ان دونوں کی باتوں سے آگاہ کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مجھے ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے، میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''سال بھر اس کی تشہیر کرو۔'' میں نے (دوسرا سال) اس کی تشہیر کی تو مجھے کوئی شخص نہ ملا جو اسے پہچان پاتا، میں پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو۔'' میں نے (پھر سال بھر) اس کی تشہیر کی تو مجھے کوئی شخص نہ ملا جو اسے پہچان پاتا، میں پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اس کی تشہیر کرو۔'' میں نے اس کی تشہیر کی تو مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اسے پہچان پاتا۔ تو آپ نے فرمایا: ''اس کی تعداد، اس کی تھیلی اور اس کے بندھن کو یاد رکھنا، اگر اس کا مالک آ جائے (تو اسے دے دینا) ورنہ اس سے فائدہ اٹھا لینا۔'' پھر میں نے اسے استعمال کیا۔

فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ.

(شعبہ نے کہا:) اس کے بعد میں انھیں (سلمہ بن کہیل کو) مکہ میں ملا تو انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں (حضرت

اُبی رضی اللہ عنہ نے) تین سال (تشہیر کی) یا ایک سال۔

[٤٥٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، إِلٰى قَوْلِهِ: فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا، قَالَ شُعْبَةُ: فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ: عَرَّفَهَا عَامًا وَاحِدًا.

[4507] بہز نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سلمہ بن کہیل نے خبر دی یا انھوں نے کچھ لوگوں کو خبر دی اور میں بھی ان میں (شامل) تھا، انھوں نے کہا: میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں زید بن صُوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ (سفر پر) نکلا، مجھے ایک کوڑا ملا...... انھوں نے اسی (سابقہ روایت) کے مانند اس قول تک حدیث بیان کی: ''پھر میں نے اسے استعمال کیا۔'' شعبہ نے کہا: میں نے دس سال بعد ان سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: انھوں نے ایک سال اس کی تشہیر کی تھی۔

[٤٥٠٨] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ، إِلَّا حَمَّادَ ابْنَ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَحَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ: «فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا، فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ»، وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ: «وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ»،

[4508] قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی۔ ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، وکیع اور عبداللہ بن نمیر نے سفیان سے روایت کی۔ محمد بن حاتم نے کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر رَقی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمر نے زید بن ابی انیسہ سے حدیث بیان کی۔ عبدالرحمٰن بن بشر نے کہا: ہمیں بہز نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سب (اعمش، سفیان، زید بن ابی انیسہ اور حماد بن سلمہ) نے سلمہ بن کہیل سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ حماد بن سلمہ کے سوا، ان سب کی حدیث میں تین سال ہیں اور ان (حماد) کی حدیث میں دو یا تین سال ہیں۔ سفیان، زید بن ابی انیسہ اور حماد بن سلمہ کی حدیث میں ہے: ''اگر کوئی (تمھارے پاس) آ کر تمھیں اس کی تعداد، تھیلی اور بندھن کے بارے میں بتا دے تو وہ اسے دے دو۔'' وکیع کی روایت میں سفیان نے یہ اضافہ کیا:

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ: «وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا».

''ورنہ وہ تمھارے مال کے طریقے پر ہے۔'' اور ابن نمیر کی روایت میں ہے: ''اور اگر نہیں (آیا) تو اس سے فائدہ اٹھاؤ۔''

(المعجم ١) - (بَابٌ: فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ) (التحفة ٢)

باب: 1- حاجیوں کی گری پڑی چیز کا حکم

[٤٥٠٩] ١١-(١٧٢٤) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ.

[4509] حضرت عبدالرحمان بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔

[٤٥١٠] ١٢-(١٧٢٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ، مَّا لَمْ يُعَرِّفْهَا».

[4510] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے (کسی کے) بھٹکتے ہوئے جانور (اونٹنی) کو اپنے پاس رکھ لیا ہے تو وہ (خود) بھٹکا ہوا ہے جب تک اس کی تشہیر نہیں کرتا۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا) (التحفة ٣)

باب: 2- مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے

[٤٥١١] ١٣-(١٧٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ. قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَّاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا

[4511] امام مالک بن انس نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ نکالے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے

بِإِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ، فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ، فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ، فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَّاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ».

بالا خانے میں آیا جائے، اس کا گودام توڑا جائے اور اس کا غلہ منتقل کر لیا جائے؟ لوگوں کے مویشیوں کے تھن بھی ان کے لیے ان کی خوراک محفوظ رکھتے ہیں، لہٰذا کوئی آدمی کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔"

[٤٥١٢] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، جَمِيعًا، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوسٰى، كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا «فَيُنْتَثَلَ» إِلَّا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: «فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ» كَرِوَايَةِ مَالِكٍ.

[4512] لیث بن سعد، ابن مسہر، عبیداللہ، ایوب، اسماعیل بن امیہ اور موسیٰ (بن عقبہ) سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے امام مالک کی حدیث کی طرح روایت کی ہے اور لیث بن سعد کے سوا ان سب کی حدیث میں فَيُنْتَثَلَ (نکال پھینکا جائے) ہے اور ان (لیث) کی حدیث میں امام مالک کی روایت کی طرح فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ "اس کا کھانا منتقل کر لیا جائے" کے الفاظ ہیں۔

(المعجم٣) - (بَابُ الضِّيَافَةِ وَنَحْوِهَا) (التحفة٤)

باب:3- مہمان نوازی کا بیان

[٤٥١٣] ١٤-(٤٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ،

[4513] لیث نے سعید بن ابی سعید سے، انھوں نے ابوشریح عدوی سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے گفتگو کی، تو میرے دونوں کانوں نے سنا اور

وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ»، قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ، وَالضِّيَافَةُ: ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ»، وَقَالَ: «وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوِ لِيَصْمُتْ». [راجع: ١٧٦]

میری دونوں آنکھوں نے دیکھا، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کو، جو پیش کرتا ہے، اس کو لائق عزت بنائے۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس کو جو پیش کیا جائے، وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے ایک دن اور ایک رات کا اہتمام اور مہمان نوازی تین دن ہے، جو اس سے زائد ہے وہ اس پر صدقہ ہے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

[٤٥١٤] ١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلضِّيَافَةُ: ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَجَائِزَتُهُ: يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ، وَّلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ: «يُقِيمُ عِنْدَهُ، وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ».

[4514] وکیع نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے سعید بن ابی سعید مقبری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوشریح خزاعی سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہمان نوازی تین دن ہے اور خصوصی اہتمام ایک دن اور ایک رات کا ہے اور کسی مسلمان آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ہاں (ہی) ٹھہرا رہے حتی کہ اسے گناہ میں مبتلا کر دے۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ اسے گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو جس سے وہ اس کی میزبانی کر سکے۔'' (تو وہ غلط کام کے ذریعے سے اس کی میزبانی کا انتظام کرے۔)

[٤٥١٥] ١٦-(...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ - يَّعْنِي الْحَنَفِيَّ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَبَصُرَ عَيْنِي، وَوَعَاهُ قَلْبِي، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَذَكَرَ فِيهِ: «وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ» بِمِثْلِ مَا فِي

[4515] ابوبکر حنفی نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سعید مقبری نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری آنکھ نے دیکھا اور میرے دل نے یاد رکھا جب رسول اللہ ﷺ نے یہ گفتگو فرمائی..... (آگے) لیث کی حدیث کی طرح بیان کیا اور اس میں یہ ذکر کیا: ''تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاں ٹھہرا رہے حتی کہ اسے گناہ میں ڈال دے۔''

حَدِيثِ وَكِيعٍ.

اسی کے مانند جس طرح وکیع کی حدیث میں ہے۔

[٤٥١٦] ١٧-(١٧٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ، فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ».

[4516] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کسی (اہم کام کے لیے) روانہ کرتے ہیں، ہم کچھ لوگوں کے ہاں اترتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، آپ کی رائے کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اگر تم کسی قوم کے ہاں اترو اور وہ تمھارے لیے ایسی چیز کا حکم دیں جو مہمان کے لائق ہے تو قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا اتنا حق لے لو جو ان (کی استطاعت کے مطابق ان) کے لائق ہو۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ بِفُضُولِ الْمَالِ)(التحفة ١: المغازي)

باب:4- زائد از ضرورت مال سے کسی کی دلداری کرنا مستحب ہے

[٤٥١٧] ١٨-(١٧٢٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَّهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهُ».

[4517] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، اس اثنا میں ایک آدمی اپنی سواری پر آپ کے پاس آیا، کہا: پھر وہ اپنی نگاہ دائیں بائیں دوڑانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس ضرورت سے زائد سواری ہو، وہ اس کے ذریعے سے ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد از ضرورت زادِ راہ ہے وہ اس کے ذریعے سے ایسے شخص کی خیر خواہی کرے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔''

قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِّنَّا فِي فَضْلٍ.

کہا: آپ نے مال کی بہت سی اقسام کا ذکر کیا جس طرح کیا، حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد مال پر ہم میں سے کسی کا کوئی حق نہیں ہے۔

(المعجم٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ، وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا)(التحفة٢)

باب:5-اگر زادِراہ کم پڑ جائے تو اسے باہم ملا لینا اور اس کے ذریعے سے ایک دوسرے کی غمخواری کرنا مستحب ہے

[٤٥١٨] ١٩-(١٧٢٩) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ - يَعْنِي: ابْنَ مُحَمَّدٍ - الْيَمَامِيَّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَأَصَابَنَا جَهْدٌ، حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا، فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا، فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ، قَالَ: فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزُرَهُ كَمْ هُوَ؟ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ، وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، قَالَ: فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «هَلْ مِنْ وَضُوءٍ؟» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ، فِيهَا نُطْفَةٌ، فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ، فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا، نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً، أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً.

قَالَ: ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا: هَلْ مِنْ طَهُورٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَرِغَ الْوَضُوءُ».

[4518] ایاس بن سلمہ نے ہمیں اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے، (راستے میں) تنگی (زادراہ کی کمی) کا شکار ہو گئے حتی کہ ہم نے ارادہ کر لیا کہ اپنی بعض سواریاں ذبح کر لیں۔ اس پر نبی ﷺ نے حکم دیا تو ہم نے اپنا زادراہ اکٹھا کر لیا۔ ہم نے اس کے لیے چمڑے کا دسترخوان بچھایا تو سب لوگوں کا زادراہ اس دسترخوان پر اکٹھا ہو گیا۔ کہا: میں نے نگاہ اٹھائی کہ اندازہ کر سکوں کہ وہ کتنا ہے؟ تو میں نے اندازہ لگایا کہ وہ ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے بقدر تھا اور ہم چودہ سو آدمی تھے۔ کہا: تو ہم نے کھایا حتی کہ ہم سب سیر ہو گئے، پھر ہم نے اپنے (خوراک کے) تھیلے (بھی) بھر لیے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا وضو کے لیے پانی ہے؟'' کہا: تو ایک آدمی اپنا ایک برتن لایا۔ اس میں تھوڑا سا پانی تھا، اس نے وہ ایک کھلے منہ والے پیالے میں انڈیلا تو ہم سب نے وضو کیا، ہم چودہ سو آدمی اسے کھلا استعمال کر رہے تھے۔

کہا: پھر اس کے بعد آٹھ افراد (اور) آئے، انھوں نے کہا: کیا وضو کے لیے پانی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کا پانی ختم ہو چکا۔''

کتاب الجہاد کا تعارف

جہاد جہد سے ہے۔ حق کی مخالفت کو روکنے، حق کے دفاع اور حق کو ہر انسان تک پہنچانے کا راستہ محفوظ کرنے کے لیے جو جہد کی جائے، اصطلاحاً اسی کو جہاد کہتے ہیں۔ یہ ہر انسان کا پیدائشی حق ہے کہ حق تک اس کی رسائی ہونی چاہیے۔ حق کے دشمنوں کی طرف سے اس میں جو رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں ان کو ہٹائے بغیر انسانوں کا یہ بنیادی اور اہم ترین حق انھیں نہیں ملتا۔ اس لیے جہاد انتہائی عظیم، مقدس اور قابل احترام جدوجہد ہے۔

حق کے لیے جہاد کرنے والا، انسانی فلاح اور تحفظ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے جو جدوجہد کرتا ہے وہ انتہائی مشکل ہے۔ اس راستے میں بہت بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اگر یہ اللہ کی رضا کے لیے ہے، اس کے حکم کے مطابق ہے، رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر ہے تو اس میں عبادت کے سارے عناصر بھی شامل ہوتے ہیں اور اس سے بڑھ کر بھی ہوتا ہے۔ مجاہد کے پیش نظر صرف اللہ کی رضا جوئی ہوتی ہے۔ تمام جسمانی صلاحیتیں اسی میں کام آتی ہیں۔ شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بھوک پیاس سہنی پڑتی ہے، مالی قربانی دینی پڑتی ہے، جان کی بازی لگانی ہوتی ہے۔ اس میں نماز، روزہ، حج اور زکاۃ جیسی عبادات کے سارے انداز شامل ہیں اور ان سے بڑھ کر اپنا خون بہانا اور جان دینا بھی اس میں شامل ہے، اس لیے یہ بہت بڑا عمل ہے۔ چونکہ یہ بہت مشکل راستہ ہے اس لیے اللہ نے کمال رحمت سے اس کا اجر بہت بڑا رکھا ہے لیکن اسے فرض عین کے بجائے فرض کفایہ بنایا ہے، کیونکہ یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اگر یہ فرض عین ہوتا تو مسلمانوں کی بڑی تعداد جس میں عورتیں، بوڑھے، کمزور، بیمار اور معذور وغیرہ شامل ہیں، اس فرض عین کے تارک قرار پاتے۔

جہاد کا بنیادی مقصد انسانیت کی فلاح ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کے معاملے میں ترجیح کے اعتبار سے اپنے مستحق ترین عزیزوں، خصوصاً بوڑھے ماں باپ کی خدمت کو سب سے مقدم رکھا ہے۔ آپ نے وضاحت سے یہ الفاظ بولے: «فَفِیهِمَا فَجَاهِدْ» (ان دونوں کی خدمت کر کے جہاد کرو۔) قتال کی شدید ضرورت کے وقت بھی آپ ﷺ نے اس ترجیح کو قائم رکھا ہے۔ آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنی بیمار اہلیہ کی تیمارداری کے لیے گھر پر چھوڑا اور ان کے اس عمل کو نہ صرف جہاد قرار دیا بلکہ مال غنیمت میں سے ان کا حصہ بھی نکالا۔

اسلام میں جہاد کا نظام اپنی اصلیت اور مزاج کے اعتبار سے قوموں کی باہمی جنگوں سے بالکل مختلف ہے۔ اس کا مقصد قتل و غارت اور غنیمتوں کا حصول نہیں۔ اسی کتاب میں یہ حدیث موجود ہے کہ ایک مشرک نے، جس کی بہادری کا بہت چرچا تھا، بار بار رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اسے جنگوں میں شمولیت کی اجازت دی جائے، وہ مال غنیمت کے حصے پر اکتفا کرے گا، آپ نے اسے اجازت نہیں دی، جب اسلام قبول کر کے آیا تو شامل کر لیا۔ جہاد کا مقصد انسانوں تک حق کو پہنچانا ہے، اسی لیے جہاد کا پہلا قدم دعوت ہے۔ اگر دعوت کے ردعمل کے طور پر مسلمانوں سے عداوت کی جاتی ہے اور انھیں نقصان پہنچایا جاتا ہے تو دفاع ضروری

ہے۔ اس صورت میں بھی جب جنگ ناگزیر ہو جائے تو جنگ سے پہلے ایک بار پھر دعوت پہنچانا اور وہ قبول نہ کی جائے تو پرامن بقائے باہمی کے طریقے تجویز کرنا ضروری ہیں۔ جو لوگ اسلامی سرحدوں کے اندر بھی اپنے دین پر قائم رہنا چاہیں ان کے تحفظ اور جس شہری، معاشرتی نظام اور جن سہولتوں سے وہ مستفید ہوں گے ان کے بدلے میں زکاۃ سے بھی کم ٹیکس (جزیہ) کے عوض ان کے تمام حقوق کے تحفظ کی پیش کش کی جاتی ہے۔ اگر پرامن بقائے باہمی کی کوئی معقول صورت بھی وہ قبول نہ کریں اور عداوت پر مصر ہوں تو جنگ ناگزیر ہو جاتی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الجہاد کے ابتدائی ابواب میں جہاد کے ان ابتدائی مراحل کے متعلق احادیث بیان کی ہیں۔ ان معاملات کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے مخالفینِ اسلام کے لیے آسانیاں پیدا کرنے اور معاہدوں کی مکمل پابندی کا حکم دیا ہے۔ ان ابواب کے بعد، جنگی ضرورت کے لیے تدابیر اختیار کرنے کی اجازت، خواہ مخواہ دشمن کا مقابلہ کرنے کی آرزو کی مخالفت، صبر وتحمل، فتح کے لیے اللہ کی طرف رجوع، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنے، درخت کاٹنے کی ممانعت جیسے ابواب ہیں، پھر مال غنیمت کی منصفانہ تقسیم، ان اموال سے مستحقوں کی خبر گیری، دشمنوں کو معاف کرنے اور قیدیوں کے بدلے اپنے قیدی چھڑانے، بغیر لڑے حاصل ہونے والے علاقوں اور اموال (فے) کے مسائل پر مشتمل ابواب ہیں۔ فے کے بارے میں قرآن نے یہ کہا: ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ "بستیوں والوں میں سے جو کچھ اللہ اپنے رسول (یا اس کے جانشینوں) کے ہاتھ میں دے تو وہ اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے، قرابت داروں کے لیے، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔" (الحشر 7:59) رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد اموال فے (فدک وغیرہ) کے حوالے سے حضرت فاطمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہما کے گھرانے اور خلافت کے درمیان جو اختلاف سامنے آیا اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف یہی تھا کہ ان اموال کو جس طرح اللہ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ استعمال فرماتے تھے، آپ کے جانشین بھی بعینہٖ اسی پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔

یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی لایا گیا۔ انھوں نے یہ سوچا کہ خلافت کے پاس اموالِ فے کی تولیت ہی ہے۔ ان کا استعمال قرآن نے متعین کر دیا ہے۔ اگر امیر المومنین تولیت کی ذمہ داری اس شرط پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منتقل کر دیں کہ وہ ان کو اسی طرح استعمال کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے تو اس سے اختلافِ رائے ختم ہو سکتا ہے۔ یہی کیا گیا۔ اس معاملے کی تفصیلات بھی ضمناً صحیح مسلم کے اسی حصے میں آ گئی ہیں۔

اس کے بعد دنیا کے بڑے حکمرانوں کو لکھے گئے خطوط کا ذکر ہے جن کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اسلام کی طرف دعوت دی، پھر تاریخی ترتیب کے بجائے مسائل کی ترتیب سے رسول اللہ ﷺ کے مغازی کو بیان کیا گیا ہے، مثلاً: پہلے جنگِ بدر کا ذکر ہے اور اس کے ضمن میں قیدیوں کا۔ اس مسئلے کو واضح کرنے کے لیے ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کی قید اور آزادی کے حوالے سے حدیث لائی گئی، اسی مسئلے کی مزید وضاحت کے لیے یہود کی جلاوطنی اور ان کی شدید بدعہدی کی بنا پر، تورات پر مبنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلے اور اس کے تحت جنگجوؤں کے قتل اور باقیوں کی اسیری کے فیصلے کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ یہودیوں کو نکالنے کے بعد جب مہاجرین کی معاشی حالت بہتر ہو گئی تو انھوں نے انصار کے عطیہ کردہ باغات وغیرہ واپس کر دیے، اس کی تفصیل بھی یہیں بیان

کی گئی ہے۔ خیبر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم بادشاہوں کو خطوط روانہ کر کے اسلام کی دعوت دی اور یہ چونکہ جہاد کا بنیادی مرحلہ ہے، اس لیے ان مکتوبات کی تفصیل بھی یہاں بیان کردی گئی تا کہ تمام متعلقہ مسائل ایک جگہ اکٹھے بیان ہو جائیں۔

خیبر کی جنگ میں کچھ علاقے جنگ سے فتح ہوئے، کچھ فے کے طور پر حاصل ہوئے، اسی طرح جنگ حنین میں بظاہر غنائم اور فے کا امتزاج نظر آتا ہے۔ لوگوں کی پسپائی کے بعد رسول اللہ ﷺ میدان میں ڈٹے رہے۔ آپ کی پھینکی ہوئی مٹھی بھر خاک کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ مسلمانوں نے آ کر غنائم جمع کیں، رسول اللہ ﷺ نے ان تمام اموال کو غنائم قرار دیا اور خصوصی اخراجات کے لیے خمس پر اکتفا فرمایا۔ اس کی وضاحت کے لیے حنین اور طائف کی جنگوں کا ذکر یہیں کیا گیا ہے، پھر دوبارہ بدر کے احوال سے سلسلہ جوڑا گیا اور اس کے بعد فتح مکہ کا ذکر آیا، حنین اور طائف کی طرح مسلمانوں کی یہ پیش قدمی بھی اگرچہ مشرکین کی بدعہدی کے نتیجے میں تھی، لیکن اس میں باقاعدہ جنگ کی نوبت نہ آئی۔ مشرکین کے مال اور جائدادیں غنیمت نہ تھیں، ان پر رسول اللہ ﷺ کا اختیار تھا۔ آپ چاہتے تو انھیں فے قرار دیتے، آپ نے انھیں مسلمان ہو جانے والوں کے پاس رہنے دیا۔ ان اموال کی جو حیثیت تھی اس کی بنا پر آپ کو اس فیصلے کا پورا اختیار تھا۔ فتح مکہ اور جنگ حنین اور جنگ طائف کا پس منظر صلح حدیبیہ سے واضح ہوتا ہے، اس لیے یہیں اس کی تفصیلات بیان کر دی گئیں۔ پھر سابقہ جنگوں کے ساتھ سلسلہ جوڑتے ہوئے جنگ احزاب کا تذکرہ کیا گیا۔ اس جنگ کے دوران منافقین کے کردار کا بیان بھی ہوا اور بعض متعلقہ امور، مثلاً: طاغوتِ یہود کعب بن اشرف کے قتل کی تفصیلات بیان کی گئیں اور اس سے پہلے طاغوتِ قریش ابوجہل کے قتل کی تفصیلات کا ذکر کیا گیا، غزوۂ احزاب اور اس زمانے میں جو اہم واقعات ہوئے، خصوصاً بعض بہادر صحابہ کی بے مثل شجاعت کا تذکرہ یہیں کیا گیا۔ اس کے بعد عورتوں کے بطور معاون جہاد میں حصہ لینے، اور رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد کو بیان کیا گیا اور آخر میں وہ حدیث ہے کہ جہاد میں مشرک کی شمولیت ممکن نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٢ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور اس کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ طریقے

(المعجم ١) - (بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِينَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ، مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ اعْلَامٍ بِالْاغَارَةِ) (التحفة ٣)

باب: 1- حملے کی پیشگی اطلاع دیے بغیر ان کافروں پر دھاوا بولنا جائز ہے جن کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہے (اور وہ شرارت پر آمادہ ہیں)

[٤٥١٩] ١-(١٧٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ، وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ - قَالَ يَحْيَى: أَحْسِبُهُ قَالَ - جُوَيْرِيَةَ - أَوْ قَالَ الْبَتَّةَ - ابْنَةَ الْحَارِثِ.

قَالَ: وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ.

[4519] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: سلیم بن اخضر نے ہمیں ابن عون سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتال سے پہلے (اسلام کی) دعوت دینے کے بارے میں پوچھنے کے لیے نافع کو خط لکھا۔ کہا: تو انھوں نے مجھے جواب لکھا: یہ شروع اسلام میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ بے خبر تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے، آپ نے ان کے جنگجو افراد کو قتل کیا اور جنگ نہ کرنے کے قابل لوگوں کو قیدی بنایا اور آپ کو اس دن ۔ یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے، انھوں نے کہا: جویریہ ۔ یا قطعیت سے بنت حارث کہا ۔ ملیں۔ کہا: مجھے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں موجود تھے۔

[٤٥٢٠] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَقَالَ: جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَلَمْ يَشُكَّ.

[4520] ابن ابی عدی نے ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور انھوں نے جویریہ بنت حارث ؓ کہا، شک نہیں کیا۔

فائدہ: یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث سے نافع رحمہ اللہ کا استدلال ہے۔ غزوۂ بنی المصطلق یا غزوہ مریسیع (کنویں کا نام) شعبان پانچ یا چھ ہجری میں ہوا، جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ خاموشی سے آ کر مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد خیبر کے موقع پر، جبکہ جنگ جاری تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عنایت فرماتے ہوئے یہی ہدایت دی کہ وہ جنگ کرنے سے پہلے اسلام کی دعوت دیں، پھر جزیے کی پیش کش کریں، اسے بھی قبول نہ کیا جائے تو پھر جنگ کریں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت دینے کا حکم منسوخ نہیں بلکہ جس طرح حدیث: 4522 میں ہے، ہمیشہ کے لیے یہی حکم ہے کہ پہلے دعوت دی جائے، کفار نہ مانیں تو جزیے کی پیش کش کی جائے، اسے بھی ٹھکرا دیں تو جنگ کی جائے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ، وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا)(التحفة ٤)

باب: 2- بھیجے جانے والے دستوں پر امام کا امیر مقرر کرنا اور انھیں جنگ وغیرہ کے آداب کی تلقین کرنا

[٤٥٢١] ٢-(١٧٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً.

[4521] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع بن جراح نے سفیان سے حدیث بیان کی، نیز اسحاق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، کہا: ہمیں سفیان نے خبر دی، کہا: یہ حدیث انھوں نے ہمیں املا کروائی۔

[٤٥٢٢] ٣-(...) ح قَالَا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ هَاشِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلٰى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ، أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ، فِي سَبِيلِ اللهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ، اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ

[4522] نیز عبداللہ بن ہاشم نے کہا۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ مجھے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے علقمہ بن مرثد سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی بڑے لشکر یا چھوٹے دستے پر کسی کو امیر مقرر کرتے تو اسے خاص اس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی اور ان تمام مسلمانوں کے بارے میں، جو اس کے ساتھ ہیں، بھلائی کی تلقین کرتے، پھر فرماتے: ''اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جو اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں ان سے لڑو، نہ خیانت کرو، نہ بدعہدی کرو، نہ مثلہ کرو اور نہ کسی بچے کو قتل

الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ - أَوْ خِلَالٍ -، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ، فَلَهُمْ مَّا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَّا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَّتَحَوَّلُوا مِنْهَا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ ﷺ، فَلَا تَجْعَلْ لَّهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَّهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ، أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ. وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ، فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللهِ، فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللهِ، وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا».

کرو۔ اور جب مشرکوں میں سے اپنے دشمن سے ٹکراؤ تو انھیں تین باتوں کی طرف بلاؤ، ان میں سے جسے وہ تسلیم کرلیں، (اسی کو) ان کی طرف سے قبول کرلو اور ان (پر حملے) سے رک جاؤ، انھیں اسلام کی دعوت دو، اگر وہ مان لیں تو اسے ان (کی طرف) سے قبول کرلو اور (جنگ سے) رک جاؤ، پھر انھیں اپنے علاقے سے مہاجرین کے علاقے میں آجانے کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے لیے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں۔ اگر وہ وہاں سے نقل مکانی کرنے سے انکار کریں تو انھیں بتاؤ کہ پھر وہ بادیہ نشیں مسلمانوں کی طرح ہوں گے، ان پر اللہ کا وہی حکم نافذ ہوگا جو مومنوں پر نافذ ہوتا ہے اور غنیمت اور فے میں سے ان کے لیے کچھ نہ ہوگا مگر اس صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔ اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیے کا مطالبہ کرو، اگر وہ تسلیم کرلیں تو ان کی طرف سے قبول کرلو اور رک جاؤ اور اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگو اور ان سے لڑو اور جب تم کسی قلعے (میں رہنے) والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے چاہیں کہ تم انھیں اللہ اور اس کے نبی کا عہد و پیمان عطا کرو تو انھیں اللہ اور اس کے نبی کا عہد و پیمان نہ دو بلکہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے عہد و امان دو، کیونکہ یہ بات کہ تم لوگ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی کر بیٹھو، اس کی نسبت ہلکی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا عہد و پیمان توڑ دو۔ اور جب تم قلعہ بند لوگوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے چاہیں کہ تم انھیں اللہ کے حکم پر (قلعے سے) نیچے اترنے دو تو انھیں اللہ کے حکم پر نیچے نہ اترنے دو بلکہ اپنے حکم پر انھیں نیچے اتارو کیونکہ تمھیں معلوم نہیں کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے صحیح حکم پر پہنچ پاتے ہو یا نہیں۔“

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ، وَزَادَ إِسْحٰقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، - قَالَ يَحْيٰى: يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ - فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ابن ہشام نے کہا:) عبدالرحمان نے یہی کہا یا اسی طرح کہا۔ اسحاق نے اپنی حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا: یحییٰ بن آدم سے روایت ہے کہ (علقمہ نے) کہا: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے بیان کی ــ یحییٰ نے کہا: یعنی علقمہ نے ابن حیان سے بیان کی ــ تو انھوں نے کہا: مجھے مسلم بن ہیصم نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٥٢٣] ٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[4523] عبدالصمد بن عبدالوارث نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے علقمہ بن مرثد نے حدیث بیان کی کہ انھیں سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی امیر کو یا چھوٹے لشکر کو روانہ کرتے تو آپ اسے بلاتے اور تلقین فرماتے ...... پھر انھوں (شعبہ) نے سفیان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٤٥٢٤] ٥-(...) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا.

[4524] حسین بن ولید نے شعبہ سے یہی حدیث روایت کی۔

(المعجم٣) - (بَابٌ: فِي الْأَمْرِ بِالتَّيْسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ)(التحفة٥)

باب:3- آسانی پیدا کرنے اور دور نہ بھگانے کا حکم

[٤٥٢٥] ٦-(١٧٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: «بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا، وَيَسِّرُوا وَلَا

[4525] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو جب اپنے کسی معاملے کی ذمہ داری دے کر روانہ کرتے تو فرماتے: ''خوشخبری دو، دور نہ بھگاؤ، آسانی پیدا کرو اور مشکل میں نہ ڈالو۔''

تُعَسِّرُوا».

[٤٥٢٦] ٧-(١٧٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا». [انظر: ٥٢١٤]

[4526] شعبہ نے سعید بن ابی بردہ سے، انھوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت ابوموسیٰ اشعری ڈٹاٹڈ) سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے انھیں اور معاذ ڈٹاٹڈ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: ''تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوشخبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا، اختلاف نہ کرنا۔''

[٤٥٢٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: «وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا».

[4527] عمرو اور زید بن ابی انیسہ دونوں نے سعید بن ابی بردہ سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے (آگے) اپنے دادا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے شعبہ کی حدیث کی طرح روایت کی۔ اور زید بن ابی انیسہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے: ''دونوں آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔''

[٤٥٢٨] ٨-(١٧٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا».

[4528] حضرت انس بن مالک ڈٹاٹڈ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آسانی کرو، دشواری پیدا نہ کرو، اطمینان دلاؤ اور دور نہ بھگاؤ۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ)(التحفة ٦)

باب: 4-بدعہدی کی حرمت

[٤٥٢٩] ٩-(١٧٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ السَّرَخْسِيَّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ، فَقِيلَ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ».

[4529] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ جب پہلے آنے والوں اور بعد میں آنے والوں کو جمع کرے گا تو بدعہدی کرنے والے ہر شخص کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی بدعہدی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[4530] ایوب اور صخر بن جویریہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

[٤٥٣١] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللهُ لَهُ لِوَاءً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ».

[4531] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدعہدی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن اللہ ایک جھنڈا نصب کرے گا اور کہا جائے گا: سنو! یہ فلاں کی عہد شکنی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٢] ١١-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[4532] عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) کے دو بیٹوں حمزہ اور سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔''

يَقُولُ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[٤٥٣٣] ١٢-(١٧٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ».

[4533] (محمد بن ابراہیم) ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر دونوں نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان (اعمش) سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، کہا جائے گا: یہ فلاں کی عہد شکنی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٤] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: «يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ».

[4534] نضر بن شمیل اور عبدالرحمان (بن مہدی) نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور عبدالرحمان کی حدیث میں یہ (الفاظ) نہیں ہیں: ''کہا جائے گا: یہ فلاں کی عہد شکنی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٥] ١٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ، يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ».

[4535] یزید بن عبدالعزیز نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، وہ اس کے ذریعے سے پہچانا جائے گا، کہا جائے گا: یہ فلاں کی بدعہدی (کا نشان) ہے۔''

[٤٥٣٦] ١٤-(١٧٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ».

[4536] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔''

[٤٥٣٧] ١٥-(١٧٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4537] خُلید نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت

الْمُثَنَّىٰ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''بدعہدی کرنے والے ہر شخص کے لیے، قیامت کے دن اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا (نصب) ہوگا۔''

[٤٥٣٨] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ».

[4538] مستمر بن ریّان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونضرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عہد شکنی کرنے والے ہر شخص کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی بدعہدی کے بقدر بلند کیا جائے گا، سنو! عہد شکنی میں کوئی عوام کے (عہد شکن) امیر سے بڑا نہیں ہوگا۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ) (التحفة ٧)

باب:5-جنگ میں چال چلنا جائز ہے

[٤٥٣٩] ١٧-(١٧٣٩) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَّزُهَيْرٍ، قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

[4539] حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنگ ایک چال ہے۔''

[٤٥٤٠] ١٨-(١٧٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

[4540] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنگ (دشمن کو) دھوکے (میں رکھنے) کا نام ہے۔''

(المعجم٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ، وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ)(التحفة٨)

باب:6-دشمن سے مقابلے کی آرزو کرنے کی ممانعت اور (اگر) مقابلہ ہو جائے تو صبر کرنے کا حکم

[٤٥٤١] ١٩-(١٧٤١) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا».

[4541] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دشمن سے مقابلے کی تمنا مت کرو، لیکن جب تمھارا ان سے مقابلہ ہو تو صبر کرو۔“

[٤٥٤٢] ٢٠-(١٧٤٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى، فَكَتَبَ إِلٰى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ، حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ، يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ، يَنْتَظِرُ حَتّٰى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ»، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ».

[4542] ابونضر سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھیوں میں سے قبیلۂ اسلم کے ایک آدمی، جنھیں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، کے خط سے روایت کی، انھوں نے عمر بن عبیداللہ کو، جب انھوں نے (جہاد کی غرض سے) حروریہ کی طرف کوچ کیا، یہ بتانے کے لیے خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض ایام (جنگ) میں، جن میں آپ کا دشمن سے مقابلہ ہوتا، انتظار کرتے، یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جاتا، آپ ان (ساتھیوں) کے درمیان کھڑے ہوتے اور فرماتے: ”لوگو! دشمن سے مقابلے کی تمنا مت کرو اور اللہ سے عافیت مانگو، (لیکن) جب تم ان کا سامنا کرو تو صبر کرو اور جان رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔“ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے! انھیں شکست دے اور ہمیں ان پر نصرت عطا فرما۔“

(المعجم٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ)(التحفة٩)

باب:7-دشمن سے مقابلے کی وقت فتح کی دعا کرنا مستحب ہے

[٤٥٤٣] ٢١-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ! اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ».

[4543] خالد بن عبداللہ نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (مدینہ پر حملے کرنے والے) لشکروں کے خلاف یہ دعا کی: ''اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے! جلد حساب کرنے والے! سب لشکروں کو شکست دے، اے اللہ! انھیں شکست دے اور ان کے قدم لرزا دے۔''

[٤٥٤٤] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «هَازِمَ الْأَحْزَابِ» وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ: «اَللّٰهُمَّ».

[4544] وکیع بن جراح نے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی..... (آگے) خالد کی حدیث کے مانند ہے، البتہ انھوں نے ''(اے) لشکروں کو شکست دینے والے'' کے الفاظ کہے اور آپ کے فرمان ''اَللّٰهُمَّ'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٥٤٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: «مُجْرِيَ السَّحَابِ».

[4545] اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ابن عیینہ سے، انھوں نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں ''بادلوں کو چلانے والے'' کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

[٤٥٤٦] ٢٣-(١٧٤٣) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ، لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ».

[4546] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگِ) احد کے دن رسول اللہ ﷺ (بار بار) یہ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! اگر تو یہ چاہتا ہے تو (آج کے بعد) زمین میں تیری عبادت نہ کی جائے گی۔'' (تیری عبادت کرنے والی آخری امت ختم ہو جائے گی۔)

(المعجم٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ)(التحفة ١٠)

باب:8-جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی حرمت

[٤٥٤٧] ٢٤-(١٧٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

[4547] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک غزوے میں ایک عورت مقتول ملی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر (سخت) ناگواری کا اظہار کیا (اور اس سے منع فرمادیا۔)

[٤٥٤٨] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَّقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي، فَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

[4548] عبیداللہ بن عمر نے ہمیں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: غزوات میں سے ایک غزوے میں ایک عورت مقتول ملی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمادیا۔

(المعجم٩) - (بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ)(التحفة ١١)

باب:9-شب خون میں بلاارادہ عورتوں اور بچوں کے قتل ہوجانے کا جواز

[٤٥٤٩] ٢٦-(١٧٤٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ؟ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَالَ: «هُمْ مِّنْهُمْ».

[4549] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے حضرت صعب بن جثامہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے گھرانے کے بارے میں پوچھا گیا، ان پر شب خون مارا جاتا ہے تو وہ (حملہ کرنے والے) ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی نقصان پہنچا دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ انھی میں سے ہیں۔''

[٤٥٥٠] ٢٧-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ،

[4550] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے حضرت صعب بن جثامہ ؓ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ».

سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! شب خون میں ہم مشرکین کی عورتوں اور بچوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ انھی میں سے ہیں۔''

[٤٥٥١] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ: لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ».

[4551] عمرو بن دینار نے مجھے خبر دی کہ انھیں ابن شہاب نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر کچھ گھڑ سوار رات کو دھاوا بولیں اور مشرکوں کے (ساتھ ان کے کچھ) بیٹوں کو (بھی) قتل کر دیں (تو گناہ تو نہیں ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے آباء ہی میں سے ہیں۔''

فائدہ: جان بوجھ کر دشمن کے بچوں اور عورتوں کو نقصان پہنچانا منع ہے لیکن جب ناگزیر ہو، مثلاً: وہ اپنے لڑنے والوں کے بچاؤ کے لیے آگے رکھے گئے ہوں یا مرد عورت میں امتیاز ممکن نہیں رہا تو وہ اسی انجام سے دوچار ہوں گے جس سے ان کے مرد دوچار ہوں گے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا)(التحفة ١٢)

باب:10- کافروں کے درختوں کو کاٹنا اور جلانا جائز ہے

[٤٥٥٢] ٢٩-(١٧٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ.

[4552] یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح اور قتیبہ بن سعید نے لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلائے اور کاٹ ڈالے اور یہ بویرہ کا مقام تھا (جہاں یہ درخت واقع تھے۔)

زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ وَلِيُخْزِيَ

قتیبہ اور ابن رمح نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم نے کھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اسے اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو وہ اللہ

﴿الْفَٰسِقِينَ﴾ [الحشر: ٥].

کی اجازت سے تھا اور اس لیے تا کہ وہ (اللہ) نافرمانوں کو رسوا کرے۔"

[٤٥٥٣] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ:

[4553] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلا دیے۔ اسی کے بارے میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

"بنولؤی (قریش) کے سرداروں کے لیے بویرہ میں ہر طرف پھیلنے والی آگ کی کوئی حیثیت نہ تھی۔"

وَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا﴾ الْآيَةَ.

اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: "تم نے کھجور کا جو بھی درخت کاٹا یا اسے چھوڑ دیا......" آیت کے آخر تک۔

فائدہ: مدینہ کے یہودیوں اور مشرکین مکہ کا آپس میں گٹھ جوڑ تھا۔ یہودی انھیں مدینہ پر حملے کی دعوت دیتے رہتے تھے اور اس کام میں مدد کے وعدے کرتے تھے اور قریش، مدینہ میں شورش برپا کرنے پر یہودیوں کو اپنی مدد کا یقین دلاتے تھے۔ جنگِ احزاب میں قریش حملہ آور ہوئے لیکن یہودی اپنی سازشوں اور منافقین کو ورغلانے کے باوجود قریش کے ساتھ مل کر میدانِ جنگ میں مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی ہمت نہ کر سکے۔ اسی طرح قریش نے یہودیوں کو اکسایا، ان کے بڑے قبیلے بنونضیر نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا، کئی طرح کی سازشیں کیں، لیکن قریش کبھی ان کی مدد کو نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کے تمام گروہوں کو ذلیل کیا، یہود کے درخت جلانا دوسروں کے لیے بھی باعثِ عبرت تھا۔

[٤٥٥٤] ٣١-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ.

[4554] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی کھجوروں کے درخت جلا دیے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً) (التحفة ١٣)

باب: 11-اموالِ غنیمت کو خاص طور پر اس امت کے لیے حلال کیا گیا

[٤٥٥٥] ٣٢-(١٧٤٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

[4555] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا، وَلَمَّا يَبْنِ، وَلَا آخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا، وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا، وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ، وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا، قَالَ: فَغَزَا، فَأَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَّأَنَا مَأْمُورٌ، اَللّٰهُمَّ! احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا، فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ، فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: فِيكُمْ غُلُولٌ، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَّجُلٌ، فَبَايَعُوهُ، فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ، فَبَايَعَتْهُ، قَالَ: فَلَصِقَ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ، قَالَ: فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ، فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ، فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَأٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا، فَطَيَّبَهَا لَنَا».

یہ (احادیث) ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے کسی نبی نے جہاد کیا تو انھوں نے اپنی قوم سے کہا: میرے ساتھ وہ آدمی نہ آئے جس نے کسی عورت سے شادی کی ہے، وہ اس کے ساتھ شب زفاف گزارنا چاہتا ہے اور ابھی تک نہیں گزاری، نہ وہ جس نے گھر تعمیر کیا ہے اور ابھی تک اس کی چھتیں بلند نہیں کیں اور نہ وہ جس نے بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہیں اور وہ ان کے بچہ دینے کا منتظر ہے۔ کہا: وہ جہاد کے لیے نکلے، نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب، وہ بستی کے نزدیک پہنچے تو انھوں نے سورج سے کہا: تو بھی (اللہ کے حکم کا) پابند ہے اور میں بھی پابند ہوں، اے اللہ! اسے کچھ وقت کے لیے مجھ پر روک دے۔ تو اسے روک دیا گیا، حتی کہ اللہ نے انھیں فتح دی۔ کہا: انھیں غنیمت میں جو ملا، انھوں نے اس کو اکٹھا کر لیا، آگ اسے کھانے کے لیے آئی تو اسے کھانے سے باز رہی۔ اس پر انھوں نے کہا: تمھارے درمیان خیانت (کا ارتکاب ہوا) ہے، ہر قبیلے کا ایک آدمی میری بیعت کرے۔ انھوں نے ان کی بیعت کی تو ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔ انھوں نے کہا: خیانت تم لوگوں میں ہوئی ہے، لہٰذا تمھارا قبیلہ میری بیعت کرے۔ اس قبیلے نے ان کی بیعت کی تو (آپ کا ہاتھ) دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔ اس پر انھوں نے کہا: خیانت تم میں ہے، تم نے خیانت کی ہے۔ کہا: تو وہ گائے کے سر کے بقدر سونا نکال کر ان کے پاس لے آئے۔ کہا: انھوں نے اسے مالِ غنیمت میں رکھا، وہ بلند جگہ پر رکھا ہوا تھا، تو آگ آئی اور اسے کھا گئی۔ اموالِ غنیمت ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھے، یہ (ہمارے لیے حلال) اس وجہ سے ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری کمزوری اور

عجز کو دیکھا تو اس نے ان کو ہمارے لیے حلال کر دیا۔''

فائدہ: ضعف و عجز سے مالی کمزوری بھی مراد ہو سکتی ہے اور یہ بھی کہ کہیں اس امت کے لوگ امتحان میں ناکام نہ ہو جائیں، اسی لیے غنیمتوں کو ان کے لیے حلال کر کے انھیں امتحان سے بچا لیا جائے۔ یہ اس امت پر اللہ کے خاص انعامات میں سے ہے۔

(المعجم ١٢) — (بَابُ الْأَنْفَالِ)(التحفة ١٤)

باب:12-اموالِ غنیمت کا بیان

[٤٥٥٦] ٣٣-(١٧٤٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا، فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هَبْ لِي هٰذَا، فَأَبٰى، قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾

[الأنفال: ١]. [انظر: ٦٢٣٨]

[4556] ابوعوانہ نے سماک سے، انھوں نے مصعب بن سعد سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے والد نے خمس میں سے کوئی چیز لی، اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یہ مجھے ہبہ فرما دیں تو آپ نے انکار کیا۔ کہا: اس پر اللہ عزوجل نے (یہ حکم) نازل فرمایا: ''لوگ آپ سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے: اموالِ غنیمت اللہ کے لیے اور رسول کے لیے ہیں۔''

[٤٥٥٧] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ: أَصَبْتُ سَيْفًا فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ، فَقَالَ: «ضَعْهُ» ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ»، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: نَفِّلْنِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعْهُ» فَقَامَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ، أَأُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ» قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾. [الأنفال: ١]

[4557] شعبہ نے ہمیں سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن سعد سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئیں: مجھے ایک تلوار ملی، (پھر کہا:) وہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! (اپنے حصے کے علاوہ) یہ تلوار مجھے مزید عطا فرما دیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' وہ پھر اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! (یہ تلوار) مجھے مزید دے دیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دو۔'' وہ پھر اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! (اپنے حصے کے علاوہ) یہ بھی مجھے عنایت فرما دیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' وہ پھر اٹھے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! (اپنے حصے کے علاوہ) یہ مجھے عنایت فرما دیں۔ کیا میں اس شخص جیسا قرار دیا جاؤں گا جس کے لیے (جنگ

میں) کوئی فائدہ نہیں ہوا؟ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم نے اسے جہاں سے لیا ہے وہیں رکھ دو۔'' کہا: اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے! غنیمتیں اللہ کے لیے اور رسول ﷺ کے لیے ہیں۔''

فوائد و مسائل: ① ان چاروں آیتوں کی تفصیل کتاب فضائل الصحابہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں بیان ہوئی ہے۔ ② جاہلی دور میں مال غنیمت میں سے سب سے اچھا اور بڑا حصہ سردار کے لیے ہوتا تھا۔ وہ چاہتا تو اس میں سے کچھ نمایاں بہادری دکھانے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انھیں عطا کرتا۔ سنن ابوداود میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے موقع پر اعلان فرمایا تھا: «مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفْلِ كَذَا وَ كَذَا» ''جس نے فلاں فلاں کام کیا اسے اتنا اتنا اضافی انعام ملے گا۔'' (سنن أبي داود، حديث: 2737) حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب اضافی انعام کے طور پر اپنی پسند کی تلوار لے کر آئے تو اس وقت تک اللہ کی طرف سے غنیمت کے احکام نازل نہ ہوئے تھے اگرچہ ان کے نزول کی توقع کی جا رہی تھی، اس لیے آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ تلوار واپس رکھ دیں۔ سنن ابوداود ہی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے تفصیلی روایت منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی پسند کی تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تلوار نہ تمھاری ہے نہ میری'' پھر جب میں چلا گیا تو آپ نے میرے پیچھے قاصد بھیجا۔ جب میں حاضر ہوا تو فرمایا: ''تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی، حالانکہ یہ نہ میری ہے اور نہ تمھاری اور (اب) اللہ تعالیٰ نے اسے مجھے دے دیا ہے (پانچواں حصہ میری صوابدید پر ہے)، لہٰذا اب یہ تمھاری ہے۔'' (سنن ابي داود، حديث: 2740) سورۂ انفال میں ہے کہ اموالِ غنیمت پورے پورے اللہ اور اس کے رسول کے ہیں اور تقسیم اس طرح کی گئی ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار حصے جہاد کرنے والوں میں بانٹنے کے لیے ہوں گے اور پانچواں حصہ رسول اللہ ﷺ کے لیے۔ آپ اس حصے میں سے انعام بھی دیتے تھے اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں بھی پوری فرماتے تھے۔

[٤٥٥٨] ٣٥-(١٧٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً، وَّأَنَا فِيهِمْ، قِبَلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا، وَّنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

[4558] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ بھیجا، میں بھی ان میں تھا، انھوں نے بہت سے اونٹ غنیمت میں حاصل کیے تو ان کا حصہ بارہ بارہ اونٹ یا گیارہ گیارہ اونٹ تھا اور انھیں ایک ایک اونٹ زائد دیا گیا تھا۔

[٤٥٥٩] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ:

[4559] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، وَفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ، وَأَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، وَنُفِّلُوا سِوَى ذٰلِكَ بَعِيرًا، فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

بھیجا، ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، ان کے حصے بارہ بارہ اونٹ تک پہنچ گئے اور اس کے علاوہ انھیں ایک ایک اونٹ زائد (بھی) ملا تو رسول اللہ ﷺ نے اس (فیصلے) کو تبدیل نہیں کیا۔

فائدہ: ''ایک ایک اونٹ زائد بھی ملا'' یعنی ان کے دستے کے امیر نے ان کو ایک ایک اونٹ کارکردگی پر دیا۔ پھر بقیہ مال کے چار حصے ان میں تقسیم کیے تو ان کو بارہ بارہ اونٹ ملے، باقی وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ نے اس تقسیم کو برقرار رکھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد میں غیر معمولی مشکلات کی بنا پر حسن کارکردگی کی بنا پر انعام دیا جا سکتا ہے۔ باقی اموالِ غنیمت کو مقررہ حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ اگلی حدیث میں ہے: بارہ بارہ اونٹ مل جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک اونٹ خود بھی عنایت فرمایا۔

[٤٥٦٠] ٣٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ، فَخَرَجْتُ فِيهَا، فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا، بَعِيرًا.

[4560] علی بن مسہر اور عبدالرحیم بن سلیمان نے عبید اللہ بن عمر سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نجد کی جانب ایک دستہ بھیجا، میں بھی اس میں گیا۔ ہمیں اونٹ اور بکریاں ملیں تو ہمارے حصے بارہ بارہ اونٹوں تک پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایک اونٹ زائد بھی دیا۔

[٤٥٦١] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4561] یحییٰ قطان نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٥٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّفَلِ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ؛

[4562] ایوب نے ہمیں حدیث بیان کی، اور (ایک دوسری سند سے) ابن عون نے کہا: میں نے غنیمت کے بارے میں پوچھنے کے لیے نافع کی طرف خط لکھا، انھوں نے مجھے جواب میں لکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دستے میں تھے..... نیز موسیٰ اور اسامہ بن زید نے بھی حدیث بیان کی، ان سب

ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: ح: قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

(ایوب، ابن عون، موسیٰ اور اسامہ) نے نافع سے اسی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٥٦٣] ٣٨-(١٧٥٠) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفَلًا سِوٰى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمُسِ، فَأَصَابَنِي شَارِفٌ - وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ-.

[4563] عبداللہ بن رجاء نے یونس سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابن عمر ﷠) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خمس سے ہمارے حصے کے سوا اضافی بھی دیا تو مجھے ایک شارف ملا۔ اور شارف سے مراد پختہ عمر کا (مضبوط) اونٹ ہے۔

[٤٥٦٤] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَفَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ.

[4564] ابن مبارک اور ابن وہب دونوں نے یونس کے حوالے سے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عمر ﷠ سے یہ حدیث پہنچی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دستے کو زائد دیا...... ابن رجاء کی حدیث کی طرح۔

[٤٥٦٥] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا، لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً، سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ، وَالْخُمُسُ فِي ذٰلِكَ، وَاجِبٌ كُلِّهِ.

[4565] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ ﷛ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بسا اوقات عام لشکر کی تقسیم سے ہٹ کر بعض دستوں کو، جنھیں آپ روانہ فرماتے تھے، خصوصی طور پر ان کے لیے زائد عطیات دیتے تھے، اور خمس ان سب مہموں میں واجب تھا۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيلِ) (التحفة ١٥)

[٤٥٦٦] ٤١-(١٧٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

[٤٥٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[٤٥٦٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاسْتَدَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ، فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

باب:13- مقتول سے چھینے گئے سامان کا حقدار اس کا قاتل ہے

[4566] ہشیم نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمر بن کثیر بن افلح سے اور انھوں نے ابومحمد انصاری سے روایت کی اور وہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشیں تھے، انھوں نے کہا: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا...... اور انھوں (ابومحمد) نے حدیث بیان کی۔

[4567] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمر بن کثیر بن افلح سے، انھوں نے ابومحمد (المعروف بہ) مولیٰ ابوقتادہ سے روایت کی کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا...... اور حدیث بیان کی۔

[4568] امام مالک بن انس کہتے ہیں: مجھے یحییٰ بن سعید نے عمر بن کثیر بن افلح سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابومحمد سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حنین کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب (دشمن سے) ہمارا سامنا ہوا تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچی۔ کہا: میں نے مشرکوں میں سے ایک آدمی دیکھا جو مسلمانوں کے ایک آدمی پر غالب آگیا تھا، میں گھوم کر اس کی طرف بڑھا حتی کہ اس کے پیچھے آگیا اور اس کی گردن کے پٹھے پر وار کیا، وہ (اسے چھوڑ کر) میری طرف بڑھا اور مجھے اس زور سے دبایا کہ مجھے اس (دبانے) سے موت کی بو محسوس ہونے لگی، پھر اس کو موت نے آلیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، اس کے بعد میری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، انھوں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ

فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا، لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ» قَالَ: فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ، قَالَ: فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟!» فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ! سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: لَا هَا اللهِ! إِذًا لَّا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِّنْ أُسُدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَّسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَدَقَ، فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ» فَأَعْطَانِي، قَالَ: فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

واپس پلٹے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی کو قتل کیا، (اور) اس کے پاس اس کی کوئی دلیل (نشانی وغیرہ) ہو تو اس (مقتول) سے چھینا ہوا سامان اسی کا ہوگا۔'' کہا: تو میں کھڑا ہوا اور کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ کہا: تو میں کھڑا ہوا اور کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی فرمایا۔ کہا: میں پھر کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوقتادہ! تمھارا کیا معاملہ ہے؟'' تو میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ اس پر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے سچ کہا ہے۔ اس مقتول کا چھینا ہوا سامان میرے پاس ہے، آپ انھیں ان کے حق سے (دستبردار ہونے پر) مطمئن کر دیجیے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ ﷺ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر سے، جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑائی کرتا ہے، نہیں چاہیں گے کہ وہ اپنے مقتول کا چھینا ہوا سامان تمھیں دے دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے سچ کہا: وہ انھی کو دے دو۔'' تو اس نے (وہ سامان) مجھے دے دیا، کہا: میں نے (اسی سامان میں سے) زرہ فروخت کی اور اس (کی قیمت) سے (اپنی) بنوسلمہ (کی آبادی) میں ایک باغ خرید لیا۔ وہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام (کے زمانے) میں بنایا۔

وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعُ أَسَدًا مِّنْ أُسُدِ اللهِ.

لیث کی حدیث میں ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں، آپ ﷺ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ کر قریش کے ایک چھوٹے سے لگڑ بگھے کو عطا نہیں کریں گے۔

وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ: لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ.

لیث کی حدیث میں ہے: (انھوں نے کہا) وہ پہلا مال تھا جو میں نے بنایا۔

[٤٥٦٩] ٤٢-(١٧٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: يَا عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ؟ يَا ابْنَ أَخِي! قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ، فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا، قَالَ: فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ، قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ، فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» قَالَا: لَا، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ» وَقَضٰى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ. - وَالرَّجُلَانِ: مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ -.

[4569] حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بدر کے دن جب میں صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنی دائیں اور بائیں طرف نظر دوڑائی تو میں انصار کے دولڑکوں کے درمیان میں کھڑا تھا، ان کی عمریں کم تھیں، میں نے آرزو کی، کاش! میں ان دونوں کی نسبت زیادہ طاقتور آدمیوں کے درمیان ہوتا، (اتنے میں) ان میں سے ایک نے مجھے ہاتھ لگا کر متوجہ کیا اور کہا: چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ کہا: میں نے کہا: ہاں، بھتیجے! تمھیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا وجود اس وقت تک اس کے وجود سے الگ نہیں ہوگا یہاں تک کہ ہم میں سے جلد تر مرنے والے کو موت آجائے۔ کہا: میں نے اس پر تعجب کیا تو دوسرے نے مجھے متوجہ کیا اور وہی بات کہی، کہا: پھر زیادہ دیر نہ گزری کہ میری نظر ابوجہل پر پڑی، وہ لوگوں میں گھوم رہا تھا۔ تو میں نے (ان دونوں سے) کہا: تم دیکھ نہیں رہے؟ یہ ہے تمھارا (مطلوبہ) بندہ جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے۔ کہا: وہ دونوں یکدم اس کی طرف لپکے اور اس پر اپنی تلواریں برسا دیں حتی کہ اسے قتل کر دیا، پھر پلٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے پوچھا: ''تم دونوں میں سے اسے کس نے قتل کیا ہے؟'' ان دونوں میں سے ہر ایک نے جواب دیا: میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم دونوں نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے دونوں تلواریں دیکھیں اور فرمایا: ''تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔'' اور اس کے ساز وسامان کا فیصلہ آپ نے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے حق میں دیا۔ اور وہ دونوں جوان معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم تھے۔

فائدہ: دونوں کی تلواریں دیکھ کر آپ کو پتہ چل گیا کہ دونوں نے وار کیا ہے، ان میں سے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا حملہ شدید تر تھا اور پہلے بھی تھا، اس لیے آپ نے ساز و سامان کا فیصلہ اس کے حق میں کیا۔ قتل کا آخری مرحلہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سرانجام پایا۔

[٤٥٧٠] ٤٣-(١٧٥٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ، فَأَرَادَ سَلَبَهُ، فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ عَوْفُ ابْنُ مَالِكٍ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لِخَالِدٍ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ؟» قَالَ: اسْتَكْثَرْتُهُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ادْفَعْهُ إِلَيْهِ» فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتُغْضِبَ. فَقَالَ: «لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ! لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ! هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي أُمَرَائِي؟ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا، ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا، فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا، فَشَرَعَتْ فِيهِ، فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ، فَصَفْوُهُ لَكُمْ، وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ».

[4570] معاویہ بن صالح نے عبدالرحمان بن جبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حمیر کے ایک آدمی نے دشمن کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور اس کا سلب (مقتول کا ساز و سامان) لینا چاہا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انھیں منع کر دیا اور وہ ان پر امیر تھے، چنانچہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ (اپنے حمیری ساتھی کی حمایت کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا تو آپ نے خالد رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تمھیں اس کے مقتول کا سامان اسے دینے سے کیا امر مانع ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! میں نے اسے زیادہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا: ''وہ (سامان) ان کے حوالے کر دو۔'' اس کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ، حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ان کی چادر کھینچی اور کہا: کیا میں نے پورا کر دیا جو میں نے آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن لی تو آپ کو غصہ آ گیا اور فرمایا: ''خالد! اسے مت دو، خالد! اسے مت دو۔ کیا تم میرے (مقرر کیے ہوئے) امیروں کو میرے لیے چھوڑ سکتے ہو (کہ میں اصلاح کروں، تم طعن و تشنیع نہ کرو!) تمھاری اور ان کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جسے اونٹوں یا بکریوں کا چرواہا بنایا گیا، اس نے انھیں چرایا، پھر ان کو پانی پلانے کے وقت کا انتظار کیا اور انھیں حوض پر لے گیا، انھوں نے اس میں سے پینا شروع کیا تو انھوں نے اس کا صاف پانی پی لیا اور گدلا چھوڑ دیا تو صاف پانی تمھارے لیے ہے اور گدلا ان کا!''

فوائد ومسائل: ① عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے حمیری رفیقِ سفر کی حمایت کی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے یہ بھی کہا کہ اگر انھوں نے ان کے ہاتھ سے لیا ہوا سامان واپس نہ کیا تو وہ اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ کے پاس کریں گے۔ انھوں نے آکر شکایت کی۔ آپ نے اس شکایت کا ازالہ فرما دیا، بعد میں حضرت عوف نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر طعن کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو احساس اہانت سے بچانے کے لیے شکایت کرنے والوں پر غصے کا اظہار فرمایا۔ آپ ﷺ کے فرمان: ''خالد! اسے مت دو'' کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جس نے طعن کیا اسے نہ دو۔ مقصود زجر و توبیخ تھی، ورنہ وہ سامان حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو مل بھی نہیں رہا تھا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حمیری شخص بھی طعن میں شریک ہو، اس لیے بطور سزا اس کو سامان واپس نہ کرنے کا حکم دیا ہو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سامان کا کچھ حصہ واپس لیا تھا، سارا نہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ امیر مہمات کی پریشانیوں، زحمتوں اور تکلیفوں کا بڑا حصہ خود سہتے اور اپنے ساتھیوں کو ان زحمتوں سے دور رکھنے کی کوشش کرتے۔ ان کی ذمہ داری صرف یہ نہ تھی کہ دشمن کا مقابلہ کریں، یہ بھی تھی کہ اپنی افواج کا زیادہ سے زیادہ تحفظ کریں اور آرام پہنچائیں۔ ان کے حقوق دوسروں کے برابر، سہولتیں دوسروں سے کم اور فرائض بہت زیادہ تھے۔ ان کے کسی کام کی اصلاح کا دروازہ تو کھلا تھا لیکن طعن و تشنیع کی نہ ضرورت تھی نہ اجازت۔

[٤٥٧١] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ، وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ عَوْفٌ: فَقُلْتُ: يَا خَالِدُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ.

[4571] صفوان بن عمرو نے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جانے والوں کے ساتھ روانہ ہوا، یمن سے مدد کے لیے آنے والا ایک آدمی بھی میرا رفیق سفر ہوا......، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کی طرح حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے حدیث میں کہا: عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا: خالد! کیا آپ کو معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سلب (مقتول کے ساز و سامان) کا فیصلہ قاتل کے حق میں کیا تھا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! لیکن میں نے اسے زیادہ خیال کیا۔

[٤٥٧٢] ٤٥-(١٧٥٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَوَازِنَ، فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ

[4572] ایاس بن سلمہ نے کہا: مجھے میرے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حنین کی جنگ لڑی، اس دوران میں ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کا کھانا کھا رہے تھے کہ سرخ اونٹ پر ایک آدمی آیا، اسے بٹھایا، پھر

رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ، ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ، وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ، إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ، فَأَتٰى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ، ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، فَأَثَارَهُ، فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَّرْقَاءَ.

اس نے اپنے پٹکے سے چمڑے کی ایک رسی نکالی اور اس سے اونٹ کو باندھ دیا، پھر وہ لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لیے آگے بڑھا اور جائزہ لینے لگا، ہم میں کمزوری اور ہماری سواریوں میں دبلا پن موجود تھا، ہم میں کچھ پیدل بھی تھے، اچانک وہ دوڑتا ہوا نکلا، اپنے اونٹ کے پاس آیا، اس کی رسی کھولی، پھر اسے بٹھایا، اس پر سوار ہوا اور اسے اٹھایا تو وہ (اونٹ) اسے لے کر دوڑ پڑا۔ (یہ دیکھ کر) خاکستری رنگ کی اونٹنی پر ایک آدمی اس کے پیچھے لگ گیا۔

قَالَ سَلَمَةُ: وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ، فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ، حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، فَنَدَرَ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ، عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟» قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: «لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ».

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی دوڑتا ہوا نکلا، میں (پیچھا کرنے والے مسلمان کی) اونٹنی کے پچھلے حصے کے پاس پہنچ گیا، پھر میں آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے پچھلے حصے کے پاس پہنچ گیا، پھر میں آگے بڑھا حتی کہ میں نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی اور اسے بٹھا دیا، جب اس نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا تو میں نے اپنی تلوار نکالی اور اس شخص کے سر پر وار کیا تو وہ (گردن سے) الگ ہو گیا، پھر میں اونٹ کو نکیل سے چلاتا ہوا لے آیا، اس پر اس کا پالان اور (سوار کا) اسلحہ بھی تھا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سمیت میرا استقبال کیا اور پوچھا: ''اس آدمی کو کس نے قتل کیا؟'' لوگوں نے کہا: ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا چھینا ہوا سارا سامان اسی کا ہے۔''

(المعجم ١٤) - (بَابُ التَّنْفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأَسَارٰى) (التحفة ١٦)

باب: 14- زائد عطیہ دینا اور قیدیوں کے ذریعے سے مسلمانوں کا فدیہ دینا

[٤٥٧٣] ٤٦-(١٧٥٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، أَمَّرَهُ

[4573] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے بنوفزارہ سے جنگ لڑی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سربراہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہمارا امیر بنایا تھا، جب ہمارے اور چشمے کے درمیان ایک گھڑی کی مسافت رہ گئی تو

رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا، فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ، أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا، ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ، فَوَرَدَ الْمَاءَ، فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ، وَسَبٰى، وَأَنْظُرُ إِلٰى عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ، فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ، فَخَشِيتُ أَنْ يَّسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ، فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا، فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ، وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي فَزَارَةَ، عَلَيْهَا قِشْعٌ مِّنْ أَدَمٍ، - قَالَ: الْقِشْعُ النِّطَعُ - مَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ، فَسُقْتُهُمْ حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ، فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: «يَا سَلَمَةُ! هَبْ لِي الْمَرْأَةَ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي، وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لِي: «يَا سَلَمَةُ! هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ، لِلّٰهِ أَبُوكَ» فَقُلْتُ: هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَوَاللهِ! مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ، فَفَدٰى بِهَا نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا اور رات کے آخری حصے میں ہم اتر پڑے، پھر انھوں نے دھاوا بول دیا اور پانی پر پہنچ گئے، وہاں انھوں نے جسے قتل کیا سو قتل کیا اور قیدی بھی بنائے، میں نے ان لوگوں کی ایک قطار سی دیکھی، اس میں عورتیں اور بچے تھے، مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے، چنانچہ میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر پھینکا، جب انھوں نے تیر دیکھا تو ٹھہر گئے (انھیں یقین ہوگیا کہ وہ تیر کا نشانہ بنیں گے)، میں انھیں ہانکتا ہوا لے آیا، ان میں بنوفزارہ کی ایک عورت تھی، اس (کے جسم) پر رنگے ہوئے چمڑے کی چادر تھی۔ قَشع، چمڑے کی بنی ہوئی چادر ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو عرب کی حسین ترین لڑکیوں میں سے تھی۔ میں نے انھیں آگے لگایا حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، انھوں نے اس کی بیٹی مجھے انعام میں دے دی۔ ہم مدینہ آئے اور میں نے (ابھی تک) اس کا کپڑا نہیں کھولا تھا کہ بازار میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا: ''سلمہ! وہ عورت مجھے ہبہ کر دو۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! وہ مجھے بہت اچھی لگی ہے اور (ابھی تک) میں نے اس کا کپڑا ابھی نہیں کھولا، پھر اگلے دن بازار (ہی) میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''سلمہ! وہ عورت مجھے ہبہ کردو، اللہ تمھارے باپ کو برکت دے!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ آپ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کا کپڑا بھی نہیں کھولا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے مکہ بھیج دیا اور اس کے بدلے مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں کو چھڑا لیا جو مکہ میں قید کیے گئے تھے۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ) (التحفة ١٧)

باب: 15- فے کا حکم

[٤٥٧٤] ٤٧-(١٧٥٦) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا، وَأَقَمْتُمْ فِيهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيهَا، وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ».

[4574] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ جس بستی میں آؤ اور اس میں قیام کرو (بغیر جنگ کے تمھاری تحویل میں آجائے) تو اس میں تمھارے لیے (دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک) حصہ ہے اور جس بستی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (اور تم نے لڑ کر اسے حاصل کیا) تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا حصہ ہے، پھر وہ (باقی سب) تمھارا ہے۔''

[٤٥٧٥] ٤٨-(١٧٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ، مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ.

[4575] قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی، الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔ اسحاق نے کہا کہ ہمیں خبر دی، جبکہ دوسروں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے عمرو سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے مالک بن اوس سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنونضیر کے اموال ان اموال میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول کو (بطور فے) عطا کیے جس پر مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ۔ تو وہ نبی ﷺ کے لیے خاص تھے۔ آپ (ان میں سے) اپنے اہل و عیال کے لیے ایک سال کا خرچ لیتے اور جو بچ جاتا اسے اللہ کی راہ میں (جہاد کی) تیاری کے لیے جنگی سواریوں اور اسلحے پر لگا دیتے۔

[٤٥٧٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4576] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[٤٥٧٧] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ

[4577] امام مالک نے زہری سے روایت کی کہ انھیں مالک بن اوس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت

مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ، قَالَ: فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلٰى سَرِيرِهِ، مُفْضِيًا إِلٰى رِمَالِهِ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ أَدَمٍ، فَقَالَ لِي: يَا مَالُ! إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ، وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ، فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ أَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِي؟ قَالَ: فَخُذْ، يَا مَالُ! قَالَ: فَجَاءَهُ يَرْفَأُ، فَقَالَ: هَلْ لَّكَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ؟ فَقَالَ عُمَرُ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: أَجَلْ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ، - فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ: يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذٰلِكَ - فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدَا، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ؟» قَالَا: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَّمْ يُخَصِّصْ بِهَا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری طرف قاصد بھیجا، دن چڑھ چکا تھا کہ میں ان کے پاس پہنچا۔ کہا: میں نے ان کو ان کے گھر میں اپنی چارپائی پر بیٹھے ہوئے پایا، انھوں نے اپنا جسم کھجور سے بنے ہوئے بان کے ساتھ لگایا ہوا تھا اور چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، تو انھوں نے مجھ سے کہا: اے مال (مالک)! تمھاری قوم میں سے کچھ خاندان لپکتے ہوئے آئے تھے تو میں نے ان کے لیے تھوڑا سا عطیہ دینے کا حکم دیا ہے، اسے لو اور ان میں تقسیم کر دو۔ کہا: میں نے کہا: اگر آپ میرے سوا کسی اور کو اس کا حکم دے دیں (تو کیسا رہے؟) انھوں نے کہا: اے مال! تم لے لو۔ کہا: (اتنے میں ان کے مولیٰ) یرفا ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: امیرالمومنین! کیا آپ کو عثمان، عبدالرحمان بن عوف، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم (کے ساتھ ملنے) میں دلچسپی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے ان کو اجازت دی۔ وہ اندر آگئے، وہ پھر آیا اور کہنے لگا: کیا آپ کو عباس اور علی رضی اللہ عنہما (کے ساتھ ملنے) میں دلچسپی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے ان دونوں کو بھی اجازت دے دی۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیرالمومنین! میرے اور اس جھوٹے، گناہ گار، عہد شکن اور خائن کے درمیان فیصلہ کر دیں۔ کہا: اس پر ان لوگوں نے کہا: ہاں، امیرالمومنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ان کو (جھگڑے کے عذاب سے) راحت دلا دیں۔۔ مالک بن اوس نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں نے ان لوگوں کو اسی غرض سے اپنے آگے بھیجا تھا۔۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دونوں رکو، میں تمھیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں بنے گا، ہم جو چھوڑیں گے وہ صدقہ ہوگا''؟ ان سب نے کہا: ہاں۔ پھر وہ حضرت عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تم دونوں کو اس اللہ

أَحَدًا غَيْرَهُ. قَالَ: ﴿مَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ﴾ [الحشر: ٧] - مَا أَدْرِي هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا؟ - قَالَ: فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ، فَوَاللهِ! مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ، وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ، حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَتَهُ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! أَتَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَّعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ: أَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجِئْتُمَا، تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَّاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ، وَّأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ، فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَّاللهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، فَوَلِيتُهَا، ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهٰذَا، وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ، وَّأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، فَقُلْتُمْ: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ، قَالَ: أَكَذٰلِكَ؟ قَالَا:

کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم جو کچھ چھوڑیں گے، صدقہ ہوگا''؟ ان دونوں نے کہا: ہاں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ایک خاص چیز عطا کی تھی جو اس نے آپ کے علاوہ کسی کے لیے مخصوص نہیں کی تھی، اس نے فرمایا ہے: ''جو کچھ بھی اللہ نے ان بستیوں والوں کی طرف سے اپنے رسول پر لوٹایا وہ اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا ہے۔'' ـــ مجھے پتہ نہیں کہ انھوں نے اس سے پہلے والی آیت بھی پڑھی یا نہیں ـــ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کے اموال تم سب میں تقسیم کر دیے، اللہ کی قسم! آپ نے (اپنی ذات کو) تم پر ترجیح نہیں دی اور نہ تمھیں چھوڑ کر وہ مال لیا، حتی کہ یہ مال باقی بچ گیا ہے، رسول اللہ ﷺ اس سے اپنے سال بھر کا خرچ لیتے، پھر جو باقی بچ جاتا اسے (بیت المال کے) مال کے مطابق (عام لوگوں کے فائدے کے لیے) استعمال کرتے۔ انھوں نے پھر کہا: میں تمھیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر انھوں نے عباس اور علی رضی اللہ عنہما کو وہی قسم دی جو باقی لوگوں کو دی تھی (اور کہا): کیا تم دونوں یہ بات جانتے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشیں ہوں تو آپ دونوں آئے، آپ اپنے بھتیجے کی وراثت مانگ رہے تھے اور یہ اپنی بیوی کی ان کے والد کی طرف سے وراثت مانگ رہے تھے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم جو چھوڑیں گے، صدقہ ہے۔'' تو تم نے انھیں جھوٹا، گناہ گار، عہد شکن اور خائن خیال کیا تھا اور اللہ جانتا ہے وہ سچے، نیکوکار،

نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا، وَلَا، وَاللهِ! لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ.

راست رَو اور حق کے پیروکار تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشیں بنا تو تم نے مجھے جھوٹا، گناہ گار، عہد شکن اور خائن خیال کیا اور اللہ جانتا ہے کہ میں سچا، نیکوکار، راست رَو اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، میں اس کا منتظم بنا، پھر تم اور یہ میرے پاس آئے، تم دونوں اکٹھے ہو اور تمھارا معاملہ بھی ایک ہے۔ تم نے کہا: یہ (اموال) ہمارے سپرد کر دو۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں اس شرط پر یہ تم دونوں کے حوالے کر دیتا ہوں کہ تم دونوں پر اللہ کے عہد کی پاسداری لازمی ہوگی، تم بھی اس میں وہی کرو گے جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ تو تم نے اس شرط پر اسے لے لیا۔ انھوں نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ انھوں نے کہا: پھر تم (اب) دونوں میرے پاس آئے ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان فیصلہ کروں۔ نہیں، اللہ کی قسم! میں قیامت کے قائم ہونے تک تمھارے درمیان اس کے سوا اور فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر تم اس کے انتظام سے عاجز ہو تو وہ مال مجھے واپس کر دو۔

فائدہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غصے میں اپنے بھتیجے کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کیے، وہ بڑے تھے اور سمجھتے تھے کہ ایسا کر سکتے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا حضرت علی رضی اللہ عنہ انتہائی صالح، ایماندار اور عہد کے پابند تھے۔ ان کی کسی بات کو، جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی مرضی کے خلاف تھی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر محمول کر لیا۔ اختلاف میں وقتی طور پر ایسا ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بارے میں جو بات کہی، اس میں بھی ضروری نہیں کہ انھوں نے ایسے الفاظ ہی استعمال کیے ہوں۔ ناراضی کے وقت ان دونوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو کہا ہوگا اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان الزامات پر محمول کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر اپنا فیصلہ سنانے سے پہلے ان کی تمام غلط فہمیوں کے حوالے سے اچھی طرح وضاحت کر دی۔ اور ان دونوں نے اس بات کا اقرار بھی کیا کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضاحت میں کہا وہی سچ ہے۔

[٤٥٧٨] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

[4578] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا اور کہا: تمھاری قوم میں سے کچھ گھرانوں کے لوگ آئے تھے......

مَّالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ: فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ تَعَالَى.

مالک کی حدیث کی طرح، البتہ انھوں نے اس میں کہا: آپ ﷺ اس سے سال بھر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے۔ اور (حدیث بیان کرتے ہوئے) بسا اوقات معمر نے کہا: آپ اس سے اپنے گھر والوں کی سال بھر کی کم از کم خوراک الگ کر لیتے، پھر جو بچتا اسے اللہ کے مال (بیت المال) کے مصارف پر لگاتے۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)) (التحفة ١٨)

باب: 16- نبی ﷺ کا فرمان: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہوگا''

[٤٥٧٩] ٥١-(١٧٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَرَدْنَ أَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ؟».

[4979] عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو نبی ﷺ کی ازواج نے ارادہ کیا کہ وہ عثمان بن عفان ؓ کو حضرت ابوبکر ؓ کے پاس بھیجیں اور ان سے اپنے لیے نبی ﷺ کی وراثت کا مطالبہ کریں تو حضرت عائشہ ؓ نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا: ''ہماری کوئی وراثت نہیں ہوگی، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہوگا''؟

[٤٥٨٠] ٥٢-(١٧٥٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا حُجَيْنٌ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ

[4580] عقیل نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے ان (عروہ) کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ ؓ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی طرف پیغام بھیجا، وہ رسول اللہ ﷺ کے اس ورثے میں سے اپنی وراثت کا مطالبہ کر رہی تھیں جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں بطور فے دیا تھا اور جو خیبر کے خمس سے باقی بچتا تھا، تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم جو چھوڑیں گے وہ صدقہ ہوگا

مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ» وَإِنِّي، وَاللهِ! لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَبٰى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَّدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ، وَّصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ جِهَةٌ، حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَّمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ: أَنِ ائْتِنَا، وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ - كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَّاللهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَّمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَّفْعَلُوا بِي؟، إِنِّي وَاللهِ! لَآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا، يَا أَبَا بَكْرٍ! فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَّ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ، وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِّقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي

اور محمد ﷺ کا خاندان اس مال میں سے کھاتا رہے گا۔'' اور اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے صدقے کی اس کیفیت میں کوئی بھی تبدیلی نہیں کروں گا جس پر وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تھا، اور میں اس میں اسی طریقے پر عمل کروں گا جس پر رسول اللہ ﷺ نے عمل فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کیا تو اس معاملے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر ناراض ہو گئیں، انھوں نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور ان سے بات چیت نہ کی حتی کہ وفات پا گئیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں، جب فوت ہوئیں تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انھیں رات کے وقت دفن کر دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع نہ دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کی توجہ تھی، جب وہ وفات پا گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے چہرے بدلے ہوئے پائے، اس پر انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح اور بیعت کرنی چاہی۔ انھوں نے ان (چھ) مہینوں کے دوران میں بیعت نہیں کی تھی۔ انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی اور نہ آئے ــ (ایسا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آمد کو ناپسند کرتے ہوئے (کہا) ــ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ ان کے ہاں اکیلے نہیں جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان سے کیا توقع ہے کہ وہ میرے ساتھ (کیا) کریں گے؟ اللہ کی قسم! میں ان کے پاس جاؤں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے (خطبے اور) تشہد کے کلمات کہے، پھر کہا: ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت اور اللہ نے جو آپ کو عطا کیا ہے، اس کے معترف ہیں، ہم آپ سے اس

شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ، فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ، رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ، وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى أَبِي بَكْرٍ، وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهِ، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ، وَقَالُوا: أَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا، حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

خوبی اور بھلائی پر حسد نہیں کرتے جو اللہ نے آپ کو عطا کی ہے، لیکن آپ نے امارت (قبول کر کے) ہم پر من مانی کی ہے اور رسول اللہ ﷺ سے رشتہ داری کی بنا پر ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی کوئی حق ہے (ہم سے بھی مشورہ کیا جاتا)، وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے رہے حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھیں بہ پڑیں۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے اپنی قرابت کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی قرابت نبھانا کہیں زیادہ محبوب ہے اور اس مال کی بنا پر میرے اور آپ لوگوں کے درمیان جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق سے نہیں ہٹا، اور میں نے کوئی ایسا کام نہیں چھوڑا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں کرتے ہوئے دیکھا تھا مگر میں نے بالکل وہی کیا ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بیعت کے لیے آپ کے ساتھ (آج) پچھلے وقت کا وعدہ ہے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو منبر پر چڑھے، کلماتِ تشہد ادا کیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حال، بیعت سے ان کا پیچھے رہ جانے کا سبب اور ان کا وہ عذر بیان کیا جو انھوں نے ان کے سامنے پیش کیا تھا، پھر استغفار کیا۔ (اس کے بعد) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلماتِ تشہد ادا کیے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق کی عظمت بیان کی اور یہ (کہا:) کہ انھوں نے جو کیا اس کا سبب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ بازی اور اللہ نے انھیں جو فضیلت دی ہے اس کا انکار نہ تھا، لیکن ہم سمجھتے تھے کہ اس معاملے میں ہمارا بھی ایک حصہ تھا جس میں ہم پر من مانی کی گئی ہے، ہمیں اپنے دلوں میں اس پر دکھ محسوس ہوا۔ اس (گفتگو) پر مسلمانوں نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا، انھوں نے کہا: آپ نے درست کہا ہے اور جب وہ پسندیدہ بات کی طرف لوٹ آئے تو مسلمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب

ہو گئے۔

[٤٥٨١] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَّلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ، وَّذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ، ثُمَّ مَضٰى إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلٰى عَلِيٍّ فَقَالُوا: أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ، فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلٰى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ وَالْمَعْرُوفَ.

[4581] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس ؓ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنی وراثت کا مطالبہ کر رہے تھے، اس وقت وہ آپ کی فدک کی زمین اور خیبر سے آپ کے حصے کا مطالبہ کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر ؓ نے ان دونوں سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا...... انھوں نے بھی زہری سے عقیل کے ہم معنیٰ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: پھر حضرت علی ؓ اٹھے، حضرت ابوبکر ؓ کے حق کی عظمت بیان کی اور ان کی فضیلت اور (اسلام میں) سبقت کا ذکر کیا، پھر وہ حضرت ابوبکر ؓ کی طرف گئے اور ان کی بیعت کی، اس پر لوگ حضرت علی ؓ کی طرف آئے اور کہنے لگے: آپ نے درست کیا، بہت اچھا کیا۔ جب وہ (حضرت علی ؓ) امارت اور (اس کے حوالے سے) پسندیدہ روش کے قریب ہوئے تو لوگ بھی حضرت علی ؓ کے قریب ہو گئے۔

[٤٥٨٢] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنْ يَّقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا

[4582] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھیں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ ؓ نے رسول ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر ؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اس ترکے میں سے حصہ نکالیں جو اللہ نے آپ ﷺ کو بطور فے دیا تھا۔ تو حضرت ابوبکر ؓ نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہوگا۔''

أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ».

قَالَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ، وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، إِنِّي أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَّأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَّلِيَ الْأَمْرَ، قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ.

کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔ حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس مال میں سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتی تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ میں صدقے کی صورت میں چھوڑا تھا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ بات تسلیم نہ کی اور کہا: میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑوں گا جس پر رسول اللہ ﷺ عمل کرتے تھے، مگر میں بھی اسی پر عمل کروں گا۔ اگر میں نے آپ کے حکم میں سے کوئی چیز چھوڑ دی تو مجھے ڈر ہے کہ میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ رہا آپ کا مدینہ والا صدقہ، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے کر دیا، اس پر (قبضے میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ ان پر غالب آگئے، اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روک لیا اور کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کا ایسا صدقہ ہے جو آپ کے ذمے آنے والے حقوق اور حوادث کے لیے تھا، ان دونوں کا معاملہ اسی کے سپرد رہے گا جو حکومت کا ذمہ دار ہوگا۔ کہا: وہ دونوں آج تک اسی حالت پر ہیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی جانشینی اور مسلمانوں کی امارت بہت بڑی ذمہ داری تھی اور ہے۔ اس میں سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ تمام معاملات کو بعینہٖ اسی طرح چلایا جائے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے چلایا اور حکم دیا۔ خلافت راشدہ کے دوران میں خلیفہ کی بیعت کرتے ہوئے اس سے اسی بات کا عہد لیا جاتا تھا۔ خلفائے راشدین نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے اپنے خطابات میں اسی بات کا عہد کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے یہ بڑا امتحان تھا۔ وہ اس بات پر ثابت قدم رہے کہ جو بھی معاملہ ہو، وہ اسے اسی طرح نپٹائیں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ کا اپنا عمل، اپنا طریق کار یا اپنا فیصلہ تھا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کی روانگی کے مسئلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمیت صحابہ کی اکثریت کا مطالبہ یہ تھا کہ مدینہ کو درپیش شدید خطرات کے پیش نظر جہاں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ کا خاندان مقیم تھا، اس لشکر کی روانگی کو ملتوی کر دیا جائے۔ تمام لوگوں کی رائے، ان کی مرضی اور ان کے مطالبے کے باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جواب ایک ہی تھا جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا اور جس بات کا آپ نے حکم دیا، میں اس میں تبدیلی نہیں کر سکتا چاہے اس بات کی جتنی بھی قیمت ادا کرنی پڑے۔ فے کے اموال، اراضی اور باغات کو رسول اللہ ﷺ نے

صدقہ قرار دیا تھا اور ان کی آمدنی میں سے اپنی ازواج اور خاندان کے اخراجات کے بعد باقی سارا حصہ فقراء اور مساکین کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اور اپنی حیاتِ مبارکہ کے دوران میں اسی پر عمل فرمایا تھا۔ اب حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مطالبے پر رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو بدل دینا، آپ ﷺ نے خود جس مال کو صدقہ قرار دیا، اسے ورثہ قرار دینا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اختیار میں نہ تھا۔ انھوں نے، ان اموال کو جو حیثیت رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، اس کی وضاحت اور آپ کے صریح ارشاد ''لا نورث ماترکنا صدقةٌ'' کی یاددہانی کے بعد یہی عذر پیش کیا کہ میں آپ کا طریقِ کار چھوڑ دوں تو گمراہ ہو جاؤں گا۔ انھوں نے حضرت عائشہ سمیت تمام ازواجِ مطہرات کے معاملے میں بھی اسی پر عمل کیا، انھیں کوئی ورثہ نہ ملا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، ان کے گھرانے اور بنو ہاشم کو بھی ان اموال سے حاصل ہونے والی آمدنی کا وہ پورا حصہ جو رسول اللہ ﷺ ان پر صرف فرماتے تھے، ملتا رہا۔ بعدازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان باغات کا انتظام اس شرط پر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیا کہ وہ اس کی آمدنی کو رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ طریق کار کے مطابق خرچ کریں گے۔ اس کے بعد انھوں نے ازواجِ مطہرات کو بھی اختیار دیا کہ وہ حسب سابق آمدنی میں سے حصہ لیتی رہیں اور چاہیں تو اتنی آمدنی کے بقدر زمین اور پانی کا انتظام ان کی تولیت میں دے دیا جائے۔ ازواجِ مطہرات میں سے کچھ نے پرانے معمول کو ترجیح دی اور کچھ نے اراضی اور باغ کے آنے والے حصے کی تولیت کو پسند کیا۔ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما میں البتہ اس مال کے حوالے سے شدید اختلاف پیدا ہوا جو ان کی تولیت میں دیا گیا تھا۔ اس کی تفصیل اوپر بیان کردہ احادیث میں موجود ہے۔

[٤٥٨٣] ٥٥-(١٧٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى. قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَّا تَرَكْتُ، بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَةٌ».

[4583] امام مالک نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ورثاء ایک دینار کا بھی حصہ نہیں لیں گے، میں نے جو چھوڑا، وہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے عامل کی ضروریات کے بعد (سب کا سب) صدقہ ہے۔''

[٤٥٨٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4584] سفیان نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٥٨٥] ٥٦-(١٧٦١) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

[4585] زہری نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں بنے گا، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہوگا۔''

«لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ».

(المعجم ١٧) - (بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ) (التحفة ١٩)

باب: 17- (جنگ میں) حاضر ہونے والے لوگوں کے درمیان غنیمت تقسیم کرنے کی کیفیت

[٤٥٨٦] ٥٧-(١٧٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ: لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

[4586] سلیم بن اخضر نے ہمیں عبیداللہ بن عمر سے خبر دی، کہا: ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت میں سے گھوڑے کے لیے دو حصے اور آدمی (سوار) کے لیے ایک حصہ نکالا۔

[٤٥٨٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فِي النَّفَلِ.

[4587] عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور انھوں نے یہ نہیں کہا: ''غنیمت میں''۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ) (التحفة ٢٠)

باب: 18- غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعے مدد اور اموالِ غنیمت (کے استعمال) کی اجازت

[٤٥٨٨] ٥٨-(١٧٦٣) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُوزُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[4588] ابوزمیل سماک حنفی نے کہا: مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب بدر کا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے، اور آپ کے ساتھ تین سو انیس آدمی تھے، تو نبی ﷺ قبلہ رخ ہوئے، پھر اپنے ہاتھ پھیلائے اور بلند آواز سے اپنے رب کو پکارنے لگے: ''اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا اسے میرے لیے پورا فرما۔ اے اللہ! تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا مجھے عطا فرما۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو زمین میں تیری بندگی نہیں ہو گی۔''

إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ، وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: «اَللّٰهُمَّ! أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ! آتِ مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ» فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ، وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ [الأنفال: ٩]. فَأَمَدَّهُ اللهُ بِالْمَلَائِكَةِ.

آپ قبلہ رو ہو کر اپنے ہاتھوں کو پھیلائے مسلسل اپنے رب کو پکارتے رہے حتی کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر گئی۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، چادر اٹھائی اور اسے آپ کے کندھوں پر ڈالا، پھر پیچھے سے آپ کے ساتھ چمٹ گئے اور کہنے لگے: اللہ کے نبی! اپنے رب سے آپ کا مانگنا اور پکارنا کافی ہو گیا۔ وہ جلد ہی آپ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جب تم لوگ اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمھاری دعا قبول کی کہ میں ایک دوسرے کے پیچھے اترنے والے ایک ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کروں گا۔'' پھر اللہ نے فرشتوں کے ذریعے سے آپ کی مدد فرمائی۔

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَّشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ، إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ يَقُولُ: أَقْدِمْ حَيْزُومُ!، فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ، وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ، فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ، فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَدَقْتَ، ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ» فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ، وَأَسَرُوا سَبْعِينَ.

ابوزمیل نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: اس دوران میں، اس دن مسلمانوں میں سے ایک شخص اپنے سامنے بھاگتے ہوئے مشرکوں میں سے ایک آدمی کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے اوپر سے کوڑا مارنے اور اس کے اوپر سے گھڑ سوار کی آواز سنی، جو کہہ رہا تھا: حیزوم! آگے بڑھ۔ اس نے اپنے سامنے مشرک کی طرف دیکھا تو وہ چت پڑا ہوا تھا، اس نے اس پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان پڑا ہوا تھا، کوڑے کی ضرب کی طرح اس کا چہرہ پھٹا ہوا تھا اور وہ پورے کا پورا سبز ہو چکا تھا، وہ انصاری آیا اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا، یہ تیسرے آسمان سے (آئی ہوئی) مدد تھی۔'' انھوں (صحابہ) نے اس دن ستر آدمی قتل کیے اور ستر قیدی بنائے۔

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارٰى، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ: «مَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَّا نَبِيَّ اللهِ! هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ، أَرٰى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً، فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ، فَعَسَى اللهُ أَنْ يَّهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟!» قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَرَى الَّذِي رَأٰى أَبُو بَكْرٍ، وَّلٰكِنِّي أَرٰى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِّنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ - نَسِيبًا لِّعُمَرَ - فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا، فَهَوِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَّلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ؟ فَإِنْ وَّجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ، وَإِنْ لَّمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ، لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ» - شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِّنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ - وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَكُلُوا۟ مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَـٰلًا طَيِّبًا﴾ [الأنفال: ٦٧-٦٩] فَأَحَلَّ اللهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

ابوزمیل نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب انھوں نے قیدیوں کو گرفتار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ''ان قیدیوں کے بارے میں تمھاری رائے کیا ہے؟'' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ ہمارے چچا زاد اور خاندان کے بیٹے ہیں۔ میری رائے ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں، یہ کافروں کے خلاف ہماری قوت کا باعث ہوگا، ہوسکتا ہے کہ اللہ ان کو اسلام کی راہ پر چلا دے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''ابن خطاب! تمھاری کیا رائے ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میری رائے وہ نہیں جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے، بلکہ میری رائے یہ ہے کہ آپ ہمیں اختیار دیں اور ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ آپ عقیل پر علی رضی اللہ عنہ کو اختیار دیں وہ اس کی گردن اڑا دیں اور مجھے فلاں ــ عمر کے ہم نسب ــ پر اختیار دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ یہ لوگ کفر کے پیشوا اور بڑے سردار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو پسند کیا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی اور جو میں نے کہا تھا اسے پسند نہ فرمایا۔ جب اگلا دن ہوا (اور) میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے ہیں اور دونوں رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتائیے، آپ اور آپ کا ساتھی کس چیز پر رو رہے ہیں؟ اگر مجھے رونا آ گیا تو میں بھی رووں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو بھی میں آپ دونوں کے رونے کی بنا پر رونے کی کوشش کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس بات پر رو رہا ہوں جو تمھارے ساتھیوں نے ان سے فدیہ لینے کے بارے میں میرے سامنے پیش کی تھی، ان کا عذاب مجھے اس درخت سے بھی قریب تر دکھایا گیا'' ــ وہ درخت جو اللہ کے نبی ﷺ کے قریب تھا ــ اور اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں: ''کسی نبی کے لیے

(روا) نہ تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں، یہاں تک کہ وہ زمین میں اچھی طرح خون بہائے......'' اس فرمان تک ...... ''تو تم اس میں سے کھاؤ جو حلال اور پاکیزہ غنیمتیں تم نے حاصل کی ہیں۔'' تو اس طرح اللہ نے ان کے لیے غنیمت کو حلال کر دیا۔

فائدہ: عتاب کے بعد اللہ نے رحمت فرمائی، جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا اسے پہلے سے مقدر کیا ہوا معاملہ قرار دیتے ہوئے اس کی تصویب فرما دی اور اموال غنیمت کو آپ اور آپ ﷺ کی امت کے لیے حلال کر دیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ، وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ)(التحفة ٢١)

باب:19-قیدی کو باندھنے،محبوس رکھنے اور اس پر احسان کرنے کا جواز

[٤٥٨٩] ٥٩-(١٧٦٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟!» فَقَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ، إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَّإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟!» قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَّإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى كَانَ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟!» فَقَالَ:

[4589] لیث نے ہمیں سعید بن ابی سعید سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے نجد کی جانب گھڑ سواروں کا ایک دستہ بھیجا تو وہ بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ لائے، جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا، وہ اہل یمامہ کا سردار تھا، انھوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکل کر اس کے پاس آئے اور پوچھا: ''ثمامہ! تمھارے پاس کیا (خبر) ہے؟'' اس نے جواب دیا: اے محمد! میرے پاس اچھی بات ہے، اگر آپ قتل کریں گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا حق مانگا جاتا ہے اور اگر احسان کریں گے تو اس پر احسان کریں گے جو شکر کرنے والا ہے۔ اور اگر مال چاہتے ہیں تو طلب کیجیے، آپ جو چاہتے ہیں، آپ کو دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا حتی کہ جب اگلے سے بعد کا دن (آیندہ پرسوں) ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''ثمامہ! تمھارے پاس (کہنے کو) کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: (وہی) جو میں نے آپ سے کہا تھا، اگر

عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ : إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَّإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ إِلٰى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ! مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ، وَاللهِ! مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ، وَاللهِ! مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَّعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ : أَصَبَوْتَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا، وَاللهِ! لَا تَأْتِيكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

احسان کریں گے تو ایک شکر کرنے والے پر احسان کریں گے اور اگر قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے اور اگر مال چاہتے ہیں تو طلب کیجیے، آپ جو چاہتے ہیں آپ کو وہی دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اسی حال میں) چھوڑ دیا حتی کہ جب اگلا دن ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''ثمامہ! تمھارے پاس کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: میرے پاس وہی ہے جو میں نے آپ سے کہا تھا: اگر احسان کریں گے تو ایک احسان شناس پر احسان کریں گے اور اگر قتل کریں گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کا خون ضائع نہیں جاتا، اور اگر مال چاہتے ہیں تو طلب کیجیے، آپ جو چاہتے ہیں وہی آپ کو دیا جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثمامہ کو آزاد کر دو۔'' وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے ایک باغ کی طرف گیا، غسل کیا، پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم! روئے زمین پر آپ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی چہرہ نہیں تھا جس سے مجھے بغض ہو اور اب آپ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی چہرہ نہیں جو مجھے زیادہ محبوب ہو۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی دین مجھے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا، اب آپ کا دین سب سے بڑھ کر محبوب دین ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ کے شہر سے بڑھ کر کوئی شہر برا نہیں لگتا تھا، اب مجھے آپ کے شہر سے بڑھ کر کوئی اور شہر محبوب نہیں۔ آپ کے گھڑ سواروں نے مجھے (اس وقت) پکڑا تھا جب میں عمرہ کرنا چاہتا تھا۔ اب آپ کیا (صحیح) سمجھتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں (ایمان کی قبولیت کی) خوشخبری دی اور حکم دیا کہ عمرہ ادا کرے۔ جب وہ مکہ آئے تو کسی کہنے والے نے ان سے کہا: کیا بے دین ہو گئے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ اللہ کے

رسول ﷺ کے ساتھ اسلام میں داخل ہوگیا ہوں، اور اللہ کی قسم! یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی تمھارے پاس نہیں پہنچے گا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اس کی اجازت دے دیں۔

فائدہ: جہاد وغزوات کا مقصود اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچے، وہ غیر جانب داری سے اسلام کا جائزہ لیں، اس پر غور وفکر کریں اور شرح صدر حاصل ہو تو اسے قبول کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ثمامہ رضی اللہ عنہ کو اسی بات کا موقع عطا فرمایا اور اس کی پیشکش کے باوجود اس سے مال کا کوئی حصہ حاصل کیے بغیر اسے آزاد کر دیا۔ آپ کے اس اقدام کا وہی نتیجہ نکلا جو مطلوب تھا۔ ثمامہ رضی اللہ عنہ صدق دل سے مسلمان ہو گئے۔

[٤٥٩٠] ٦٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا لَّهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ الْحَنَفِيُّ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ.

[4590] عبدالحمید بن جعفر نے کہا: مجھے سعید بن ابی سعید مقبری نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے نجد کی سرزمین کی طرف گھڑ سواروں کا ایک دستہ روانہ فرمایا، وہ ایک آدمی کو پکڑ کر لائے جو ثمامہ بن اثال حنفی کہلاتا تھا، وہ اہل یمامہ کا سردار تھا...... اور انھوں نے لیث کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (آپ قتل کریں گے کے بجائے) ''اگر مجھے قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے'' کے الفاظ کہے۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ)(التحفة ٢٢)

باب: 20- حجاز سے یہود کو جلاوطن کرنا

[٤٥٩١] ٦١-(١٧٦٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتَّى جِئْنَاهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا» فَقَالُوا: قَدْ

[4591] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک بار ہم مسجد میں تھے کہ (اچانک) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''یہود کی طرف چلو۔'' ہم آپ کے ساتھ نکلے حتی کہ ان کے ہاں پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، بلند آواز سے انھیں پکارا اور فرمایا: ''اے یہود کی جماعت! اسلام قبول کرلو، سلامتی پاؤ گے۔'' انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے۔

بَلَّغْتَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا» فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ» فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ».

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں یہی (پیغام پہنچانا) چاہتا ہوں، اسلام قبول کرلو، سلامتی پاؤ گے۔'' انھوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں یہی چاہتا ہوں۔'' آپ نے ان سے تیسری مرتبہ کہا اور فرمایا: ''جان لو! یہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمھیں اس زمین سے جلاوطن کردوں، تم میں سے جسے اپنے مال کے عوض کچھ ملے تو وہ اسے فروخت کردے، ورنہ جان لو کہ یہ زمین اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔''

[٤٥٩٢] ٦٢-(١٧٦٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَجْلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ.

[4592] ابن جریج نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ بنونضیر اور قریظہ کے یہود نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کر دیا اور قریظہ کو ٹھہرنے دیا اور ان پر احسان کیا، یہاں تک کہ اس کے (ایک ڈیڑھ سال) بعد قریظہ نے (غزوۂ احزاب میں دشمن کا ساتھ دیا اور) جنگ کی تو آپ نے (ان کے چنے ہوئے ثالث حضرت سعد بن معاذ ؓ کے فیصلے پر) ان کے (جنگجو) مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتیں، بچے اور اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے، البتہ ان میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وابستہ ہو گئے تو آپ نے انھیں امان عطا کی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے (خود اپنے فیصلے کی رو سے) مدینہ کے تمام یہود کو جلاوطن کیا: بنی قینقاع کو، یہ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ کی قوم تھی، بنوحارثہ کے یہود کو اور ہر یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

[٤٥٩٣] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوسٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، هٰذَا

[4593] حفص بن میسرہ نے موسیٰ سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی اور ابن جریج کی حدیث زیادہ لمبی اور زیادہ مکمل ہے۔

[٤٥٩٨] ٦٥-(١٧٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ. قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ، رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ، وَضَعَ السِّلَاحَ، فَاغْتَسَلَ، فَأَتٰى جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلَاحَ؟ وَاللهِ! مَا وَضَعْنَاهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَيْنَ؟» فَأَشَارَ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَنَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلٰى سَعْدٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ، وَتُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ.

[4598] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: خندق کے دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے، انھیں قریش کے ایک آدمی نے، جسے ابن عَرِقہ کہا جاتا تھا، تیر مارا۔ اس نے انھیں بازو کی بڑی رگ میں تیر مارا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا، آپ قریب سے ان کی تیمار داری کرنا چاہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ خندق سے واپس ہوئے، اسلحہ اتارا اور غسل کیا تو (ایک انسان کی شکل میں) جبریل علیہ السلام آئے، وہ اپنے سر سے گرد وغبار جھاڑ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے؟ اللہ کی قسم! ہم نے نہیں اتارا، ان کی طرف نکلیے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کہاں؟'' انھوں نے بنوقریظہ کی طرف اشارہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے جنگ کی، وہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فیصلہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، انھوں نے کہا: میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جنگجو افراد کو قتل کر دیا جائے اور یہ کہ بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال تقسیم کر دیے جائیں۔

[٤٥٩٩] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: قَالَ أَبِي: فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[4599] عروہ نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔''

فائدہ: بنوقریظہ کے معاملے میں بنو اوس نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ آپ نے خزرج کے حلیف قبیلے بنوقینقاع کو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی سفارش پر موت سے کم، جلاوطنی کی سزا دی۔ مقصود یہ تھا کہ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کریں۔ ان کی بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرو گے کہ ان کے بارے میں تمھارا ہی ایک آدمی فیصلہ کرے؟'' وہ راضی ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلے کا اختیار ان کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ اسے یہود نے بھی پسند کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو اس جج کے لیے اٹھنے کا حکم دیا جو زخمی ہونے کے باوجود سوار ہو کر فیصلہ کرنے آ گئے۔ (البداية والنهاية: 319،318/4 (محقق)

مقصود یہ بھی ہوگا کہ انھیں احتیاط کے ساتھ سواری سے اتار کر لایا جائے۔

[٤٦٠٠] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَعْدًا قَالَ، وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ، مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ، اَللّٰهُمَّ! فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ، اَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَإِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا، فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ، فَلَمْ يَرُعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ - إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ! مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا، فَمَاتَ فِيهَا.

[4600] ابن نمیر نے ہشام سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے، جب ان کا زخم بھر رہا تھا، (تو دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے راستے میں، اس قوم کے خلاف جہاد سے بڑھ کر کسی کے خلاف جہاد کرنا محبوب نہیں جنھوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا۔ اگر قریش کی جنگ کا کوئی حصہ باقی ہے تو مجھے زندہ رکھ تاکہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی واقعی ختم کر دی ہے تو اس (زخم) کو پھاڑ دے اور مجھے اسی میں موت عطا فرما، چنانچہ ان کی ہنسلی سے خون بہنے لگا، لوگوں کو ۔۔ اور مسجد میں ان کے ساتھ بنو غفار کا خیمہ تھا ۔۔ اس خون نے ہی خوفزدہ کیا جو ان کی طرف بہ رہا تھا۔ انھوں نے پوچھا: اے خیمے والو! یہ کیا ہے جو تمھاری جانب سے ہماری طرف آ رہا ہے؟ تو وہ سعد رضی اللہ عنہ کا زخم تھا جس سے مسلسل خون بہ رہا ہے، چنانچہ وہ اسی (کیفیت) میں فوت ہو گئے۔

[٤٦٠١] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ، فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ: فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ:

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ

[4601] عبدہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: اسی رات سے خون بہنے لگا اور مسلسل بہتا رہا حتی کہ وہ وفات پا گئے۔ اور انھوں نے حدیث میں یہ اضافہ کیا، کہا: یہی وقت ہے جب (ایک کافر) شاعر کہتا ہے: اے سعد! بنو معاذ کے (گھرانے کے) سعد! وہ کیا تھا جو بنو قریظہ نے کیا اور (وہ کیا تھا جو) بنو نضیر نے کیا؟ تمھاری زندگی کی قسم! بنو معاذ کا سعد، جس صبح ان لوگوں نے سزا برداشت کی، خوب صبر کرنے والا تھا۔ تم (اوس کے) لوگوں نے اپنی ہانڈیاں اس طرح چھوڑیں کہ ان میں کچھ

غَـدَاةَ تَـحَـمَّـلُـوا لَـهُـوَ الـصَّـبُـورُ
تَـرَكْـتُـمْ قِـدْرَكُـمْ لَا شَـيْءَ فِـيـهَـا
وَقِـدْرُ الْـقَـوْمِ حَـامِـيَـةٌ تَـفُـورُ
وَقَـدْ قَـالَ الْـكَـرِيـمُ أَبُـو حُـبَـابٍ
أَقِـيـمُـوا، قَـيْـنُـقَـاعُ، وَلَا تَـسِـيـرُوا
وَقَـدْ كَـانُـوا بِـبَـلْـدَتِـهِـمْ ثِـقَـالًا
كَـمَـا ثَـقُـلَـتْ بِـمِـيـطَـانَ الـصُّـخُـورُ

باقی نہ بچا تھا جبکہ قوم (بنوخزرج) کی ہانڈیاں گرم تھیں، ابل رہی تھیں (انھوں نے اپنے حلیف بنونضیر کا ساتھ دیا تھا۔) ایک کریم انسان ابوحباب (رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول) نے کہا تھا: (بنو) قینقاع! مقیم رہو، مت جاؤ۔ وہ لوگ اپنے شہر میں بہت وزن رکھتے تھے (باوقعت تھے) جس طرح جبلِ میطان کی چٹانیں بہت وزن رکھتی ہیں۔

فائدہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر تعریض کرتے ہوئے یہ اشعار جبل بن جوال ثعلبی نے کہے تھے جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ یہ کافروں کے احساسات کی ترجمانی تھی۔ مسلمانوں نے، جو ہمیشہ ان یہود کی ریشہ دوانیوں کا نشانہ بنتے تھے، اس فیصلے سے جو خود یہود کی اپنی کتاب پر مبنی تھا، انتہائی اطمینان محسوس کیا۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ، وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ)(التحفة ٢٥)

باب: 23- جنگ کے لیے فوری اقدام اور دو باہم مختلف کاموں میں سے زیادہ اہم کو مقدم رکھنا

[٤٦٠٢] ٦٩-(١٧٧٠) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَادٰى فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ: «أَنْ لَّا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ» فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ، فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ، وَقَالَ آخَرُونَ: لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ، قَالَ: فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِّنَ الْفَرِيقَيْنِ.

[4602] حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے، جس روز آپ جنگِ احزاب سے لوٹے، ہم میں منادی کرائی کہ کوئی شخص بنوقریظہ کے سوا کہیں اور نمازِ ظہر ادا نہ کرے۔ کچھ لوگوں کو وقت نکل جانے کا خوف محسوس ہوا تو انھوں نے بنوقریظہ (پہنچنے) سے پہلے ہی نماز پڑھ لی، جبکہ دوسروں نے کہا: چاہے وقت ختم ہو جائے ہم وہیں نماز پڑھیں گے جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ کہا: تو آپ نے فریقین میں سے کسی کو بھی ملامت نہ کی۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِّنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ)(التحفة ٢٦)

باب: 24- جب فتوحات کی وجہ سے مہاجرین کو ضرورت نہ رہی تو انھوں نے عطیے میں دیے گئے درخت اور پھل انصار کو واپس کر دیے

[٤٦٠٣] ٧٠-(١٧٧١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ، الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ، كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ، وَكَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، كَانَ أَخًا لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ، وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا، فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ، أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

[4603] ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو اس حالت میں آئے کہ ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا، جبکہ انصار زمین اور جائدادوں والے تھے۔ تو انصار نے ان کے ساتھ اس طرح حصہ داری کی کہ وہ انھیں ہر سال اپنے اموال کی پیداوار کا آدھا حصہ دیں گے اور یہ (مہاجرین) انھیں محنت و مشقت سے بے نیاز کر دیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ، جو ام سلیم کہلاتی تھیں اور عبداللہ بن ابی طلحہ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے، کی بھی والدہ تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی (انھی) والدہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے اپنے کچھ درخت دیے تھے، رسول اللہ ﷺ نے وہ اپنی آزاد کردہ کنیز، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی والدہ، ام ایمن رضی اللہ عنہا کو عنایت کر دیے تھے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ، وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ، رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، قَالَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر کے خلاف جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس آئے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے وہ عطیے واپس کر دیے جو انھوں نے انھیں اپنے پھلوں (کھیتوں باغوں) میں سے دیے تھے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے میری والدہ کو ان کے کھجور کے درخت واپس کر دیے اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے ان کی جگہ اپنے باغ میں سے (ایک حصہ) عطا فرما دیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَعْدَمَا تُوُفِّيَ أَبُوهُ، فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ، حَتَّى كَبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَعْتَقَهَا، ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ،

ابن شہاب نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی والدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے حالات یہ ہیں کہ وہ (رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی) عبداللہ بن عبدالمطلب کی کنیز تھیں، اور وہ حبشہ سے تھیں، اپنے والد کی وفات کے بعد جب حضرت آمنہ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو گود میں اٹھاتیں اور آپ کی پرورش میں

ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ.

شریک رہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بڑے ہو گئے تو آپ نے انھیں آزاد کر دیا، پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کرادیا، وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ ماہ بعد فوت ہو گئیں۔

[٤٦٠٤] ٧١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ -: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا - قَالَ حَامِدٌ وَّابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: أَنَّ الرَّجُلَ - كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ مِنْ أَرْضِهِ، حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أَعْطَاهُ.

[4604] ابوبکر بن ابی شیبہ، حامد بن عمر بکراوی اور محمد بن عبدالاعلیٰ قیسی، سب نے معتمر سے حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔ کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان تیمی نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ کوئی آدمی۔ جبکہ حامد اور عبدالاعلیٰ نے کہا: کوئی مخصوص آدمی۔ اپنی زمین سے کھجوروں کے کچھ درخت (فقرائے مہاجرین کی خبر گیری کے لیے) نبی ﷺ کے لیے خاص کر دیتا تھا، حتی کہ قریظہ اور بنونضیر آپ کے لیے فتح ہو گئے تو اس کے بعد جو کسی نے آپ کو دیا تھا، وہ آپ ﷺ نے اسے واپس کرنا شروع کر دیا۔

قَالَ أَنَسٌ: وَّإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِيهِنَّ، فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ: وَاللهِ لَا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ أَعْطَانِيهِنَّ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «يَا أُمَّ أَيْمَنَ! اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا»، وَتَقُولُ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! فَجَعَلَ يَقُولُ: كَذَا حَتّٰى أَعْطَاهَا عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ، أَوْ قَرِيبًا مِّنْ عَشَرَةِ أَمْثَالِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ سے وہ سب یا اس کا کچھ حصہ مانگوں، جو ان کے گھر والوں نے آپ ﷺ کو دیا تھا، اور نبی ﷺ نے وہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے وہ سب کا سب مجھے دے دیا، اس پر ام ایمن رضی اللہ عنہا آئیں، میرے گلے میں کپڑا ڈالا اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! ہم وہ (درخت) تمھیں نہیں دیں گے، جبکہ آپ ﷺ وہ ہمیں دے چکے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ام ایمن! اسے چھوڑ دو، اتنا اتنا تمھارا ہوا۔'' وہ کہتی رہیں: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں! اور آپ اسی طرح فرماتے رہے حتی کہ آپ نے اسے دس گنا یا تقریباً دس گنا عطا فرما دیا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ) (التحفة ٢٧)

باب:25-دارالحرب میں غنیمت میں ملی خوراک میں سے کھانا جائز ہے

[٤٦٠٥] ٧٢-(١٧٧٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: أَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَّوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: فَالْتَزَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَيْئًا، قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا.

[4605] ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے عبداللہ بن مغفل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: خیبر کے دن مجھے چربی کا (بھرا ہوا) چمڑے کا ایک تھیلا ملا۔ کہا: میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور کہا: آج کے دن میں اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا۔ کہا: میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

[٤٦٠٦] ٧٣-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مُغَفَّلٍ يَّقُولُ: رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَّشَحْمٌ يَّوْمَ خَيْبَرَ، فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ، قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

[4606] بہز بن اسد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو یہ بتاتے ہوئے سنا: خیبر کے دن ہماری طرف چمڑے کا ایک تھیلا پھینکا گیا جس میں کھانا اور چربی تھی، میں اسے پکڑنے کے لیے جھپٹا۔ کہا: میں نے مڑ کر دیکھا تو (پیچھے) رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔ تو مجھے آپ سے بہت حیا آئی۔

(. . .) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ، وَّلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ.

ابوداود نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے "چربی کا (بھرا ہوا) تھیلا" کہا، کھانے کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم٢٦) - (بَابٌ: كَتْبَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ) (التحفة٢٨)

باب:26-شام کے بادشاہ ہرقل کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے نبی ﷺ کا نامۂ مبارک

[٤٦٠٧] ٧٤-(١٧٧٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ؛ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا

[4607] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انھیں روبرو بتایا، کہا: (معاہدۂ صلح کی) اس مدت کے دوران میں جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تھی، میں سفر پر گیا۔

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ، مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيهِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ، إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى هِرَقْلَ، يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ. قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ، فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ، فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَّهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَايْمُ اللهِ! لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ، كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: وَمَنْ يَّتَّبِعُهُ؟ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا،

کہا: اس اثنا میں، جب میں شام میں تھا، ہرقل، یعنی شاہِ روم کے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک خط لایا گیا۔ کہا: اسے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ لے کر آئے اور حاکم بُصریٰ کے حوالے کیا، بصریٰ کے حاکم نے وہ ہرقل تک پہنچا دیا تو ہرقل نے کہا: کیا اس شخص کی قوم میں سے، جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے، کوئی شخص یہاں موجود ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا: تو قریش کے کچھ افراد سمیت مجھے بلایا گیا، ہم ہرقل کے پاس آئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا: تم میں سے نسب میں اس آدمی کے سب سے زیادہ قریب کون ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں نے جواب دیا: میں ہوں۔ تو ان لوگوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور اس سے کہا: ان سے کہہ دو: میں اس آدمی سے اس شخص کے بارے پوچھنے لگا ہوں جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے، اگر یہ میرے سامنے جھوٹ بولے تو تم لوگ اس کی تکذیب کر دینا۔ کہا: ابوسفیان نے کہا: اللہ کی قسم! اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت کی جائے گی تو میں جھوٹ بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو: تم میں اس کا حسب (خاندان) کیسا ہے؟ کہا: میں نے جواب دیا: وہ ہم میں حسب والا ہے۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا اس نے (نبوت کے حوالے سے) جو کہا، اس کے کہنے سے پہلے تم اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے تھے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پوچھا: اس کے پیروکار کون لوگ ہیں؟ بڑے لوگ ہیں یا کمزور لوگ ہیں؟ میں نے جواب دیا: بلکہ کمزور لوگ ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ کہا: میں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا

بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِينِهِ، بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَّهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَّا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا.

قَالَ: فَوَاللهِ! مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ.

قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَّهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُ: هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ، أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِّيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَهُ سَخْطَةً لَّهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ،

ان میں سے کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اسے ناپسند کرتے ہوئے مرتد بھی ہوتا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ اس نے پوچھا: تو تمھاری اس سے جنگ کیسی رہی؟ میں نے جواب دیا: ہمارے اور اس کے درمیان جنگ کنویں کے ڈول کی طرح ہے، وہ ہمیں نقصان پہنچاتا ہے اور ہم اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں، ہم اس کی جانب سے (کی گئی) صلح کے زمانے میں ہیں، ہمیں معلوم نہیں، وہ اس میں کیا کرے گا۔ کہا: اللہ کی قسم! اس ایک کلمے کے سوا اس میں کوئی اور بات ملانا میرے لیے ممکن نہ ہوا۔ اس نے پوچھا: کیا اس سے پہلے کسی نے وہ بات کہی ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو: میں نے تم سے اس کے حسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ تم میں (اونچے) حسب والا ہے۔ رسول اسی طرح ہوتے ہیں، اپنی قوم کے اعلیٰ خاندانوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور میں نے پوچھا: کیا اس کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ تھا؟ تو تم نے دعویٰ کیا: نہیں، میں نے (دل میں) کہا: اگر اس کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا: وہ آدمی اپنے آباء کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے اس کے پیروکاروں کے بارے میں پوچھا: وہ کمزور لوگ ہیں یا اشراف ہیں؟ تو تم نے کہا: بلکہ وہ کمزور لوگ ہیں، رسولوں کے پیروکار وہی لوگ ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ جو وہ کہتا ہے اس سے پہلے تم اس پر جھوٹ کا الزام لگاتے تھے تو تم نے کہا: نہیں، اس طرح میں جان گیا کہ یہ ممکن نہیں کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ نہ بولے مگر اللہ پر جھوٹ باندھنے لگے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی اس سے ناراض

وَسَأَلْتُكَ : هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا ، يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ : هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ : هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا ، فَقُلْتُ : لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ : رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ : يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ : إِنْ يَّكُنْ مَّا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا ، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَّقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَّلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ، لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ .

ہو کر اس کے دین سے نکلا ہے؟ تو تم نے کہا: نہیں، ایمان جب دلوں میں رچ بس جاتا ہے تو اسی طرح ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں، ایمان ایسا ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا تم نے اس سے لڑائی کی؟ تو تم نے کہا کہ (ہاں) تم نے اس سے لڑائی کی ہے اور تمھارے اور اس کے درمیان جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے، وہ تم میں سے لوگوں کو قتل کرتا ہے اور تم اس کے لوگوں میں سے قتل کرتے ہو، رسول اسی طرح ہوتے ہیں، انھیں آزمایا جاتا ہے، پھر انجام انھی کے حق میں ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ تو تم نے کہا کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا اور رسول اسی طرح ہوتے ہیں، وہ بدعہدی نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے پوچھا: کیا اس سے پہلے کسی نے یہ بات کہی (کہ وہ اللہ کا رسول ہے؟) تو تم نے کہا: نہیں، میں نے (دل میں) کہا: اگر کسی نے اس سے پہلے یہ بات کہی ہوتی تو میں کہتا: یہ آدمی وہی بات کہنا چاہتا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے۔ کہا: پھر اس نے پوچھا: وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز، زکاۃ، صلہ رحمی اور پاکبازی کا حکم دیتا ہے۔ اس نے کہا: اگر تم جو اس کے بارے میں کہتے ہو، سچ ہے، تو بلاشبہ وہ نبی ہے اور میں جانتا تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا، اور اگر مجھے علم ہو جائے کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو میں ان سے ملنے کو محبوب رکھوں۔ اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا اور ان کی حکومت اس زمین تک پہنچ کر رہے گی جو میرے قدموں کے نیچے ہے۔

قَالَ : ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ،

کہا: پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں (لکھا) تھا: اللہ کے نام سے جو بہت زیادہ رحم

مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ٦٤] فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ، وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ.

قَالَ: فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ، حَتّٰى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

کرنے والا، ہمیشہ مہربانی کرنے والا ہے، اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے شاہِ روم ہرقل کے نام، اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کا اتباع کیا، اس کے بعد، میں تمھیں اسلام کے بلاوے کے ساتھ دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو، سلامتی پالو گے، اسلام قبول کرلو، اللہ تمھیں دو بار اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑ لیا تو کسانوں (عام لوگوں) کا گناہ (جو تمھارے پیچھے چلتے ہیں) تم پر ہوگا۔ اور ''اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان ایک جیسی ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں، ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے، پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیں، (تم) گواہ رہو کہ ہم فرماں بردار (اسلام قبول کرنے والے) ہیں۔'' جب وہ خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے پاس آوازیں بلند ہونے لگیں اور شور بڑھ گیا، اس نے ہمارے بارے حکم دیا تو ہمیں باہر بھیج دیا گیا۔ کہا: جب ہم باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ تو بہت بڑا ہوگیا ہے، اس سے تو بنو اصفر (اہل روم) کا بادشاہ بھی خوف کھاتا ہے۔ کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے معاملے میں مجھے ہمیشہ یقین رہا کہ وہ غالب آئیں گے، یہاں تک کہ اللہ نے مجھ میں اوپر سے (غالب کر کے) اسلام داخل کر دیا۔

[٤٦٠٨] (...) حَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ إِلٰى إِيلِيَاءَ، شُكْرًا لِّمَا أَبْلَاهُ اللهُ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: «مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ

[4608] صالح نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور حدیث میں یہ اضافہ کیا: جب اللہ نے قیصر (کے سر پر سے) فارس کے لشکروں کو ہٹا دیا تو وہ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے، جو اللہ نے اس پر کی تھی، پیدل چل کر حمص سے ایلیاء گیا، اور انھوں نے حدیث میں (یوں) کہا: ''اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے۔'' اور انھوں نے (اریسیین کے بجائے یاء کے ساتھ)

وَرَسُولِهِ»، وَقَالَ: «إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ»، وَقَالَ: «بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ».

ریسیین اور ''اسلام کی طرف بلانے والے کلمے کے ساتھ (دعوت دیتا ہوں)'' کے الفاظ کہے۔

(المعجم٢٧) - (بَابٌ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ) (التحفة٢٩)

باب:27- نبی ﷺ نے کافروں کے بادشاہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خطوط لکھ بھیجے

[٤٦٠٩] ٧٥-(١٧٧٤) حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى، وَإِلَى قَيْصَرَ، وَإِلَى النَّجَاشِيِّ، وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ تَعَالَى، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

[4609] عبدالاعلیٰ نے ہمیں سعید (بن ابی عروبہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر متکبر بادشاہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہوئے خطوط لکھ بھیجے، اور اس سے وہ نجاشی مراد نہیں جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (اس کے بعد والے نجاشی کی طرف خط لکھا۔)

[٤٦١٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الرُّزِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

[4610] عبدالوہاب بن عطاء نے سعید سے، انھوں نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی، اور انھوں نے یہ نہیں کہا: اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

[٤٦١١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ: وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

[4611] خالد بن قیس نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انھوں نے بھی یہ ذکر نہیں کیا: یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

(المعجم٢٨) - (بَابُ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ) (التحفة٣٠)

باب:28- غزوۂ حنین

[٤٦١٢] ٧٦-(١٧٧٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ:

[4612] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے کثیر بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے حدیث

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ عَبَّاسٌ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهُ بَيْضَاءَ، أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ، قَالَ عَبَّاسٌ: وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَّا تُسْرِعَ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْ عَبَّاسُ! نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ»، فَقَالَ عَبَّاسٌ - وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا -: فَقُلْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِي: أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ، حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي، عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى أَوْلَادِهَا، فَقَالُوا: يَا لَبَّيْكَ! يَا لَبَّيْكَ! قَالَ: فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ، يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالَ: ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَقَالُوا: يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ! يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ! فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ، كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا، إِلٰى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ»، قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: «انْهَزَمُوا، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ!» قَالَ: فَذَهَبْتُ

بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: حنین کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا، میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، آپ سے جدا نہ ہوئے، رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر (سوار) تھے جو فروہ بن نُفاثہ جذامی نے آپ کو تحفے میں دیا تھا۔ جب مسلمانوں اور کفار کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے، (مگر) رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو ایڑ لگا کر، کفار کی جانب بڑھانے لگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا، میں چاہتا تھا کہ وہ تیزی سے (آگے) نہ بڑھے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی رکاب کو پکڑا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عباس! کیکر کے درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والوں کو آواز دو۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ـــ اور وہ بلند آواز والے تھے ـــ میں نے اپنی بلند ترین آواز سے پکار کر کہا: کیکر کے درخت والے کہاں ہیں؟ کہا: اللہ کی قسم! میری آواز سن کر ان کا پلٹنا اس طرح تھا جیسے گائے اپنے بچوں کی (آواز سن کر ان کی) طرف پلٹتی ہے۔ اور وہ (جواب میں) کہنے لگے: حاضر ہیں! حاضر ہیں! کہا: تو وہ کفار سے بھڑ گئے، پھر انصار میں بلاوا دیا گیا (بلاوا دینے والے) کہتے تھے: اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! پھر اس ندا کو بنی حارث بن خزرج تک محدود کر دیا گیا اور انھوں نے کہا: اے بنوحارث بن خزرج! اے بنوحارث بن خزرج! رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر پر بیٹھے ہوئے، گردن کو آگے کر کے دیکھنے والے کی طرح، ان کی لڑائی کا جائزہ لیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گھڑی ہے کہ (لڑائی کا) تنور گرم ہوا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پکڑیں اور انھیں کافروں کے چہروں پر مارا، پھر فرمایا: ''محمد کے پروردگار کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔''

أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرٰى، قَالَ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

کہا: میں دیکھنے لگا تو میرے خیال کے مطابق لڑائی اسی طرح جاری تھی۔ کہا: اللہ کی قسم! پھر یہی ہوا کہ جونہی آپ نے ان کی طرف کنکریاں پھینکیں تو میں دیکھ رہا تھا کہ ان کی دھار کند ہوگئی ہے اور ان کا معاملہ پیچھے جانے کا ہے۔

[٤٦١٣] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ، وَقَالَ: «انْهَزَمُوا، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! انْهَزَمُوا، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!» وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللهُ.

[4613] معمر نے ہمیں زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی، البتہ انھوں نے فروہ بن (نفاثہ کی جگہ) نعامہ جذامی (صحیح نفاثہ ہی ہے) کہا اور کہا: ''رب کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔ رب کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔'' اور انھوں نے حدیث میں یہ اضافہ کیا: یہاں تک کہ اللہ نے انھیں شکست دے دی۔

قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهِ.

کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں (اب بھی) نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ان کے پیچھے اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے ہیں۔

[٤٦١٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ.

[4614] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے کثیر بن عباس ؓ نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے کہا: حنین کے دن میں نبی ﷺ کے ساتھ موجود تھا...... اور (آگے باقی ماندہ) حدیث بیان کی، البتہ یونس اور معمر کی حدیث ان (سفیان) کی حدیث سے زیادہ لمبی اور زیادہ مکمل ہے۔

[٤٦١٥] ٧٨-(١٧٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ: يَا أَبَا عُمَارَةَ! أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ! مَا وَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ، أَوْ كَبِيرُ سِلَاحٍ، فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ

[4615] ابوخیثمہ نے ہمیں ابواسحاق سے خبر دی، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے حضرت براء ؓ سے کہا: ابوعمارہ! کیا آپ لوگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے رخ تک نہیں پھیرا، البتہ آپ کے ساتھیوں میں سے چند نوجوان اور جلد باز (جنگ کے لیے) نہتے نکلے تھے جن (کے جسم) پر اسلحہ یا بڑا اسلحہ نہیں تھا، تو ان کی مڈبھیڑ ایسی تیرانداز قوم سے ہوئی جن کا کوئی تیر

سَهْمٌ، جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَّا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ، فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، قَالَ:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ»

ثُمَّ صَفَّهُمْ.

(زمین) پر نہ گرتا تھا، ((نشانے پر لگتا تھا)) وہ بنوہوازن اور بنونصر کے جتھے تھے، انھوں نے ان (نوجوانوں) کو اس طرح سے تیروں سے چھیدنا شروع کیا کہ کوئی نشانہ خطا نہ جاتا تھا، پھر وہ لوگ وہاں سے رسول اللہ ﷺ کی جانب بڑھے، آپ اپنے سفید خچر پر تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسے چلا رہے تھے، آپ نیچے اترے (اللہ سے) مدد مانگی اور فرمایا:

''میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''

پھر آپ نے (نئے سرے سے) ان کی صف بندی کی (اور پانسہ پلٹ گیا۔)

[٤٦١٦] ٧٩-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ، فَقَالَ: أَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ يَا أَبَا عُمَارَةَ! فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ أَنَّهُ مَا وَلَّى، وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ، إِلَى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ، وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ، فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِّنْ نَّبْلٍ، كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ، فَانْكَشَفُوا، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ، فَنَزَلَ، وَدَعَا، وَاسْتَنْصَرَ، وَهُوَ يَقُولُ:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ».

[4616] زکریا نے ابواسحاق سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا: ابوعمارہ! کیا آپ لوگ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے؟ تو انھوں نے کہا: میں اللہ کے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رخ تک نہیں پھیرا، کچھ جلد باز لوگ اور نہتے ہوازن کے اس قبیلے کی طرف بڑھے، وہ تیرانداز لوگ تھے، انھوں نے ان (نوجوانوں) پر اس طرح یکبارگی اکٹھے تیرے پھینکے جیسے وہ ٹڈی دل ہوں۔ اس پر وہ بکھر گئے، اور وہ (ہوازن کے) لوگ نبی ﷺ کی طرف بڑھے، ابوسفیان (بن حارث) رضی اللہ عنہ آپ کے خچر کو پکڑ کر چلا رہے تھے، تو آپ نیچے اترے، دعا کی اور (اللہ سے) مدد مانگی، آپ فرما رہے تھے:

''میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں،
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما۔''

قَالَ الْبَرَاءُ: كُنَّا، وَاللهِ! إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب لڑائی شدت

نَتَّقِي بِهِ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

اختیار کر جاتی تو ہم آپ کی اوٹ لیتے تھے اور ہم میں سے بہادر وہ ہوتا جو آپ کے، یعنی نبی ﷺ کے ساتھ قدم ملا کر کھڑا ہوتا۔

[٤٦١٧] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ: هَلْ فَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ الْبَرَاءُ: وَلٰكِنْ رَّسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُّمَاةً، وَّإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا، فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ، فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَهُوَ يَقُولُ:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ»

[4617] شعبہ نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے (اس وقت) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا جب (قبیلہ) قیس کے ایک آدمی نے ان سے پوچھا: کیا آپ لوگ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگے تھے؟ تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے، اس زمانے میں ہوازن کے لوگ (ماہر) تیرانداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بکھر گئے، پھر ہم غنیمتوں کی طرف متوجہ ہو گئے تو وہ تیروں کے ساتھ ہمارے سامنے آ گئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سفید خچر پر دیکھا، ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کی باگ تھامے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے:

''میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''

[٤٦١٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ! فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقَلُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ، وَهٰؤُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيثًا.

[4618] سفیان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابوعمارہ!...... اور (آگے) حدیث بیان کی، ان کی حدیث ان سب (ابوخیثمہ، زکریا اور شعبہ) کی حدیث سے (تفصیلات میں) کم ہے اور ان سب کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[٤٦١٩] ٨١-(١٧٧٧) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ هُوَ

[4619] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین کی جنگ لڑی، جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو میں آگے بڑھا

ابْنُ الْأَكْوَعِ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ، فَأَعْلُو ثَنِيَّةً، فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ، فَأَرْمِيهِ بِسَهْمٍ، فَتَوَارٰى عَنِّي، فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ، وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرٰى، فَالْتَقَوْا، هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا، وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ، مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا، مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرٰى، فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي، فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا، وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ رَجَعَ ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزِعًا» فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ، فَقَالَ: «شَاهَتِ الْوُجُوهُ» فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ، فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ، وَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

پھر میں ایک گھاٹی پر چڑھ جاتا ہوں، میرے سامنے دشمن کا آدمی آیا تو میں اس پر تیر پھینکتا ہوں، وہ مجھ سے چھپ گیا، اس کے بعد مجھے معلوم نہیں اس نے کیا کیا۔ میں نے (اُن) لوگوں کا جائزہ لیا تو دیکھا وہ ایک دوسری گھاٹی کی طرف سے ظاہر ہوئے، ان کا اور نبی ﷺ کے ساتھیوں کا ٹکراؤ ہوا تو نبی ﷺ کے ساتھی پیچھے ہٹ گئے اور میں بھی شکست خوردہ لوٹتا ہوں۔ مجھ (میرے جسم) پر دو چادریں تھیں، ان میں سے ایک کا میں نے تہبند باندھا ہوا تھا اور دوسری کو اوڑھ رکھا تھا تو میرا تہبند کھل گیا، میں نے ان دونوں کو اکٹھا کیا اور شکست خوردگی کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ اپنے سفید خچر پر تھے۔ (مجھے دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹ آیا ہے۔'' جب وہ ہر طرف سے رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوئے تو آپ خچر سے نیچے اترے، زمین سے مٹی کی ایک مٹھی لی، پھر اسے سامنے کی طرف سے ان کے چہروں پر پھینکا اور فرمایا: ''چہرے بگڑ گئے۔'' اللہ نے ان میں سے کسی انسان کو پیدا نہیں کیا تھا مگر اس ایک مٹھی سے اس کی آنکھیں مٹی سے بھر دیں، سو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے، اللہ نے اسی (ایک مٹھی خاک) سے انھیں شکست دی اور (بعدازاں) رسول اللہ ﷺ نے ان کے اموالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کیے۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ) (التحفة ٣١)

باب:29- غزوۂ طائف

[٤٦٢٠] ٨٢-(١٧٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَاصَرَ رَسُولُ

[4620] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا اور ان میں سے کسی کی جان نہ لے سکے تو آپ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ ہم کل لوٹ جائیں گے۔'' آپ کے صحابہ نے کہا: ہم لوٹ جائیں جبکہ ہم نے اسے فتح نہیں کیا؟ تو رسول

اللهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ، إِنْ شَاءَ اللهُ» قَالَ أَصْحَابُهُ: نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ؟، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ» فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا» قَالَ: فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''صبح جنگ کے لیے نکلو۔'' وہ صبح نکلے تو انھیں زخم لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ہم کل واپس لوٹ جائیں گے۔'' کہا: تو انھیں یہ بات اچھی لگی، اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ)(التحفة ٣٢)

باب:30-غزوۂ بدر

[٤٦٢١] ٨٣-(١٧٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيدُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا، وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ، وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ، فَأَخَذُوهُ، فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَصْحَابِهِ، فَيَقُولُ: مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ، وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ، ضَرَبُوهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، أَنَا أُخْبِرُكُمْ،

[4621] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر ملی تو آپ نے مشورہ کیا، کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ نے ان سے اعراض فرمایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ نے ان سے بھی اعراض فرمایا۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ہم سے (مشورہ کرنا) چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں (اپنے گھوڑے) سمندر میں ڈال دینے کا حکم دیں تو ہم انھیں ڈال دیں گے اور اگر آپ ہم کو انھیں (معمورۂ اراضی کے آخری کونے) برک غماد تک دوڑانے کا حکم دیں تو ہم یہی کریں گے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا، اور وہ چل پڑے حتی کہ بدر میں پڑاؤ ڈالا۔ ان کے پاس قریش کے پانی لانے والے اونٹ آئے، ان میں بنوحجاج کا ایک سیاہ فام غلام بھی تھا تو انھوں نے اسے پکڑ لیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے لگے تو وہ کہنے لگا: مجھے ابوسفیان کا تو پتہ نہیں ہے، البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف یہاں (قریب

هٰذَا أَبُو سُفْيَانَ، فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ، وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُو جَهْلٍ وَّعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ، فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ، وَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ، وَتَتْرُكُوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ».

موجود) ہیں۔ جب اس نے یہ کہا، وہ اسے مارنے لگے۔ تو اس نے کہا: ہاں، تمھیں بتاتا ہوں، ابوسفیان ادھر ہے۔ جب انھوں نے اسے چھوڑا اور (دوبارہ) پوچھا، تو اس نے کہا: ابوسفیان کا تو مجھے علم نہیں ہے، البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف یہاں لوگوں میں موجود ہیں۔ جب اس نے یہ (پہلے والی) بات کی تو وہ اسے مارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو آپ (سلام پھیر کر) پلٹے اور فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب وہ سچ کہتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے تو اسے چھوڑ دیتے ہو۔''

قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ» وَّيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هٰهُنَا وَهٰهُنَا، قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ، عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے۔'' آپ زمین پر اپنا ہاتھ رکھتے تھے (اور فرماتے تھے) یہاں اور یہاں۔ کہا: ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کی جگہ سے (ذرہ برابر بھی) اِدھر اُدھر نہ ہوا۔

فائدہ: اس حدیث میں دو جگہ اشکال ہے۔ ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شام سے آمد کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے ساتھیوں سے مشورہ کیا اور انھوں نے عرض کی، ہم آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔ اہل مغازی اور محدثین کی بیان کردہ دیگر روایات میں ہے کہ جس مشورے کے دوران والی لوگوں کی باتیں اس حدیث میں نقل کی گئی ہیں وہ مشورہ مدینہ میں، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر سن کر نہیں ہوا تھا بلکہ بدر کے قریب مقام صفراء میں ہوا تھا، جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بچ کر نکل جانے اور اہل مکہ کی فوج کی آمد کی خبر ملی تھی۔ ہاں مدینہ میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر سن کر بھی مشورہ ہوا لیکن جو گفتگو اس حدیث میں نقل کی گئی ہے وہ اس موقع پر نہیں کی گئی۔ غالباً کسی بیان کرنے والے راوی کی اختصار پسندی کی بنا پر یہ خلل پیدا ہوا۔ دوسرا اشکال اس موقع پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب گفتگو کے حوالے سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے، شریک معرکہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے اور انھوں نے یہ نہیں بلکہ اس سے زیادہ مفصل گفتگو فرمائی تھی، جسے سن کر رسول اللہ ﷺ بہت مطمئن بلکہ راضی ہوئے تھے۔ یہ بھی کسی راوی کا وہم ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام لیتے ہوئے وہ نسب کے حوالے سے وہم کا شکار ہو گیا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی جگہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہہ دیا۔ والله أعلم بالصواب.

(المعجم ٣١) - (بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ)(التحفة ٣٣)

باب: 31- فتح مکہ

[٤٦٢٢] ٨٤-(١٧٨٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَنَا إِلَى رَحْلِهِ، فَقُلْتُ: أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوَهُمْ إِلَى رَحْلِي؟ فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ، ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ، فَقُلْتُ: الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: سَبَقْتَنِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِّنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ؟! ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ، وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرٰى، وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ، فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي كَتِيبَةٍ، قَالَ: فَنَظَرَ فَرَآنِي، فَقَالَ: «أَبُو هُرَيْرَةَ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ».

[4622] شیبان بن فروخ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ثابت بنانی نے عبداللہ بن رباح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: کئی وفود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ (عبداللہ بن رباح نے کہا:) ہم ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جو ہمیں اکثر اپنی قیام گاہ پر بلاتے تھے۔ ایک (دن) میں نے کہا: میں بھی کیوں نہ کھانا تیار کروں اور سب کو اپنی قیام گاہ پر بلاؤں۔ میں نے کھانا بنانے کا کہہ دیا، پھر شام کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے مجھ سے پہلے کہہ دیا۔ (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا) میں نے کہا: ہاں، پھر میں نے ان سب کو بلایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمھیں تمھارے متعلق احادیث میں سے ایک حدیث نہ بتاؤں؟ پھر انھوں نے مکہ کے فتح ہونے کا ذکر کیا۔ اس کے بعد کہا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے، پھر دو میں سے ایک بازو پر زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور دوسرے بازو پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو، ابوعبیدہ (بن جراح) رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ انھوں نے گھاٹی کے درمیان والا راستہ اختیار کیا تو رسول اللہ ﷺ ایک دستے میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''ابو ہریرہ!'' میں نے کہا: حاضر ہوں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ انصاری کے سوا کوئی نہ آئے۔''

زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ: فَقَالَ: «اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ» قَالَ: فَأَطَافُوا بِهِ، وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَّهَا وَأَتْبَاعًا، فَقَالُوا: نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ، فَإِنْ

شیبان کے علاوہ دوسرے راویوں نے اضافہ کیا: آپ نے فرمایا: ''میرے لیے انصار کو آواز دو۔'' انصار آپ کے اردگرد آ گئے۔ اور قریش نے بھی اپنے اوباش لوگوں اور

كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ، وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ» ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ، إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ قَالَ: «حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا» قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِّنَّا أَنْ يَّقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ، وَمَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا، قَالَ: فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ، لَّا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ» فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ، بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَجَاءَ الْوَحْيُ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا، فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَّرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ، فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» قَالُوا: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ»، قَالُوا: قَدْ كَانَ ذَاكَ، قَالَ: «كَلَّا، إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ، وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ، وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ»، فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ: وَاللهِ! مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ» قَالَ: فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ، قَالَ: وَأَقْبَلَ

تابعداروں کو اکٹھا کیا اور کہا: ہم ان کو آگے کرتے ہیں، اگر کوئی چیز (کامیابی) ملی تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور اگر ان پر آفت آئی تو ہم سے جو مانگا جائے گا دے دیں گے۔ (دیت، جرمانہ وغیرہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم قریش کے اوباشوں اور تابعداروں (ہر کام میں پیروی کرنے والوں) کو دیکھ رہے ہو؟'' پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر (مارتے ہوئے) اشارہ فرمایا: (ان کا صفایا کردو، ان کا فتنہ دبا دو)، پھر فرمایا: ''یہاں تک کہ تم مجھ سے صفا پر آملو۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے، ہم میں سے جو کوئی (کافروں میں سے) جس کسی کو مارنا چاہتا، مار ڈالتا اور کوئی ہماری طرف کسی چیز (ہتھیار) کو آگے تک نہ کرتا، یہاں تک کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! قریش کی جماعت (کے خون) مباح کردیے گئے اور آج کے بعد قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (اپنا سابقہ بیان دہراتے ہوئے) فرمایا: ''جو شخص ابوسفیان کے گھر کے اندر چلا جائے اس کو امن ہے۔'' انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) اپنے وطن کی الفت اور اپنے کنبہ والوں پر شفقت آگئی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تھی تو ہم سے مخفی نہ رہتی۔ جب وحی آتی تو وحی (کا نزول) ختم ہونے تک کوئی شخص آپ ﷺ کی طرف اپنی آنکھ نہ اٹھاتا تھا، غرض جب وحی ختم ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کے لوگو!'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ کہا: اس شخص (کے دل میں) اپنے گاؤں کی الفت آگئی ہے۔'' انھوں نے کہا: یقیناً ایسا تو ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کی اور تمھاری طرف۔ (آیا) اب میری زندگی بھی تمھاری زندگی

رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ، فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، قَالَ: فَأَتٰى عَلٰى صَنَمٍ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ، قَالَ: وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْسٌ، وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ، فَلَمَّا أَتٰى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ: «جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ»، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ، حَتّٰى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللهَ وَيَدْعُو مَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ.

(کے ساتھ) ہے اور موت بھی تمھارے ساتھ ہے۔'' یہ سن کر انصار روتے ہوئے آگے بڑھے، وہ کہہ رہے تھے: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے کہا جو کہا محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ شدید چاہت (اور ان کی معیت سے محرومی کے خوف) کی وجہ سے کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کا رسول تمھاری تصدیق کرتے ہیں اور تمھارا عذر قبول کرتے ہیں۔'' پھر لوگ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف آگئے اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لے آئے اور اس کو چوما، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر آپ بیت اللہ کے پہلو میں ایک بت کے پاس آئے، لوگ اس کی پوجا کیا کرتے تھے، اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی، آپ ﷺ نے اس کو ایک طرف سے پکڑا ہوا تھا، جب آپ بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں چبھونے لگے اور فرمانے لگے: ''حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔'' جب اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو کوہِ صفا پر آئے، اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کی طرف نظر اٹھائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے لگے اور اللہ سے جو مانگنا چاہا وہ مانگنے لگے۔

[٤٦٢٣] ٨٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: ثُمَّ قَالَ: بِيَدَيْهِ، إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى: «اُحْصُدُوهُمْ حَصْدًا»، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالُوا: قُلْنَا: ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَمَا اسْمِي إِذًا؟ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ».

[4623] بہز نے کہا: سلیمان بن مغیرہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، انھوں نے حدیث میں (یہ) اضافہ کیا: آپ نے دونوں ہاتھوں سے، ایک کو دوسرے کے ساتھ پھیرتے ہوئے اشارہ کیا: ''ان کو اسی طرح کاٹ ڈالو جس طرح فصل کاٹی جاتی ہے۔'' انھوں نے حدیث میں (یہ بھی) کہا: ان لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے یہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

[٤٦٢٤] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[4624] ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، (کہا:)

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِّأَصْحَابِهِ، فَكَانَتْ نَوْبَتِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! الْيَوْمُ يَوْمِي، فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ، وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى، وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى، وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي، فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أُدْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ» فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «انْظُرُوا، إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا» وَأَخْفٰى بِيَدِهِ، وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ، وَقَالَ: «مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا» قَالَ: فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَّهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ، قَالَ: وَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّفَا، وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ، فَأَطَافُوا بِالصَّفَا، فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ، لَّا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَّمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَّمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ»، فَقَالَتِ

ہمیں ثابت نے عبداللہ بن رباح سے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم بطور وفد حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم میں سے ہر آدمی ایک دن اپنے ساتھیوں کے لیے کھانا بناتا، ایک دن میری باری تھی، میں نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آج میری باری ہے، وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا نہیں آیا تھا۔ میں نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کاش آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنائیں یہاں تک کہ کھانا آجائے۔ انھوں نے کہا: ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دائیں بازو (میمنہ) پر (امیر) مقرر کیا اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بائیں بازو (میسرہ) پر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیادوں پر اور وادی کے اندر (کے راستے) پر تعینات کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! انصار کو بلاؤ۔'' میں نے ان کو بلایا، وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے لوگو! کیا تم قریش کے اوباشوں کو دیکھ رہے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو! کل جب تمھارا ان سے سامنا ہو تو ان کو اس طرح کاٹ دینا جس طرح فصل کاٹی جاتی ہے'' اور آپ ﷺ نے پوشیدہ رکھتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ اور فرمایا: ''اب تم سے ملاقات کا وعدہ کوہِ صفا پر ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اس روز جس کسی نے سر اٹھایا، انھوں نے اس کو سلا دیا، (یعنی مار ڈالا۔) رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھے، انصار آئے، انھوں نے صفا کو گھیر لیا، اتنے میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! قریش کی جمعیت مٹا دی گئی، آج سے قریش نہ رہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا گیا اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا

الْأَنْصَارُ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ، وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، أَلَا فَمَا اسْمِي إِذًا!؟ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ، فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ»، قَالُوا: وَاللهِ! مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ».

دروازہ بند کرلے اس کو بھی امن ہے۔'' انصار نے کہا: آپ پر اپنے عزیزوں کی محبت اور اپنے شہر کی الفت غالب آ گئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے کہا: مجھ پر کنبے والوں کی محبت اور اپنے شہر کی الفت غالب آ گئی ہے، دیکھو! پھر (اس صورت میں) میرا نام کیا ہوگا؟'' آپ نے تین بار فرمایا:۔ ''میں محمد اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ کے لیے تمھاری طرف ہجرت کی، تو اب زندگی تمھاری زندگی (کے ساتھ) ہے اور موت تمھاری موت (کے ساتھ) ہے۔'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شدید چاہت (اور آپ کی معیت سے محرومی کے خوف) کے علاوہ کسی وجہ سے نہیں کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ اور اس کا رسول دونوں تم کو سچا جانتے ہیں اور تمھارا عذر قبول کرتے ہیں۔''

(المعجم ٣٢) - (بَابُ إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ)(التحفة ٣٤)

باب:32- کعبہ کے چاروں طرف سے بتوں کی صفائی

[٤٦٢٥] ٨٧-(١٧٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ، وَيَقُولُ: ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ [الإسراء: ٨١]. ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾ [سبأ: ٤٩] زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[4625] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے ـــ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں ـــ کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے حدیث بیان کی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابومعمر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ ﷺ ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لکڑی سے کچوکا دے کر گرانے لگے اور یہ فرمانے لگے: ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بلاشبہ باطل مٹنے والا ہے۔ حق آ گیا اور باطل نہ آغاز کرتا ہے اور نہ لوٹاتا ہے'' (بلکہ دونوں اللہ عزوجل جلالہ کے کام ہیں۔) ابن ابی عمر نے

يَوْمَ الْفَتْحِ.

اضافہ کیا: فتح مکہ کے دن۔

[٤٦٢٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلٰى قَوْلِهِ: زَهُوقًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ الْأُخْرٰى، وَقَالَ: - بَدَلَ نُصُبًا - صَنَمًا.

[4626] ثوری نے ابن ابی نجیح سے اسی سند کے ساتھ ''زھوقا'' (پہلی آیت کے آخر) تک روایت کی، دوسری آیت بیان نہیں کی اور ۔ نُصُباً کے بجائے ۔ صَنَماً کہا: (دونوں کے معنی بت کے ہیں۔)

(المعجم ٣٣) - (بَابٌ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ)(التحفة ٣٥)

باب:33- فتح (مکہ) کے بعد (کبھی) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کرنے کا حکم

[٤٦٢٧] ٨٨-(١٧٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّوَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[4627] علی بن مسہر اور وکیع نے زکریا سے، انھوں نے شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن مطیع نے اپنے باپ (مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ) سے خبر دی، انھوں نے کہا: جس دن مکہ فتح ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ''آج کے بعد قیامت تک کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔''

فوائد ومسائل: ① آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ تمام قریشی مسلمان ہو جائیں گے، ان میں سے کوئی مر اس پر مرتد کی سزا، یعنی قتل نافذ کرنے کی ضرورت ہو۔ اور یہی ہوا۔ جب آپ ﷺ کی رحلت کے بعد بہت سے عرب مرتد ہوئے تو قریش اسلام پر قائم رہے۔ ② اس میں نہی بھی ہے کہ کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔ شارحین کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ ان جرائم کے سوا جن کی سزا اللہ اور رسول ﷺ کی طرف سے قتل مقرر کی گئی ہے کسی دوسرے جرم میں قتل کی سزا نہ دی جائے۔ یہ حکم قریش کے مفتوح ہونے کے موقع پر آیا، اس لیے انھی کا نام لیا گیا۔ اس میں تمام مسلمان شریک ہیں۔ اس فرمان سے مذکورہ بالا جرائم کے علاوہ دوسرے جرائم میں سزائے قتل کی ممانعت سامنے آتی ہے۔

[٤٦٢٨] ٨٩-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِّنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ، غَيْرَ مُطِيعٍ، كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ،

[4628] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں زکریا نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث سنائی اور یہ اضافہ کیا، کہا: اس دن قریش کے عاص (نافرمان) نام کے لوگوں میں سے، مطیع کے سوا، کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ اس کا نام (تخفیف کے ساتھ

فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُطِيعًا.

عاص اور تخفیف کے بغیر) عاصی تھا، آپ ﷺ نے اس کا نام (بدل کر) مطیع رکھ دیا۔

فائدہ: بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا نام بھی عاص تھا۔ ان کا نام نہیں بدلا گیا۔ یہ کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں، محض ایک روایت ہے۔ وہ فتح مکہ بلکہ حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور وہ اپنے نام سے، اگر وہ عاص تھا بھی، معروف ہی نہ تھے۔ وہ ابوجندل ہی کہلاتے تھے اور کہلاتے رہے۔ ان کا نام بدلنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ) (التحفة ٣٦)

باب: 34- صلح حدیبیہ

[٤٦٢٩] ٩٠-(١٧٨٣) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَكَتَبَ: «هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ» فَقَالُوا: لَا تَكْتُبْ: رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «امْحُهُ» فَقَالَ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ، قَالَ: وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا، أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا، وَّلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ، إِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ.

[4629] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صلح کا معاہدہ لکھا جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں کے درمیان حدیبیہ کے دن ہوئی تھی۔ انھوں نے لکھا: ''یہ (معاہدہ) ہے جس پر تحریری صلح کی اللہ کے رسول، محمد ﷺ نے۔'' ان لوگوں (مشرکوں) نے کہا: ''اللہ کے رسول'' مت لکھیے، اس لیے کہ اگر ہم یقین جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ سے نہ لڑتے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس لفظ کو مٹا دو۔'' انھوں نے عرض کی: جو اس (لفظ) کو مٹائے گا وہ میں نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا، کہا: انھوں نے جو شرطیں رکھیں ان میں یہ بھی تھا کہ (مسلمان) مکہ میں آئیں اور تین دن تک مقیم رہیں اور ہتھیار لے کر مکہ میں داخل نہ ہوں، الا یہ کہ چمڑے کے تھیلے میں ہوں۔

قُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ: وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟ قَالَ: الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ.

(شعبہ نے کہا) میں نے ابواسحاق سے کہا: چمڑے کے تھیلے سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: نیام اور جو اس کے اندر ہے۔

[٤٦٣٠] ٩١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4630] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحٰق

الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ، : كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ، قَالَ: فَكَتَبَ: «مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: «هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ».

سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ (میں آ کر صلح کی گفتگو کرنے) والوں سے صلح کی تو ان کے مابین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی، کہا: انھوں نے "محمد رسول اللہ ﷺ" لکھا، پھر معاذ کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر انھوں نے: "یہ ہے جس پر تحریری صلح کی" (کا جملہ) بیان نہیں کیا۔

[٤٦٣١] ٩٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ: - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ -، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ، صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلٰى أَنْ يَّدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا، وَّلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ: السَّيْفِ وَقِرَابِهِ، وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَّعَهُ مِنْ أَهْلِهَا، وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا يَّمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ، قَالَ لِعَلِيٍّ: «اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ» فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ: لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ تَابَعْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَّمْحَاهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا، وَاللهِ! لَا أَمْحَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرِنِي مَكَانَهَا» فَأَرَاهُ مَكَانَهَا، فَمَحَاهَا، وَكَتَبَ «ابْنُ عَبْدِ اللهِ». فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوا لِعَلِيٍّ: هٰذَا آخِرُ يَوْمٍ

[4631] اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور احمد بن جناب مصیصی دونوں نے عیسیٰ بن یونس سے ـــ لفظ اسحاق کے ہیں ـــ روایت کی، کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، ہمیں زکریا نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کے پاس روک لیا گیا، آپ ﷺ سے مکہ والوں نے اس بات پر صلح کی کہ (آیندہ سال) مکہ میں داخل ہوں اور تین دن تک اس میں رہیں اور ہتھیار رکھنے کے تھیلوں: تلوار اور اس کے نیام کے علاوہ (کوئی ہتھیار لے کر) اس شہر میں داخل نہ ہوں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں اور ان کے ساتھ آنے والوں میں سے جو وہاں رہ جائے (مشرکوں کا ساتھ قبول کر لے) تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اس شرط کو ہمارے درمیان لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ یہ ہے جس پر باہمی فیصلہ کیا اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ نے۔" مشرک بولے: اگر ہم یہ یقین جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی کرتے، بلکہ یوں لکھیے: "محمد بن عبداللہ نے۔" آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ان (الفاظ) کو مٹا دیں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں (اپنے ہاتھ سے) نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا، مجھے اس (جملے) کی جگہ دکھاؤ۔"

مِّنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ، فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ، فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: «نَعَمْ» فَخَرَجَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دکھا دی، آپ ﷺ نے اس کو مٹا دیا اور ابن عبداللہ لکھ دیا (جب حسبِ معاہدہ اگلے سال آ کر عمرہ ادا فرمایا) تو تین روز ہی مکہ معظمہ میں رہے۔ جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ تمھارے صاحب کی شرط کا آخری دن ہے، ان سے کہو: اب وہ چلے جائیں، انھوں نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' اور آپ ﷺ (مکہ سے) نکل آئے۔

وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ: - مَكَانَ تَابَعْنَاكَ - بَايَعْنَاكَ.

ابن جناب نے ''ہم آپ کی پیروی کرتے'' کے بجائے ''ہم آپ کی بیعت کرتے۔'' کہا۔

[٤٦٣٢] ٩٣-(١٧٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ، فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «اكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ»، قَالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا بِاسْمِ اللهِ، فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَقَالَ: «اكْتُبْ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ» قَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَاتَّبَعْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اكْتُبْ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ» فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَكُمْ مِّنَّا رَدَدْتُّمُوهُ عَلَيْنَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ، وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ، سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا».

[4632] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی ﷺ سے مصالحت کی، ان میں سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔'' سہیل کہنے لگے: جہاں تک بسم اللہ کا تعلق ہے تو ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہیں جانتے، لیکن وہ لکھو جسے ہم جانتے ہیں: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ. پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لکھو: محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔'' وہ لوگ کہنے لگے: اگر ہم یقین جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کی پیروی کرتے، لیکن اپنا اور اپنے والد کا نام لکھو، نبی ﷺ نے فرمایا: ''لکھو: محمد بن عبداللہ ﷺ کی طرف سے۔'' ان لوگوں نے نبی ﷺ پر شرط لگائی کہ آپ لوگوں میں سے جو (ہمارے پاس) آ جائے گا ہم اسے آپ لوگوں کو واپس نہ کریں گے اور ہم میں سے جو آپ کے پاس آیا آپ اسے ہم کو واپس کر دیں گے۔ (صحابہ نے) پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ لکھ دیں؟ فرمایا: ''ہاں، ہم میں سے جو شخص ان کے پاس چلا گیا تو اسے اللہ نے ہم سے دور کر دیا اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا اللہ اس کے لیے کشادگی اور نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا۔''

[٤٦٣٣] ٩٤-(١٧٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: «بَلٰى» قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: «بَلٰى» قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا» قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا، فَأَتٰى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا، قَالَ: فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْفَتْحِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ:

[4633] حبیب بن ابی ثابت نے ابووائل (شقیق) سے روایت کی، انھوں نے کہا: سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگ صفین کے روز کھڑے ہوئے اور (لوگوں کو مخاطب کر کے) کہا: لوگو! (امیرالمومنین پر الزام لگانے کے بجائے) خود کو الزام دو (صلح کو مسترد کر کے اللہ اور اس کے بتائے ہوئے راستے سے تم ہٹ رہے ہو) ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور اگر ہم جنگ (ہی کو ناگزیر) دیکھتے تو جنگ کر گزرتے۔ یہ اس صلح کا واقعہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ (اب تو مسلمانوں کے دو گروہوں کا معاملہ ہے۔) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں!'' عرض کی: کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول آگ میں نہ جائیں گے؟ فرمایا: ''کیوں نہیں!'' عرض کی: تو ہم اپنے دین میں نیچے لگ کر (صلح) کیوں کریں (نیچے لگ کر کیوں صلح کریں؟) اور اس طرح کیوں لوٹ جائیں کہ اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں، (اس کے حکم سے صلح کر رہا ہوں) اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔'' کہا: عمر رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں چل پڑے اور صبر نہ کر سکے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کہا: کیوں نہیں! کہا: کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول آگ میں نہیں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ہم اپنے دین میں نیچے لگ کر (جیسی صلح وہ چاہتے ہیں انھیں) کیوں دیں؟ اور اس طرح کیوں لوٹ جائیں کہ اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ تو انھوں نے کہا: ابن خطاب! وہ اللہ کے رسول ہیں، اللہ انھیں

يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

ہرگز کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ پر فتح (کی خوشخبری) کے ساتھ قرآن اترا۔ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انھیں (جو نازل ہوا تھا) وہ پڑھوایا۔ انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ کا دل خوش ہوگیا اور وہ لوٹ آئے۔

[٤٦٣٤] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ بِصِفِّينَ: أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا آرَاءَكُمْ، وَاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ، وَاللهِ! مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ، إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ، إِلَّا أَمْرَكُمْ هٰذَا.

[4634] ابوکریب محمد بن علاء اور محمد بن عبداللہ بن نمیر دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق (بن سلمہ ابووائل) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے صفین میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: لوگو! اپنی رائے پر (غلط ہونے کا) الزام لگاؤ۔ اللہ کی قسم! میں نے ابوجندل (کے واقعے) کے دن اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے (صلح کے) معاملے کو رد کرسکتا تو رد کر دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے کبھی کسی کام کے لیے اپنے کندھوں پر تلواریں نہیں رکھی تھیں مگر ان تلواروں نے ہمارے لیے ایسے معاملے تک پہنچنے میں آسانی کر دی جس کو ہم جانتے تھے، سوائے تمھارے موجودہ معاملے کے۔

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِلَى أَمْرٍ قَطُّ.

ابن نمیر نے ''کبھی کسی معاملے کے لیے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٦٣٥] (...) -وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا.

[4635] جریر اور وکیع دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''ایسے کام کی طرف جو ہمیں مشکل میں مبتلا کر رہا تھا۔''

[٤٦٣٦] ٩٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ

[4636] ابوحصین نے ابووائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے صفین میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اپنے دین کے مقابلے میں اپنی رائے پر الزام

قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا سَدَدْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ، إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ.

دھرو۔ ابوجندل (کے واقعے) کے دن میں نے خود کو اس حالت میں دیکھا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو رد کر سکتا (تو حاشا وکلا رد کر دیتا۔) لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ ہم اس کے ایک کونے کو مضبوط نہیں کر پاتے کہ ہمارے سامنے اس کا دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ (کیونکہ یہ مسلمانوں کا آپس میں اختلاف ہے۔)

[٤٦٣٧] ٩٧-(١٧٨٦) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الفتح: ١-٥] مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ، وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا».

[4637] سعید بن ابی عروبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث سنائی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی، کہا: جب آیت: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ ...... فَوْزًا عَظِيمًا ○﴾ تک اتری (تو یہ) آپ ﷺ کی حدیبیہ سے واپسی کا موقع تھا اور لوگوں کے دلوں میں غم اور دکھ کی کیفیت طاری تھی، آپ ﷺ نے حدیبیہ میں قربانی کے اونٹ نحر کر دیے تھے تو (اس موقع پر) آپ نے فرمایا: ''مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔''

[٤٦٣٨] (...) وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

[4638] معتمر کے والد (سلیمان)، ہمام اور شیبان سب نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سعید بن ابی عروبہ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ) (التحفة ٣٧)

باب:35-ایفائے عہد

[٤٦٣٩] ٩٨-(١٧٨٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[4639] حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ: مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ، قَالَ: فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالُوا: إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا؟ فَقُلْنَا: مَا نُرِيدُهُ، مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: «انْصَرِفَا، نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِمْ».

جنگ بدر میں میرے شامل نہ ہونے کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں اور میرے والد حسیل رضی اللہ عنہ (جو یمان کے لقب سے معروف تھے) دونوں نکلے تو ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہا: تم محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا: ان کے پاس جانا نہیں چاہتے، ہم تو صرف مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ہم سے اللہ کے نام پر یہ عہد اور میثاق لیا کہ ہم مدینہ جائیں گے لیکن آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو یہ خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں لوٹ جاؤ، ہم ان سے کیا ہوا عہد پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں گے۔''

(المعجم٣٦) - (بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ) (التحفة٣٨)

باب:36-غزوۂ احزاب (جنگِ خندق)

[٤٦٤٠] ٩٩-(١٧٨٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَاكَ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ، وَأَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟

[4640] ابراہیم تیمی کے والد (یزید بن شریک) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ایک آدمی نے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کو پالیتا تو آپ کی معیت میں جہاد کرتا اور خوب لڑتا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسا کرتے؟ میں نے غزوۂ احزاب کی رات ہم سب کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہمیں تیز ہوا اور سردی نے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا مرد ہے جو مجھے (اس) قوم (کے اندر) کی خبر لا دے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میرے ساتھ رکھے!'' ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کوئی شخص ہے جو میرے پاس ان لوگوں کی خبر لے آئے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میرے ساتھ

جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَسَكَتْنَا، فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ، فَقَالَ: «قُمْ. يَا حُذَيْفَةُ! فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ» فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا، إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ، قَالَ: «اذْهَبْ، فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ، وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ» فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ، حَتَّى أَتَيْتُهُمْ، فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ، فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ» وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ، فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ، وَفَرَغْتُ، قُرِرْتُ، فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا، فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ: «قُمْ، يَا نَوْمَانُ!».

رکھے!'' ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ہے کوئی شخص جو ان لوگوں کی خبر لا دے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میری رفاقت عطا فرمائے!'' ہم خاموش رہے، ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا، آپ نے فرمایا: ''حذیفہ! کھڑے ہو جاؤ اور تم مجھے ان لوگوں کی خبر لا کے دو۔'' جب آپ نے میرا نام لے کر بلایا تو میں نے اُٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہ پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ ان لوگوں کی خبریں مجھے لا دو اور انھیں میرے خلاف بھڑکا نہ دینا۔'' (کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کرنا کہ تم پکڑے جاؤ، اور وہ میرے خلاف بھڑک اٹھیں) جب میں آپ کے پاس سے گیا تو میری حالت یہ ہو گئی جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں، (پسینے میں نہایا ہوا تھا) یہاں تک کہ میں ان کے پاس پہنچا، میں نے دیکھا کہ ابوسفیان اپنی پشت آگ سے سینک رہا ہے، میں نے تیر کو کمان کی وسط میں رکھا اور اس کو نشانہ بنا دینا چاہا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد آ گیا کہ ''انھیں میرے خلاف بھڑکا نہ دینا'' (کہ جنگ اور تیز ہو جائے) اگر میں اس وقت تیر چلا دیتا تو وہ نشانہ بن جاتا، میں لوٹا تو (مجھے ایسے لگ رہا تھا) جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں، پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو ان لوگوں کی (ساری) خبر بتائی اور میں فارغ ہوا تو مجھے ٹھنڈ لگنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے (اپنی اس) عبا کا بچا ہوا حصہ اوڑھا دیا جو آپ (کے جسم اطہر) پر تھی، آپ اس میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں (اس کو اوڑھ کر) صبح تک سوتا رہا، جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اے خوب سونے والے! اُٹھ جاؤ۔''

(المعجم ٣٧) - (بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ) (التحفة ٣٩)

باب: 37-غزوۂ احد

[٤٦٤١] ١٠٠-(١٧٨٩) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ

[4641] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ

خَالِدِ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ وَّثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ. فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ: «مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ، أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟» فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا، فَقَالَ: «مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ، أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟» فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ: «مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا».

جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ، انصار کے سات اور قریش کے دو آدمیوں (سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ تیمی رضی اللہ عنہما) کے ساتھ (لشکر سے الگ کر کے) تنہا کر دیے گئے، جب انھوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کو ہم سے کون ہٹائے گا؟ اس کے لیے جنت ہے، یا (فرمایا:) وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔'' تو انصار میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور اس وقت تک لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا، انھوں نے پھر سے آپ کو گھیر لیا، آپ نے فرمایا: ''انھیں کون ہم سے دور ہٹائے گا؟ اس کے لیے جنت ہے، یا (فرمایا:) وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔'' پھر انصار میں سے ایک شخص آگے بڑھا، وہ لڑا حتی کہ شہید ہو گیا، پھر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا حتی کہ وہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے (ان قریشی) ساتھیوں سے فرمایا: ''ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔''

[٤٦٤٢] ١٠١-(١٧٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ، وَكَانَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا، ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

[4642] ابوحازم کے بیٹے عبدالعزیز نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کے متعلق سوال کیا جا رہا تھا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور سامنے (ثنایا کے ساتھ) کا ایک دانت (رباعی) ٹوٹ گیا تھا اور خود سر مبارک پر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (آپ کے چہرے سے) خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ڈھال سے اس (زخم) پر پانی ڈال رہے تھے، جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون نکلنے میں اضافہ ہو رہا ہے تو انھوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا وہ راکھ ہو گیا، پھر اس کو زخم پر لگا دیا تو خون رک گیا۔

[٤٦٤٣] ١٠٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[4643] یعقوب بن عبدالرحمان القاری نے ابوحازم سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا،

الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَّهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَمَا، وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ، وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: وَجُرِحَ وَجْهُهُ، وَقَالَ - مَكَانَ هُشِمَتْ -: كُسِرَتْ.

ان سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کے متعلق سوال کیا جا رہا تھا، انھوں نے کہا: سنو! اللہ کی قسم! مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا زخم کون دھو رہا تھا اور پانی کون ڈال رہا تھا اور آپ کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی، پھر عبدالعزیز کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر انھوں نے یہ اضافہ کیا: اور آپ کا چہرۂ انور زخمی ہو گیا اور ــــ (خود) ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ــ کی جگہ ''ٹوٹ گیا'' کہا۔

[٤٦٤٤] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَرِّفٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ: أُصِيبَ وَجْهُهُ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ: جُرِحَ وَجْهُهُ.

[4644] ابن عیینہ، سعید بن ابی ہلال اور محمد بن مطرف، ان سب نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث نبی ﷺ سے روایت کی، ابن ابی ہلال کی حدیث میں ہے: ''آپ کا چہرہ مبارک نشانہ بنایا گیا'' اور ابن مطرف کی حدیث میں ہے: ''آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا۔''

[٤٦٤٥] ١٠٤-(١٧٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، وَّشُجَّ فِي رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ؟» فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ

[4645] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کا (ثنائیہ کے ساتھ والا) رباعی دانت ٹوٹ گیا اور آپ کے سر اقدس میں زخم لگا، آپ اپنے سر سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے: ''وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے سر میں زخم لگایا اور اس کا رباعی کا دانت توڑ دیا، اور وہ انھیں اللہ کی طرف بلا رہا تھا۔'' اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اس معاملے میں آپ

ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں (کہ وہ اللہ ان کی طرف توجہ فرمائے یا ان کو عذاب دے کہ وہ ظالم ہیں۔)''

[٤٦٤٦] ١٠٥-(١٧٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَحْكِي نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ وَيَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ».

[4646] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں، آپ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے تھے جنھیں ان کی قوم نے مارا، وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور (یہ) فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے، وہ نہیں جانتے (کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔)''

[٤٦٤٧] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ.

[4647] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع اور محمد بن بشر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی، اس میں انھوں نے یہ کہا: تو وہ (نبی علیہ السلام) اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ)(التحفة ٤٠)

باب:38- جس شخص کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اس پر اللہ کا شدید غضب (نازل ہوتا ہے)

[٤٦٤٨] ١٠٦-(١٧٩٣) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوا هٰذَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ» وَهُوَ حِينَئِذٍ يُّشِيرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[4648] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس قوم پر اللہ کا غضب شدید ہو گیا جنھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ یہ کیا'' آپ اس وقت اپنے رباعی دانت کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب ناک ہوتا ہے جس کو اللہ کا رسول ﷺ اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) قتل کر دے۔''

(المعجم٣٩) - (بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ)(التحفة ٤١)

[٤٦٤٩] ١٠٧-(١٧٩٤) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَّهُ جُلُوسٌ، وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْأَمْسِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلٰى سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ، فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ - ﷺ - إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ، فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ: فَاسْتَضْحَكُوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلٰى بَعْضٍ، وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ، لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ، مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتّٰى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ، فَجَاءَتْ، وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ، فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ، وَكَانَ إِذَا دَعَا، دَعَا ثَلَاثًا، وَإِذَا سَأَلَ، سَأَلَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ، وَخَافُوا دَعْوَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ،

باب:39- مشرکوں اور منافقوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو پہنچنے والی ایذا

[4649] زکریا (بن ابی زائدہ) نے ابواسحاق سے، انھوں نے عمرو بن میمون اودی سے، انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح ہوئی تھی۔ ابوجہل نے کہا: تم میں سے کون اٹھ کر بنی فلاں کے محلے سے اونٹنی کی بچے والی جھلی (بچہ دانی) لائے گا اور جب محمد سجدے میں جائیں تو اس کو ان کے کندھوں کے درمیان رکھ دے گا؟ قوم کا سب سے بدبخت شخص (عقبہ بن ابی معیط) اٹھا اور اس کو لے آیا۔ جب نبی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے وہ جھلی آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، پھر وہ آپس میں خوب ہنسے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ میں کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا، کاش! مجھے کچھ بھی تحفظ حاصل ہوتا تو میں اس جھلی کو رسول اللہ ﷺ کی پشت سے اٹھا کر پھینک دیتا، نبی ﷺ سجدے میں تھے۔ اپنا سر مبارک نہیں اٹھا رہے تھے، حتی کہ ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی، وہ آئیں، حالانکہ وہ اس وقت کم سن بچی تھیں، انھوں نے وہ جھلی اٹھا کر آپ سے دور پھینکی۔ پھر وہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور انھیں سخت سست کہا۔ جب نبی ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ نے باآواز بلند ان کے خلاف دعا کی، آپ جب کوئی دعا کرتے تھے تو تین مرتبہ دہراتے اور آپ ﷺ اگر کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے تھے، پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔'' جب قریش نے آپ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی جاتی رہی اور وہ آپ

وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ» - وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ - فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ، قَلِيبِ بَدْرٍ.

کی بددعا سے خوف زدہ ہو گئے۔ آپ نے پھر بددعا فرمائی: ''اے اللہ! ابوجہل بن ہشام پر گرفت فرما اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط پر گرفت فرما۔'' ــــ (ابواسحاق نے کہا:) انھوں (عمرو بن میمون) نے ساتویں شخص کا نام بھی لیا تھا لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا (بعدازاں ابواسحاق کو ساتویں شخص عمارہ بن ولید کا نام یاد آ گیا تھا، صحیح البخاري، حدیث:520) ــــ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:) اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! جن کا آپ نے نام لیا تھا میں نے بدر کے دن ان کو مقتول پڑے دیکھا، پھر ان سب کو گھسیٹ کر کنویں، بدر کے کنویں کی طرف لے جایا گیا اور انھیں اس میں ڈال دیا گیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

ابواسحاق نے کہا: اس حدیث میں ولید بن عقبہ (کا نام) غلط ہے۔ (صحیح ولید بن عتبہ ہے۔)

فائدہ: ان میں سے اکثر یہیں مرے۔ باقیوں کا بھی ایسا ہی بدتر انجام ہوا۔ عقبہ کو بدر کے بعد باندھ کر قتل کیا گیا اور عمارہ بن ولید حبشہ میں پاگل ہو کر جنگلی جانوروں کے ساتھ لمبی، عبرتناک زندگی گزار کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مرا۔

[٤٦٥٠] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ، وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، إِذْ جَاءَهُ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ، أَبَا جَهْلِ بْنَ

[4650] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحاق سے سنا، وہ عمرو بن میمون سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ (ایک بار) جب رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے گرد قریش کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک ذبح کی ہوئی اونٹنی کی بچے والی جھلی لے کر آیا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی پشت پر پھینک دیا، آپ ﷺ نے (سجدے سے) سر نہ اٹھایا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اس جھلی کو آپ کی پشت سے اٹھایا اور جن لوگوں نے یہ حرکت کی تھی ان کو بددعا دی، رسول اللہ ﷺ نے (ان کے بارے میں) فرمایا: ''اے اللہ! قریش کے اس گروہ پر گرفت فرما، ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن

هِشَامٍ، وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَّأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، أَوْ أُبَيَّ ابْنَ خَلَفٍ» - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ، غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ.

ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا اُبی بن خلف ــ شعبہ کو شک ہے ــ پر گرفت فرما!'' (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے ان کو دیکھا، وہ جنگ بدر کے دن قتل کیے گئے اور ان کو کنوئیں میں ڈال دیا گیا، البتہ امیہ بن خلف یا اُبی بن خلف کے جوڑ جوڑ کٹ چکے تھے، اسے (گھسیٹ کر) کنویں میں نہیں ڈالا جاسکا۔

[٤٦٥١] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَزَادَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا، يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثَلَاثًا، وَّذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، وَّلَمْ يَشُكَّ، قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: وَنَسِيتُ السَّابِعَ.

[4651] سفیان نے ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ تین بار (دعا کرنا) پسند فرماتے تھے، اور آپ نے تین بار فرمایا: ''اے اللہ! قریش پر گرفت فرما، اے اللہ! قریش پر گرفت فرما، اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔'' اور اس میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا نام لیا (ابی بن خلف اور امیہ بن خلف کے ناموں میں) شک نہیں کیا، ابواسحاق نے کہا: ساتواں شخص میں بھول گیا۔

[٤٦٥٢] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ، فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَّأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَّعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ ابْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى عَلٰى بَدْرٍ، قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

[4652] زہیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے قریش کے چھ آدمیوں کے خلاف بددعا کی، ان میں ابوجہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط تھے۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں: میں نے ان کو بدر (کے میدان) میں اوندھے پڑے ہوئے دیکھا، دھوپ نے ان (کے لاشوں) کو متغیر کر دیا تھا اور وہ ایک گرم دن تھا۔

[٤٦٥٣] ١١١-(١٧٩٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ، وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى،

[4653] نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی:

وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ؟ إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ»، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ تَعَالَى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا».

اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو اُحد کے دن سے زیادہ شدید ہو؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمھاری قوم سے بہت تکلیف پہنچی اور سب سے شدید تکلیف وہ تھی جو مجھے عقبہ کے دن پہنچی، جب میں خود کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے لے گیا (یعنی اس کو دعوتِ اسلام دی) لیکن جو میں چاہتا تھا اس نے میری وہ بات نہ مانی، میں غمزدہ ہو کر چل پڑا اور قرن ثعالب پر پہنچ کر ہی میری حالت بہتر ہوئی، میں نے سر اٹھایا تو مجھے ایک بادل نظر آیا، اس نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا، میں نے دیکھا تو اس میں جبرائیل علیہ السلام تھے، انھوں نے مجھے آواز دے کر کہا: اللہ عزوجل نے جو کچھ آپ نے اپنی قوم سے کہا وہ اور انھوں نے جو آپ کو جواب دیا وہ سب سن لیا، اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ ان کفار کے متعلق اس کو جو چاہیں حکم دیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا، پھر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی طرف سے آپ کو دیا گیا جواب سن لیا، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں، اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں سنگلاخ پہاڑوں کو (اٹھا کر) ان کے اوپر رکھ دوں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''بلکہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔''

[٤٦٥٤] ١١٢-(١٧٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ

[4654] ابوعوانہ نے اسود بن قیس سے، انھوں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ان جنگوں میں سے ایک میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی خون

الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ، فَقَالَ:

«هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ»

آلود ہوگئی تو آپ نے فرمایا:

''تو ایک انگلی ہی ہے جو زخمی ہوئی اور تو نے جو تکلیف اٹھائی وہ اللہ کی راہ میں ہے۔''

[٤٦٥٥] ١١٣-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ، فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ.

[4655] ابن عیینہ نے اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ ایک لشکر میں تھے اور (وہاں) آپ کی انگلی زخمی ہوگئی۔

فائدہ: غار کے ایک عام معنی پہاڑ کی کھوہ کے ہیں، دوسرے معنی حملہ کرنے والے لشکر کے ہیں، یہاں وہی مراد ہیں۔

[٤٦٥٦] ١١٤-(١٧٩٧) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنْدُبًا يَقُولُ: أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [الضحى: ١-٣].

[4656] سفیان نے اسود بن قیس سے روایت کی کہ انھوں نے جندب ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل ؑ کی آمد میں تاخیر ہوگئی، مشرکین کہنے لگے کہ محمد ﷺ کو الوداع کہہ دیا گیا۔ تو اللہ عزوجل نے یہ نازل فرمایا: ''قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی، اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے! (اے نبی!) آپ کے رب نے نہ آپ کو رخصت کیا اور نہ وہ بیزار ہوا۔''

[٤٦٥٧] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ: اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ

[4657] زہیر نے اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے جندب بن سفیان ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ بیمار ہوگئے اور دو یا تین راتیں اٹھ نہ سکے تو ایک عورت آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے محمد! مجھے لگتا ہے کہ آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے، میں نے دو یا تین راتوں سے اسے آپ کے قریب آتے نہیں دیکھا۔ کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب وہ چھا جائے!

تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾.

چھا جائے! (اے نبی!) آپ کے رب نے نہ آپ کو رخصت کیا اور نہ وہ بیزار ہوا۔''

[٤٦٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

[4658] شعبہ اور سفیان (ثوری) نے اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٠) - (بَابٌ: فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَصَبْرِهِ عَلَىٰ أَذَى الْمُنَافِقِينَ)(التحفة ٤٢)

باب:40- منافقوں کی اذیت رسانی پر نبی ﷺ کی دعا اور آپ ﷺ کا صبر

[٤٦٥٩] ١١٦-(١٧٩٨) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا، عَلَيْهِ إِكَافٌ، تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ، وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، حَتَّىٰ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ، فِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ

[4659] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ (بن زبیر) سے خبر دی کہ اسامہ بن زید ؓ نے انھیں بتایا کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھے پر سواری فرمائی، اس پر پالان تھا اور اس کے نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک چادر تھی، آپ نے اسامہ (بن زید ؓ) کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا، آپ قبیلہ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی عیادت کرنا چاہتے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، آپ راستے میں ایک مجلس سے گزرے جہاں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی ملے جلے موجود تھے، ان میں عبداللہ بن اُبی بھی تھا اور مجلس میں عبداللہ بن رواحہ ؓ بھی موجود تھے۔ جب سواری کی گرد مجلس کی طرف اٹھی تو عبداللہ بن اُبی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: ہم پر گرد نہ اڑائیں۔ نبی ﷺ نے ان سب کو سلام کیا، رک گئے، پھر آپ سواری سے اترے، ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور ان پر قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبداللہ بن اُبی نے کہا: اے شخص!

قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: أَيُّهَا الْمَرْءُ! لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا، إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ. قَالَ: فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ، حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «أَيْ سَعْدُ! أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ - يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا» قَالَ: اعْفُ عَنْهُ، يَا رَسُولَ اللهِ! وَاصْفَحْ، فَوَاللهِ! لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ، فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ، شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

اس سے اچھی بات اور کوئی نہیں ہوگی کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اگر وہ سچ ہے تو بھی ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اور اپنے گھر لوٹ جائیں اور ہم میں سے جو شخص آپ کے پاس آئے اس کو سنائیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہماری مجلس میں تشریف لائیں۔ ہم اس کو پسند کرتے ہیں، پھر مسلمان، یہود اور بت پرست ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، یہاں تک کہ ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑنے پر تیار ہو گئے۔ نبی ﷺ ان کو مسلسل دھیما کرتے رہے، پھر آپ اپنی سواری پر بیٹھے، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور فرمایا: ''سعد! آپ نے نہیں سنا کہ ابوحباب نے کیا کہا ہے؟ آپ کی مراد عبداللہ بن اُبی سے تھی، اس نے اس، اس طرح کہا ہے۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے) کہا: یا رسول اللہ! اس کو معاف کر دیجیے اور اس سے درگزر کیجیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو عطا کیا ہے سو کیا ہے۔ اس نشیبی نخلستانی علاقے میں بسنے والوں نے مل جل کر یہ طے کر لیا تھا کہ اس کو (بادشاہت کا) تاج پہنائیں گے اور اس کے سر پر (ریاست کا) عمامہ باندھیں گے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے، اس حق کے ذریعے جو آپ کو عطا فرمایا ہے، اس (فیصلے) کو رد کر دیا تو اس بنا پر اس کو حلق میں پھندا لگ گیا اور آپ نے جو دیکھا ہے اس نے اسی بنا پر کیا ہے۔ سو نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

[٤٦٦٠] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ، يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ، وَزَادَ: وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ.

[4660] عقیل نے ابن شہاب (زہری) سے اسی سند کے ساتھ اس کے مانند روایت کی اور یہ اضافہ کیا: ''یہ عبداللہ (بن ابی) کے (ظاہری طور پر) اسلام (کا اعلان کرنے) سے پہلے کا واقعہ ہے۔''

[٤٦٦١] ١١٧-(١٧٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ،

[4661] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ سے عرض کی گئی: (کیا ہی اچھا ہو) اگر آپ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ؟ قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ، وَرَكِبَ حِمَارًا، وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ، وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ، فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَوَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ! لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِّنْكَ، قَالَ: فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ، قَالَ: فَغَضِبَ لِكُلٍّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَصْحَابُهُ، قَالَ: فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ، فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات: ٩].

(اسلام کی دعوت دینے کے لیے) عبداللہ بن ابی کے پاس بھی تشریف لے جائیں! نبی ﷺ ایک گدھے پر سواری فرما کر اس کی طرف گئے اور مسلمان بھی گئے، وہ شور یلی زمین تھی، جب نبی ﷺ اس کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: مجھ سے دور رہیں، اللہ کی قسم! آپ کے گدھے کی بو سے مجھے اذیت ہو رہی ہے۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا گدھا تم سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس پر عبداللہ بن اُبی کی قوم میں سے ایک شخص اس کی حمایت میں، غصے میں آ گیا۔ کہا: دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھی غصے میں آ گئے۔ کہا: تو ان میں ہاتھوں، چھڑیوں اور جوتوں کے ساتھ لڑائی ہونے لگی، پھر ہمیں یہ بات پہنچی کہ انھی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کراؤ۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عبداللہ بن اُبی کو اسلام کی دعوت دینے کی تجویز پیش کی جا چکی تھی، پھر آپ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کا ارادہ فرمایا۔ آپ اس غرض سے تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے راستے کی مجلس میں عبداللہ بن اُبی کو دیکھا۔ اس نے غلط روش اختیار کی لیکن آپ نے حسن اخلاق سے کام لیتے ہوئے اتر کر ان سب لوگوں کو سلام کیا اور خوبصورت طریقے سے اسلام کی دعوت دی۔ وہ اس پر بھی باز نہ آیا اور غیر مؤدب گفتگو کی لیکن آپ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی درخواست پر اسے معاف کر دیا اور آئندہ بھی اس کے مرنے تک اسے مسلسل معاف فرماتے اور اس سے حسن سلوک کرتے رہے۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ)(التحفة ٤٣)

باب: 41-ابوجہل کا قتل

[٤٦٦٢] ١١٨-(١٨٠٠) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ: - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ -: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ: آنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟

[4662] اسماعیل ابن علیہ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہماری خاطر کون جا کر دیکھے گا کہ ابوجہل کا کیا بنا؟'' اس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ چلے گئے، انھوں نے دیکھا کہ عفراء کے دو بیٹے اس کو تلواروں کا نشانہ بنا چکے ہیں اور اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ

فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ - قَالَ - قَتَلَهُ قَوْمُهُ؟.

کر کہا: تو ابوجہل ہے؟ ابوجہل نے کہا: کیا اس سے بڑے کسی شخص کو بھی تم نے قتل کیا ہے؟ ــ یا کہا ــ اس کی قوم نے قتل کیا ہے؟

قَالَ: وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي؟.

(سلیمان تیمی نے) کہا: ابومجلز نے کہا: ابوجہل نے یہ بھی کہا تھا: کاش! مجھے کسانوں کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

[٤٦٦٣] (...) **حَدَّثَنَا** حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ؟» بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَقَوْلِ أَبِي مِجْلَزٍ، كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَاعِيلُ.

[4663] ہمیں معتمر نے کہا: میں نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے کون معلوم کرے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟......'' آگے ابن علیہ کی حدیث اور ابومجلز کے قول کے مانند ہے، جس طرح اسماعیل نے بیان کیا ہے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ) (التحفة ٤٤)

باب:42- یہود کے شیطان کعب بن اشرف کا قتل

[٤٦٦٤] ١١٩-(١٨٠١) **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ» - ﷺ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: ائْذَنْ لِّي فَلْأَقُلْ، قَالَ: «قُلْ»، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ، وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمْ، وَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً، وَقَدْ عَنَّانَا، فَلَمَّا سَمِعَهُ

[4664] ہمیں سفیان نے عمرو سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف کی ذمہ داری کون لے گا، اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دی ہے۔'' محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے عرض کی: مجھے اجازت دیجیے کہ میں (یہ کام کرتے ہوئے) کوئی بات کہہ لوں۔ آپ نے فرمایا: ''کہہ لینا۔'' چنانچہ وہ اس کے پاس آئے، بات کی اور باہمی تعلقات کا تذکرہ کیا، اور کہا: یہ آدمی صدقہ (لینا) چاہتا ہے اور ہمیں تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ جب اس نے یہ سنا تو کہنے لگا:

قَالَ: وَأَيْضًا، وَّاللهِ! لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ، وَنَكْرَهُ أَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَّصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا، قَالَ: فَمَا تَرْهَنُنِي؟ قَالَ: مَا تُرِيدُ؟ قَالَ: تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ، قَالَ: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ. أَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا؟ قَالَ لَهُ: تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ، قَالَ: يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا، فَيُقَالُ: رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ، وَّلٰكِنْ نَّرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ، قَالَ: فَنَعَمْ، وَوَاعَدَهُ أَنْ يَّأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَّعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ، قَالَ: فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ. قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ، قَالَ: إِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَ أَبُو نَائِلَةَ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلٰى طَعْنَةٍ لَّيْلًا لَأَجَابَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلٰى رَأْسِهِ، فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ. قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ، نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ، فَقَالُوا: نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ، قَالَ: نَعَمْ، تَحْتِي فُلَانَةُ، هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ، قَالَ: فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَشُمَّ، فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ؟ قَالَ: فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَّأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: دُونَكُمْ، قَالَ: فَقَتَلُوهُ.

اللہ کی قسم! تم اور بھی اکتاؤ گے۔ انھوں نے کہا: اب تو ہم اس کے پیروکار بن چکے ہیں اور (ابھی) اسے چھوڑنا نہیں چاہتے یہاں تک کہ دیکھ لیں کہ اس کے معاملے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ کہا: میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے کچھ ادھار دو۔ اس نے کہا: تم میرے پاس گروی میں کیا رکھو گے؟ انھوں نے جواب دیا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ انھوں نے کہا: تم عرب کے سب سے خوبصورت انسان ہو، کیا ہم اپنی عورتیں تمھارے پاس گروی رکھیں؟ اس نے ان سے کہا: تم اپنے بچے میرے ہاں گروی رکھ دو۔ انھوں نے کہا: ہم میں سے کسی کے بیٹے کو گالی دی جائے گی تو کہا جائے گا: وہ کھجور کے دو وسق کے عوض گروی رکھا گیا تھا، البتہ ہم تمھارے پاس زرہ، یعنی ہتھیار گروی رکھ دیتے ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ انھوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ حارث، ابوعبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے کر اس کے پاس آئیں گے۔ کہا: وہ آئے اور رات کے وقت اسے آواز دی تو وہ اتر کر ان کے پاس آیا۔ سفیان نے کہا: عمرو کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا: اس کی بیوی اس سے کہنے لگی: میں ایسی آواز سن رہی ہوں جیسے وہ خون (کے طلبگار) کی آواز ہو۔ اس نے کہا: یہ تو محمد بن مسلمہ اور اس کا دودھ شریک بھائی اور ابونائلہ ہیں اور کریم انسان کو رات کے وقت بھی کسی زخم (کے مداوے) کی خاطر بلایا جائے تو وہ آتا ہے۔ محمد (بن مسلمہ) نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا: میں، جب وہ آئے گا، اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا، جب میں اسے خوب اچھی طرح جکڑ لوں تو وہ تمھارے بس میں ہوگا (تم اپنا کام کر گزرنا۔) کہا: جب وہ نیچے اترا تو اس طرح اترا کہ اس نے پیٹی (چادر بائیں کندھے پر ڈال کر اس کا سرا دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر سینے پر دونوں سروں سے) باندھی ہوئی تھی۔ انھوں نے کہا: ہمیں آپ سے

عطر کی خوشبو آ رہی ہے۔ اس نے کہا: ہاں، میرے نکاح میں فلاں عورت ہے، وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہنے والی ہے۔ انھوں نے کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اس (خوشبو) کو سونگھ لوں؟ اس نے کہا: ہاں، سونگھ لو۔ تو انھوں نے (سر کو) پکڑ کر سونگھا۔ پھر کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اسے دوبارہ سونگھ لوں؟ کہا: تو انھوں نے اس کے سر کو قابو کر لیا، پھر کہا: تمھارے بس میں ہے۔ کہا: تو انھوں نے اسے قتل کر دیا۔

(المعجم ٤٣) - (بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ) (التحفة ٤٥)

باب:43- غزوۂ خیبر

[٤٦٦٥] ١٢٠-(١٣٦٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ، قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَإِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيسُ، قَالَ: وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً.

[راجع: ٣٣٢١]

[4665] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ لڑی، ہم نے وہاں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، پھر اللہ کے نبی ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہوئے اور میں سواری پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا، اللہ کے نبی ﷺ نے خیبر کے تنگ راستوں میں اپنی سواری کو دوڑایا، میرا گھٹنا اللہ کے نبی ﷺ کی ران کو چھو رہا تھا، آپ ﷺ کی ران سے کپڑا ہٹ گیا اور میں رسول اللہ ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا، جب آپ بستی میں داخل ہوئے تو فرمایا: ''اللہ اکبر! خیبر تباہ ہوا، ہم جب کسی قوم کے گھروں کے سامنے اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جنھیں (آنے سے پہلے) ڈرایا گیا تھا۔'' آپ نے تین بار یہی فرمایا۔ کہا: لوگ اپنے کاموں کے لیے نکل چکے تھے تو انھوں نے کہا: (یہ) محمد ﷺ ہیں، عبدالعزیز نے کہا: ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا: اور لشکر ہے۔ کہا: ہم نے اسے بزور شمشیر حاصل کیا۔

[٤٦٦٦] ١٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ، وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ، وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَ: فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

[4666] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: خیبر کے دن میں سواری پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور میرا پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں کو چھو رہا تھا، کہا: ہم اس وقت ان کے پاس پہنچے جب سورج چمک رہا تھا، وہ لوگ اپنے مویشی نکال چکے تھے اور کلہاڑیاں، ٹوکریاں اور بیلچے لے کر (خود بھی) نکل چکے تھے۔ تو انھوں نے کہا: محمد ﷺ ہیں اور لشکر ہے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیبر اجڑ گیا، جب ہم کسی قوم کے گھروں کے سامنے اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جنھیں ڈرایا جا چکا تھا۔'' کہا: تو اللہ عزوجل نے انھیں شکست دی۔

[٤٦٦٧] ١٢٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ: «إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ».

[4667] قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ خیبر آئے تو آپ نے فرمایا: ''جب ہم کسی قوم کے گھروں کے آگے اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔''

[٤٦٦٨] ١٢٣-(١٨٠٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَّوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى خَيْبَرَ، فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَّجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

[4668] قتیبہ بن سعید اور محمد بن عباد نے ۔ الفاظ ابن عباد کے ہیں ۔ ہمیں حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں حاتم بن اسماعیل نے سلمہ بن اکوع کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی عبید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو ہم نے رات کے وقت سفر کیا، لوگوں میں سے ایک آدمی نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم ہمیں اپنے نادر جنگی اشعار سے نہیں سناؤ گے؟ اور عامر رضی اللہ عنہ شاعر آدمی تھے، وہ اتر کر لوگوں کے (اونٹوں) کے

لیے حدی خوانی کرنے لگے، وہ کہہ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ! لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ، فِدَاءً لَكَ، مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

''اے اللہ! اگر تو (فضل و کرم کرنے والا) نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، ہم تیرے نام پر قربان، ہم نے جو گناہ کیے ان کو بخش دے اور اگر ہمارا مقابلہ ہو تو ہمارے قدم جما دے اور ہم پر ضرور بالضرور سکینت اور وقار نازل فرما۔ ہمیں جب بھی آواز دے کر بلایا گیا ہم آئے، ہمیں آواز دے کر ان (آواز دینے والے) لوگوں نے ہم پر اعتماد کیا (اور ہم اس پر پورے اترے۔)''

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟» قَالُوا: عَامِرٌ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ» قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ، يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ، حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ يُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلٰى لَحْمٍ، قَالَ: «أَيُّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ: أَوْ يُهْرِيقُونَهَا وَيَغْسِلُونَهَا؟ فَقَالَ: «أَوْ ذَاكَ». قَالَ: فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِّيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ، فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، قَالَ: فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاكِتًا قَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ

تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ (حدی خوانی کر کے) اونٹوں کو ہانکنے والا کون ہے؟'' لوگوں نے کہا: عامر۔ آپ ﷺ نے (اللہ سے اس کی محبت اور شوق کو دیکھتے ہوئے) فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے!'' لوگوں میں سے ایک آدمی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: (اس کے لیے شہادت) واجب ہوگئی، اے اللہ کے رسول! آپ نے (اس کے حق میں دعا مؤخر فرما کر) ہمیں اس (کی صحبت) سے زیادہ مدت فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا؟ (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم خیبر پہنچے تو ہم نے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ ہمیں (شدید بھوک کے) مخمصے نے آلیا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ نے اسے ان (جہاد کرنے والے) لوگوں کے لیے فتح کر دیا ہے۔'' جب لوگوں نے اس دن کی شام کی جب انھیں فتح عطا کی گئی تھی تو انھوں نے بہت سی (جگہوں پر) آگ جلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ آگ کیسی ہے اور یہ لوگ کس چیز (کو پکانے) کے لیے اسے جلا رہے ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: گوشت (کو پکانے) کے لیے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کون سا گوشت؟'' انھوں نے جواب دیا: پالتو گدھوں کا گوشت۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے (پانی سمیت) بہا دو اور ان (برتنوں) کو توڑ دو۔'' اس پر ایک آدمی

لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ: «مَنْ قَالَهُ؟» قُلْتُ: فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ» وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ: «إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَّشٰى بِهَا مِثْلَهُ». وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا مِّنَ الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ: وَّأَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا. [انظر: ٥٠١٨]

نے کہا: یا اسے بہا دیں اور برتن دھولیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا ایسے کرلو۔'' کہا: جب لوگوں نے مل کر صف بندی کی تو عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، انھوں نے مارنے کے لیے اس (تلوار) سے ایک یہودی کی پنڈلی کو نشانہ بنایا تو تلوار کی دھار لوٹ کر عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر آ لگی اور وہ اسی زخم سے فوت ہو گئے۔ جب لوگ واپس ہوئے، سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور اس وقت انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش دیکھا تو آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا ہوا ہے؟'' میں نے آپ سے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کس نے کہا ہے؟'' میں نے کہا: فلاں، فلاں اور اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ نے۔ تو آپ نے فرمایا: ''جس نے بھی یہ کہا، غلط کہا ہے، اس کے لیے تو یقیناً دو اجر ہیں۔'' آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو اکٹھا کیا۔ ''وہ تو خوب جم کر جہاد کرنے والے مجاہد تھے، کم ہی کوئی عربی ہوگا جو اس راستے پر ان کی طرح چلا ہوگا۔''

قتیبہ نے حدیث کے دو حرفوں (أَلْقِيَنْ کے آخری دو حرفوں ی اور ن) میں محمد (بن عباد) کی مخالفت کی ہے اور (محمد) بن عباد کی روایت میں (أَلْقِيَنْ کے بجائے) أَلْقِ (ضرور بالضرور کی تاکید کے بغیر محض) ''نازل کر'' کے الفاظ ہیں۔

[٤٦٦٩] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - وَنَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ، فَقَالَ: ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ

[4669] ابوطاہر نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبدالرحمان نے خبر دی۔ ابن وہب کے علاوہ دوسرے راوی نے ان کا نسب بیان کیا تو (عبدالرحمان) بن عبداللہ بن کعب بن مالک کہا۔ کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: جب خیبر کا دن تھا، میرے بھائی نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں خوب جنگ لڑی، (اسی اثنا میں) ان

أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، وَشَكُّوا فِيهِ: رَجُلٌ مَّاتَ فِي سِلَاحِهِ، وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ، قَالَ سَلَمَةُ: فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي أَنْ أَرْجُزَ بِكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: أَعْلَمُ مَا تَقُولُ، قَالَ: فَقُلْتُ:

کی تلوار پلٹ کر انھی کو جا لگی اور انھیں شہید کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اس حوالے سے کچھ باتیں کہیں اور اس معاملے میں شک (کا اظہار کیا) کہ آدمی اپنے ہی اسلحہ سے فوت ہوا ہے۔ انھوں نے ان کے معاملے کے بعض پہلوؤں میں شک کیا۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کے آگے رجزیہ اشعار پڑھوں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں جو تم کہنے جا رہے ہو۔ کہا: تو میں نے (یہ رجزیہ اشعار) پڑھے:

وَاللهِ! لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

''اللہ کی قسم! اگر اللہ (کا کرم) نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔''

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَدَقْتَ».

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا۔''

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَّاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

''ہم پر بہت سکینت نازل فرما اور اگر ہمارا مقابلہ ہو تو ہمارے قدم مضبوط کر دے، مشرکوں نے یقیناً ہم پر سخت زیادتی کی۔''

قَالَ: فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ هٰذَا؟» قُلْتُ: قَالَهُ أَخِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَرْحَمُهُ اللهُ» قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ نَاسًا لَّيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، يَقُولُونَ: رَجُلٌ مَّاتَ بِسِلَاحِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَّاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا».

کہا: جب میں نے اپنے رجزیہ اشعار ختم کیے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ (اشعار) کس نے کہے؟'' میں نے جواب دیا: میرے بھائی نے کہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ان پر رحم کرے!'' کہا: تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! کچھ لوگ اس کے لیے دعا کرتے ہوئے ڈر رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے: وہ آدمی اپنے ہی اسلحے سے فوت ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو جہاد کرتے ہوئے مجاہد کے طور فوت ہوا ہے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِّسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ

ابن شہاب نے کہا: پھر میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سے سوال کیا تو انھوں نے مجھے اپنے والد سے اسی

قَالَ - حِينَ قُلْتُ: إِنَّ نَاسًا يَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ- فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبُوا، مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ» وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ.

کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ دہراتے ہوئے) کہا: جب میں نے کہا: کچھ لوگ اس کے لیے دعا کرنے سے ڈرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے غلط کہا، وہ تو جہاد کرتے ہوئے مجاہد کے طور پر فوت ہوئے، ان کے لیے دہرا اجر ہے۔'' اور آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

فائدہ: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا اصل نام سنان تھا۔ نسب یہ ہے: سنان (سلمہ) بن عمرو بن اکوع۔ عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ رشتے میں ان کے چچا تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بنا پر اپنا بھائی کہا کہ دونوں ایک قبیلے، ایک ہی گھرانے اور ایک ہی دادا کی اولاد تھے، غالباً ہم عمر بھی تھے۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ غالباً دونوں رضاعی بھائی تھے۔

(المعجم ٤٤) - (بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ)(التحفة ٤٦)

باب: 44- غزوۂ احزاب اور وہی (غزوۂ) خندق ہے

[٤٦٧٠] ١٢٥-(١٨٠٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ، وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

[4670] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا کر پھینک رہے تھے، (اس) مٹی نے بطن مبارک کی سفیدی کو چھپا لیا تھا اور آپ فرما رہے تھے:

«وَاللهِ! لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا»

''اللہ کی قسم! اگر تیرا اکرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے، نہ نماز پڑھتے۔ ہم پر ضرور بالضرور سکینت نازل فرما۔ ان لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔''

قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ:

کہا: بسا اوقات آپ فرماتے:

«إِنَّ الْمَلَا قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا»

''ان سرداروں نے ہم پر (اپنا ظلم روکنے سے) انکار کر دیا، جب وہ فتنے کا ارادہ کرتے ہیں ہم اس (میں پڑنے)

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

سے انکار کر دیتے ہیں۔"
آپ ان (الفاظ) پر اپنی آواز کو بلند فرما لیتے۔

[٤٦٧١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا».

[4671] عبدالرحمان بن مہدی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا..... انھوں نے اسی کے مانند بیان کیا، البتہ (اس روایت کے مطابق) انھوں نے کہا: "بلاشبہ ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی ہے۔"

[٤٦٧٢] ١٢٦-(١٨٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَافِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ».

[4672] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر پھینک رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، اس لیے مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔"

[٤٦٧٣] ١٢٧-(١٨٠٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

[4673] معاویہ بن قرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

"اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں، تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما دے۔"

[٤٦٧٤] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ» قَالَ

[4674] شعبہ نے ہمیں قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "اے اللہ! بے شک زندگی آخرت کی زندگی ہے۔" شعبہ نے کہا: یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا:

شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ:

«اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ»

''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی (حقیقی) نہیں، تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔''

[٤٦٧٥] ١٢٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانُوا يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ:

[4675] یحییٰ بن یحییٰ اور شیبان بن فروخ نے ہمیں حدیث بیان کی، یحییٰ نے کہا: ہمیں عبدالوارث نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: صحابہ رجزیہ اشعار پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کا ساتھ دیتے تھے، وہ کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ! لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔''

وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ - بَدَلَ فَانْصُرْ -: فَاغْفِرْ.

شیبان کی حدیث میں ''مدد فرما'' کی جگہ ''مغفرت فرما'' ہے۔

[٤٦٧٦] ١٣٠-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ:

[4676] حماد بن سلمہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ خندق کے دن محمد (رسول اللہ ﷺ) کے صحابہ کہہ رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

''ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے اسلام پر زندگی بھر کے لیے محمد ﷺ سے بیعت کی۔''

أَوْ قَالَ: عَلَى الْجِهَادِ - شَكَّ حَمَّادٌ -

یا کہا: جہاد پر ۔۔ حماد کو شک ہوا ہے ۔۔

وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ:

اور نبی ﷺ فرماتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ! إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

''اے اللہ! اصل بھلائی، آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

(المعجم ٤٥) - (بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَّغَيْرِهَا)
(التحفة ٤٧)

[٤٦٧٧] ١٣١-(١٨٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ - عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولٰى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِي قَرَدٍ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ: يَّا صَبَاحَاهْ قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا بِذِي قَرَدٍ، يَّسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ. فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَّأَقُولُ:

أَنَـــا ابْـــنُ الْأَكْـــوَعِ
وَالْـــيَـــوْمُ يَـــوْمُ الـــرُّضَّـــعِ

فَأَرْتَجِزُ، حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ، وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ»، قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا، وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

باب:45- غزوۂ ذی قرد اور دیگر غزوات

[4677] یزید بن ابی عبید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں (دن کی) پہلی نماز (فجر) کی اذان سے قبل (مدینہ کی آبادی سے) نکلا۔ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں ذی قرد (کے مقام) پر چرتی تھیں۔ مجھے عبدالرحمان بن عوف کا غلام ملا تو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی دودھ والی اونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں۔ میں نے پوچھا: کس نے پکڑی ہیں؟ اس نے کہا: (بنو) غطفان نے۔ کہا: میں نے بلند آواز سے ''یا صباحاہ'' (ہائے صبح کا حملہ) کہہ کر تین بار آواز دی اور مدینہ کے دونوں طرف کی سیاہ پتھروں والی زمین کے درمیان (مدینہ) کے سبھی لوگوں کو سنا دی، پھر میں نے سرپٹ دوڑ لگا دی حتی کہ ذی قرد کے مقام پر انھیں جا لیا، انھوں نے واقعی (اونٹنیاں) پکڑی ہوئی تھیں، وہ پانی پلا رہے تھے تو میں انھیں اپنے تیروں سے نشانہ بنانے لگا، میں ایک ماہر تیرانداز تھا اور میں کہہ رہا تھا:

''میں اکوع کا بیٹا ہوں، آج ماؤں کا دودھ پینے والوں کا دن ہے۔''

میں رجز یہ اشعار کہتا رہا (اور تیر چلاتا رہا) حتی کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان سے (ان کی) تیس چادریں بھی چھین لیں، کہا: نبی ﷺ اور لوگ پہنچ گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نے لوگوں کو پانی پینے سے روک دیا تھا اور (اب بھی) وہ پیاسے ہیں، آپ ابھی ان کے تعاقب میں دستہ بھیج دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن اکوع! تم غالب آگئے ہو، (اب) نرمی سے کام لو۔'' کہا: پھر ہم واپس ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار

کرلیا، یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

فوائد ومسائل: ① ذی قرد، مدینہ سے کچھ فاصلے پر پانی کے چشمے کا نام ہے، یہ بلادِ غطفان کے قریب واقع ہے۔ ② رُضَّع، رضیع کی جمع ہے۔ رضیع اس بچے کو کہتے ہیں جسے دودھ پلایا جارہا ہو۔ شارحین حدیث نے رجز کے سیاق وسباق میں اس لفظ کے کئی طرح کے ممکنہ معانی بیان کیے ہیں۔ ایک معنیٰ یہ بھی کہ جنھوں نے کم مرتبہ عورتوں کا دودھ پیا ہے آج ان کی ہلاکت کا دن ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متعدد معانی کے ضمن میں اس کا مدحیہ مفہوم بھی بیان کیا ہے: کہ آج ان کا دن ہے جنھیں خود جنگ نے ماں بن کر دودھ پلایا ہے۔ (فتح الباري: 4194/7) ہماری زبانوں میں دودھ پینے کا مدحیہ مفہوم ہی مراد لیا جاتا ہے۔ ہم نے اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔

[٤٦٧٨] ١٣٢-(١٨٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَعَلَيْهِ خَمْسُونَ شَاةً لَّا تُرْوِيهَا، قَالَ: فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ، فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَسَقَ فِيهَا، قَالَ: فَجَاشَتْ، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ، ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ: «بَايِعْ، يَا سَلَمَةُ!» قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! فِي أَوَّلِ النَّاسِ، قَالَ: «وَأَيْضًا» قَالَ: وَرَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عُزُلًا - يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ

[4678] ہاشم بن قاسم، ابوعامر عقدی اور ابوعلی عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے عکرمہ بن عمار سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ایاس بن سلمہ (بن اکوع) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جن کا اصل نام سنان بن عمرو ہے) نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ آئے، ہم تعداد میں چودہ سو تھے اور اس (حدیبیہ کے کنویں) پر پچاس بکریاں (پانی پیتی) تھیں، وہ ان کی پیاس نہیں بجھا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے، آپ نے دعا کی یا اس میں لعاب مبارک ڈالا تو پانی جوش مارنے (زیادہ ہو کر اوپر اٹھنے) لگا، ہم نے (خود اور ہمارے جانوروں نے) پیا اور (برتنوں میں) پانی بھرا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیعت کے لیے درخت کی جڑوں (کے قریب والی جگہ) میں بلایا تو میں نے سب لوگوں سے پہلے آپ کی بیعت کی، پھر لوگ ایک دوسرے کے بعد بیعت کرنے لگے حتی کہ جب آپ لوگوں کی نصف تعداد تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سلمہ! بیعت کرو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو لوگوں کے شروع ہی میں آپ سے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوبارہ کرو۔'' رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہتا دیکھا۔ یعنی ان کے ساتھ کوئی اسلحہ نہیں تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے (دہرے) چمڑے

سِلَاحٌ - قَالَ: فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً، ثُمَّ بَايَعَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ: «أَلَا تُبَايِعُنِي؟ يَا سَلَمَةُ!» قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! فِي أَوَّلِ النَّاسِ، وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ، قَالَ: «وَأَيْضًا» قَالَ: فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا سَلَمَةُ! أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ؟» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا، فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ: اَللّٰهُمَّ! أَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي»، ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ، حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ، وَّاصْطَلَحْنَا، قَالَ: وَكُنْتُ تَبِيعًا لِّطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَسْقِي فَرَسَهُ، وَأَحُسُّهُ، وَأَخْدُمُهُ، وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ، وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَالِي، مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ تَعَالٰى وَرَسُولِهِ ﷺ، قَالَ: فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ، وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ، أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا، فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا، قَالَ: فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَأَبْغَضْتُهُمْ، فَتَحَوَّلْتُ إِلٰى شَجَرَةٍ أُخْرٰى، وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ، وَاضْطَجَعُوا، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ أَسْفَلِ الْوَادِي: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ، قَالَ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي، ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى أُولٰئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ

کی ایک چھوٹی ڈھال یا اسی قسم کی ایک ڈھال دی (اور) آپ پھر سے بیعت لینے لگے حتی کہ جب آپ لوگوں کے آخر (کے حصے) میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں لوگوں کے شروع میں اور درمیان میں آپ کی بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کرو۔'' کہا: میں نے تیسری بار آپ کی بیعت کی، پھر آپ نے مجھ سے پوچھا: ''سلمہ! تمھاری وہ چمڑے کی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تمھیں دی تھی؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے چچا عامر (بن اکوع رضی اللہ عنہ) نہتے ملے تو میں نے وہ انھیں دے دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: ''تمھاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے پہلے (کسی زمانے میں) کہا تھا: اے اللہ! مجھے ایسا دوست عطا کر دے جو مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔'' پھر مشرکین نے ہمارے ساتھ صلح کے پیغاموں کا تبادلہ کیا حتی کہ ہم چل کر ایک دوسرے کے پاس گئے اور ہم نے صلح کر لی۔ کہا: میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے تابع (ان کا خادم) تھا، میں ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا، اس پر کھریرا پھیرتا تھا، ان کی خدمت کرتا تھا اور کھانا بھی ان کے ہاں کھاتا تھا۔ میں نے اپنا گھر بار اور مال و دولت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے چھوڑ دیا تھا۔ کہا: جب ہم نے اور اہل مکہ نے باہم صلح کر لی اور ہم ایک دوسرے سے ملنے جلنے لگے تو میں ایک درخت کے پاس گیا، اس کے (زمین پر گرے ہوئے) کانٹے صاف کیے اور اس کے تنے (کے ساتھ والی جگہ) میں لیٹ گیا۔ کہا: تو میرے پاس اہل مکہ کے چار مشرک آئے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف باتیں کرنے لگے، مجھے ان سے شدید نفرت ہوئی اور میں ایک اور درخت کی طرف چلا گیا، انھوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا اور لیٹ گئے، وہ اسی حالت میں تھے

رُقُودٌ، فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ، فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ! لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ، يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَى فَرَسٍ مُّجَفَّفٍ، فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعُوهُمْ، يَكُنْ لَّهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ» فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنۢ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح: ٢٤] الْآيَةَ كُلَّهَا.

کہ کسی آواز دینے والے نے وادی کے نشیب سے آواز دی: اے مہاجرین! خبردار! ابن زنیم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ (یہ سن کر) میں نے اپنی تلوار میان سے نکال لی، پھر ان چاروں پر نیند کی حالت میں دھاوا بول دیا، میں نے ان کا اسلحہ چھین لیا اور اس کا گٹھا بنا کر ہاتھ میں لے لیا، پھر میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کے چہرے کو عزت بخشی ہے! تم میں سے جو بھی اپنا سر اٹھائے گا میں اس کا وہ حصہ تلوار سے اڑا دوں گا جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ (اس کی کھوپڑی اڑا دوں گا) پھر میں انھیں ہانکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ کہا: میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ بھی عَبَلات (کے گھرانے میں) سے ایک آدمی کو، جسے مکرز کہا جاتا تھا، کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف لے آئے، جو ستر مشرکوں کے درمیان ایسے گھوڑے پر سوار تھا جس پر زرہ جیسا نمدہ ڈالا ہوا تھا (سوار کے علاوہ گھوڑا بھی جنگ کے لیے مسلح تھا) رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: ''انھیں چھوڑ دو تاکہ بدعہدی کی ابتدا بھی انھی کی طرف سے ہو اور دوسری بار بھی انھی کی طرف سے ہو۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں معاف فرما دیا۔ (اس موقع پر) اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں تمھیں ان پر غالب کر دینے کے بعد، ان کے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ ان سے روک دیے۔'' پوری آیت نازل فرمائی۔

قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لِحْيَانَ جَبَلٌ، وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ، فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ رَّقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ، كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ سَلَمَةُ: فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ

کہا: پھر ہم مدینہ کی طرف واپسی کے لیے نکلے، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، ہمارے اور بنولحیان کے درمیان ایک پہاڑ تھا اور وہ (اس وقت تک) مشرک تھے، تو نبی ﷺ نے اس شخص کے لیے بخشش کی دعا فرمائی جو اس رات اس پہاڑ پر چڑھے، گویا وہ نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کا پہرے دار ہو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس رات دو یا تین بار (پہاڑ پر) چڑھا، پھر ہم مدینہ آگئے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے

اللهِ ﷺ، وَأَنَا مَعَهُ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ، أُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ، وَقَتَلَ رَاعِيَهُ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ! خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ ابْنَ عُبَيْدِ اللهِ، وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلٰى سَرْحِهِ، قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَاهُ! ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ، وَأَرْتَجِزُ، أَقُولُ:

سواری کے جانوروں (اونٹوں وغیرہ) کو اپنے غلام رباح کے ساتھ (چراگاہ کی طرف) بھیجا اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، میں اس کے ہمراہ طلحہ (بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ) کے گھوڑے کو سواری کے انھی جانوروں کے ساتھ پانی پلانے اور چراگاہ میں لے جانے کے لیے نکلا تھا۔ جب ہم نے صبح کی تو عبدالرحمان فزاری نے اچانک رسول اللہ ﷺ کے سواری کے جانوروں پر دھاوا بول دیا، وہ ان سب کو ہانک کر لے گیا اور آپ ﷺ کے چرواہے (یسار نوبی) کو قتل کر دیا۔ کہا: (یہ دیکھ کر) میں نے کہا: رباح! یہ گھوڑا پکڑو، اسے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دو اور (جا کر) رسول اللہ ﷺ کو بتا دو کہ مشرکین نے آپ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا ہے۔ کہا: پھر میں ایک بلند ٹیلے پر کھڑا ہوا، مدینہ کی طرف رخ کیا اور تین بار ''یاصباحاہ'' (صبح کا حملہ ہو گیا، تیار ہو جاؤ) کہہ کر آواز دی، پھر میں تیراندازی کرتے ہوئے ان لوگوں کے تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔ میں رجز یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ ۔ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

''میں اکوع کا بیٹا ہوں، آج ان کا دن ہے جنھوں نے ماؤں کا دودھ پیا ہے (صرف بکریوں کا دودھ نہیں کہ بزدل ہوں)''

فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَأَصُكُّ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ، حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلٰى كَتِفِهِ، قَالَ قُلْتُ: خُذْهَا.

(پھر میں نے دیکھا کہ) میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس پہنچتا اور اس کے پالان میں ایسا تیر ٹکاتا ہوں کہ اس کی نوک نکل کر اس کے کندھے تک پہنچ گئی۔ میں نے (اس سے) کہا: یہ لو۔

وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ ۔ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

''میں اکوع کا بیٹا ہوں، آج ان کا دن ہے جنھوں نے ماؤں کا دودھ پیا ہے۔''

قَالَ: فَوَاللهِ! مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ، فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا، ثُمَّ رَمَيْتُهُ، فَعَقَرْتُ بِهِ، حَتّٰى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ، عَلَوْتُ الْجَبَلَ،

انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسلسل ان پر تیر برساتا رہا اور ان کی سواریوں کو بھی ناکارہ کرتا رہا۔ جب کوئی گھڑسوار میری طرف آتا میں کسی درخت کے پاس آتا اور اس کے تنے (کی اوٹ) میں بیٹھ جاتا، پھر اس پر تیر برسا کر اسے

فَجَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالٰى مِنْ بَعِيرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي، وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ، حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَّثَلَاثِينَ رُمْحًا، يَّسْتَخِفُّونَ، وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، حَتّٰى أَتَوْا مُتَضَايِقًا مِّنْ ثَنِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ، وَجَلَسْتُ عَلٰى رَأْسِ قَرْنٍ. قَالَ الْفَزَارِيُّ: مَا هٰذَا الَّذِي أَرٰى؟ قَالُوا: لَقِينَا مِنْ هٰذَا، الْبَرْحَ، وَاللهِ! مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ، يَّرْمِينَا حَتّٰى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا، قَالَ: فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْكُمْ، أَرْبَعَةٌ، قَالَ: فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ. قَالَ: فَلَمَّا أَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلَامِ، قَالَ قُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُونَنِي؟ قَالُوا: لَا، وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ! لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِّنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ، وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَنَا أَظُنُّ، قَالَ: فَرَجَعُوا، فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ، قَالَ: فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ، وَعَلٰى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَعَلٰى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ، قَالَ: فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ، قُلْتُ: يَا أَخْرَمُ! احْذَرْهُمْ، لَا يَقْطَعُوكَ حَتّٰى

ہلاک کر دیتا حتی کہ جب پہاڑ (کا راستہ) تنگ ہو گیا اور وہ اس تنگ راستے میں داخل ہو گئے تو میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور پتھر لڑھکا کر انھیں نشانہ بنانے لگا۔ میں اسی طرح ان کے پیچھے لگا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی سواریوں کا جو بھی اونٹ پیدا کیا تھا میں نے اسے اپنے پیچھے چھوڑ دیا (مشرکین کا تعاقب کر کے انھیں اونٹوں سے آگے دور بھگا دیا) اور وہ (بھی) میرے اور ان (اونٹوں) کے درمیان سے ہٹ گئے۔ میں تیراندازی کرتے ہوئے پھر ان کے پیچھے لگ گیا، حتی کہ انھوں نے (فرار ہونے کی غرض سے) بوجھ ہلکا کرنے کے لیے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے پھینک دیے۔ وہ جو کچھ بھی پھینکتے تھے میں نشانی کے طور پر اس پر پتھر رکھ دیتا تا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی اسے پہچان لیں یہاں تک کہ وہ گھاٹی کی ایک تنگ جگہ پر پہنچ گئے تو میں نے اچانک دیکھا تو ان کے پاس فلاں (حبیب بن عیینہ) بن بدر فزاری بھی پہنچ گیا تھا، وہ بیٹھ کر دوپہر کرنے، یعنی (دوپہر کا) کھانا کھانے لگے اور میں پہاڑ کی چوٹی کے اوپر بیٹھ گیا۔ فزاری نے کہا: یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ انھوں نے کہا: اس شخص کی طرف سے ہم نے سارا دن سخت مصیبت اٹھائی ہے، اللہ کی قسم! اس نے صبح منہ اندھیرے سے (اب تک) ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا، ہم پر تیر برسا کر ہمارے ہاتھوں میں جو چیز تھی سب چھین لے گیا ہے۔ اس نے کہا: تم میں سے چار افراد اس کی طرف جائیں۔ کہا: ان میں سے چار آدمی پہاڑ پر میری جانب چڑھ کر آنے لگے۔ جب (میرے قریب آکر) انھوں نے مجھے گفتگو کا موقع دیا تو میں نے کہا: مجھے پہچانتے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں، تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں سلمہ بن اکوع ہوں، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کے چہرۂ انور کو عزت دی ہے! میں تم میں سے جس آدمی کا تعاقب کروں گا اسے جا لوں گا اور تم میں

يَلْحَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، قَالَ: يَا سَلَمَةُ! إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ، فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ، قَالَ: فَخَلَّيْتُهُ، فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ، وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ، وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهِ، وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ، فَارِسُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ، فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ! لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُو عَلٰى رِجْلَيَّ، حَتّٰى مَا أَرٰى وَرَائِي، مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَّلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا، حَتّٰى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلٰى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ، يُّقَالُ لَهُ ذَا قَرَدٍ، لِّيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ، قَالَ: فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ، فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً، قَالَ: وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ، قَالَ قُلْتُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، قَالَ: يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ! أَكْوَعُهُ بُكْرَةَ، قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ، قَالَ: وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلٰى ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِّنْ لَّبَنٍ وَّسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ، وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ

سے کوئی آدمی میرا تعاقب کر کے مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ان میں سے ایک نے کہا: میرا (بھی) یہی خیال ہے۔ اس پر وہ سب واپس ہو گئے، میں نے اپنی جگہ نہ چھوڑی یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں کو درختوں کے درمیان میں سے آتے ہوئے دیکھا، ان میں سے پہلے اخرم اسدی رضی اللہ عنہ تھے، ان کے پیچھے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ تھے، تو میں نے اخرم رضی اللہ عنہ (کا گھوڑا آگے بڑھتے دیکھا تو اس) کی لگام پکڑ لی، کہا: دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگا تھا، میں نے کہا: اخرم! ان سے چوکس رہنا، وہ تمھیں (تمھارے ساتھیوں سے) تنہا نہ کر دیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی پہنچ جائیں۔ انھوں نے کہا: سلمہ! اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور یقین رکھتے ہو کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان میں نہ آؤ، کہا: تو میں نے ان کا راستہ چھوڑ دیا، وہ اور عبدالرحمان (فزاری جو بنوفزارہ کا دستہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی چراگاہ پر حملہ آور ہوا تھا) آمنے سامنے ہوئے تو انھوں نے عبدالرحمان (فزاری) کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے، عبدالرحمان (فزاری) نے انھیں نیزہ مارا اور شہید کر دیا اور ان کے گھوڑے پر بیٹھ کر پلٹا، (اتنی دیر میں) رسول اللہ ﷺ کے شہسوار ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان کو جا لیا اور نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کے چہرۂ انور کو عزت بخشی! میں پیدل بھاگتے ہوئے ان کا پیچھا کرنے لگا یہاں تک کہ میں اپنے پیچھے محمد ﷺ کے ساتھیوں اور ان کی گرد و غبار تک کو بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے سے پہلے وہ ایک گھاٹی کی طرف مڑے جس میں چشمہ تھا، اسے ذات قرد کہا جاتا تھا، وہ پیاسے تھے (اور) وہاں سے پانی پینا چاہتے تھے۔ کہا: تو انھوں نے مجھے اپنے پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھا، میں نے

الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ، وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِّنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ، وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ، فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ، فَقَالَ: «يَا سَلَمَةُ! أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَكَ!، فَقَالَ: «إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ غَطَفَانَ، فَقَالَ: نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا، فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا، فَقَالُوا: أَتَاكُمُ الْقَوْمُ، فَخَرَجُوا هَارِبِينَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ» قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمَيْنِ: سَهْمُ الْفَارِسِ وَسَهْمُ الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ، رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ: أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ؟ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ إِلَى الْمَدِينَةِ؟ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا، وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ» قَالَ قُلْتُ: اذْهَبْ إِلَيْكَ، وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ

انھیں وہاں سے ہٹادیا، یعنی اس (چشمے) سے دور بھگادیا اور وہاں سے وہ پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چکھ سکے۔ وہ (وہاں سے) نکلتے ہیں اور بھاگتے ہوئے ایک اور گھاٹی میں گھس جاتے ہیں۔ میں بھی بھاگتا ہوں اور ان میں ایک شخص کو جالیتا ہوں اور اس کے کندھے کی باریک ہڈی (والی جگہ) پر اسے تیر سے چھید دیتا ہوں۔ کہا: (چھید کر) میں نے کہا: یہ لو! میں ابن اکوع ہوں، آج ماؤں کے دودھ پینے والوں کا دن ہے۔ اس نے کہا: ہائے! اس کی ماں اسے گم پائے! وہی صبح والا اکوع ہے۔ میں نے کہا: ہاں! اپنی جان کے دشمن، میں تمھارا وہی صبح والا اکوع ہوں۔ کہا: (خوف کی شدت سے) ان لوگوں نے (اپنے) دو گھوڑے گھاٹی پر ہی چھوڑ دیے۔ میں ہانکتا ہوا انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا، (اتنے میں) عامر رضی اللہ عنہ دہرے چمڑے کی بنی ہوئی ایک مشک جس میں تھوڑا سا دودھ تھا اور ایک مشک، جس میں پانی تھا، لے کر مجھ سے آملے، میں نے وضو کیا اور پیا، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اسی چشمے پر تھے جہاں سے میں نے ان (مشرکوں) کو دور بھگایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان اونٹوں کو اور ہر اس چیز کو جو میں نے مشرکین سے چھڑوائی تھی، ہر ایک نیزے اور ہر ایک چادر کو قبضے میں لے لیا تھا اور وہاں بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے، جو میں نے ان سے چھڑوائے تھے، ایک اونٹنی کو نحر کیا ہوا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کی کلیجی اور کوہان (کا گوشت) بھون رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں لوگوں میں سے سو آدمیوں کا انتخاب کروں اور ان لوگوں کا تعاقب کروں (تاکہ) ان میں سے جو کوئی بھی (اپنی قوم کو) خبر دینے والا بچا ہے اسے قتل کر دوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتی کہ آگ کی روشنی میں آپ کے دونوں طرف کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے،

فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ، قَالَ: فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي، ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ، فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ: فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ قُلْتُ: قَدْ سُبِقْتَ، وَاللهِ! قَالَ: أَنَا أَظُنُّ قَالَ: فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَوَاللهِ! مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سلمہ! تمھارا کیا خیال ہے، تم ایسا کرلو گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب غطفان کی سرزمین میں ان کی مہمان نوازی کی جارہی ہے۔'' (سلمہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس کے بعد (بنو) غطفان میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ان کے لیے فلاں نے اونٹ نحر کیا تھا، جب انھوں نے اس کی کھال اتار لی تو انھوں نے گردوغبار دیکھا تو (ڈر کے مارے) کہنے لگے: وہ لوگ (مسلمان) آگئے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن ہمارے بہترین شہسوار ابوقتادہ اور بہترین پیادہ سلمہ ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے دیے (ایک) گھڑسوار کا حصہ اور (دوسرا) پیادہ کا حصہ۔ آپ نے دونوں حصے میرے لیے اکٹھے کردیے، پھر مدینہ واپس آتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے (اپنی اونٹنی) عضباء پر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ کہا: اس اثنا میں کہ ہم چل رہے تھے، انصار کا ایک آدمی تھا جسے دوڑ میں شکست نہیں دی جاسکتی تھی۔ وہ کہنے لگا: کیا مدینہ تک میرے مقابلے میں دوڑ لگانے والا کوئی بھی نہیں؟ کیا مدینہ تک (میرے ساتھ) دوڑ میں مقابلہ کرنے والا کوئی ہے؟ وہ یہی بات دہرانے لگا، جب میں نے اس کی بات سنی تو میں نے کہا: کیا تمھیں کسی معزز انسان کا لحاظ اور کسی شریف آدمی کا خوف نہیں؟ (سب کو مقابلے کی دعوت دے رہے ہو؟) اس نے کہا: نہیں، الا یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہوں۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے جانے دیجیے تاکہ میں اس آدمی کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو (تو جاسکتے ہو۔)'' میں نے کہا: چلو، تم (پہلے) بھاگو، میں نے (خود کو روکنے کے لیے) اپنے دونوں پاؤں موڑ لیے، پھر میں نے چھلانگ لگائی اور دوڑنے لگا، میں نے اپنی سانس بحال

کرنے کے لیے ایک یا دو چڑھائیاں (پہلے) خود کو (اس سے پیچھے) روکا، پھر میں اس کے پیچھے دوڑا، دوبارہ میں نے ایک دو چڑھائیاں پیچھے خود کو روکا، پھر میں نے اپنی رفتار تیز کر دی حتی کہ اس کے ساتھ جا ملا اور اس کے کندھوں کے درمیان زور سے (ہاتھ) مار کر کہا: اللہ کی قسم! تمھیں شکست ہو گئی ہے۔ اس نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے۔ تو میں اس سے پہلے مدینہ پہنچ گیا۔ کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف تین راتیں ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکل پڑے۔ (راستے میں) میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے یہ رجزیہ اشعار پڑھنے لگے:

تَـاللهِ! لَـوْلَا اللهُ مَـا اهْـتَـدَيْـنَـا
وَلَا تَـصَـدَّقْـنَـا وَلَا صَـلَّـيْـنَـا
وَنَـحْـنُ عَـنْ فَـضْـلِـكَ مَـا اسْـتَـغْـنَـيْـنَـا
فَـثَـبِّـتِ الْأَقْـدَامَ إِنْ لَّاقَـيْـنَـا
وَأَنْزِلَـنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

''اللہ کی قسم! اگر اللہ (کا کرم) نہ ہوتا ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ ہم تیرے فضل سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ اگر ہمارا مقابلہ ہو تو (ہمارے) قدم جما دے اور ہم پر (اپنی) عظیم سکینت نازل فرما۔''

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا؟» قَالَ: أَنَا عَامِرٌ، قَالَ: «غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ» قَالَ: وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ، قَالَ: فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! لَوْلَا [مَا] مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ: خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ:

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: میں عامر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا پروردگار تمھیں بخش دے!'' کہا: رسول اللہ ﷺ خصوصیت کے ساتھ جس بھی انسان کے لیے استغفار کرتے تھے اسے شہادت نصیب ہوتی تھی۔ (سلمہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے، جو اپنی اونٹنی پر سوار تھے، بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے نبی! کاش، آپ نے (دعائے استغفار مؤخر فرما کر) ہمیں عامر رضی اللہ عنہ (کی زندگی) سے اور زیادہ فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ کہا: جب ہم خیبر آئے تو ان کا بادشاہ مرحب باہر نکلا، وہ اپنی تلوار لہرا رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

قَـدْ عَـلِـمَـتْ خَـيْـبَـرُ أَنِّـي مَـرْحَـبُ
شَـاكِـي الـسِّـلَاحِ بَـطَـلٌ مُـجَـرَّبُ

''خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں۔ جب جنگیں شعلے بھڑکاتی ہوئی آئیں تو میں تیز ترین ہتھیاروں سے لیس،

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

آزمودہ کار بہادر ہوں''

قَالَ: وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ، فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

میرے چچا عامر اس کے مقابلے کے لیے نمودار ہوئے اور کہا: ''خیبر کو معلوم ہو گیا ہے کہ میں عامر ہوں، تیز ترین ہتھیاروں سے لیس، جنگوں میں گھس جانے والا بہادر ہوں''

قَالَ: فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ، فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَمِّي عَامِرٍ، وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ، فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلٰى نَفْسِهِ، فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ، وَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ.

دونوں نے باری باری تلواریں چلائیں تو مرحب کی تلوار میرے چچا کی ڈھال پر لگی اور عامر اس پر نیچے کی طرف سے وار کرنے کے لیے بڑھے تو ان کی تلوار پلٹ کر خود انھی کو آ لگی اور ان کے (پاؤں) کی ایک رگ کاٹ دی، اسی میں ان کی جان (فدا ہو) گئی۔

قَالَ سَلَمَةُ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُونَ: بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ، قَتَلَ نَفْسَهُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ ذٰلِكَ؟» قَالَ قُلْتُ: نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ، قَالَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ، بَلْ لَّهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ»، ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلٰى عَلِيٍّ، وَّهُوَ أَرْمَدُ، فَقَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللهَ تَعَالٰى وَرَسُولَهُ ﷺ، أَوْ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ، وَهُوَ أَرْمَدُ، حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نکلا تو دیکھا کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ افراد کہہ رہے ہیں: عامر رضی اللہ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا، انھوں نے خود کو قتل کر دیا۔ اس پر میں روتا ہوا نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا عامر کا عمل ضائع ہو گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات کس نے کہی ہے؟'' میں نے کہا: آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بھی یہ کہا، غلط کہا، بلکہ اس کے لیے تو دہرا اجر ہے۔'' پھر آپ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے (اس وقت) آپ نے فرمایا: ''میں ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، یا (فرمایا:) اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔'' کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور (ہاتھ سے) پکڑ کر انھیں لے آیا (کیونکہ) ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں حتی کہ میں انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا تو وہ صحت یاب ہو گئے۔ آپ نے انھیں جھنڈا دیا۔ اور (ان کے مقابلے میں) مرحب یہ کہتا ہوا باہر نکلا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

''خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں۔ جب جنگیں شعلے بھڑکاتی آئیں تو میں تیز ترین ہتھیاروں سے لیس، آزمودہ کار بہادر ہوں۔''

فَقَالَ عَلِيٌّ:

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

''میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیرِ ببر) رکھا، کچھار کے شیر کی طرح ہوں جسے دیکھنے سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ میں انھیں (اپنے دشمنوں کو) ایک صاع (برابر حملے) کے بدلے تیروں کا پورا درخت ماپ کر دیتا ہوں۔''

قَالَ: فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ. ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ.

اس کے بعد انھوں نے مرحب کے سر پر تلوار مار کر اسے قتل کر دیا، پھر (خیبر کی) فتح انھی کے ہاتھوں پر ہوئی۔

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ.

ہمیں (امام مسلم کے شاگرد اور صحیح مسلم کے راوی) ابراہیم بن ابی سفیان نے خبر دی، کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے عکرمہ بن عمار سے پوری یہی حدیث بیان کی۔ (اس سند میں امام مسلم کی سند کی نسبت کم واسطے ہیں۔)

وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا.

اور ہمیں ابراہیم اور احمد بن یوسف ازدی سُلمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نضر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث بیان کی۔ (اس سند میں واسطے کم ہیں۔)

(المعجم ٤٦) – (بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾. اَلْآيَةَ) (التحفة ٤٨)

باب: 46- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے''

[٤٦٧٩] ١٣٣ - (١٨٠٨) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ

[4679] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی (80) آدمی اسلحہ سے لیس ہو کر (مکہ کے قریب واقع) جبلِ تنعیم کی طرف سے رسول اللہ ﷺ پر حملہ کرنے کے لیے اترے، (جب آپ حدیبیہ میں مقیم تھے اور صلح کی بات چیت جاری تھی۔) وہ دھوکے سے نبی ﷺ اور

مُتَسَلِّحِينَ، يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَهُوَ ٱلَّذِى كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنۢ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح: ٢٤].

آپ کے ساتھیوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ نے انھیں لڑائی کے بغیر ہی پکڑ لیا اور ان کی جان بخشی کر دی (انھیں سزائے موت نہ دی)، اس پر اللہ عزوجل نے نازل فرمایا: ''اور وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں تمھیں ظفر مند کرنے کے بعد ان کے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ ان سے روک دیے۔''

فائدہ: ستر یا اسی مشرکوں نے دھوکے سے آپ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنا چاہا۔ مسلمان غافل نہ تھے۔ حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سمیت ان کو گھیر کر بے بس کر دیا اور وہ لڑائی کا موقع حاصل کیے بغیر مغلوب ہو گئے اور آپ نے بھی ان کو موت کی سزا نہ دی جس کے وہ مستحق تھے۔ بعدازاں اہل مکہ نے بھی جنگ کے بجائے صلح کو ترجیح دی اور معاملات طے ہو گئے۔ یہی سورۂ فتح کی ان آیات کی شانِ نزول ہے۔

(المعجم ٤٧) – (بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ) (التحفة ٤٩)

باب: 47- عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا

[٤٦٨٠] ١٣٤-(١٨٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا، فَكَانَ مَعَهَا، فَرَآهَا أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ؟» قَالَتْ: اتَّخَذْتُهُ، إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! إِنَّ اللهَ قَدْ كَفٰى وَأَحْسَنَ».

[4680] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حنین کے دن حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک خنجر (اپنے پاس رکھ) لیا، وہ ان کے ساتھ تھا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں، ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ خنجر کیسا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے یہ اس لیے لیا ہے کہ اگر مشرکوں میں سے کوئی میرے قریب آیا تو میں اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے بعد دائرۂ اسلام میں شامل ہونے والے، جنھیں (فتح مکہ کے دن) معافی دی گئی تھی (حنین کے دن) آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے، انھیں قتل کروا دیجیے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کافی ہو گیا (ان کا بھاگنا جنگ ہارنے کا باعث نہ بنا) اور اس نے احسان فرمایا (کہ ہمیں فتح عطا کر دی۔)''

[٤٦٨١] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ.

[4681] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے (اپنے چچا) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے (اپنی دادی) ام سلیم رضی اللہ عنہا کے واقعے کے حوالے سے نبی ﷺ سے ثابت کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٤٦٨٢] ١٣٥-(١٨١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا، فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى.

[4682] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب جنگ کرتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا اور انصار کی کچھ دوسری عورتوں کو ساتھ لے جا کر جنگ کرتے، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

[٤٦٨٣] ١٣٦-(١٨١١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَّهُوَ أَبُو مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَّامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ، وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرٰى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى

[4683] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب احد کا دن تھا، لوگوں میں سے کچھ لوگ نبی ﷺ کو چھوڑ کر پسپا ہو گئے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے ایک ڈھال کے ساتھ آڑ کیے ہوئے تھے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انتہائی قوت سے تیر چلانے والے تیرانداز تھے، انھوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں۔ کہا: کوئی شخص اپنے ساتھ تیروں کا ترکش لیے ہوئے گزرتا تو آپ ﷺ فرماتے: ''اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے آگے پھیلا دو۔'' کہا: اللہ کے نبی ﷺ لوگوں کا جائزہ لینے کے لیے جھانک کر دیکھتے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے: اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان! جھانک کر نہ دیکھیں، کہیں دشمن کے تیروں میں سے کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے ڈھال بنا ہوا ہے۔ کہا: میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا، ان دونوں نے اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھے، میں ان کی پنڈلیوں کے پازیب دیکھ رہا تھا، وہ اپنی کمر پر مشکیزے لے کر آتی تھیں، (زخمیوں کو پانی پلاتے پلاتے) ان کے منہ

مُتُونِهِمَا، ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا، مِّنَ النُّعَاسِ.

میں ان (مشکوں) کو خالی کرتیں تھیں، پھر واپس ہو کر انھیں بھرتی تھیں، پھر آتیں اور انھیں لوگوں کے منہ میں فارغ کرتی تھیں۔ اس دن اونگھ (جانے) کی بنا پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے دو یا تین مرتبہ تلوار گری۔ (شدید تکان اور بے خوابی کے عالم میں بھی وہ ڈھال بن کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے رہے۔)

(المعجم٤٨) – (بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ، وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ)(التحفة ٥٠)

باب:48- جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو عطیہ دیا جائے گا اور (باقاعدہ) حصہ نہیں نکالا جائے گا، نیز جنگ کرنے والوں کے بچے قتل کرنے کی ممانعت

[٤٦٨٤] ١٣٧-(١٨١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَّا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ: أَمَّا بَعْدُ، فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ؟ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا بِسَهْمٍ، فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ،

[4684] سلیمان بن بلال نے ہمیں جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید بن ہرمز سے روایت کی کہ (معروف خارجی سردار) نجدہ (بن عامر حنفی) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پانچ باتیں دریافت کرنے کے لیے خط لکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں علم چھپا رہا ہوں تو میں اسے جواب نہ لکھتا۔ نجدہ نے انھیں لکھا تھا: امابعد! مجھے بتایئے: کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں سے مدد لیتے ہوئے جنگ کرتے تھے؟ کیا آپ غنیمت میں ان کا حصہ رکھتے تھے؟ کیا آپ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ اور یہ کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اس نے خمس کے بارے میں (بھی پوچھا کہ) وہ کس کا حق ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف (جواب) لکھا: تم نے مجھ سے دریافت کرنے کے لیے لکھا تھا: کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں سے مدد لیتے ہوئے جنگ کرتے تھے؟ بلاشبہ آپ ان سے جنگ میں مدد لیتے تھے اور وہ زخمیوں کو مرہم لگایا کرتی تھیں اور انھیں غنیمت (کے مال) سے معمولی

وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي: مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ؟ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ، ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا، فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ، فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ: هُوَ لَنَا، فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ.

سا عطیہ دیا جاتا تھا، رہا (غنیمت کا باقاعدہ) حصہ تو وہ آپ نے ان کے لیے نہیں نکالا، اور یقیناً رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، لہٰذا تم بھی بچوں کو قتل نہ کیا کرو۔ اور تم نے مجھ سے دریافت کرنے کے لیے لکھا تھا: یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ مجھے اپنی عمر (کے مالک) کی قسم! کسی آدمی کی داڑھی نکل آتی ہے جبکہ ابھی وہ اپنے لیے حق لینے میں اور اپنی طرف سے حق دینے میں کمزور ہوتا ہے، جب وہ اپنے لیے ٹھیک طرح سے حقوق لے سکے جس طرح لوگ لیتے ہیں تو اس کی یتیمی ختم ہو جائے گی۔ اور تم نے مجھ سے خمس کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے لکھا تھا کہ وہ کس کا حق ہے؟ تو ہم کہتے تھے: وہ ہمارا حق ہے، لیکن ہماری قوم نے ہماری یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: اجماع اسی بات پر ہے کہ خمس رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کے جانشینوں (خلفائے راشدین) کی نگرانی میں اسی طرح، انھی مدوں پر خرچ کیا جائے گا جس طرح آپ ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے۔

[٤٦٨٥] ١٣٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ؛ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ: وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ.

[4685] ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم دونوں نے ہمیں حاتم بن اسماعیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے یزید بن ہرمز سے روایت کی کہ نجدہ نے ابن عباس ؓ کو ان سے کچھ باتیں پوچھنے کے لیے خط لکھا...... (آگے) سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند ہے، مگر حاتم کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ یقیناً بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، لہٰذا تم بھی بچوں کو قتل نہ کرو، الا یہ کہ تمھیں بھی اسی طرح علم حاصل ہو جائے جس طرح خضر کو اس بچے کے بارے میں علم ہوا تھا جسے انھوں نے قتل کیا تھا۔

وَزَادَ إِسْحٰقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ: وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ، فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ.

اسحاق نے حاتم سے روایت کردہ اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: (الا یہ کہ) تم (بچوں میں سے) مومن کا امتیاز کر لو تو کافر کو قتل کر دینا اور مومن کو چھوڑ دینا (یہ دونوں باتیں کسی

انسان کے بس میں نہیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ بتائے۔)

[٤٦٨٦] ١٣٩-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ؟ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى، مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ لِيَزِيدَ: اكْتُبْ إِلَيْهِ، فَلَوْلَا أَنْ يَّقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَّا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، اكْتُبْ: إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ؟ وَّإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ، إِلَّا أَنْ يُّحْذَيَا، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ، وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ، إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسٰى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ، مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ؟ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ، وَّكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى، مَنْ هُمْ؟ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّا هُمْ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

[4686] ہمیں ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید مقبری سے اور انھوں نے یزید بن ہرمز سے روایت کی، انھوں نے کہا: نجدہ بن عامر حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا، وہ ان سے اس غلام اور عورت کے بارے میں پوچھ رہا تھا جو جنگ میں شریک ہوتے ہیں، کیا وہ غنیمت کی تقسیم میں (بھی) شریک ہوں گے؟ اور بچوں کے قتل کرنے کے بارے میں (پوچھا) اور یتیم کے بارے میں کہ اس سے یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربیٰ کے بارے میں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے یزید سے کہا: اس کی طرف لکھو اور اگر ڈر نہ ہوتا کہ وہ کسی حماقت میں پڑ جائے گا تو میں اس کی طرف جواب نہ لکھتا، (اسے) لکھو: تم نے مجھے اس عورت اور غلام کے بارے دریافت کرنے کے لیے خط لکھا تھا جو جنگ میں شریک ہوتے ہیں: کیا وہ غنیمت کی تقسیم میں شریک ہوں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں کے لیے کچھ نہیں ہے، الا یہ کہ انھیں کچھ عطیہ دے دیا جائے اور تم نے مجھ سے بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا تھا، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں قتل نہیں کیا اور تم بھی انھیں قتل مت کرو، الا یہ کہ تمھیں ان بچوں کے بارے میں وہ بات معلوم ہو جائے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (خضر) کو اس بچے کے بارے میں معلوم ہو گئی جسے انھوں نے قتل کیا تھا۔ اور تم نے مجھ سے یتیم کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا تھا کہ اس سے یتیم کا لقب کب ختم ہوگا؟ تو حقیقت یہ ہے کہ اس سے یتیم کا لقب ختم نہیں ہوتا حتی کہ وہ بالغ ہو جائے اور اس کی بلوغت (سمجھداری کی عمر کو پہنچنے) کے بارے پتہ چلنے لگے۔ اور تم نے مجھ سے ذوی القربیٰ کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا تھا کہ وہ کون ہیں؟ ہمارا خیال

تھا کہ وہ ہم لوگ ہی ہیں۔ تو ہماری قوم نے ہماری یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔

[٤٦٨٧] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

[4687] عبدالرحمان بن بشر عبدی نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن امیہ نے سعید بن ابی سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید بن ہرمز سے روایت کی، انھوں نے کہا: نجدہ نے حضرت ابن عباس ؓ کی طرف خط لکھا...... اور انھوں نے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، بِطُولِهِ.

ابواسحاق نے کہا: مجھے عبدالرحمان بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے پوری یہی حدیث بیان کی۔

[٤٦٨٨] ١٤٠-(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللهِ! لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ، وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللهُ، مَنْ هُمْ؟ وَإِنَّا كُنَّا نَرٰى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا، وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ، مَتٰى يَنْقَضِي يُتْمُهُ؟ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ، فَقَدِ انْقَضٰى

[4688] قیس بن سعد نے مجھے یزید بن ہرمز سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس ؓ کی طرف خط لکھا تو میں اس وقت، جب حضرت ابن عباس ؓ نے اس کا خط پڑھا اور اس کا جواب لکھا، ان کے پاس حاضر تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ (غالباً) میں اسے کسی قبیح عمل میں پڑ جانے سے روک لوں گا تو اسے جواب نہ لکھتا، یہ اس کی آنکھوں کی خوشی کے لیے نہیں۔ کہا: تو انھوں نے اس کی طرف لکھا: تم نے ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں پوچھا تھا، جس کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ کون ہیں؟ تو ہمارا خیال یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار ہمی لوگ ہیں (لیکن) ہماری قوم نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اور تم نے یتیم کے بارے میں پوچھا تھا، اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ تو جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائے، اس کے سمجھدار ہو جانے کا پتہ چلنے لگے اور اس کا مال اس کے حوالے کیا جا سکے تو اس سے یتیمی ختم ہو جائے گی۔ اور تم نے پوچھا تھا: کیا رسول اللہ ﷺ مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے؟ تو بلاشبہ رسول

يُتْمُهُ، وَسَأَلْتَ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا، وَأَنْتَ، فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا، إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ، وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ، هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ، إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ؟ وَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ، إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ.

اللہ ﷺ ان میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کرتے تھے اور تم بھی ان میں سے کسی کو قتل مت کرنا، الا یہ کہ ان کے بارے میں تم کو بھی اسی بات کا علم ہو جائے جس کا اس بچے کے بارے میں خضر علیہ السلام کو علم ہوا جب انھوں نے اسے قتل کیا تھا۔ اور تم نے عورت اور غلام کے بارے میں پوچھا کہ جب وہ جنگ میں شریک ہوں تو کیا ان کو بھی مقررہ حصہ ملے گا؟ واقعہ یہ ہے کہ ان کا کوئی مقررہ حصہ نہیں، ہاں یہ کہ لوگوں کی غنیمتوں میں سے انھیں کچھ عطیہ دے دیا جائے۔

[٤٦٨٩] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ، كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ.

[4689] مختار بن صیفی نے یزید بن ہرمز سے روایت کی، انھوں نے کہا: نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا...... اور انھوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا اور ان کی طرح پورا واقعہ بیان نہیں کیا جن کی احادیث ہم نے (اوپر) بیان کی ہیں۔

[٤٦٩٠] ١٤٢-(١٨١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ، فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأُدَاوِي الْجَرْحَى، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

[4690] عبدالرحیم بن سلیمان نے ہمیں ہشام (بن حسان) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی، میں پیچھے ان کے خیموں میں رہتی تھی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور مریضوں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔

[٤٦٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4691] یزید بن ہارون نے ہشام بن حسان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٥١)

باب:49- نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد

[٤٦٩٢] ١٤٣-(١٢٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ لِيَسْتَسْقِيَ بِالنَّاسِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى، قَالَ: فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ، أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: كَمْ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَالَ فَقُلْتُ: فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُشَيْرِ. [راجع: ٣٠٣٥]

[4692] شعبہ نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی کہ (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف سے کوفہ کے امیر) عبداللہ بن یزید (بن حصین) لوگوں کے ساتھ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے تو انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر بارش کی دعا کی۔ کہا: اس دن میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ کہا: میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی کے سوا کوئی نہ تھا یا (کہا:) میرے اور ان کے درمیان (بس) ایک آدمی تھا تو میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کتنی جنگیں کیں؟ انھوں نے کہا: انیس (19)۔ تو میں نے پوچھا: آپ نے ان کے ساتھ کتنی جنگیں لڑیں؟ انھوں نے کہا: سترہ جنگیں۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انھوں نے کہا: ذات العسیر یا ذات العشیر۔

فائدہ: زیادہ تر سیرت نگاروں کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی کل جنگی مہمات (غزوات) کی تعداد اکیس ہے۔ ذات العشیر سے پہلے غزوۂ ابواء اور غزوۂ بُواط ہوئیں جو غالباً صغرسنی کی بنا پر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ تھیں۔ ابن سعد نے ساری مہمات ملا کر ان کی تعداد ستائیس بتائی ہے جن میں سے ان کے مطابق نو (9) میں لڑائی ہوئی۔

[٤٦٩٣] ١٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَحَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا، حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

[4693] زہیر نے ہمیں ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوے کیے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا، اس کے سوا کوئی حج نہیں کیا، وہ حجۃ الوداع تھا۔

[٤٦٩٤] ١٤٥-(١٨١٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

[4694] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انیس غزوات میں شرکت کی۔

قَالَ جَابِرٌ: لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَّلَا أُحُدًا، مَنَعَنِي أَبِي، فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللهِ يَوْمَ أُحُدٍ، لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بدر اور احد میں شریک نہیں ہوا، مجھے میرے والد نے روک دیا تھا، جب (میرے والد) عبداللہ رضی اللہ عنہ اُحد کے دن شہید ہو گئے تو (اس کے بعد) میں کسی بھی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کرنے سے پیچھے نہیں رہا۔

[٤٦٩٥] ١٤٦-(١٨١٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِّنْهُنَّ.

[4695] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید بن حباب نے حدیث بیان کی، نیز سعید بن محمد جرمی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوتمیلہ نے حدیث بیان کی، ان دونوں (زید اور ابوتمیلہ) نے کہا: ہمیں حسین بن واقد نے عبداللہ بن بریدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوے کیے، آپ نے ان میں سے آٹھ میں لڑائی کی۔

وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ: مِّنْهُنَّ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ.

ابوبکر نے ''مِنْهُنَّ'' (ان میں سے) روایت نہیں کیا اور انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: مجھے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی۔

[٤٦٩٦] ١٤٧-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

[4696] کہمس نے ابن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شرکت کی۔

[٤٦٩٧] ١٤٨-(١٨١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

[4697] ہمیں محمد بن عباد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حاتم بن اسماعیل نے یزید بن ابی عبید سے حدیث بیان

يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ، تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ.

کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ (بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں جنگ کی اور میں ان دستوں کے ساتھ، جنھیں آپ روانہ فرماتے تھے، نو غزوات میں نکلا۔ ایک بار ہمارے امیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور ایک بار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما۔ (سابقہ حدیث میں بیان کردہ تعداد صحیح تر ہے۔)

[٤٦٩٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ، فِي كِلْتَيْهِمَا: سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

[4698] قتیبہ بن سعید نے حاتم سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے دونوں جگہ سات غزوات کہے۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ) (التحفة ٥٢)

باب:50- غزوۂ ذات الرقاع

[٤٦٩٩] ١٤٩-(١٨١٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ: فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا، فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي، فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلٰى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ.

[4699] ابواسامہ نے ہمیں برید بن ابی بردہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں نکلے، ہم چھ افراد تھے، ہم سب کے لیے اونٹ ایک (ہی) تھا، ہم اس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ کہا: ہمارے پیروں میں سوراخ ہو گئے، میرے دونوں پاؤں بھی زخمی ہو گئے اور میرے ناخن گر گئے، ہم اپنے پاؤں پر پرانے کپڑوں کے ٹکڑے باندھا کرتے تھے، اسی وجہ سے تو اس غزوے کا نام ذات الرقاع (دھجیوں والا غزوہ) پڑ گیا کیونکہ ہم اپنے پیروں پر پھٹے پرانے کپڑوں کی دھجیاں باندھا کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَحَدَّثَ أَبُو مُوسٰى بِهٰذَا الْحَدِيثِ، ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ، قَالَ: كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِّنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

ابوبردہ نے کہا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی، پھر اسے (بیان کرنے) کو ناپسند کیا جیسے وہ یہ بات ناپسند کرتے ہوں کہ ان کے عمل کا کوئی ایسا پہلو ہو جس کی انھوں نے تشہیر کی ہو۔

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ: وَاللهُ يُجْزِي بِهِ.

ابواسامہ نے کہا: برید کے علاوہ کسی اور نے مجھے مزید یہ بات بتائی: اور اللہ اس کی جزا دے۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ كَرَاهَةِ الِاسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ كَوْنِهِ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي الْمُسْلِمِينَ)(التحفة ٥٣)

باب:51-جہاد میں ضرورت کے سوا کسی کافر سے مدد لینا اور مسلمانوں میں اس کا صائب الرائے سمجھا جانا ناپسندیدہ ہے

[٤٧٠٠] ١٥٠-(١٨١٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ، فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ، قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَّنَجْدَةٌ، فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَارْجِعْ، فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ».

[4700] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بدر کی جانب نکلے، جب آپ وبرہ کے حرے پر پہنچے تو ایک آدمی آکر آپ ﷺ سے ملا۔ اس کی جرأت و بہادری کا بڑا چرچا تھا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے دیکھا تو خوش ہوئے، جب وہ آپ کو ملا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کا ساتھ دوں اور آپ کے ساتھ (غنیمت میں سے) حصہ وصول کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو لوٹ جاؤ، میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔''

قَالَتْ: ثُمَّ مَضٰى، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، قَالَ: «فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ»، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ: «تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: پھر وہ چلا گیا، حتی کہ جب ہم درخت کے پاس پہنچے تو وہ آدمی (دوسری بار) آپ کو ملا اور آپ سے وہی بات کہی جو پہلی مرتبہ کہی تھی، تو نبی ﷺ نے بھی اس سے وہی کچھ کہا جو پہلی مرتبہ کہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''واپس ہو جاؤ، میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔'' کہا: وہ پھر واپس چلا گیا اور بیداء کے مقام پر آپ کو ملا

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَانْطَلِقْ».

تو آپ نے اس سے وہی بات پوچھی جو پہلی بار پوچھی تھی: ''تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو پھر (ہمارے ساتھ) چلو۔''

فائدہ: آپ نے کرائے کے فوجی کو جہاد میں شامل نہیں فرمایا۔ جہاد کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے، یہ صرف مومن کے پیش نظر ہوسکتا ہے۔ کافر کا مقصود یہ نہیں ہوتا، وہ شہرت اور مال غنیمت کے حصول کے لیے شریک ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو جہاد میں شامل کرنے کا مطلب اصل مقصد سے انحراف کرنا ہے۔

تعارف کتاب الإمارة

اللہ تعالیٰ نے اپنی افضل ترین مخلوق (انسان) کی تخلیق اس طرح فرمائی ہے کہ مختلف اعضاء، مختلف خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ ان سب کو سمجھنے، ان سے خدمات حاصل کرنے اور پورے جسم کی بہبود اور اس کی حفاظت کے لیے فیصلے کرنے کا کام سر کے اندر رکھے ہوئے دماغ کے سپرد ہے۔ اسلام سے پہلے عرب کے مختلف قبائل اپنے اپنے طور پر فیصلے کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک منظم معاشرہ تشکیل دے کر سارے معاشرے کی حفاظت ونگہداشت، اس کے افراد کی انفرادی اور اجتماعی ضروریات کی تکمیل، ہر رکن کی فلاح وغیرہ کی ذمہ داری سربراہ کے سپرد کر دی۔ امیر، ان تمام امور کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ امارت انھی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا نام ہے۔ بعض اوقات ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بغیر ہی کوئی شخص سربراہ کے منصب پر قابض ہو جاتا ہے، وہ حقیقی معنی میں امیر نہیں ہوتا۔

نظامِ امارت کے حوالے سے اہم ترین بات یہ ہے کہ امیر ایسا ہو کہ لوگوں کی بڑی اکثریت اس کی اطاعت کرنے پر آمادہ ہو، بلکہ وہ ایسے لوگوں میں سے ہو کہ عامۃ الناس ان کی اطاعت کے عادی ہوں۔ قرآن کی رو سے مومنوں کی امارت مومنوں کے مشورے پر منحصر ہے: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ ''اور ان کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔'' (الشوریٰ 38:42) اور حدیث کی رو سے امیر ان لوگوں میں سے منتخب ہونا چاہیے جن کی اطاعت فطری ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے شوریٰ کے ذریعے سے اپنا امیر منتخب کرنے کی پوری ذمہ داری امت پر ڈالی، کسی کو اپنا جانشیں مقرر نہیں کیا۔ مختلف احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کیا ہوگا، اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے بہت سی تفصیلات سے آپ ﷺ کو آگاہ کر دیا تھا۔ آپ نے خبر دینے کے انداز میں، امت کی رہنمائی کے لیے بہت کچھ فرمایا۔ کتاب الامارۃ میں امام مسلم رحمہ اللہ نے سب سے پہلے یہ حدیث روایت کی کہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی قوم، یعنی عرب قریش کے پیچھے چلتے ہیں مسلمان بھی اور کافر بھی، دونوں کے رہنما قریشی ہی ہیں، اس لیے ان حالات میں امام (رہنما اور حکمران) قریش ہی میں سے ہوں گے۔ یہ خبر بھی ہے اور رہنمائی بھی۔ ''الناس'' کا لفظ عربی میں سیاق و سباق کے مطابق بہت وسیع (پوری انسانیت کے) معنی میں بھی استعمال ہوا اور نسبتاً محدود بلکہ مخصوص معنیٰ میں ان لوگوں کے لیے بھی جنھوں نے خاص تربیت حاصل کی، ہم مقصد ہوئے، بڑی ذمہ داریوں کے امین اور بڑی خوبیوں کے مالک ہوئے۔ قرآن میں یہ لفظ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والوں، یعنی صحابہ کے لیے استعمال ہوا: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ﴾ ''اور جب کہا گیا ان سے کہ ایمان لاؤ جیسے صحابہ ایمان لائے۔'' (البقرۃ 13:2) یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی، جاں نثار، آپ کے مشن کے امانت دار، آپ کی تربیت کا نمونہ اور آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہترین امت تھے۔ مستقبل کے حوالے سے آپ کو جو کچھ دکھایا گیا اس میں مثبت اور منفی دونوں طرح کے واقعات تھے۔ ان کے ساتھ ہی، آپ کی تسلی کے لیے آپ کو دکھایا گیا کہ ان مخصوص لوگوں میں سے

جب تک دو اشخاص بھی موجود ہوں گے تو امارت کے نظام کا بنیادی عنصر، یعنی ''سمع و طاعت'' کا سلسلہ محفوظ ہوگا۔ مشکلات کے باوجود حکمران انھی میں سے ہوں گے جن کی لوگ اطاعت کرتے ہیں۔ اسی بات کو بارہ حکمرانوں کے حوالے سے بھی بیان کیا گیا۔ بعد میں بتدریج انتظامی معاملات، عملاً دوسروں کے ہاتھ میں جانے شروع ہو گئے۔

خلافت راشدہ کے دوران میں ایک حکمران کے بعد دوسرے کی جانشینی کا طریق کار حالات کے مطابق مختلف رہا، لیکن بنیاد شوریٰ پر رہی۔ کبھی اس شوریٰ میں جانے والا امام شریک بھی ہوا۔ جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شریک کیا گیا اور یہ بھی ہوا کہ جانے والے نے شوریٰ میں شرکت کے بجائے ساری ذمہ داری بعد والوں پر ڈال دی۔ اس کی مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقے پر عمل کیا اور یہی خود رسالت مآب ﷺ کا طریقہ تھا کہ ایک امام کے بعد اگلے کا انتخاب وہی لوگ باہمی مشاورت سے کریں جو موجود ہوں۔

امارت کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ عدم صلاحیت کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ امام مسلم نے اس حوالے سے وہ احادیث بیان کیں جن میں یہ صراحت ہے کہ جو شخص عہدے کا طلبگار ہو وہی اصلاً اس صلاحیت سے محروم قرار پاتا ہے۔ یہ بھی وضاحت ہے کہ یہ ذمہ داری ہے، اس کی خواہش کرنا غلط ہے۔ یہ ذمہ داری بغیر خواہش کے جس کے کندھے پر ڈالی گئی، اللہ کی طرف سے اس کی اعانت ہوگی اور جسے خواہش پر ملی وہ تنہا اس کو اٹھائے گا۔ جب کسی پر ذمہ داری پڑ جائے اور وہ اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے، عدل سے کام لے، لوگوں کو مشکلات سے بچائے اور انھیں آسانیاں فراہم کرنے کی کوشش کرے تو آخرت میں بھی اس کا اجر بہت بڑا ہوگا۔

امیر چونکہ لوگوں کے اجتماعی اموال کا امین ہوتا ہے، اس لیے اس کی خیانت، بہت سنگین جرم ہے اور اس کے لیے سخت ترین عذاب کی وعید ہے۔ کھلی خیانت کے علاوہ بہت سے دوسرے معاملات بھی مخدوش ہیں۔ اس کی مثال لوگوں کی طرف سے ملنے والے ''ہدیے'' ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس معاملے میں انتہائی احتیاط کا حکم دیا۔ پھر امام مسلم نے ایسی احادیث بیان کیں جن میں امیر کی اطاعت کی حدود متعین کی گئی ہیں۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ اچھے کاموں میں اطاعت کی جائے اور گناہوں میں عدم اطاعت سے کام لیا جائے کیونکہ امیر کی اطاعت اللہ کی اطاعت کی وجہ سے اور اسی کے حکم پر ہے۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

اس کے بعد امام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری، یعنی مسلمانوں کے تحفظ، دفاع اور اس غرض سے قتال و جہاد کے حوالے سے امیر کے بنیادی اور مرکزی کردار کا تذکرہ ہے، پھر خلافت کے حوالے سے پیدا ہونے والے جھگڑوں سے نپٹنے کے بارے میں رہنمائی ہے، پھر اس بات کا بیان ہے کہ اگر حکمران مکمل طور پر اللہ سے بغاوت نہیں کرتے، نماز قائم کرتے رہتے ہیں تو نظام کی حفاظت کے عظیم مقصد کے لیے ان کے ظلم پر بھی صبر کرنا ہی دانائی ہے، اس کے بعد ملت کے اتحاد کے تحفظ کے بارے میں رہنمائی ہے، اس طرح جو کوئی انتشار کا سبب بنے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، پھر حکمرانوں کی رہنمائی کے لیے مختلف ابواب ہیں۔ اچھے اور برے حکمرانوں کی صفات کیا ہیں؟ اہم مراحل میں لوگوں کو ساتھ رکھنے کے لیے ان کی مشاورت اور خصوصی مشن کے لیے ان کی بیعت کے حوالے سے رہنمائی مہیا کی گئی ہے۔ یہ بھی وضاحت کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے کن مراحل میں کن امور پر بیعت کی۔ اس کتاب کے آخری آدھے حصے میں مختلف ابواب کے تحت امیر کی اہم ترین ذمہ داری مسلمانوں کے تحفظ اور دفاع کی اہمیت اور اس کی کماحقہ تیاری کے حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں۔ کتاب الامارہ انتہائی جامع کتابوں میں سے ایک ہے۔

٣٣ - كِتَابُ الْإِمَارَةِ

امورِ حکومت کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ النَّاسِ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ وَّالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ)(التحفة ٥٤)

باب: 1-لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت قریش میں ہوگی

[٤٧٠١] ١-(١٨١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِيَانِ الْحِزَامِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. وَقَالَ عَمْرٌو: رِوَايَةً: «النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ».

[4701] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب اور قتیبہ بن سعید نے مغیرہ حزامی سے اور زہیر بن حرب اور عمرو ناقد نے سفیان بن عیینہ سے (مغیرہ اور سفیان) دونوں نے ابوزناد سے انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور زہیر کی حدیث میں ہے، انھوں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی (آپ سے بیان کی) اور عمرو نے کہا: (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) آپ ﷺ سے روایت کی: ''لوگ اس اہم معاملے (حکومت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان، قریشی مسلمانوں کے پیچھے چلنے والے ہیں اور کافر، قریشی کافروں کے پیچھے چلنے والے ہیں۔''

[٤٧٠٢] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي

[4702] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، انھوں نے بہت سی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک حدیث یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس معاملے (خلافت یا حکومت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان، قریشی

هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ».

مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر، قریشی کافروں کے پیچھے چلنے والے ہیں۔"

[٤٧٠٣] ٣-(١٨١٩) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ».

[4703] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "اچھائی اور برائی (دونوں) میں لوگ قریش کی پیروی کرتے ہیں۔"

[٤٧٠٤] ٤-(١٨٢٠) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ، مَّا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ».

[4704] حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک (ان) لوگوں میں دو انسان بھی باقی رہیں گے، امر حکومت قریش میں ہوگا۔"

[٤٧٠٥] ٥-(١٨٢١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتّٰى يَمْضِيَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً». قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ، قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4705] حصین (بن عبدالرحمٰن) نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں اپنے والد (حضرت سمرہ بن جنادہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اس امر کا خاتمہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک اس میں بارہ جانشیں نہ گزریں۔" پھر آپ نے کوئی بات کی جو مجھ پر واضح نہ ہوئی۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ نے فرمایا ہے: "وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔"

[٤٧٠٦] ٦-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ

[4706] عبدالملک بن عمیر نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا». ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ. فَسَأَلْتُ أَبِي: مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

ہوئے سنا: ''لوگوں کی امارت جاری رہے گی یہاں تک کہ بارہ اشخاص ان کے والی بنیں گے۔'' پھر نبی ﷺ نے کوئی بات کہی جو مجھ پر واضح نہ ہوئی، میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا».

[4707] ابوعوانہ نے سماک سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، لیکن انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''لوگوں کی امارت کا سلسلہ چلتا رہے گا۔''

[٤٧٠٨] ٧-(...) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً» ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَّمْ أَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4708] حماد بن سلمہ نے سماک سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بارہ خلیفوں (کے عہد) تک اسلام غالب رہے گا۔'' پھر آپ نے ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧٠٩] ٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً». قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَّمْ أَفْهَمْهُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4709] داود نے شعبی سے، انھوں نے جابر بن سمرہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بارہ خلفاء (کے عہد) تک اسلام کا غلبہ جاری رہے گا۔'' پھر آپ نے کوئی بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧١٠] ٩-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[4710] (عبداللہ) بن عون نے شعبی سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت کی، کہا: میں رسول

عَوْنٍ. ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ. حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: انطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعِي أَبِي، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَّنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً» فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ. فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا، میرے ساتھ میرے والد تھے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بارہ خلفاء (کے عہد) تک مسلسل یہ دین غالب اور (دشمنوں سے) محفوظ رہے گا۔'' پھر آپ نے کوئی کلمہ فرمایا جسے لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

فوائد ومسائل: ① قریش میں سے بارہ خلفاء ایسے آئیں گے جن کی کارکردگی سے اسلام دوسری ملتوں پر غالب آتا رہے گا اور وہ اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ عزیز، غالب آنے والا اور منیع، وہ ہے جو باہر کی مداخلت سے محفوظ ہو۔ ② آپ ﷺ کے فرمان مبارک سے کون کون سے خلفاء مراد ہیں؟ اس کے حوالے سے محدثین کی متعدد آراء ہیں۔ بعض حضرات نے تسلسل سے بارہ جانشیں مراد لیے ہیں، بعض نے خلافت راشدہ، جو رسول اللہ ﷺ کی اپنی طرز پر حکومت کو برقرار رکھنے کی مخلصانہ کوششوں کا عہد تھا، کے بعد بارہ خلفاء مراد لیے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عہد مسلسل فتوحات کا دور تھا اور اندرونی فتنوں، بڑی بڑی خامیوں اور غلطیوں کے باوجود باہر کی ایسی مداخلت سے تحفظ کا دور تھا جس کے ذریعے سے دین کے بنیادی تصورات اور حکومت وامارت کے بنیادی مقاصد تبدیل ہو جائیں۔ ③ اس سے یہ بھی مراد لیا جاسکتا ہے کہ قریش میں سے بارہ نمایاں حکمرانوں کے عہد تک کہ جن کی کوششوں سے غلبۂ اسلام کا تسلسل جاری رہے گا، یعنی درمیان میں نسبتاً کمزور لوگ بھی حکمران بنیں گے لیکن پھر ایسا حکمران آئے گا جو تسلسل کو برقرار رکھنے اور آگے چلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ سلسلہ ہارون الرشید تک رہا۔ اس کے بعد امین انتہائی کمزور حکمران ثابت ہوا اور مامون کے عہد سے اختیارات بھی عجمیوں کے ہاتھوں میں آگئے اور انھی کے طفیل غیر اسلامی عجمی افکار کی یلغار بھی شروع ہوگئی۔

[٤٧١١] ١٠-(١٨٢٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ: أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَوْمَ جُمُعَةٍ،

[4711] حاتم بن اسماعیل نے مہاجر بن مسمار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی، کہا: میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کے پاس خط بھیجا کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انھوں نے مجھے لکھ بھیجا کہ اس جمعہ کے دن جس کی شام کو حضرت (ماعز) اسلمی رضی اللہ عنہ کو رجم کیا گیا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا،

عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ، فَقَالَ: «لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «عُصَيْبَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ، بَيْتَ كِسْرٰى، أَوْ آلِ كِسْرٰى». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِذَا أَعْطَى اللهُ تَعَالٰى أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ».

آپ نے فرمایا: ''قیامت تک یہ دین قائم رہے گا، یا جب تک مسلمانوں پر بارہ خلفاء حکومت کریں گے جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسریٰ یا آل کسریٰ کا سفید محل فتح کرے گی۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے قریب کچھ کذاب ظاہر ہوں گے، ان سے بچنا۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو کوئی اچھی چیز دے تو وہ اپنے اور اپنے گھر والوں سے آغاز کرے۔'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رَو ہوں گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں انتہائی اختصار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے خطبۂ مبارک کے متعدد موضوعات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کی قیامت تک بقا کے حوالے سے اور اس کے غلبے کے دور کے بارے میں آپ کے فرامین کو اکٹھا کر کے انھیں انتہائی اختصار سے بیان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام قیامت تک باقی رہے گا اور جس طرح آپ نے دوسرے موقع پر فرمایا: ایک جماعت ہمیشہ ایسی موجود رہے گی جو اسلام پر کاربند رہے گی، اس کو قائم رکھے گی اور اس کے غلبے کے لیے کوشش جاری رکھے گی لیکن بارہ خلفاء کی مساعی کا دور عملاً اسلام کے غلبے کا دور ہوگا۔

[٤٧١٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ.

[4712] ابن ابی ذئب نے مہاجر بن مسمار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر بن سعد سے روایت کی کہ انھوں نے ابن سمرہ عدوی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی، وہ ہمیں بیان کیجیے۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا...... پھر حاتم کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

فائدہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سوائی ہیں، کسی کاتب نے سوائی کو غلطی سے عدوی لکھ دیا ہے۔ یہ لکھنے کی غلطی ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ الِاسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ) (التحفة ٥٥)

باب: 2- کسی کو اپنا جانشیں مقرر کرنے اور نہ کرنے کا بیان

[٤٧١٣] ١١-(١٨٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ، وَقَالُوا: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، فَقَالَ: رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ. قَالُوا: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ: أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا؟ لَوَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ، لَا عَلَيَّ وَلَا لِي، فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[4713] ہشام کے والد (عروہ) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا، لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا: ''اللہ آپ کو اچھی جزا دے!'' انھوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں (بیک وقت) رغبت رکھنے والا اور ڈرنے والا ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ کسی کو اپنا (جانشیں) بنا دیجیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں زندگی میں بھی تمھارے معاملات کا بوجھ اٹھاؤں اور مرنے کے بعد بھی؟ مجھے صرف یہ خواہش ہے کہ (قیامت کے روز) اس خلافت سے میرے حصے میں یہ آجائے کہ (حساب کتاب) برابر سرابر ہو جائے۔ نہ میرے خلاف ہو، نہ میرے حق میں (چاہے انعام نہ ملے، مگر سزا سے بچ جاؤں) اگر میں جانشیں مقرر کروں تو انھوں نے مقرر کیا جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اگر میں تمھیں ایسے ہی چھوڑ دوں تو انھوں نے تمھیں (جانشیں مقرر کیے بغیر) چھوڑ دیا جو مجھ سے (بہت زیادہ) بہتر تھے، یعنی رسول اللہ ﷺ۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُ، حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ وہ جانشیں مقرر نہیں کریں گے۔

فائدہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے کہنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تجویز کیا تھا اور اپنی اس تجویز کے حق میں دلائل دیے تھے جن کو لوگوں نے قبول کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین بنا لیا۔

[٤٧١٤] ١٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ، قَالَ إِسْحٰقُ وَعَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ -: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى

[4714] سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، کہا: میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انھوں نے کہا: کیا تم کو علم ہے کہ تمھارے والد کسی کو (اپنا) جانشیں مقرر نہیں کر رہے؟ میں نے کہا: وہ ایسا نہیں کریں گے۔ وہ کہنے لگیں: وہ یہی کرنے والے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے قسم کھائی کہ میں اس معاملے میں ان سے بات کروں گا، پھر

حَفْصَةَ فَقَالَتْ: أَعَلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ؟ قَالَ قُلْتُ: مَا كَانَ لِيَفْعَلَ، قَالَتْ: إِنَّهُ فَاعِلٌ، قَالَ: فَحَلَفْتُ أَنِّي أُكَلِّمُهُ فِي ذٰلِكَ، فَسَكَتُّ، حَتّٰى غَدَوْتُ، وَلَمْ أُكَلِّمْهُ، قَالَ: فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَحْمِلُ بِيَمِينِي جَبَلًا، حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ، وَأَنَا أُخْبِرُهُ. قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً، فَآلَيْتُ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ، زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ، وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي إِبِلٍ أَوْ رَاعِي غَنَمٍ، ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ؛ فَرِعَايَةُ النَّاسِ أَشَدُّ، قَالَ: فَوَافَقَهُ قَوْلِي، فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ، وَإِنِّي لَئِنْ لَّا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ، وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ.

میں خاموش ہو گیا حتی کہ صبح ہو گئی اور میں نے ان سے اس معاملے میں بات نہیں کی تھی، اور مجھے ایسے لگتا تھا جیسے میں نے اپنے دائیں ہاتھ میں پہاڑ اٹھایا ہوا ہے (مجھ پر اپنی قسم کا بہت زیادہ بوجھ تھا) آخر کار میں واپس آیا اور ان کے پاس گیا، انھوں نے مجھ سے لوگوں کا حال دریافت کیا، میں آپ کو حالات سے باخبر کرنے لگا، پھر میں نے ان سے کہا: میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تھی اور وہ سن کر میں نے قسم کھائی کہ وہ میں آپ سے ضرور بیان کروں گا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کسی کو اپنا جانشیں نہیں بنائیں گے اور بات یہ ہے کہ اگر آپ کا کوئی اونٹوں یا بکریوں کا چرواہا ہو اور وہ آپ کے پاس چلا آئے اور ان کو ایسے ہی چھوڑ دے تو آپ یہی کہیں گے کہ اس نے ان کو ضائع کر دیا ہے۔ سو لوگوں کی نگہبانی تو اس سے زیادہ ضروری ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میری رائے ٹھیک معلوم ہوئی، انھوں نے گھڑی بھر سر جھکائے رکھا، پھر میری طرف سر اٹھا کر فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا اور اگر میں کسی کو جانشیں نہ بناؤں تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو جانشیں مقرر نہیں کیا تھا اور اگر میں کسی کو جانشیں بناؤں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جانشیں بنایا تھا۔ (دونوں میں سے کسی بھی مثال پر عمل کیا جا سکتا ہے۔)

قَالَ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِّيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَدًا، وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.

انھوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: اللہ کی قسم! جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے کبھی نہیں ہٹیں گے اور وہ کسی کو جانشیں بنانے والے نہیں۔

(المعجم٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا)(التحفة٥٦)

باب: 3-امارت طلب کرنے اور اس کا حرص رکھنے کی ممانعت

[٤٧١٥] ١٣-(١٦٥٢) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا

[4715] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں حسن بصری نے اور انھیں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا:

الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ، وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، أُعِنْتَ عَلَيْهَا». [راجع: ٤٢٨١]

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''عبدالرحمٰن! امارت طلب نہ کرنا کیونکہ اگر تم کو طلب کرنے سے (امارت) ملی تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے (اس کی تمام تر ذمہ داریاں خود اٹھاؤ گے، اللہ کی مدد شامل نہ ہوگی) اور اگر تمھیں مانگے بغیر ملی تو (اللہ کی طرف سے) تمھاری اعانت ہوگی۔''

[٤٧١٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[4716] یونس بن عبید، منصور، حمید اور ہشام بن حسان سب نے حسن بصری سے، انھوں نے حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے جریر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٧١٧] ١٤-(١٨٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّا، وَاللهِ! لَا نُوَلِّي عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ».

[4717] برید بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں اور میرے چچا کے بیٹوں میں سے دو آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی تولیت میں جو دیا اس کے کسی حصے پر ہمیں امیر بنا دیجیے۔ دوسرے نے بھی یہی کہا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ہم کسی ایسے شخص کو اس کام کی ذمہ داری نہیں دیتے جو اس کو طلب کرے، نہ ایسے شخص کو بناتے ہیں جو اس کا خواہش مند ہو۔''

[٤٧١٨] ١٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ

[4718] حمید بن ہلال نے کہا: مجھے ابوبردہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا:

- قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ : حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ : حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسٰى : أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ : أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي، وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي، فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ، فَقَالَ : «مَا تَقُولُ؟ يَا أَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ!» قَالَ : فَقُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَطْلَعَانِي عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، قَالَ : وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ، وَقَدْ قَلَصَتْ، فَقَالَ : «لَنْ، أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ، يَا أَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ!» فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ : انْزِلْ، وَأَلْقٰى لَهُ وِسَادَةً، وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ، قَالَ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ، ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ، دِينَ السَّوْءِ، فَتَهَوَّدَ. قَالَ : لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، فَقَالَ : اجْلِسْ، نَعَمْ. قَالَ : لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا، مُعَاذٌ : أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي.

میں بنو اشعر میں سے دو آدمیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ایک میری دائیں جانب تھا اور دوسرا میری بائیں جانب۔ ان دونوں نے کسی منصب کا سوال کیا، اس وقت نبی ﷺ مسواک کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''ابوموسیٰ!'' یا فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟'' میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ان دونوں نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ ان کے دل میں کیا ہے؟ اور نہ مجھے یہ پتہ تھا کہ یہ دونوں منصب کا سوال کریں گے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا لگتا ہے کہ میں (آج بھی) آپ کے ہونٹ کے نیچے مسواک دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کا ہونٹ اوپر کو سمٹا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ''جو شخص خواہش مند ہوگا ہم اسے اپنے کسی کام کی ذمہ داری نہیں یا (فرمایا:) ہرگز نہیں دیں گے لیکن ابوموسیٰ! یا فرمایا: عبداللہ بن قیس! تم (ذمہ داری سنبھالنے کے لیے) چلے جاؤ۔'' تو آپ ﷺ نے انھیں یمن بھیج دیا، پھر (ساتھ ہی) ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تشریف لائیے اور ان کے بیٹھنے کے لیے ایک گدا بچھایا، تو وہاں اس وقت ایک شخص رسیوں سے بندھا ہوا تھا، انھوں (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: یہ کون ہے؟ (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک یہودی تھا، پھر یہ مسلمان ہوگیا اور اب پھر اپنے دین، برائی کے دین پر لوٹ گیا ہے اور یہودی ہوگیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اس کو قتل نہ کر دیا جائے، یہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، (ہم اس کو قتل کرتے ہیں) آپ بیٹھیے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اس شخص کو قتل نہیں کر دیا جاتا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا

فیصلہ ہے، تین (مرتبہ یہی مکالمہ ہوا) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا، اس شخص کو قتل کر دیا گیا، پھر ان دونوں نے آپس میں رات کے قیام کے بارے میں گفتگو کی۔ دونوں میں سے ایک (یعنی) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک میرا معاملہ ہے، میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور میں اپنے قیام میں جس اجر کی امید رکھتا ہوں اپنی نیند میں بھی اسی (اجر) کی توقع رکھتا ہوں۔

(المعجم ٤) – (بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ) (التحفة ٥٧)

باب:4- ضرورت کے بغیر امارت طلب کرنا مکروہ ہے

[٤٧١٩] ١٦-(١٨٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي، شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا».

[4719] ابن حجیرہ اکبر نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ابوذر! تم کمزور ہو، اور یہ (امارت) امانت ہے اور قیامت کے دن یہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہوگی، مگر وہ شخص جس نے اسے حق کے مطابق قبول کیا اور اس میں جو ذمہ داری اس پر عائد ہوئی تھی اسے (اچھی طرح) ادا کیا۔ (وہ شرمندگی اور رسوائی سے مستثنیٰ ہوگا۔)

[٤٧٢٠] ١٧-(١٨٢٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ

[4720] ابوسالم جیشانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا متولی بننا۔''

الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَّإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ».

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عہدے وغیرہ کی خواہش نہیں فرمائی۔ اللہ نے جو آپ کے سپرد فرمایا اسے قبول کیا اور اللہ کی مدد سے ہر ذمہ داری ایسے احسن طریقے سے ادا فرمائی کہ مخلوق میں سے کوئی اور اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْأَمِيرِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ، وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ)(التحفة ٥٨)

باب:5-عادل حاکم کی فضیلت، ظالم حاکم کی سزا، رعایا کے ساتھ نرمی کی تلقین اور ان پر مشقت ڈالنے کی ممانعت

[٤٧٢١] ١٨-(١٨٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَّعْنِي ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو بَكْرٍ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُقْسِطِينَ، عِنْدَ اللهِ، عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُّورٍ، عَنْ يَّمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا».

[4721] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابن نمیر تینوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن اوس سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، ابن نمیر اور ابوبکر نے کہا: انھوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، زہیر کی حدیث میں ہے (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے) کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدل کرنے والے اللہ کے ہاں رحمٰن عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ وہی لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اپنے اہل وعیال اور جن کے یہ ذمہ دار ہیں ان کے معاملے میں عدل کرتے ہیں۔''

[٤٧٢٢] ١٩-(١٨٢٨) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَتْ: مِمَّنْ

[4722] ابن وہب نے کہا: مجھے حرملہ نے عبدالرحمان بن شماسہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی مسئلے کے بارے میں پوچھنے کے لیے گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟

أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ، فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا، إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ، فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ، وَالْعَبْدُ، فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ، وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ، فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ، فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخِي، أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا: «اَللّٰهُمَّ! مَنْ وَّلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ».

میں نے عرض کی: میں اہلِ مصر میں سے ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تمھارا حاکم حالیہ جنگ کے دوران میں تمھارے ساتھ کیسا رہا؟ میں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات بری نہیں لگی، اگر ہم میں سے کسی شخص کا اونٹ مر جاتا تو وہ اس کو اونٹ دے دیتا، اور اگر غلام مر جاتا تو وہ اس کو غلام دے دیتا اور اگر کسی کو خرچ کی ضرورت ہوتی تو وہ اس کو خرچ دیتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے بھائی محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں اس نے جو کچھ کیا وہ مجھے اس سے نہیں روک سکتا کہ میں تمھیں وہ بات سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں کہتے ہوئے سنی، (فرمایا:) ''اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان پر سختی کرے، تو اس پر سختی فرما، اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا اور ان کے ساتھ نرمی کی، تو اس کے ساتھ نرمی فرما!''

[٤٧٢٣] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4723] جریر بن حازم نے حرملہ مصری سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی شماسہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٧٢٤] ٢٠-(١٨٢٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ. فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ

[4724] لیث نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''سن رکھو! تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا، سو جو امیر لوگوں پر مقرر ہے وہ راعی (لوگوں کی بہبود کا ذمہ دار) ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور مرد اپنے اہل خانہ پر راعی (رعایت پر مامور) ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی راعی ہے، اس سے ان کے متعلق سوال ہوگا اور غلام اپنے

مَسْئُولٌ عَنْهُ. أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ».

مالک کے مال میں راعی ہے، اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا، سن رکھو! تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

[٤٧٢٥] (...) **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ.

[4725] **عبیداللہ بن عمر، ایوب، ضحاک بن عثمان اور اسامہ (بن زید لیثی) سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر** رضی اللہ عنہما **سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح لیث نے نافع سے بیان کی۔**

[٤٧٢٦] (...) قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا، مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ.

[4726] **عبیداللہ (بن عمر بن حفص) نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر** رضی اللہ عنہما **سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح لیث نے نافع سے بیان کی۔**

[٤٧٢٧] (...) **وَحَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى:

[4727] اسماعیل بن جعفر نے حضرت عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اور یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: «الرَّجُلُ رَاعٍ، فِي مَالِ أَبِيهِ، وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ».

فرماتے ہوئے سنا، ابن عمر ﷺ سے نافع کی حدیث کے مانند۔ (یونس نے) زہری کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: کہا: میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے باپ کے مال کا راعی (محافظ) ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

[٤٧٢٨] (. . .) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمِّي، عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ، وَعَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

[4728] بسر بن سعید نے عبداللہ بن عمر ﷺ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

[٤٧٢٩] ٢١-(١٤٢) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ، مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَّا حَدَّثْتُكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِّرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». [راجع: ٣٦٣]

[4729] ابواشہب نے حضرت حسن بصری سے روایت کی کہ عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار ﷺ کے پاس اس مرض میں ان کی عیادت کرنے کے لیے گیا جس میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت معقل ﷺ نے فرمایا: میں تم کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جس کو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا، اگر مجھے (پکا) علم ہوتا کہ میں ابھی اور زندہ رہوں گا تو میں تمھیں یہ حدیث نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی بھی رعیت کا ذمہ دار بنایا وہ جس دن مرے اس حال میں مرے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ خیانت کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔''

[٤٧٣٠] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّهُوَ

[4730] یونس نے حضرت حسن بصری سے روایت کی، کہا: ابن زیاد حضرت معقل ﷺ کے پاس گیا وہ اس وقت (بیمار تھے اور) درد میں مبتلا تھے، جیسے ابواشہب کی حدیث ہے

وَجِعٌ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ، وَزَادَ: قَالَ: أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ، أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ.

اور انھوں نے اضافہ کیا: اس (ابن زیاد) نے کہا: آپ نے آج سے پہلے مجھے یہ حدیث کیوں نہیں بیان کی؟ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمھیں کبھی حدیث نہیں سنائی، (تم نے حدیث کا سماع ہی نہیں کیا) یا فرمایا: میں تمھیں حدیث بیان نہیں کیا کرتا تھا (حدیث میں تمھارا استاد نہ تھا۔)

[٤٧٣١] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى- قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ؛ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ».

[4731] ابوملیح سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کے پاس گیا، حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اور اگر میں مرض الموت میں نہ ہوتا تو تمھیں یہ حدیث نہ سناتا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کوئی امیر نہیں جو مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار ہو، پھر ان کے لیے جدوجہد اور خیر خواہی نہ کرے، مگر وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

[٤٧٣٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ أَنَّ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ. نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ.

[4732] سوادہ بن ابو اسود نے خبر دی کہ میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو عبیداللہ بن زیاد ان کی عیادت کے لیے گیا۔ (آگے) حسن بصری کی حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

[٤٧٣٣] ٢٣-(١٨٣٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ. فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

[4733] حسن بصری رحمہ اللہ نے بتایا کہ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور فرمایا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بدترین راعی، سخت گیر اور ظلم کرنے والا ہوتا ہے، تم اس سے بچنا کہ تم ان میں سے ہو۔'' اس نے

«إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ» فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ، فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ؟ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ، وَفِي غَيْرِهِمْ.

کہا: آپ بیٹھیے، آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے چھلنی میں بچ جانے والے آخری حصے کی طرح ہیں۔ (آخر میں چونکہ تنکے، پتھر، بھوسی بچ جاتے ہیں، اس لیے) انھوں نے کہا: کیا ان میں بھوسی، تنکے، پتھر تھے؟ یہ تو ان کے بعد ہوئے اور ان کے علاوہ دوسروں میں ہوئے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ) (التحفة ٥٩)

باب: 6-اموالِ غنیمت میں خیانت کی شدید حرمت

[٤٧٣٤] ٢٤-(١٨٣١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

[4734] اسماعیل بن ابراہیم نے ابوحیان سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا، آپ نے ایسی خیانت اور اس کے معاملے کو انتہائی سنگین قرار دیا، پھر فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس طرح آتا ہوا نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کر بلبلا رہا ہو اور وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے، اور میں جواب میں کہوں: میں تمھارے لیے کچھ کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمھیں (دنیا ہی میں) حق پہنچا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو، وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، اور میں کہوں کہ میں تمھارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا، میں نے تمھیں حق پہنچا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر ممیا رہی ہو، وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، اور میں کہوں: میں تمھارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمھیں حق سے آگاہ کر دیا تھا، میں تم میں سے

عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ».

کسی شخص کو روزِ قیامت اس حالت میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر کسی شخص کی جان سوار ہو اور وہ (ظلم کی دہائی دیتے ہوئے) چیخیں مار رہی ہو، اور وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، اور میں کہوں: میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تمھیں سب کچھ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کپڑا لدا ہوا پھڑ پھڑا رہا ہو، اور وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، میں کہوں: تمھارے لیے میرے بس میں کچھ نہیں، میں نے تم کو سب کچھ سے آگاہ کر دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر نہ بولنے والا مال (سونا چاندی) لدا ہوا ہو، وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے، میں کہوں: تمھارے لیے میرے پاس کسی چیز کا اختیار نہیں، میں نے تم کو (انجام کی) خبر پہنچا دی تھی۔''

[٤٧٣٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ.

[4735] عبدالرحیم بن سلیمان نے ابوحیان سے، جریر نے ان سے اور عمارہ بن قعقاع سے، ان سب نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوحیان سے اسماعیل کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

[٤٧٣٦] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ. قَالَ حَمَّادٌ: ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بَعْدَ

[4736] حماد بن زید نے ایوب سے، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اس کی سنگینی بیان کی اور انھوں (ایوب) نے پوری حدیث بیان کی۔ حماد نے کہا: پھر اس کے بعد میں نے یحییٰ بن سعید کو یہی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ انھوں نے بعینہٖ اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح

ذٰلِكَ يُحَدِّثُهُ، فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ.

ہمیں ایوب نے ان سے بیان کی تھی۔

[٤٧٣٧] (...) وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[4737] ہمیں عبدالوارث نے بیان کیا، کہا: ہمیں ایوب نے یحییٰ بن سعید بن حیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے ابوہریرہ سے ان سب کی حدیث کی طرح حدیث روایت کی۔

(المعجم٧) - (بَابُ تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ) (التحفة ٦٠)

باب:7-عاملوں (سرکاری ملازموں) کو ملنے والے ہدیوں کی حرمت

[٤٧٣٨] ٢٦-(١٨٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ - قَالَ عَمْرٌو وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ: عَلَى الصَّدَقَةِ - فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ. وَقَالَ: «مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي، أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ، بَعِيرٌ لَّهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةٌ لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ». ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ

[4738] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی، ۔ الفاظ ابوبکر بن ابی شیبہ کے ہیں ۔ کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو اسد کے ایک شخص کو جسے ابن لُتبیّہ کہا جاتا تھا، عامل مقرر کیا ۔ عمرو اور ابن ابی عمر نے کہا: زکاۃ کی وصولی پر (مقرر کیا) ۔ جب وہ (زکاۃ وصول کر کے) آیا تو اس نے کہا: یہ آپ لوگوں کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''ایک عامل کا حال کیا ہوتا ہے کہ میں اس کو (زکاۃ وصول کرنے) بھیجتا ہوں اور وہ آ کر کہتا ہے: یہ آپ لوگوں کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے، ایسا کیوں نہ ہوا کہ یہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھتا، پھر نظر آتا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں کہ وہ اس (مال) میں سے (اپنے لیے) کچھ لے، مگر وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس

إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» مَرَّتَيْنِ.

نے اسے اپنی گردن پر اٹھا رکھا ہوگا، قیامت کے دن اونٹ ہوگا، بلبلا رہا ہوگا، گائے ہوگی، ڈکرا رہی ہوگی، بکری ہوگی، ممیا رہی ہوگی۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ ہمیں آپ کی دونوں بغلوں کے سفید حصے نظر آئے، پھر آپ نے دو مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا؟''

[٤٧٣٩] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ، عَلَى الصَّدَقَةِ، فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ، وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَكَ أَمْ لَا؟» ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

[4739] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے قبیلہ اَزد کے ابن لُتبیَّہ نامی ایک شخص کو زکاۃ (کی وصولی) پر عامل بنایا، وہ کچھ مال لے کر آیا، نبی ﷺ کو دیا اور کہا: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے، پھر دیکھتے کہ تمھیں ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟'' پھر نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، پھر سفیان (بن عیینہ) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٧٤٠] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَسْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ، قَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ، وَهٰذَا هَدِيَّةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ

[4740] ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بنواسد کے ایک شخص کو بنوسلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا، اسے ابن اُتبیَہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ مال وصول کر کے آیا تو (رسول اللہ ﷺ نے) اس کے ساتھ حساب کیا۔ وہ کہنے لگا: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم سچے ہو تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں جا کر کیوں نہ بیٹھ گئے تاکہ تمھارا ہدیہ تمھارے پاس آ جاتا۔'' پھر آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''امابعد! میں تم میں سے کسی شخص

عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللهُ، فَيَأْتِينِي فَيَقُولُ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ، إِنْ كَانَ صَادِقًا، وَّاللهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، إِلَّا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَّهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعِرُ» ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

کو کسی ایسے کام پر عامل بناتا ہوں جس کی تولیت (انتظام) اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کی ہے اور وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تم لوگوں کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے ملا ہے۔ وہ شخص اگر سچا ہے تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا تاکہ اس کا ہدیہ اس کے پاس آتا، اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی اس مال میں سے کوئی چیز اپنے حق کے بغیر لے گا، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پیش ہوگا کہ وہ چیز اس نے اپنی گردن پر اٹھا رکھی ہوگی، میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ضرور پہچان لوں گا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پیش ہوگا کہ اس نے اونٹ اٹھایا ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا، یا گائے اٹھا رکھی ہوگی جو ڈکرا رہی ہوگی، یا بکری اٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی،'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اوپر اٹھایا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، (اس وقت) آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا؟'' (ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سب) میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔

[٤٧٤١] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ: فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ، كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: «تَعْلَمُنَّ وَاللهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا»، وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ: بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنَايَ، وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَّعِي.

[4741] عبدہ، ابن نمیر اور ابومعاویہ، اسی طرح عبدالرحیم بن سلیمان اور سفیان سب نے اسی سند کے ساتھ ہشام سے روایت کی۔ عبدہ اور ابن نمیر کی حدیث میں ہے: جب وہ آیا تو (آپ ﷺ نے) اس کے ساتھ حساب کیا، جس طرح ابواسامہ نے کہا اور ابن نمیر کی حدیث میں یہ (بھی) ہے: ''تم لوگوں کو ضرور پتہ چل جائے گا، اللہ کی قسم! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص جو اس (مال) میں سے کوئی چیز لے گا۔'' سفیان کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: میری آنکھ نے دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے سنا۔ (حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے) کہا: تم لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھ لو، وہ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔

[٤٧٤٢] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ، فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ، فَجَعَلَ يَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[4742] عبداللہ بن ذکوان یعنی ابوزناد سے روایت ہے انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقات پر عامل مقرر کیا، وہ بہت زیادہ مال لے کر آیا اور کہنے لگا: یہ آپ لوگوں کا ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے، پھر اسی (سابقہ حدیث کی) طرح بیان کیا۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مِنْ فِيهِ إِلٰى أُذُنِي.

عروہ نے کہا: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ انھوں نے کہا: براہِ راست آپ کے دہن مبارک سے اپنے کانوں تک (آتی ہوئی آواز سے سنی۔)

[٤٧٤٣] ٣٠-(١٨٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ، فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ، كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ، مِنَ الْأَنْصَارِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ. قَالَ: «وَمَا لَكَ؟» قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ، مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِيءْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى».

[4743] وکیع بن جراح نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عدی بن عمیرہ کندی ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر عامل مقرر کریں اور وہ ایک سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز ہم سے چھپا لے تو یہ خیانت ہو گی، وہ شخص قیامت کے دن اسے ساتھ لے کر آئے گا۔'' (حضرت عدی ؓ نے) کہا: میں دیکھ رہا تھا، (یہ بات سن کر) انصار میں سے کالے رنگ کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ مجھ سے اپنا کام واپس لے لیجیے! آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیا ہوا؟'' اس نے کہا: میں نے آپ کو اس اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے (میں اس وعید سے ڈرتا ہوں۔) آپ نے فرمایا: ''میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام کا عامل بنائیں وہ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو لے آئے، اس کے بعد اس میں سے جو چیز اس کو دی جائے وہ لے لے اور جو چیز اس سے روک لی جائے اس

سے دور رہے۔"

[٤٧٤٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4744] عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر اور ابواسامہ سب نے کہا: ہمیں اسماعیل نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مطابق حدیث بیان کی۔

[٤٧٤٥] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا قَيْسُ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[4745] فضل بن موسیٰ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں قیس بن ابی حازم نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ان سب کی حدیث کے مانند۔

(المعجم٨) - (بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ) (التحفة ٦١)

باب:8- گناہ کے کاموں کے علاوہ دوسرے کاموں میں حکام کی اطاعت اور گناہ کے کام میں اطاعت کی حرمت

[٤٧٤٦] ٣١-(١٨٣٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: نَزَلَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء: ٥٩] فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ، بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[4746] ابن جریج نے بیان کیا کہ قرآن مجید کی آیت: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے اختیار والے ہیں'' حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک لشکر میں (امیر بنا کر) روانہ کیا تھا (ابن جریج نے کہا) مجھے یعلیٰ بن مسلم نے سعید بن جبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

[٤٧٤٧] ٣٢-(١٨٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ

[4747] مغیرہ بن عبدالرحمان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي».

اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

[٤٧٤٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي».

[4748] ابن عیینہ نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، انھوں نے یہ بیان نہیں کیا: ''جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

[٤٧٤٩] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصٰى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي».

[4749] یونس نے خبر دی کہ انھیں ابن شہاب نے خبر دی، کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

[٤٧٥٠] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

[4750] زیاد (بن سعد) سے روایت ہے، انھوں نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بالکل اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٤٧٥١] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

[4751] ابوعوانہ اور شعبہ نے یعلیٰ بن عطاء سے روایت کی، انھوں نے علقمہ سے (حدیث) سنی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت کی۔

اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[٤٧٥٢] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[4752] معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٤٧٥٣] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ؛ أَنَّ أَبَا يُونُسَ، مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ، وَقَالَ: «مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ» وَلَمْ يَقُلْ: «أَمِيرِي»، وَكَذٰلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[4753] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ابویونس نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی (حدیث) روایت کی، آپ ﷺ نے ''جس نے امیر کی اطاعت کی'' فرمایا، ''میرے امیر کی'' نہیں فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہمام کی روایت کردہ حدیث میں بھی اسی طرح ہے۔

[٤٧٥٤] ٣٥-(١٨٣٦) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ، فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ».

[4754] ابوصالح السمان سے روایت ہے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر (امیر کا حکم) سننا اور ماننا واجب ہے، اپنی مشکل (کی کیفیت) میں بھی اور اپنی آسانی میں بھی، اپنی خوشی میں بھی اور اپنی ناخوشی میں بھی اور اس وقت بھی جب تم پر (کسی اور کو) ترجیح دی جا رہی ہو۔''

[٤٧٥٥] ٣٦-(١٨٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي

[4755] ابن ادریس نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعمران سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں

عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

نے کہا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں (امیر کی بات) سنوں اور اطاعت کروں، چاہے وہ (امیر) کٹے ہوئے اعضاء والا غلام ہی کیوں نہ ہو۔

[٤٧٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

[4756] محمد بن جعفر اور نضر بن شمیل نے ہمیں شعبہ سے، انھوں نے ابوعمران سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور حدیث میں کہا: چاہے وہ (امیر) کٹے ہوئے اعضاء والا حبشی غلام (ہی کیوں نہ ہو۔)

[٤٧٥٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

[4757] عبیداللہ کے والد معاذ نے ہمیں شعبہ سے اور انھوں نے ابوعمران سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، جس طرح ابن ادریس نے کہا: کٹے ہوئے اعضاء والا غلام (ہی کیوں نہ ہو۔)

[٤٧٥٨] ٣٧-(١٨٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهُوَ يَقُولُ: «وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، اسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا».

[4758] محمد بن مثنیٰ نے کہا: محمد بن جعفر نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے، انھوں نے کہا: میں نے اپنی دادی سے سنا، وہ بیان کرتی تھیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ حجۃ الوداع کے دوران میں خطبہ دے رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے: ''اگر تم پر ایک غلام کو حاکم بنایا جائے اور وہ کتاب اللہ کے مطابق تمھاری راہنمائی کرے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔''

[٤٧٥٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «عَبْدًا حَبَشِيًّا».

[4759] ابن بشار نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی اور کہا: ''حبشی غلام ہو۔''

[٤٧٦٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ،

[4760] وکیع بن جراح نے ہمیں شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: ''کٹے ہوئے اعضاء والا حبشی

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا».

غلام ہو۔“

[٤٧٦١] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا» وَزَادَ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِنًى، أَوْ بِعَرَفَاتٍ.

[4761] بہز نے ہمیں شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی: انھوں نے ”کٹے ہوئے اعضاء والا حبشی غلام“ نہیں کہا، اور یہ اضافہ کیا: انھوں (ام الحصین ؓ) نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ یا عرفات میں سنا۔

[٤٧٦٢] (. . .) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ: أَسْوَدُ، يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا».

[4762] زید بن ابی انیسہ نے یحییٰ بن حصین سے، انھوں نے اپنی دادی حضرت ام حصین ؓ سے روایت کی کہ میں نے انھیں کہتے ہوئے سنا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، رسول اللہ ﷺ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں، پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر تم پر ایک کٹے ہوئے اعضاء والا غلام، میرا گمان ہے آپ نے ”کالا“ بھی کہا، حاکم بنا دیا جائے اور وہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق چلائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔“

[٤٧٦٣] ٣٨-(١٨٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ، فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ».

[4763] لیث نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان شخص پر حاکم کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے، وہ بات اس کو پسند ہو یا ناپسند، سوائے اس کے کہ اسے گناہ کا حکم دیا جائے، اگر اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو اس میں سننا (روا) ہے نہ ماننا۔“

[٤٧٦٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4764] یحییٰ قطان اور عبداللہ بن نمیر دونوں نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٧٦٥] ٣٩-(١٨٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: «لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا، قَالَ: «لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ».

[4765] زبید نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابوعبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ایک شخص کو ان کا امیر بنایا، اس (امیر) شخص نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا: اس میں داخل ہو جاؤ۔ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کر لیا اور کچھ لوگوں نے کہا: ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ سے اس واقعے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ان لوگوں سے جو آگ میں داخل ہونا چاہتے تھے، فرمایا: ''اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے۔'' اور دوسروں کے حق میں اچھی بات فرمائی اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔''

[٤٧٦٦] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ - قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوهُ، فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ، فَقَالَ: اجْمَعُوا لِي حَطَبًا، فَجَمَعُوا لَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا، فَأَوْقَدُوا نَارًا، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَادْخُلُوهَا، قَالَ: فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَقَالُوا: إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ

[4766] ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر، زہیر بن حرب اور ابوسعید اشج نے حدیث بیان کی، الفاظ سب کے ملتے جلتے ہیں، (تینوں نے) کہا: ہمیں وکیع نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابوعبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور انصار میں سے ایک آدمی کو ان کا امیر بنایا اور لشکر کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کے احکام سنیں اور اس کی اطاعت کریں، (اتفاق سے) اہل لشکر نے کسی بات میں امیر کو ناراض کر دیا، اس نے کہا: میرے لیے لکڑیاں جمع کرو۔ لشکر نے لکڑیاں جمع کیں، پھر اس نے کہا: آگ جلاؤ، انھوں نے آگ جلائی، پھر کہا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے میرا حکم سننے اور ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، اس نے کہا: اس آگ میں داخل ہو جاؤ، انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا: ہم آگ ہی سے بھاگ

مِنَ النَّارِ، فَكَانُوا كَذٰلِكَ. وَسَكَنَ غَضَبُهُ، وَطُفِيَتِ النَّارُ، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ».

کر تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اسی موقف پر قائم رہے حتی کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھا دی گئی، جب وہ لوٹے تو یہ بات نبی ﷺ کو بتائی، آپ نے فرمایا: ''اگر یہ لوگ اس (آگ) میں داخل ہو جاتے تو پھر اس سے باہر نہ نکلتے، اطاعت صرف معروف (قابل قبول کاموں) میں ہے۔''

[٤٧٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4767] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں وکیع اور ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٧٦٨] ٤١-(١٧٠٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلٰى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَعَلٰى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَعَلٰى أَنْ نَّقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. [راجع: ٤٤٦١]

[4768] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے یحییٰ بن سعید اور عبیداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبادہ بن ولید سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ان کے دادا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس بات پر بیعت کی کہ مشکل میں اور آسانی میں اور خوشی میں اور ناخوشی میں اور خود پر ترجیح دیے جانے کی صورت میں بھی سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور اس بات پر بیعت کی کہ جن کے پاس امارت ہوگی، امارت کے معاملے میں ان سے تنازع نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے (ہمیشہ) حق کہیں گے اور اللہ کے (دین پر چلنے کے) معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

[٤٧٦٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الْوَلِيدِ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4769] یہی حدیث ہمیں ابن نمیر نے بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن عجلان، عبیداللہ بن عمر اور یحییٰ بن سعید نے عبادہ بن ولید سے اسی سند سے اسی جیسی حدیث بیان کی۔

[٤٧٧٠] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[4770] یزید بن ہاد نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

صامت سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت کی، ابن ادریس کی حدیث کے مانند۔

[٤٧٧١] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي، عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا، أَصْلَحَكَ اللهُ، بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللهُ بِهِ، سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: دَعَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ، فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا، أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَ أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، قَالَ: «إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ».

[4771] جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے، کہا: ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، وہ (اس وقت) بیمار تھے، ہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے، ہم کو ایسی حدیث سنائیے جس سے ہمیں فائدہ ہو اور جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بلایا، ہم نے آپ کے ساتھ بیعت کی، آپ نے ہم سے جن چیزوں پر بیعت لی وہ یہ تھیں کہ آپ ﷺ نے ہم سے خوشی اور ناخوشی میں اور مشکل اور آسانی میں اور ہم پر ترجیح دیے جانے کی صورت میں، سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر کہ ہم اقتدار کے معاملے میں اس کی اہلیت رکھنے والوں سے تنازع نہیں کریں گے۔ کہا: ہاں، اگر تم اس میں کھلم کھلا کفر دیکھو جس کے (کفر ہونے پر) تمھارے پاس (قرآن اور سنت سے) واضح آثار موجود ہوں۔

(المعجم٩) – (بَابٌ: الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ)(التحفة ٢٦)

باب:9-امام مسلمانوں کے لیے ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر جنگ کی جاتی ہے اور جس کے ذریعے سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے

[٤٧٧٢] ٤٣-(١٨٤١) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ

[4772] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''امام (مسلمانوں کا حکمران) ڈھال ہے، اس کے پیچھے (اس کی

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ، وَيُتَّقٰى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَلَ، كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرٌ، وَّإِنْ يَّأْمُرْ بِغَيْرِهِ، كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ».

اطاعت کرتے ہوئے) جنگ کی جاتی ہے، اس کے ذریعے سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے، اگر امام اللہ عزوجل سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل وانصاف سے کام لے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر اس نے اس کے خلاف کچھ کیا تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔"

(المعجم ١٠) – (بَابُ وُجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخَلِيفَةِ، الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ)(التحفة ٦٣)

باب:10- سب سے پہلے خلیفہ اور اس کے بعد جو پہلے ہو اس کی بیعت کے ساتھ وفاداری واجب ہے

[٤٧٧٣] ٤٤-(١٨٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُّ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَّإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ».

[4773] شعبہ نے ہمیں فرات قزاز سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے روایت کی کہ میں پانچ سال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہم مجلس رہا، میں نے ان کو نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: "بنواسرائیل کے انبیاء ان کا اجتماعی نظام چلاتے تھے، جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا جانشیں ہوتا اور (اب) بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔" صحابہ نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "پہلے اور اس کے بعد پھر پہلے کی بیعت کے ساتھ وفا کرو، انھیں ان کا حق دو اور (تمھارے حقوق کی) جو ذمہ داری انھیں دی ہے اس کے متعلق اللہ خود ان سے سوال کرے گا۔"

[٤٧٧٤] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4774] حسن بن فرات نے اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

فائدہ: ایک کے انتقال کے بعد مسلمانوں کی شوریٰ جس شخص کو حکمران بنا دے اسی کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ اس کے بالمقابل جو بھی دعوے دار بنے اس کے پیچھے جانا بغاوت اور مسلمانوں کی جمعیت کو پھاڑنے کے مترادف ہے۔

[٤٧٧٥] ٤٥-(١٨٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[4775] حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَّأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ».

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب میرے بعد (کچھ لوگوں سے) ترجیحی سلوک ہوگا اور ایسے کام ہوں گے جنھیں تم برا سمجھو گے۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم میں سے جو شخص ان حالات کا سامنا کرے اس کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم پر (حکام کا) جو حق ہے تم اس کو ادا کرنا اور جو تمھارا حق ہے وہ تم اللہ سے مانگنا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ہر صورت میں مسلمانوں کے درمیان انتشار اور اختلاف سے امت کو محفوظ فرمانا چاہتے تھے تاکہ مسلمانوں کی قوت ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہو کر انھیں کمزور نہ کر دے اور دشمن ان پر غالب نہ آ جائیں، اس کے لیے لوگوں کو کسی حد تک اپنے حقوق کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ آپ ﷺ کی اس وصیت سے انحراف نے مسلمانوں کو زوال کی انتہا تک پہنچا دیا۔

[٤٧٧٦] ٤٦-(١٨٤٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ، فَأَتَيْتُهُمْ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ

[4776] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے زید بن وہب سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ سے روایت کی، کہا: میں مسجدِ (حرام) میں داخل ہوا تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں نے ان پر جمگھٹا لگا رکھا تھا۔ میں (بھی) ان لوگوں کے پاس چلا گیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قریب جا کر بیٹھ گیا، حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: ہم ایک بار سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم نے ایک منزل پر قیام کیا، ہم میں سے کوئی ایسا تھا جو اپنا خیمہ

يُصْلِحُ خِبَاءَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ، إِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ. وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ هٰذِهِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ. وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ». فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ: أَنْشُدُكَ اللهَ! آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَهْوٰى إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ، وَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ، وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا، وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْۚ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمْۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ [النساء:٢٩]. قَالَ: فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

درست کرنے لگا، کوئی تیراندازی کرنے لگا، کوئی اپنے چرتے ہوئے جانوروں میں چلا گیا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے نماز باجماعت کا اعلان کیا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے (بھی) ہر نبی پر فرض تھا کہ وہ اپنی امت کے حق میں جو بھلائی کی بات جانتا ہے اس کی طرف ان کی رہنمائی کرے اور ان کے حق میں جو برا ہے اس سے ان کو ڈرائے۔ رہی تمھاری یہ امت تو اس کی عافیت آغاز میں رکھی گئی ہے اور آخری دور میں اسے آزمائش کا اور ایسے معاملات کا سامنے ہوگا جنھیں تم اچھا نہ سمجھو گے، ایسا فتنہ درپیش ہوگا کہ کچھ آزمائشیں دوسری کو ہیچ کر دیں گے، ایسا فتنہ آئے گا کہ مومن کہے گا: یہ میری تباہی (کا سامان) ہے، پھر وہ چھٹ جائے گا، پھر ایک اور آئے گا تو مومن کہے گا: یہ، یہ (اصل تباہی) ہے، جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے آگ سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کی موت اس عالم میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو، (وہ آخری دم تک اپنے ایمان کی حفاظت کرے) اور وہ لوگوں کے پاس وہی (بات، دعوت، سلوک) لے کے جائے جو وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس لایا جائے۔ اور جو شخص ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہوئے، دل کی گہرائیوں سے کسی امام (مسلمان حکمران) کی بیعت کرے تو استطاعت رکھتے ہوئے اس کی اطاعت کرے، پھر اگر دوسرا آ جائے، اس سے امامت چھینا چاہے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو۔'' میں ان (عبداللہ بن عمرو ؓ) سے (مزید) قریب ہوا اور عرض کی: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے خود یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت عبداللہ ؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا اور کہا: یہ بات میرے دونوں کانوں نے سنی، میرے دل نے یاد رکھی۔ میں نے ان سے

کہا: یہ جو آپ کے چچا زاد معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ تو ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھائیں اور ایک دوسرے کو قتل کریں اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ، الّا یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔'' (عبدالرحمان نے) کہا: پھر وہ (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما) گھڑی بھر خاموش رہے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (کے معاملے) میں ان کی نافرمانی کرو۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایسا کوئی حکم منقول نہیں جس کی نسبت عبدالرحمان بن عبدرب الکعبہ نے ان کی طرف کی ہے، ان کا اشارہ غالباً اس طرف تھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں اپنی خلافت کا دعویٰ کیا، اس کے نتیجے میں خانہ جنگی ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفۂ برحق تھے۔ عبدالرحمان کا اشارہ اس خانہ جنگی کے دوران میں ہونے والے جانی اور مالی نقصان کی طرف ہے لیکن جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات کہی گئی اس وقت وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ایثار اور صلح کے لیے ان کے عظیم اقدام کے نتیجے میں متفق علیہ حکمران تھے۔ اب معروف میں ان کی اطاعت ضروری تھی۔ رہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت تو اس میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی کھلم کھلا ایسی احادیث سناتے تھے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سابقہ موقف کے خلاف تھیں، انھوں نے عبدالرحمان کو جو کچھ کہا، اسلام کے احکام کے مطابق کہا۔

[٤٧٧٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4777] وکیع اور ابومعاویہ دونوں نے اعمش سے اسی سند سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٧٧٨] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ:

[4778] عامر نے عبدالرحمان بن عبدرب الکعبہ صائدی سے روایت کی، کہا: میں نے کعبہ کے پاس ایک مجمع دیکھا، پھر اعمش کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

(المعجم ١١) - (بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ)(التحفة ٦٤)

باب:11- حکام کے ظلم اوران کے خودکوترجیح دینے پرصبر کرنے کا حکم

[٤٧٧٩] ٤٨-(١٨٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

[4779] محمد بن جعفر نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک انصاری نے تنہائی میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی اور عرض کی: کیا جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد تم خود کو (دوسروں پر) ترجیح (دینے کا معاملہ) دیکھو گے تم اس پر صبر کرتے رہنا، یہاں تک کہ حوض (کوثر) پر مجھ سے آن ملو۔'' (وہاں تمھیں میری شفاعت پر اس صبر وتحمل کا بے پناہ اجر ملے گا۔)

[٤٧٨٠] (...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4780] ہمیں خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں بات کی، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٤٧٨١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَقُلْ: خَلَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[4781] معاذ نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی اور یہ نہیں کہا: اس نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں بات کی۔

(المعجم١٢) – (بَابٌ: فِي طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ وَإِنْ مَنَعُوا الْحُقُوقَ)(التحفة٦٥)

باب:12-امراء (حکمرانوں) کی اطاعت، چاہے وہ حقوق ادا نہ کریں

[٤٧٨٢] ٤٩-(١٨٤٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَّا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَّا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ».

[4782] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن وائل حضرمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اللہ کے نبی! آپ کیسے دیکھتے ہیں کہ اگر ہم پر ایسے لوگ حکمران بنیں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں اور ہمارے حق ہمیں نہ دیں تو اس صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اس سے اعراض فرمایا، اس نے دوبارہ سوال کیا، آپ نے پھر اعراض فرمایا، پھر جب اس نے دوسری یا تیسری بار سوال کیا تو اس کو اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو کیونکہ جو ذمہ داری ان کو دی گئی اس کا بار ان پر ہے اور جو ذمہ داری تمھیں دی گئی ہے، اس کا بوجھ تم پر ہے۔''

[٤٧٨٣] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ».

[4783] شبابہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور کہا: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے اس (پوچھنے والے) کو کھینچا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو، جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اس کا بوجھ ان پر ہے اور جو تم پر ڈالی گئی اس کا بوجھ تم پر ہے۔''

(المعجم١٣) – (بَابُ وُجُوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ، وَفِي كُلِّ حَالٍ، وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ)(التحفة٦٦)

باب:13-فتنے نمودار ہونے کے وقت اور ہر حالت میں مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم اور اطاعت سے نکل جانے اور (مسلمانوں کی) جمعیت کو چھوڑنے کی حرمت

[٤٧٨٤] ٥١-(١٨٤٧) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنَا بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ» قَالَ: قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَّسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ. دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «نَعَمْ، هُمْ قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا تَرٰى إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ» فَقُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلٰى أَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ، وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ».

[4784] ابوادریس خولانی نے کہا: میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں اس خوف سے کہ کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں، آپ سے شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا کی، تو کیا اس خیر کے بعد پھر سے شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن اس (خیر) میں کچھ دھندلاہٹ ہوگی۔'' میں نے عرض کی: اس کی دھندلاہٹ کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت کے بجائے دوسرا طرزِ عمل اختیار کریں گے اور میرے نمونۂ عمل کے بجائے دوسرے طریقوں پر چلیں گے، تم ان میں اچھائی بھی دیکھو گے اور برائی بھی دیکھو گے۔'' میں نے عرض کی: کیا اس خیر کے بعد، پھر کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر بلانے والے، جو ان کی بات مان لے گا وہ اس کو جہنم میں پھینک دیں گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے سامنے ان کی (بری) صفات بیان کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وہ لوگ بظاہر ہماری طرح کے ہوں گے اور ہماری ہی طرح گفتگو کریں گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر وہ زمانہ میری زندگی میں آ جائے تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم مسلمانوں کی جماعت اور مسلمانوں کے امام کے ساتھ وابستہ رہنا۔'' میں نے عرض کی: اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت ہو نہ امام؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان تمام فرقوں (بٹے ہوئے گروہوں) سے الگ رہنا، چاہے تمھیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ تمھیں موت آئے تو تم اسی حال میں ہو۔''

[٤٧٨٥] ٥٢-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[4785] ابوسلّام سے روایت ہے، کہا: حضرت حذیفہ

سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ، فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ، فَنَحْنُ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَّا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ» قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ».

بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم شر میں مبتلا تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں خیر عطا فرمائی، ہم اس خیر کی حالت میں ہیں، کیا اس خیر کے پیچھے شر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کی: کیا اس شر کے پیچھے خیر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے پیچھے پھر شر ہوگا؟ فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: وہ کس طرح ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد ایسے امام (حکمران اور رہنما) ہوں گے جو زندگی گزارنے کے میرے طریقے پر نہیں چلیں گے اور میری سنت کو نہیں اپنائیں گے اور جلد ہی ان میں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کی وضع قطع انسانی ہوگی، دل شیطانوں کے دل ہوں گے۔'' (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر میں وہ زمانہ پاؤں (تو کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: ''امیر کا حکم سننا اور اس کی اطاعت کرنا، چاہے تمھاری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں اور تمھارا مال چھین لیا جائے پھر بھی سننا اور اطاعت کرنا۔''

[٤٧٨٦] ٥٣-(١٨٤٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، أَوْ يَدْعُو إِلٰى عَصَبَةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً، فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُّؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي

[4786] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں غیلان بن جریر نے ابوقیس بن ریاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (امامِ وقت کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت چھوڑ دی اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھے تعصب کے جھنڈے کے نیچے لڑا، اپنی عصبیت (قوم، قبیلے) کی خاطر غصے میں آیا یا اس نے کسی عصبیت کی طرف دعوت دی یا کسی عصبیت کی خاطر مارا گیا تو (یہ) جاہلیت کی موت ہوگی اور جس نے میری امت کے اچھوں اور بروں (دونوں) کو مارتے ہوئے ان کے خلاف خروج (بغاوت کا رستہ اختیار) کیا، کسی مومن کا لحاظ کیا نہ کسی

وَلَسْتُ مِنْهُ».

معاہد کے عہد کا پاس کیا تو نہ اس کا میرے ساتھ کوئی رشتہ ہے، نہ میرا اس سے کوئی رشتہ ہے۔"

[٤٧٨٧] (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَقَالَ: «لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا».

[4787] ایوب نے غیلان بن جریر سے، انھوں نے زیاد بن ریاح قیسی سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا، جس طرح جریر کی حدیث ہے، البتہ انھوں نے لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا کہا۔ (معنی "کنارے پر نہیں رہتا، لحاظ نہیں کرتا" ہی کے ہیں۔)

[٤٧٨٨] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، ثُمَّ مَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ، وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ، فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي، وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلٰى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي الَّذِي عَهِدَ عَهْدَهَا، فَلَيْسَ مِنِّي».

[4788] مہدی بن میمون نے ہمیں غیلان بن جریر سے حدیث بیان کی، انھوں نے زیاد بن ریاح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص (مسلمانوں کے امیر کی) اطاعت سے نکلا اور جماعت سے الگ ہو گیا، پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص اندھے تعصب کے جھنڈے تلے مارا گیا، عصبیت کے لیے غضب ناک ہوتا رہا اور عصبیت کے لیے لڑتا رہا، وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ اور میری امت میں سے جس شخص نے میری امت کے خلاف خروج کیا، نیک اور بد ہر شخص کو مارتا رہا، نہ مومن کا لحاظ کیا، جس کے ساتھ اس (اطاعت کے) عہد جیسا عہد کیا اس کے ساتھ وفا نہ کی تو وہ مجھ سے (میرے ساتھ تعلق رکھنے والوں میں سے) نہیں۔"

[٤٧٨٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ، وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[4789] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے غیلان بن جریر سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ابن مثنیٰ نے اپنی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہیں کیا (کہ آپ ﷺ نے فرمایا) اور ابن بشار نے اپنی روایت میں دوسروں کی روایت کی طرح کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

[٤٧٩٠] ٥٥-(١٨٤٩) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ، أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ».

[4790] حماد بن زید نے ہمیں جعد ابوعثمان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابورجاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہے تو صبر کرے، کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی ہٹا اور (اسی حالت میں) مر گیا تو یہ جاہلیت کی موت ہے۔''

[٤٧٩١] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْجَعْدُ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا، فَمَاتَ عَلَيْهِ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً».

[4791] عبدالوارث نے ہمیں جعد سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابورجاء عطاردی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو اپنے امیر کی کوئی بات بری لگے، وہ اس پر صبر کرے، کیونکہ لوگوں میں سے جو شخص بھی سلطان (کی اطاعت) سے ایک بالشت بھی باہر نکلا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

[٤٧٩٢] ٥٧-(١٨٥٠) وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو عَصَبِيَّةً، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ».

[4792] حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اندھے (قومی، نسلی، لسانی) تعصب کے کسی جھنڈے کے نیچے لڑا، عصبیت کی پکار لگاتے ہوئے، یا عصبیت (والوں) کی حمایت کرتے ہوئے تو (یہ) جاہلیت کی موت ہوگی۔''

فائدہ: جو شخص اللہ کے دین اور مسلمانوں کے نظام حکومت کے بجائے محض اپنی ہی قوم یا گروہ کی طرف داری کرتا ہے اور غلط صحیح ہر کام میں اسی کا ساتھ دیتا ہے تو وہ اہل جاہلیت میں سے ہے۔ وہ اپنی عصبیت کے لیے لڑتا ہوا قتل ہو جائے تو اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہوگا جو اللہ کے لیے نہیں، غیر اللہ کے لیے ہوا کرتا تھا اور جہنم کی طرف لے جاتا تھا۔

[٤٧٩٣] ٥٨-(١٨٥١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ

[4793] زید بن محمد نے نافع سے روایت کی، انھوں نے کہا: یزید بن معاویہ کے دورِ حکومت میں جب حرّہ کے واقعے میں جو ہوا سو ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ

نَّافِعٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُطِيعٍ، حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ، زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ، أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ، لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَّاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً».

بن مطیع کے پاس گئے، اس نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت) کے لیے گدا بچھاؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس لیے تمھارے پاس نہیں آیا، میں تمھارے پاس (صرف) اس لیے آیا ہوں کہ تم کو ایک حدیث سناؤں جو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (مسلمانوں کے حکمران کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں حاضر ہو گا کہ اس کے حق میں کوئی دلیل نہ ہو گی اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی (مسلمان حکمران) کی بیعت نہیں تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

[٤٧٩٤] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[4794] بکیر بن عبداللہ بن اشج نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ ابن مطیع کے پاس گئے اور نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی۔

[٤٧٩٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

[4795] زید کے والد اسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی جو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ) (التحفة ٦٧)

باب: 14- مسلمانوں کی جمعیت میں تفریق ڈالنے والے کے بارے میں شریعت کا فیصلہ

[٤٧٩٦] ٥٩-(١٨٥٢) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ

[4796] شعبہ نے زیاد بن علاقہ سے حدیث بیان کی،

نَافِعٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَّقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ -: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَهِيَ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ، كَائِنًا مَّنْ كَانَ».

انھوں نے کہا: میں نے عَرفجہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جلد ہی فتنوں پر فتنے برپا ہوں گے، تو جو شخص اس امت کے معاملے (نظامِ سلطنت) کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہے جبکہ وہ متحد ہو تو اسے تلوار کا نشانہ بنا دو، وہ جو کوئی بھی ہو، سو ہو۔''

[٤٧٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَجُلٌ سَمَّاهُ، كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: «فَاقْتُلُوهُ».

[4797] ابوعوانہ، شیبان، اسرائیل، عبداللہ بن مختار اور ایک آدمی جس کا حماد نے نام لیا تھا، ان سب نے زیاد بن علاقہ سے، انھوں نے حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت بیان کی، مگر ان سب کی حدیث میں: ''اسے قتل کر دو'' کے الفاظ ہیں۔

[٤٧٩٨] ٦٠-(...) وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَتَاكُمْ، وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ».

[4798] ابویعفور نے حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تمھارا نظام (حکومت) ایک شخص کے ذمے ہو، پھر کوئی تمھارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمھاری جماعت کو منتشر کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے تو اسے قتل کر دو۔''

(المعجم ١٥) - (بَابٌ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ) (التحفة ٦٨)

باب:15-جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے

[٤٧٩٩] ٦١-(١٨٥٣) وَحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا بُويِعَ لِلْخَلِيفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا».

[4799] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو خلیفوں کے لیے بیعت لی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔''

(المعجم ١٦) - (بَابُ وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا، وَنَحْوِ ذٰلِكَ)(التحفة ٦٩)

باب:16- خلاف شرع اُمور میں حکام کے سامنے انکار کرنے کا وجوب اور جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں ان کے خلاف جنگ کی ممانعت اور اسی طرح کے دیگر امور

[٤٨٠٠] ٦٢-(١٨٥٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «سَتَكُونُ أُمَرَاءُ، فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ، وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ» قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا صَلَّوْا».

[4800] ہمام بن یحییٰ نے کہا: ہمیں قتادہ نے حسن سے حدیث بیان کی، انھوں نے ضبہ بن محصن سے، انھوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جلد ہی ایسے حکمران ہوں گے کہ تم انھیں (کچھ کاموں میں) صحیح اور (کچھ میں) غلط پاؤ گے۔ جس نے (ان کی رہنمائی میں) نیک کام کیے وہ بَری ٹھہرا اور جس نے (ان کے غلط کاموں سے) انکار کر دیا وہ بچ گیا لیکن جو ہر کام پر راضی ہوا اور (ان کی) پیروی کی (وہ بَری ہوا نہ بچ سکا۔)'' صحابہ نے عرض کی: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں (جنگ نہ کرو۔)''

[٤٨٠١] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ -: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ،

[4801] ہشام دستوائی نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حسن نے ضبہ بن محصن عنزی سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم پر ایسے امیر لگائے جائیں گے جن میں تم اچھائیاں بھی دیکھو

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِىءَ، وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا صَلَّوْا» أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ.

گے اور برائیاں بھی، جس نے (برے کاموں کو) ناپسند کیا، وہ بری ہو گیا، جس نے انکار کیا وہ بچ گیا، مگر جس نے پسند کیا اور پیچھے لگا (وہ بری ہوا نہ بچ سکا۔)'' صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں، آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔'' آپ ﷺ کا مقصد تھا جس نے دل سے ناپسند کیا اور دل سے برا جانا۔

[٤٨٠٢] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَّهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ ابْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِىءَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ».

[4802] حماد بن زید نے کہا: ہمیں معلّٰی بن زیاد اور ہشام نے حسن سے حدیث بیان کی، انھوں نے ضبہ بن محصن سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا، سابقہ حدیث کی طرح، البتہ اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''جس نے انکار کیا، وہ بری ہو گیا اور جس نے ناپسند کیا، وہ بچ گیا۔''

[٤٨٠٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، إِلَّا قَوْلَهُ: «وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ» لَمْ يَذْكُرْهُ.

[4803] ابن مبارک نے ہشام سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے ضبہ بن محصن سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر اسی کے مانند بیان کیا، سوائے ان الفاظ کے: ''جس نے پسند کیا اور پیچھے لگا'' یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ) (التحفة ٧٠)

باب: 17- اچھے اور برے حاکم

[٤٨٠٤] ٦٥-(١٨٥٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ رُّزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ:

[4804] یزید بن یزید بن جابر نے رُزَیق بن حیان سے، انھوں نے مسلم بن قرظہ سے، انھوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے بہترین امام (خلیفہ) وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لیے

«خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ؟ فَقَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ، فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ، وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِّنْ طَاعَتِهِ».

دعا کرو اور وہ تمھارے لیے دعا کریں اور تمھارے بدترین امام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا ہم ان کو تلوار کے زور سے پھینک (ہٹا) نہ دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں اور جب تم اپنے حکمرانوں میں کوئی ایسی چیز دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اس کے عمل کو ناپسند کرو اور اس کی اطاعت سے دستکش نہ ہو۔''

[٤٨٠٥] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: أَخْبَرَنِي مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَيْقُ بْنُ حَيَّانَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ ابْنَ قَرَظَةَ، ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ» قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ. أَلَا مَنْ وَّلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللهِ، فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَّعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ».

[4805] داود بن رُشید نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے بنوفزارہ کے آزاد کردہ غلام رزیق بن حیان نے خبر دی کہ انھوں نے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے چچا زاد مسلم بن قرظہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمھارے بہترین امام (حکمران) وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لیے دعا کرو اور وہ تمھارے لیے دعا کریں۔ اور تمھارے بدترین امام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔'' (حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے) کہا: صحابہ نے عرض کی: کیا ہم ایسے موقع پر ان کا ڈٹ کر مقابلہ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں، نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں، سن رکھو! جس پر کسی شخص کو حاکم بنایا گیا، پھر اس نے اس حاکم کو اللہ کی کسی معصیت میں مبتلا دیکھا تو وہ اللہ کی اس معصیت کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے ہرگز ہاتھ نہ کھینچے۔''

قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَقُلْتُ يَعْنِي لِرُزَيْقٍ، حِينَ حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ: آللهِ! يَا أَبَا الْمِقْدَامِ! لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا، أَوْ سَمِعْتَ هٰذَا، مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: إِي. وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

ابن جابر نے کہا: میں نے رزیق سے، جب انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی، پوچھا: ابومقدام! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، واقعی انھوں نے یہ حدیث آپ کو بیان کی، یا آپ نے مسلم بن قرظہ سے سنی جبکہ وہ کہہ رہے تھے کہ انھوں نے عوف (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے سنی اور وہ یہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ کہا: تو وہ (رزیق) دو زانو بیٹھ گئے اور قبلے کی طرف منہ کر لیا اور کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! میں نے یہ حدیث مسلم بن قرظہ سے سنی، وہ کہہ رہے تھے: میں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

فائدہ: حکمران جب تک معاشرے میں اسلام کے بنیادی رکن نماز کو قائم رکھنے کا اہتمام کرتے رہیں، ان کی وہ ساری برائیاں اور مظالم نظر انداز کر دینے چاہئیں جن کی بنا پر لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اصل مقصود مسلمانوں کا اتحاد قائم رکھنا اور اس اتحاد کے ذریعے سے ان کے معاشرے کو دشمنوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

[٤٨٠٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: رُزَيْقٌ مَوْلٰى بَنِي فَزَارَةَ.

[4806] اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جابر نے اسی سند سے خبر دی اور کہا: بنو فزارہ کے آزاد کردہ غلام رزیق۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم نے کہا: یہ حدیث معاویہ بن صالح نے بھی ربیعہ بن یزید سے روایت کی، انھوں نے مسلم بن قرظہ سے، انھوں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٨) – (بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ، وَبَيَانِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) (التحفة ٧١)

باب:18- جنگ سے پہلے امام (سالار) کا فوج سے بیعت لینا مستحب ہے اور درخت کے نیچے بیعت رضوان کا بیان

[٤٨٠٧] ٦٧-(١٨٥٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ: ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ، فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَهِيَ سَمُرَةٌ.

[4807] لیث نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر ﷜ سے روایت کی، کہا: حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو تھے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضرت عمر ﷜ نے ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ وہ ببول (کیکر) کا درخت تھا۔

وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَّا نَفِرَّ، وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

حضرت جابر ﷜ نے کہا: ہم نے اس بات پر آپ سے بیعت کی کہ ہم فرار نہ ہوں گے اور ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر موت کی بیعت نہیں کی۔

[٤٨٠٨] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ، إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَّا نَفِرَّ.

[4808] سفیان نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر ﷜ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مر جانے پر بیعت نہیں کی، ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہ ہوں گے۔

[٤٨٠٩] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُسْأَلُ: كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: كُنَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، فَبَايَعْنَاهُ، وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَهِيَ سَمُرَةٌ، فَبَايَعْنَاهُ، غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، اخْتَبٰى تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ.

[4809] محمد بن حاتم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حجاج نے ابن جریج سے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر ﷜ سے سنا، ان سے پوچھا گیا تھا کہ حدیبیہ کے دن آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ انھوں نے کہا: ہم چودہ سو تھے، ہم نے ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت کی جبکہ حضرت عمر ﷜ نے آپ کا ہاتھ تھام رکھا تھا، وہ ببول کا درخت تھا، ہم سب نے آپ سے بیعت کی سوائے جد بن قیس انصاری کے، (اس نے آپ سے بیعت نہیں کی) وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

فائدہ: جد بن قیس بنوسلمہ کا سردار تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی جگہ ایک پختہ مومن اور باصلاحیت شخص بشر بن براء بن معرور ﷜ کو بنوسلمہ کا سردار بنا دیا۔ لوگوں کو شک تھا کہ اس شخص میں نفاق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کر لی اور اچھی زندگی گزاری۔ واللہ أعلم بالصواب.

[٤٨١٠] ٧٠-(...) وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ، مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُسْأَلُ: هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا، وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ، إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ.

[4810] مجھے ابراہیم بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن مجالد کے آزاد کردہ غلام حجاج بن محمد اعور نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے سوال کیا گیا تھا: کیا نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی؟ انھوں نے کہا: نہیں، البتہ آپ نے وہاں نماز پڑھی تھی اور حدیبیہ کے درخت کے سوا آپ نے کسی اور درخت کے نیچے بیعت نہیں لی۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ.

ابن جریج نے کہا: انھیں ابوزبیر نے یہ بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما یہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ کے کنویں پر دعا کی تھی۔

فائدہ: اس دعا کے نتیجے میں اس کا پانی جوش سے اچھلنے لگا اور سب مسلمانوں کی ضرورت کے لیے کافی ہوگیا۔

[٤٨١١] ٧١-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ، قَالَ سَعِيدٌ وَّإِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعمِائَةٍ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ».

[4811] عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو تھے، نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''آج تم روئے زمین کے بہترین افراد ہو۔''

وَقَالَ جَابِرٌ: لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں دیکھ سکتا تو میں تم کو اس درخت کی جگہ دکھاتا۔

[٤٨١٢] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

[4812] عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں کی تعداد) کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ (پانی) ہمیں

اللهِ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ.

کافی ہوتا لیکن ہم (تقریباً) ایک ہزار پانچ سولوگ تھے۔

[٤٨١٣] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، كِلَاهُمَا يَقُولُ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

[4813] حصین نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ (پانی) ہمیں کافی ہوتا لیکن ہم (تقریباً) پندرہ سو تھے۔

فائدہ: نوکر چاکر، موالی، خدام، گزرنے والے مسافر، آکر دیکھنے والے قریشیوں اور مقامی لوگوں سب کو ملا کر پانی پینے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار بنتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آنے والے لوگوں کی تعداد جو ضرورت پڑنے پر جنگ کرنے کے قابل تھے، چودہ سو تھی۔

[٤٨١٤] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ.

[4814] اعمش نے کہا: مجھے سالم بن ابی جعد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس دن آپ لوگ کتنے تھے؟ انھوں نے کہا: ایک ہزار چار سو۔ (یعنی بیعت کرنے والے۔)

[٤٨١٥] ٧٥-(١٨٥٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَمِائَةٍ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ.

[4815] عبیداللہ کے والد معاذ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اصحاب شجرہ تیرہ سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ (انھوں نے یہ تعداد اندازے سے بتائی۔)

[٤٨١٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ

[4816] ابوداود اور نضر بن شمیل نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

فوائد ومسائل: ① حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی تعداد بتائی جو براہِ راست مدینہ سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، انھوں نے اس میں ان لوگوں کو شامل نہیں کیا جنھیں رسول اللہ ﷺ نے "غیقہ" کی طرف مخالفین کی نقل وحرکت کا سراغ لگانے کے لیے روانہ کیا تھا۔ وہ اپنا کام کر کے اس قافلے سے آملے۔ دوسرے بھی کئی لوگ بعد میں مدینہ سے نکل کر یا گرد و نواح سے آکر اس قافلے سے آملے۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چودہ سو ہی تھی جیسا کہ بقیہ احادیث میں بیان ہوئی۔ ② حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلۂ اسلم سے تھا۔ انھوں نے بطور خاص اپنے قبیلے سے شامل ہونے والوں کی تعداد ذکر کی۔ یہ بات قبیلے کے ہر مرد کے لیے باعثِ افتخار تھی۔

[٤٨١٧] ٧٦-(١٨٥٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ، وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ، وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً، قَالَ: لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ، وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَّا نَفِرَّ.

[4817] خالد (حذاء) نے حکم بن عبداللہ بن اعرج سے، انھوں نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے بیعت رضوان کے دن اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ نبی ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے اور میں نے اس درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو آپ کے سر انور سے اوپر اٹھا رکھا تھا، ہم اس وقت چودہ سو تھے۔ انھوں نے کہا: ہم نے (اس موقع پر) آپ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، ہم نے یہ بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

[٤٨١٨] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4818] یونس نے اسی سند سے، یعنی حکم بن عبداللہ سے روایت کی۔

[٤٨١٩] ٧٧-(١٨٥٩) وَحَدَّثَنَاهُ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ، فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا، فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

[4819] ابوعوانہ نے طارق سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی، کہا: میرے والد بھی ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انھوں نے کہا: جب ہم اگلے سال حج کے لیے گئے تو ہمیں اس کی جگہ نہیں ملی، اگر تم لوگوں کو وہ جگہ معلوم ہو گئی ہے تو تم لوگ زیادہ جاننے والے ہو۔

[٤٨٢٠] ٧٨-(...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ح: قَالَ: وَقَرَأْتُهُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

[4820] سفیان نے طارق بن عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بیعت رضوان کے سال وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر اگلے سال وہ لوگ اس درخت کو بھول چکے تھے۔

[٤٨٢١] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ، فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

[4821] قتادہ نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے وہ درخت دیکھا تھا، پھر میں اس کے بعد وہاں گیا تو میں اس درخت کو نہ پہچان سکا۔

[٤٨٢٢] ٨٠-(١٨٦٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ.

[4822] حاتم بن اسماعیل نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے مولیٰ یزید بن عبید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حدیبیہ کے دن تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے کہا: موت پر۔

[٤٨٢٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ.

[4823] حماد بن مسعدہ نے کہا: ہمیں یزید نے سلمہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

فائدہ: حضرت جابر اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہما کی احادیث گزر چکی ہیں کہ بیعت رضوان، موت کی بیعت نہ تھی، فرار نہ ہونے کی بیعت تھی۔ اور صحابہ سے بھی یہ منقول ہے۔ یہاں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ صحابہ نے موت پر بیعت کی۔ یہ صرف تعبیر کا اختلاف ہے۔ بیعت کے الفاظ میں موت کا ذکر نہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایت میں یہی کہا گیا ہے، البتہ یہ الفاظ تھے کہ ہم کسی صورت فرار اختیار نہ کریں گے۔ انجام کے اعتبار سے اس پر غور کیا جائے تو یہی مطلب ہے کہ آخری وقت تک ڈٹے رہیں گے، اگر فتح نہ ہوئی تو ڈٹے رہنے کا انجام موت ہے۔ جنھوں نے موت پر بیعت کا اثبات کیا ہے انھوں نے مآل یا

انجام کے پیش نظر اسے موت پر بیعت سے تعبیر کیا ہے۔ اس بیعت میں دیگر باتیں بھی تھیں جن کا ذکر مختلف احادیث میں ہوا ہے۔

[٤٨٢٤] ٨١-(١٨٦١) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: هٰذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ، فَقَالَ: عَلٰى مَاذَا! قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. قَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[4824] عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ان کے پاس کوئی شخص آیا اور کہنے لگا: ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں؟ پوچھا: کس چیز پر؟ کہا: موت پر۔ کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی شخص کے ساتھ اس بات پر بیعت نہیں کروں گا۔

فائدہ: ابن حنظلہ سے مراد عبداللہ بن حنظلہ انصاری ہیں۔ انھوں نے یزید کے ساتھ اپنی بیعت منسوخ کر کے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیعت کی تھی اور انھی کی طرف سے دوسرے لوگوں سے بیعت لینے کے لیے ان کا تقرر ہوا تھا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ) (التحفة ٧٢)

باب:19- مہاجر کے لیے پھر سے اپنے وطن میں جا بسنے کی ممانعت

[٤٨٢٥] ٨٢-(١٨٦٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ؟ تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

[4825] یزید بن ابی عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ حجاج کے پاس گئے، اس نے کہا: ابن اکوع! کیا آپ واپس پچھلی روش پر لوٹ گئے ہیں، بادیہ میں رہنے لگے ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں (پچھلی روش پر نہیں لوٹا) لیکن مجھے رسول اللہ ﷺ نے بادیہ میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ، وَبَيَانِ مَعْنٰى: ((لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ)) (التحفة ٧٣)

باب:20- فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور خیر پر بیعت، اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہ ہونے کا مفہوم

[٤٨٢٦] ٨٣-(١٨٦٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا

[4826] اسماعیل بن زکریا نے عاصم احول سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت مجاشع بن

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ».

مسعود سلمی رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت کی بیعت کرنے والوں کا وقت گزر گیا، البتہ اسلام، جہاد اور خیر پر بیعت (جائز) ہے۔''

[٤٨٢٧] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: جِئْتُ بِأَخِي، أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ. قَالَ: «قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا» قُلْتُ: فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: «عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ».

[4827] علی بن مسہر نے عاصم سے، انھوں نے ابوعثمان سے روایت کی، کہا: مجھے مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہا: میں اپنے بھائی ابو معبد کے ساتھ فتح (مکہ) کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس سے ہجرت پر بیعت لے لیجیے، آپ نے فرمایا: ''ہجرت والوں کے ساتھ ہجرت (کا مرحلہ) گزر گیا۔'' میں نے عرض کی: پھر آپ کس بات پر اس سے بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام، جہاد اور خیر پر۔''

قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ، فَقَالَ: صَدَقَ.

ابوعثمان نے کہا: میری حضرت ابو معبد رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ کی حدیث سنائی، انھوں نے کہا: اس نے سچ کہا ہے۔

[٤٨٢٨] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: فَلَقِيتُ أَخَاهُ، فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ: أَبَا مَعْبَدٍ.

[4828] محمد بن فضیل نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ کے بھائی سے ملا، انھوں نے کہا: اس نے سچ کہا، ابو معبد رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٨٢٩] ٨٥-(١٣٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا». [راجع: ٣٣٠٢]

[4829] جریر نے منصور سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: فتح کے دن جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکلو۔''

[٤٨٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَلْهِلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، كُلُّهُمْ عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4830] سفیان، مفضل بن مُہَلہل اور اسرائیل، سب نے منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٨٣١] ٨٦-(١٨٦٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا».

[4831] حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکلو۔''

فائدہ: ہجرت، اللہ کے لیے مستقل طور پر اپنا گھر چھوڑنے اور مسلمانوں کے ساتھ جا بسنے کا نام ہے۔ فتح مکہ کے بعد سارے عرب میں اسلام کا پھیل جانا یقینی ہو گیا۔ اس وقت ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی، البتہ جہاد کے لیے گھر چھوڑنے کی ضرورت باقی رہی۔ دین کے دوسرے کاموں کے لیے گھر چھوڑنا ضروری ہو جائے تو اس کی نیت بھی رکھنی ضروری ہے، مثلاً: طلب علم، حج، سفارت کاری، اور اگر کوئی دارالکفر کا رہنے والا مسلمان ہو گیا ہے تو گھر چھوڑ کر مسلمانوں کے ساتھ بسنے کی ضرورت ہمیشہ موجود رہ سکتی ہے۔ اس کی نیت ہونی چاہیے۔

[٤٨٣٢] ٨٧-(١٨٦٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: «وَيْحَكَ! إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ

[4832] ولید بن مسلم نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن شہاب زہری نے حدیث سنائی، کہا: مجھے عطاء بن یزید لیثی نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ان سب کو حدیث سنائی، کہا: ابوسعید خدری ؓ نے مجھے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! ہجرت کا معاملہ تو بہت مشکل ہے، کیا تمھارے پاس

لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا».

کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''کیا تم ان کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''پانیوں (چشموں، دریاؤں، سمندروں وغیرہ) کے پار (رہتے ہوئے) عمل کرتے رہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے کسی عمل کو ہرگز رائگاں نہیں کرے گا۔''

[٤٨٣٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا» وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ: «فَهَلْ تَحْتَلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ.

[4833] محمد بن یوسف نے اوزاعی سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی مگر انھوں نے کہا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے عمل میں سے کسی چیز کو ضائع نہیں کرے گا'' اور یہ اضافہ کیا، آپ نے فرمایا: ''جس دن اونٹنیاں پانی پینے کے لیے (گھاٹ یا چشمے پر) آتی ہیں تو کیا تم (ضرورت مندوں، مسکینوں، مسافروں کو پلانے کے لیے) ان کا دودھ دوہتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔

فائدہ: آپ ﷺ نے پوچھنے والے کے دور دراز کے وطن کی مناسبت سے الفاظ استعمال کرتے ہوئے جواب دیا۔ بحار کے معنی پانی کے بھی ہیں اور انسانی بستیوں کے بھی۔ ان الفاظ کے مفہوم میں جامعیت ہے، آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جہاں ہو، اپنی آبادیوں میں، چاہے وہ دریاؤں اور سمندروں کے پار بھی ہوں، نیک عمل کرتے رہو، اللہ ان میں سے کسی عمل کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ ہجرت کا اصل مقصود بھی یہی تھا کہ کفار کی طرف سے ڈالی گئی رکاوٹوں کے بغیر آزادی سے دین پر عمل کیا جا سکے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ)(التحفة ٧٤)

باب: 21- عورتوں کی بیعت کا طریقہ

[٤٨٣٤] ٨٨-(١٨٦٦) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ الْمُؤْمِنَاتُ، إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ﴾ [الممتحنة: ١٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[4834] یونس بن یزید نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: مسلمان عورتیں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو اللہ کے اس فرمان کے مطابق ان کا امتحان لیا جاتا: ''اے نبی! جب آپ کے پاس مسلمان عورتیں آئیں، آپ سے اس پر بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گی، نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی'' آیت کے آخر تک۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ، فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ.

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: مومن عورتوں میں سے جو عورت ان باتوں کا اقرار کر لیتی، وہ امتحان کے ذریعے سے اقرار کرتی (مثلاً: ان سے سوال کیا جاتا: کیا تم شرک نہیں کرو گی؟ تو اگر وہ کہتیں: نہیں کریں گی، تو یہی ان کا اقرار ہوتا، آیت کے آخری حصے تک اسی طرح امتحان اور اقرار ہوتا۔)

وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِنْطَلِقْنَ، فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ» وَلَا، وَاللهِ! مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ.

اور جب وہ ان باتوں کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے: ''جاؤ، میں تم سے بیعت کر چکا ہوں۔'' اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا بلکہ نبی ﷺ ان کے ساتھ بات کر کے بیعت کرتے تھے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللهِ! مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ، إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالٰى، وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ، وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتُكُنَّ»، كَلَامًا.

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان باتوں کے علاوہ کسی چیز کا عہد نہیں لیا جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی کبھی کسی عورت کی ہتھیلی سے مَس نہیں ہوئی، آپ جب ان سے بیعت لیتے تو زبانی فرما دیتے: ''میں نے تم سے بیعت لے لی۔''

[٤٨٣٥] ٨٩-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ- قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ. قَالَتْ: مَا مَسَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ، إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا، فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ، قَالَ: «اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ».

[4835] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں عورتوں کی بیعت کے متعلق بتایا، کہا: نبی ﷺ نے کبھی کسی عورت کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ آپ ان سے (زبانی) عہد لیتے تھے اور جب وہ عہد کر لیتیں تو آپ فرماتے: ''جاؤ، میں نے تم سے بیعت لے لی۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ) (التحفة ٧٥)

باب:22-استطاعت کے مطابق حکم سننے اور ماننے کی بیعت

[٤٨٣٦] ٩٠-(١٨٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَيُّوبَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ. يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُ».

[4836] عبداللہ بن دینار نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم سننے اور اطاعت کرنے پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرتے تھے اور آپ ہم سے فرماتے تھے: ''(کہو:) جس کی مجھے استطاعت ہوگی۔''

(المعجم٢٣) - (بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ
(التحفة٧٦)

باب:23- سن بلوغ کا بیان

[٤٨٣٧] ٩١-(١٨٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي، وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي.

[4837] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ نے جنگ (کے معاملے) میں میرا معاینہ فرمایا، اس وقت میری عمر چودہ سال تھی، آپ نے مجھے (جنگ میں شمولیت کی) اجازت نہیں دی اور غزوۂ خندق کے دن میرا معاینہ فرمایا جبکہ میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

قَالَ نَافِعٌ: فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ، فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ.

نافع نے کہا: جس زمانے میں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ تھے میں نے ان کے پاس جا کر یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا: یہ صغیر (نابالغ) اور کبیر (بالغ) کے درمیان حد (فاصل) ہے، پھر انھوں نے اپنے عاملوں کو لکھ بھیجا کہ جو شخص پندرہ سال کا ہو اس کا (پورا) حصہ مقرر کریں اور جو اس سے کم کا ہو اس کو بچوں میں شمار کریں۔ (اس کے مطابق وظیفہ دیں۔)

[٤٨٣٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

[4838] عبداللہ بن ادریس، عبدالرحیم بن سلیمان اور عبدالوہاب ثقفی سب نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر ان کی حدیث میں ہے: ''اور جب میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ: وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي.

چودہ سال کا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کم سن قرار دیا۔"

(المعجم ٢٤) - (بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلٰى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ) (التحفة ٧٧)

باب: 24- کفار کے ہاتھ لگنے کا ڈر ہو تو قرآن مجید کو ساتھ لے کر کفار کی سرزمین میں جانے کی ممانعت

[٤٨٣٩] ٩٢-(١٨٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

[4839] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے ملک میں قرآن مجید کو ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔

[٤٨٤٠] ٩٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

[4840] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ اس خوف کی بنا پر کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے گا، دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید کو ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے۔

[٤٨٤١] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ، فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ».

[4841] حماد نے ایوب سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو، کیونکہ مجھے اس بات پر اطمینان نہیں کہ وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے گا۔"

قَالَ أَيُّوبُ: فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ.

ایوب نے کہا: قرآن مجید دشمن کے ہاتھ لگ گیا تو وہ قرآن مجید کے ذریعے سے (اسے آڑ بنا کر) تمھارے ساتھ مقابلہ کرے گا۔

فائدہ: بعض شارحین نے دشمن کے مقابلہ کرنے کا یہ مفہوم لیا ہے کہ قرآن مجید پڑھ کر، اس کے بعض حصوں، خصوصاً

متشابہات کو سیاق وسباق سے الگ کر کے تمھارے ساتھ بحث کریں گے اور تمھارے عوام کو شبہات میں مبتلا کر کے انھیں کمزور کریں گے۔ یہ دونوں باتیں اپنی جگہ درست ثابت ہوئی ہیں۔ دشمن تشکیک پیدا کرنے کے علاوہ قرآن مجید کی بے حرمتی بھی کرتے ہیں اور اس سے بے حد و بے شمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کو احتیاط کا حکم تھا، لیکن جو ہوا ہے، ایسا ہو جانا بھی مقدر تھا۔ اب اس کے ازالے کے لیے اللہ کی مدد حاصل کرنی چاہیے۔ اس کے دین پر پوری طرح عمل کر کے اپنی قوت میں اتنا اضافہ کرنا چاہیے کہ کفار قرآن مجید، ناموس رسالت اور شعائر اسلامی کے احترام پر مجبور ہو جائیں۔

[٤٨٤٢] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[4842] اسماعیل بن علیہ، سفیان اور ثقفی سب نے ایوب سے حدیث بیان کی، ایوب اور ضحاک بن عثمان نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ: «فَإِنِّي أَخَافُ»، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ: «مَخَافَةَ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ».

ابن علیہ اور ثقفی کی حدیث میں ہے: ''مجھے خوف ہے'' اور سفیان اور ضحاک بن عثمان کی حدیث میں ہے: ''اس خوف سے کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔''

(المعجم ٢٥) - (بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا) (التحفة ٧٨)

باب: 25- گھڑسواری میں مقابلہ اور گھوڑوں کو دبلا کر کے جفاکش بنانا

[٤٨٤٣] ٩٥-(١٨٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ، مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا.

[4843] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے گھوڑوں کی حفیاء کے مقام سے مسابقت (دوڑ) کروائی جنھیں (عربی طریقے سے) فالتو چربی زائل کر کے سبک اندام بنایا گیا تھا۔ ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع تک تھی اور جن کو سبک اندام نہ بنایا گیا تھا ان کی دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زُرَیق تک کرائی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان میں شامل تھے جنھوں نے گھوڑے دوڑائے۔

فوائد: ① حفیاء زیریں طرف سے مدینہ منورہ سے چھ یا سات میل کے فاصلے پر ایک مقام کا نام ہے۔ ② گھوڑوں کی تضمیر

(دبلا کر کے سُبک اَندام بنانے) کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے ان کو خوب کھلایا جاتا، پھر بتدریج خوراک گھٹائی جاتی، اندر باندھا جاتا، ان کے جسم پر کپڑے وغیرہ ڈالے جاتے اوراس طرح پسینے کے ذریعے سے ان کی چربی پگھلا کر انھیں جفاکش اور تیز رفتار بنایا جاتا تھا۔

[٤٨٤٤] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ وَّزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ، مِنْ رِّوَايَةِ حَمَّادٍ وَّابْنِ عُلَيَّةَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَجِئْتُ سَابِقًا، فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ.

[4844] یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح اور قتیبہ بن سعید نے لیث بن سعد سے حدیث بیان کی۔ خلف بن ہشام، ابوربیع اور ابوکامل نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے حدیث بیان کی۔ زہیر نے کہا: ہمیں اسماعیل نے ایوب سے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ اور یحییٰ قطان سب نے عبیداللہ سے روایت کی۔ علی بن حجر، احمد بن عبدہ اور ابن ابی عمر نے مجھے حدیث سنائی، سب نے کہا: ہمیں سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے حدیث سنائی۔ ابن جریج نے کہا: مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ ابن وہب نے کہا: مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی۔ ان سب (لیث بن سعد، ایوب، عبیداللہ، اسماعیل بن امیہ، موسیٰ بن عقبہ اور اسامہ بن زید) نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی نافع سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی روایت کی، حماد اور ابن علیہ کی ایوب سے روایت میں یہ اضافہ کیا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں اول آیا اور گھوڑا مجھ سمیت مسجد (بنوزُریق) سے آگے نکل گیا۔ (جہاں پہنچنا تھا، تیز رفتاری کی بنا پر اس جگہ سے آگے نکل گیا۔)

(المعجم ٢٦) – (بَابُ فَضِيلَةِ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْرَ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا (التحفة ٧٩)

باب:26- گھوڑوں کی فضیلت اور یہ کہ بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں سے بندھی ہوئی ہے

[٤٨٤٥] ٩٦-(١٨٧١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[4845] مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے برکت (رکھ دی گئی) ہے۔''

[٤٨٤٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ.

[4846] لیث بن سعد، عبیداللہ اور اسامہ، ان سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی حدیث کے مطابق روایت کی جو مالک نے نافع سے روایت کی۔

[٤٨٤٧] ٩٧-(١٨٧٢) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ، جَمِيعًا عَنْ يَّزِيدَ. قَالَ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ».

[4847] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں یونس بن عبید نے عمرو بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی انگلی سے ایک گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو بل دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''قیامت تک کے لیے خیر (و برکت) گھوڑوں کی پیشانی سے باندھ دی گئی ہے (یعنی) اجر (بھی) اور غنیمت (بھی۔)''

[٤٨٤٨] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ يُّونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4848] اسماعیل بن ابراہیم اور سفیان دونوں نے یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٨٤٩] ٩٨-(١٨٧٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ».

[4849] زکریا نے عامر (بن شراحیل شعبی) سے، انھوں نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک کے لیے خیر (اور برکت) وابستہ کر دی گئی ہے، یعنی اجر اور غنیمت۔''

[٤٨٥٠] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَّابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ» قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: «الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[4850] ابن فضیل اور ابن ادریس نے حصین سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر (اور برکت) گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کے ساتھ گندھی ہوئی ہے۔'' آپ سے پوچھا گیا: اللہ کے رسول! یہ کس طرح ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قیامت تک (گھوڑوں میں) اجر بھی ہے اور غنیمت بھی۔''

[٤٨٥١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ.

[4851] جریر نے حصین سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، البتہ جریر نے (عروہ بارقی کے بجائے) عروہ بن جعد (نسب کے ساتھ) کہا۔

[٤٨٥٢] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، جَمِيعًا عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ: «الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ». وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ. سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ.

[4852] ابو احوص اور سفیان نے شبیب بن غرقدہ سے، انھوں نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، اس میں ''اجر اور غنیمت'' کا ذکر نہیں کیا اور سفیان کی حدیث (کی سند) میں ہے: انھوں نے عروہ بارقی سے سنا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[٤٨٥٣] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ

[4853] عیزار بن حریث نے عروہ بن جعد (بارقی) رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی روایت بیان کی اور

بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا ، وَلَمْ يَذْكُرِ : «الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ».

''اجراور غنیمت'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٨٥٤] ١٠٠-(١٨٧٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ».

[4854] عبیداللہ کے والد معاذ اور یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے، انھوں نے ابو تیاح سے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔''

[٤٨٥٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[4855] خالد بن حارث اور محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

(المعجم٢٧) - (بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ) (التحفة ٨٠)

باب:27- گھوڑوں میں جو صفات ناپسند کی جاتی ہیں

[٤٨٥٦] ١٠١-(١٨٧٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ.

[4856] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے سلم بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ گھوڑوں میں شِکال کو ناپسند فرماتے تھے۔ (شِکال کا مفہوم اگلی حدیث میں بیان ہوا ہے۔)

[٤٨٥٧] ١٠٢-(...) وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَالشِّكَالُ أَنْ يَّكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَّفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى، أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى.

[4857] عبداللہ بن نمیر اور عبدالرزاق نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔ اور عبدالرزاق کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: شکال یہ ہے کہ گھوڑے کے دائنے پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو (الٹی طرف کے آگے اور پیچھے دو قدم سفید ہوں۔)

[٤٨٥٨] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ، وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ.

[4858] محمد بن جعفر اور وہب بن جریر نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن یزید نخعی سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح وکیع کی حدیث ہے۔ اور وہب کی روایت میں (سند اس طرح) ہے: انھوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کی لیکن نخعی کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم٢٨) - (بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ (التحفة، الجهاد ١)

باب:28- جہاد اور اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت

[٤٨٥٩] ١٠٣-(١٨٧٦) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانًا بِي، وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي، فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَّا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ

[4859] جریر نے عمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے خود (ایسے شخص کی) ضمانت دی ہے کہ جو شخص اس کے راستے میں نکلا، میرے راستے میں جہاد، میرے ساتھ ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا اور کسی چیز نے اسے گھر سے نہیں نکالا، اس کی مجھ پر ضمانت ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا، یا پھر اسے اس کی اسی قیام گاہ میں واپس لے آؤں

غَنِيمَةٍ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ، لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَّرِيحُهُ مِسْكٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ أَبَدًا، وَّلٰكِنْ لَّا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً، وَّيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَّتَخَلَّفُوا عَنِّي. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُّ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ».

گا جس سے وہ (میری خاطر) نکلا تھا، جو اجر اور غنیمت اس نے حاصل کی وہ بھی اسے حاصل ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو زخم بھی اللہ کی راہ میں لگایا جاتا ہے (تو زخم کھانے والا) قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا جس حالت میں اس کو زخم لگا تھا، اس (زخم) کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی بھی لشکر سے مختلف رویہ اپناتے ہوئے (گھر میں) نہ بیٹھتا، لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں ہوتی کہ میں سب مسلمانوں کو سواریاں مہیا کر سکوں اور نہ ہی ان (سب) کے پاس اتنی وسعت ہوتی ہے اور یہ بات ان کو بہت شاق گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر جہاد کروں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔‘‘

[٤٨٦٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4860] ابن فضیل نے عمارہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٤٨٦١] ١٠٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ، بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يُرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ».

[4861] مغیرہ بن عبدالرحمٰن حزامی نے ابوزناد سے خبر دی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ’’جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اسے اپنے گھر سے اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق کے علاوہ اور کسی چیز نے نہیں نکالا تو اللہ اس کے لیے اس بات کا کفیل بنا ہے کہ (شہید ہو گیا تو) اسے جنت میں داخل کرے گا یا پھر اس غنیمت اور اجر سمیت جو اسے ملا، اس کے اسی ٹھکانے میں اس کو واپس لے

جائے گا جہاں سے وہ (جہاد کے لیے) نکلا تھا۔"

[٤٨٦٢] ١٠٥-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ، اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ».

[4862] عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: "کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہیں کیا گیا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کسے زخمی کیا گیا مگر وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخم سے خون اُمڈ رہا ہوگا، رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی۔"

[٤٨٦٣] ١٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا، اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ». وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلٰكِنْ لَّا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي، وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَّقْعُدُوا بَعْدِي».

[4863] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر زخم جو مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگایا جاتا ہے، قیامت کے دن پھر اسی طرح اپنی اسی حالت میں ہوگا جس طرح زخم لگتے وقت تھا، اس سے خون ٹپک رہا ہوگا، اس کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر یہ (ڈر) نہ ہوتا کہ میں مسلمانوں کو مشقت میں ڈالوں گا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ بیٹھا رہتا، لیکن میں اتنی وسعت نہیں پاتا کہ میں ان (مسلمانوں) کو سواریاں مہیا کروں، نہ ان کے پاس اتنی وسعت ہے کہ وہ سواریاں مہیا کر کے میرے پیچھے آئیں، ان کے دل اس پر (بھی) راضی نہیں ہوتے کہ وہ میرے پیچھے گھروں میں بیٹھ رہیں۔"

[٤٨٦٤] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[4864] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ» بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ أُحْيٰى» بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں مسلمانوں کو مشقت میں مبتلا کروں گا تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔'' ان کی حدیث کے مانند۔ اور اسی سند کے ساتھ (اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوزرعہ کی روایت کردہ حدیث کے مطابق۔

فائدہ: سچے مومن اس بات پر بہت رنجیدہ ہوتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد پر جائیں اور وہ پیچھے رہ جائیں۔ قرآن مجید نے بھی اس کی گواہی دی ہے: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ○﴾ ''اور نہ ان لوگوں پر (کوئی گناہ ہے) کہ جب بھی وہ آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ انھیں سواری دیں تو آپ نے کہا: میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر تمھیں سوار کروں تو وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہ رہی تھیں، اس غم سے کہ وہ نہیں پاتے جو خرچ کریں۔'' (التوبة 9:92)

[٤٨٦٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَّا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ» نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[4865] یحییٰ بن سعید نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ (خدشہ) نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشکل میں ڈالوں گا تو مجھے یہ پسند تھا کہ میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں۔'' ان سب کی حدیث کے مانند۔

[٤٨٦٦] ١٠٧-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ» إِلٰى قَوْلِهِ: «مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى».

[4866] سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا، اللہ اس کے لیے اس بات کی ضمانت دیتا ہے'' سے لے کر ''میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا'' تک۔

(المعجم٢٩) – (بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى) (التحفة٢)

باب:29-اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے کی فضیلت

[٤٨٦٧] ١٠٨-(١٨٧٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ، لَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ، يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا، وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، إِلَّا الشَّهِيدُ، فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا، لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ».

[4867] ابو خالد احمر نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ اور حُمید سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''کوئی بھی ذی روح جو فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے بھلائی موجود ہو، یہ بات پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں واپس جائے یا دنیا اور جو کچھ بھی دنیا میں ہے، اس کو مل جائے، سوائے شہید کے، صرف وہ شہادت کی جو فضیلت دیکھتا ہے اس کی وجہ سے اس بات کی تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور اللہ کی راہ میں (دوبارہ) شہید کیا جائے۔''

[٤٨٦٨] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَأَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، غَيْرُ الشَّهِيدِ، فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ».

[4868] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ دنیا میں واپس جائے، یا زمین پر موجود کوئی چیز اس کی ہو جائے، سوائے شہید کے، وہ (اپنی) جو عزت افزائی دیکھتا ہے اس کی بنا پر یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دس بار واپس جائے اور قتل کیا جائے۔''

[٤٨٦٩] ١١٠-(١٨٧٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: «لَا تَسْتَطِيعُوهُ» قَالَ: فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ

[4869] خالد بن عبداللہ واسطی نے سہیل بن ابی صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے برابر کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: صحابہ نے دو یا تین بار

يَقُولُ: «لَا تَسْتَطِيعُوهُ». وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ، لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلَاةٍ، حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى».

سوال دہرایا، آپ نے ہر بار فرمایا: ''تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔'' تیسری بار فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو روزہ دار ہو، اللہ کے سامنے اس کی آیات کے ساتھ زاری کر رہا ہو، وہ اس وقت تک نہ روزے میں وقفہ آنے دے، نہ نماز میں یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آ جائے۔''

[٤٨٧٠] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[4870] ابوعوانہ، جریر اور ابومعاویہ سب نے اسی سند کے ساتھ سہیل سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٨٧١] ١١١-(١٨٧٩) حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَّا أُبَالِي أَنْ لَّا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ، وَقَالَ آخَرُ: مَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَقَالَ آخَرُ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ، فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ: لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَلٰكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ ٱلْحَآجِّ وَعِمَارَةَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ كَمَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْآخِرِ﴾ [التوبة: ١٩] الْآيَةَ إِلٰى آخِرِهَا.

[4871] ابوتوبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ بن سلام نے زید بن سلام سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلام سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف حاجیوں کو پانی پلاؤں اور اس کے سوا کوئی دوسرا عمل نہ کروں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔ دوسرے نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف مسجد حرام کو آباد کروں اور اس کے سوا اور کوئی دوسرا عمل نہ کروں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔ تیسرے نے کہا: جو تم سب نے کہا اس سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس آواز اونچی نہ کرو۔ (پھر بتایا کہ) وہ جمعے کا دن تھا۔ لیکن (جمعے سے پہلے گفتگو کرنے کے بجائے) جب میں نے جمعہ پڑھ لیا تو حاضر خدمت ہوں گا اور جس کے بارے میں تم جھگڑ رہے ہو اس کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھوں گا، تو (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ

آیت اتاری (ہوئی) تھی (جو آپ نے سنائی): ''کیا تم حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا اس شخص کے (عمل) جیسا سمجھتے ہو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا (اور اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا؟)'' آیت کے آخر تک۔

فائدہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے اپنے سامنے پیش آنے والا یہ واقعہ بیان کیا۔ ان لوگوں نے اسلام اور اس کے بعد اپنی پسند کے ایک ایک عمل پر اکتفا کرنے کی بات کی۔ آیت مبارکہ میں ایمان جو اسلام سے بلند تر درجہ ہے اور اس کے بعد جہاد کو افضل ترین عمل قرار دیا۔ ارکانِ اسلام کی تکمیل کے بعد ہی جہاد ہوتا ہے۔ ان کے بعد ایمان کے درجے پر فائز ہو جانا اور جہاد کرنا افضل ترین عمل ہے۔

[٤٨٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي تَوْبَةَ.

[4872] یحییٰ بن حسان نے کہا: ہمیں معاویہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زید نے خبر دی کہ انھوں نے ابوسلام سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بیٹھا تھا، جس طرح ابوتوبہ کی حدیث ہے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ) (التحفة ٣)

باب: 30- صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں سفر کرنے کی فضیلت

[٤٨٧٣] ١١٢-(١٨٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[4873] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کو یا شام کو ایک بار اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔''

فائدہ: یعنی اگر دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اسے مل جائے وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو اس کے اجر و ثواب سے جہاد کے لیے صبح یا شام کے ایک سفر کا اجر زیادہ ہے۔

[٤٨٧٤] ١١٣-(١٨٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

[4874] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے اور انھوں

أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالْغَدْوَةَ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں بندہ صبح کے وقت جو ایک سفر کرتا ہے (جس وقت سفر کرنا آسان بھی ہوتا ہے) تو وہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔''

[٤٨٧٥] ١١٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[4875] سفیان نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت کا ایک سفر یا شام کے وقت کا ایک سفر، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔''

[٤٨٧٦] ١١٤م-(١٨٨٢) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ذَكْوَانَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أُمَّتِي» وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: «وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ غَدْوَةٌ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[4876] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میری امت میں ایسے لوگ نہ ہوتے۔'' (جو جہاد پر جانے کے لیے انتہائی ضروری سامان مہیا نہیں کر سکتے اور نہ میں ان کے لیے مہیا کر سکتا ہوں) پھر آپ نے گفتگو فرمائی، اس میں آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح کا ایک سفر کرنا یا شام کا ایک سفر کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

فائدہ: دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کچھ خرچ کر کے بھی اتنا اجر نہیں مل سکتا جتنا ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں جہاد یا سرحدوں کے تحفظ کے لیے گزار کر حاصل ہوتا ہے۔

[٤٨٧٧] ١١٥-(١٨٨٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَّإِسْحٰقَ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - الْمُقْرِىءُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ

[4877] عبداللہ بن یزید مقری نے سعید بن ابی ایوب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے شرحبیل بن شریک معافری نے ابوعبدالرحمٰن حُبلی سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک بار صبح کو یا شام کو نکلنا (یا پہرہ دینا) ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔''

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ».

[٤٨٧٨] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

[4878] عبداللہ بن مبارک نے روایت کی، کہا: ہمیں سعید بن ابی ایوب اور حیوہ بن شریح نے بتایا، دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: مجھے شرحبیل بن شریک نے ابوعبدالرحمن حبلی سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بالکل پچھلی روایت کے مانند۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ) (التحفة ٤)

باب: 31- اللہ تعالیٰ نے جنت میں مجاہد کے لیے کیا درجات تیار فرمائے ہیں

[٤٨٧٩] ١١٦-(١٨٨٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُوهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَّنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ» فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَفَعَلَ. ثُمَّ قَالَ: «وَأُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ» قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4879] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر (دل کی گہرائیوں) سے راضی ہوگیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات اچھی لگی تو کہنے لگے: اللہ کے رسول! یہی بات میرے سامنے دوبارہ ارشاد فرمائیں، آپ نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد فرمایا: ''ایک بات اور بھی ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے رفعت بخشی جاتی ہے اور ہر دو درجوں میں زمین اور آسمان جتنا فاصلہ ہے۔'' کہا: (میں نے عرض کی) اللہ کے رسول! وہ (بات) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

(المعجم ٣٢) - (بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ، إِلَّا الدَّيْنَ (التحفة ٥)

[٤٨٨٠] ١١٧-(١٨٨٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ: «أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْإِيمَانَ بِاللهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ. إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ، مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ. وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ، مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدَّيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ لِي ذٰلِكَ».

باب:32- جو شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو، قرض کے سوا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں

[4880] لیث نے سعید بن ابی سعید (مقبری) سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے انھیں (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو) نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ صحابہ کرام میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور انھیں بتایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا (باقی) تمام اعمال سے افضل ہے۔'' ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ کیا فرماتے ہیں؟ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہ مجھ سے دور ہٹا دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''ہاں، اگر تم اللہ کی راہ میں اس حالت میں شہید کر دیے جاؤ کہ تم صبر کرنے والے (ڈٹے ہوئے) ہو، صرف اللہ کی رضا چاہتے ہو، آگے بڑھ رہے ہو، پیٹھ پھیر کر نہ بھاگ رہے ہو۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کس طرح کہا تھا؟'' اس نے عرض کی (میں نے اس طرح کہا تھا): آپ کیا فرماتے ہیں؟ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہٹا دیے جائیں گے؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں، اگر تم اس حالت میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاؤ کہ صبر کرنے والے (ڈٹے ہوئے) ہو، صرف اللہ کی رضا چاہتے ہو، آگے بڑھ رہے ہو، پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہیں، (تو سارے گناہ مٹا دیے جائیں گے) سوائے قرض کے۔ جبریل علیہ السلام نے (ابھی آ کر) مجھ سے یہ کہا ہے۔''

[٤٨٨١] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[4881] یحییٰ بن سعید نے سعید بن ابی سعید مقبری سے،

شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ.

انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوقتادہ ؓ) سے روایت کی کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں۔ (آگے) لیث کی حدیث کے ہم معنیٰ (حدیث بیان کی۔)

[٤٨٨٢] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي، بِمَعْنٰى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ.

[4882] عمرو بن دینار اور محمد بن عجلان نے محمد بن قیس سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد حضرت ابوقتادہ ؓ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، ان (عمرو اور ابن عجلان) میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ منبر پر تھے، اس نے کہا: آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی تلوار سے وار کروں؟ (کافر کو قتل کروں، پھر شہید کر دیا جاؤں، آگے) مقبری کی حدیث کے ہم معنیٰ (حدیث بیان کی۔)

[٤٨٨٣] ١١٩-(١٨٨٦) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ، إِلَّا الدَّيْنَ».

[4883] مفضل بن فضالہ نے عباس قِتبانی کے بیٹے عیاش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن یزید ابوعبدالرحمٰن حبلی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، سوائے قرض کے۔''

[٤٨٨٤] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِىءُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ،

[4884] سعید بن ابی ایوب نے کہا: مجھے عیاش بن عباس قتبانی نے ابوعبدالرحمٰن حبلی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں قتل کیے جانے سے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ، إِلَّا الدَّيْنَ».

قرض کے سوا باقی تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔"

(المعجم ٣٣) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ (التحفة ٦)

باب:33- شہداء کی ارواح جنت میں ہوتی ہیں اور وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں، انھیں رزق دیا جاتا ہے

[٤٨٨٥] ١٢١-(١٨٨٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّعِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللهِ [هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ] عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ [آل عمران: ١٦٩] قَالَ: أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ نَّشْتَهِي؟ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُّسْأَلُوا، قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا

[4885] مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی: "جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھو، وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں، ان کو رزق دیا جاتا ہے۔" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بھی اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا، آپ نے فرمایا: "ان کی روحیں سبز پرندوں کے اندر رہتی ہیں، ان کے لیے عرش الٰہی کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں، وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں کھاتی پیتی ہیں، پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں، ان کے رب نے اوپر سے ان کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: کیا تمھیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہم (اور) کیا خواہش کریں، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے اور کھاتے پیتے ہیں۔ اللہ نے تین بار ایسا کیا (جھانک کر دیکھا اور پوچھا۔) جب انھوں نے دیکھا کہ ان کو چھوڑا نہیں جائے گا، ان سے سوال ہوتا رہے گا تو انھوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے یہاں تک کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں شہید کیے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ ان کو کوئی حاجت نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔"

فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى، فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَّيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا».

(المعجم ٣٤) – (بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ) (التحفة٧)

باب:34- جہاداور سرحدوں پر پہرہ دینے کی فضیلت

[٤٨٨٦] ١٢٢-(١٨٨٨) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: «رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ اللهَ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

[4886] محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا: لوگوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد پھر کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن افضل ہے جو کسی پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں رہتا ہے، اللہ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔''

[٤٨٨٧] ١٢٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

[4887] معمر نے زہری سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایسا مومن جو اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ آدمی جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں تنہا رہتا ہے، اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

[٤٨٨٨] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: «رَجُلٌ فِي شِعْبٍ» وَلَمْ يَقُلْ:

[4888] اوزاعی نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ''آدمی جو کسی گھاٹی میں ہے'' کہا۔ ''پھر وہ آدمی'' نہیں کہا۔

«ثُمَّ رَجُلٌ».

[٤٨٨٩] ١٢٥-(١٨٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، يَطِيرُ عَلٰى مَتْنِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ، يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ، أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ».

[4889] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے بعجہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے لیے زندگی کے بہترین طریقوں میں سے یہ ہے کہ آدمی نے اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے گھوڑے کی لگام پکڑ رکھی ہو، اس کی پیٹھ پر اللہ کی راہ میں اڑتا (تیزی سے حرکت کرتا) پھرے، جب بھی (دشمن کی) آہٹ یا (کسی کے) ڈرنے کی آواز سنے، اڑ کر وہاں پہنچ جائے، ہر اس جگہ قتل اور موت کو تلاش کرتا ہو جہاں اس کے ہونے کا گمان ہو یا پھر وہ آدمی جو بکریوں کے چھوٹے سے ریوڑ کے ساتھ ان چوٹیوں میں سے کسی ایک چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں ہو، نماز قائم کرے، زکاۃ دے اور یقینی انجام (موت) تک اپنے رب کی عبادت کرے، اچھائی کے معاملات کے سوا لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھے۔''

فائدہ: دشمنوں سے سرحدوں کی حفاظت کے لیے سرحدوں پر رہنے والا اور اس کے بعد بکریوں کا ریوڑ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں یا وادیوں میں گزر بسر کرنے والا، زندگی کے جھمیلوں سے دور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہے تو فتنوں اور مختلف گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ یہ زندگی گزارنے کا سب سے زیادہ محفوظ طریقہ ہے، یہ رہبانیت نہیں کیونکہ وہ نیکی کے کاموں میں لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، زکاۃ بھی دیتا ہے۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ لوگوں کے باقی حقوق بھی ادا کرتا ہو۔ وہاں صرف اپنے گھرانے کے ساتھ رہتا ہو، جس طرح فتنوں کے زمانے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ ام ذر رضی اللہ عنہا کے ساتھ اکیلے بادیہ میں رہتے تھے۔ جمعہ کے لیے مسجد میں آجاتے تھے۔ رہبانیت میں لوگوں، خصوصاً قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی سے فرار کی قباحت موجود ہوتی ہے جس کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں۔

[٤٨٩٠] ١٢٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ. وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: عَنْ

[4890] قتیبہ بن سعید نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے، انھوں نے اور یعقوب بن عبدالرحمٰن دونوں نے اسی سند کے ساتھ ابوحازم سے اسی کے مانند روایت بیان کی (بعجہ کا مکمل نام لیتے ہوئے) بعجہ بن عبداللہ بن بدر کہا۔ اور یحییٰ

بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ، وَقَالَ: «فِي شِعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ» خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى.

کی روایت کے برعکس (ان وادیوں میں سے ایک وادی کے بجائے) ''ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں'' کہا۔

[٤٨٩١] ١٢٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ، وَقَالَ: «فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ».

[4891] اسامہ بن زید نے بعجہ بن عبداللہ جہنی سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی جو ابوحازم نے بعجہ سے روایت کی۔ اور انھوں نے ''گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں'' کہا۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ) (التحفة ٨)

باب:35-ایسے دو آدمیوں کا بیان جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے (پھر) دونوں جنت میں داخل ہو جائیں

[٤٨٩٢] ١٢٨-(١٨٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَضْحَكُ اللهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ، يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ» فَقَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ».

[4892] محمد بن ابی عمر مکی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف (دیکھ کر) ہنستا ہے، ان دونوں میں سے ایک آدمی دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ کیسے (ممکن) ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اور شہید ہو جاتا، پھر اللہ اس کے قاتل کو توبہ کی توفیق عطا کرتا ہے تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے، پھر وہ (بھی) اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے۔'' (جیسا کہ حضرت حمزہ اور وحشی بن حرب رضی اللہ عنہما ہیں۔)

[٤٨٩٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، بِهٰذَا

[4893] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٤٨٩٤] ١٢٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَضْحَكُ اللهُ لِرَجُلَيْنِ، يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ»، قَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ».

[4894] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں ان میں سے یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے، ان میں سے ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ شخص شہید کیا جاتا ہے اور جنت کے اندر چلا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے (قاتل) پر نظر عنایت فرماتا ہے، اسے اسلام کی ہدایت عطا کرتا ہے، پھر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے۔''

(المعجم ٣٦) - (بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ) (التحفة ٩)

باب: 36- کافر کو قتل کرنے کے بعد دین پر جمے رہنا

[٤٨٩٥] ١٣٠-(١٨٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا».

[4895] علاء کے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر اور اس کو قتل کرنے والا (مسلمان) جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔''

فائدہ: جو کفر کی حالت میں قتل ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا، جو مسلمان اللہ کی رضا کے لیے جہاد کرے گا اور دین پر مضبوطی سے قائم رہے گا وہ اللہ کی رحمت سے جنت میں جائے گا، جہنم میں نہیں جائے گا۔

[٤٨٩٦] ١٣١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ، [عَنْ] إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[4896] سہیل کے والد ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو شخص جہنم میں اس طرح اکٹھے نہیں ہوں گے کہ اکٹھے ہونے کی وجہ سے ایک شخص دوسرے کو نقصان پہنچا سکے۔ عرض کی گئی: اللہ کے

اللهِ ﷺ: «لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ» قِيلَ: مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ».

رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ''وہ مومن جس نے (جہاد کرتے ہوئے) کسی کافر کو قتل کیا، پھر دین پر مضبوطی سے جما رہا۔''

(المعجم ٣٧) - (بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى وَتَضْعِيفِهَا (التحفة ١٠)

باب:37- اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لیے) صدقہ کرنے کی فضیلت اور اس کے اجر میں کئی گنا اضافہ

[٤٨٩٧] ١٣٢-(١٨٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَّخْطُومَةٍ فَقَالَ: هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَكَ بِهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ، كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ».

[4897] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوعمرو شیبانی سے، انھوں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے آیا اور کہنے لگا: یہ اللہ کی راہ (جہاد) میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور سبھی نکیل سمیت ہوں گی۔''

[٤٨٩٨] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4998] زائدہ اور شعبہ دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَّغَيْرِهِ، وَخِلَافَتِهِ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ (التحفة ١١)

باب:38- سواری وغیرہ کے ساتھ مجاہد کی مدد کرنے اور اس کے گھر والوں کا خیال رکھنے کی فضیلت

[٤٨٩٩] ١٣٣-(١٨٩٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ

[4999] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعمرو شیبانی سے، انھوں نے حضرت

لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي. فَقَالَ: «مَا عِنْدِي» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ».

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرا سواری کا جانور ضائع ہو گیا ہے، آپ مجھے سواری مہیا کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے۔'' ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس کو ایسا شخص بتاتا ہوں جو اسے سواری کا جانور مہیا کر دے گا۔ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی نیکی کا پتہ بتایا، اس کے لیے (بھی) نیکی کرنے والے کے جیسا اجر ہے۔''

[٤٩٠٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4900] عیسیٰ بن یونس، شعبہ اور سفیان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[٤٩٠١] ١٣٤-(١٨٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ فَتًى مِّنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ، قَالَ: «ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ»، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ، قَالَ: يَا فُلَانَةُ! أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا، فَوَاللهِ! لَا

[4901] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور میرے پاس استطاعت نہیں کہ اس کا سامان باندھ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ، اس نے جہاد کا سامان تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہو گیا ہے۔'' وہ نوجوان اس آدمی کے پاس گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ تم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں: وہ سارا سامان مجھے دے دو جو تم نے (جہاد کے لیے) تیار کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اے فلاں بی بی! میں نے جو کچھ (جہاد کے لیے) تیار کیا تھا اسے دے دو اور اس میں سے کوئی چیز بچا کے نہ رکھو، اللہ کی قسم! ایسے نہیں ہو گا کہ تم اس میں سے کچھ بچا کے رکھو اور اس میں تمھارے لیے

تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ.

برکت ہو۔

[٤٩٠٢] ١٣٥-(١٨٩٥) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَقَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ -: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا».

[4902] بکیر بن اشج نے بسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کے راستے میں جنگ کرنے والے کسی آدمی کو لیس کیا (سامانِ جہاد مہیا کیا) تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا اور جس شخص نے غازی کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کی تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا۔''

[٤٩٠٣] ١٣٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا».

[4903] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بسر بن سعید سے، انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مجاہد کے لیے سامان مہیا کیا تو یقیناً اس نے جہاد کیا اور جس نے مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کی اس نے بھی جہاد کیا۔''

[٤٩٠٤] ١٣٧-(١٨٩٦) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ، مِنْ هُذَيْلٍ، فَقَالَ: «لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا».

[4904] علی بن مبارک نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مہری کے مولیٰ ابوسعید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کے خلاف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: ''ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے ایک مرد اٹھے اور جائے، ثواب میں دونوں شریک ہوں گے۔''

[٤٩٠٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ

[4905] حسین نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مہری کے مولیٰ ابوسعید نے حدیث بیان کی، کہا:

عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا، بِمِثْلِهِ.

مجھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٤٩٠٦] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4906] شیبان نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٩٠٧] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلٰى بَنِي لَحْيَانَ فَقَالَ: «لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ» ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: «أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ، كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ».

[4907] مہری کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی سعید نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ نے بنولحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی (جہاد کے لیے نکلے) اور فرمایا: ''تم میں سے جو شخص بھی (جہاد کے لیے) نکلنے والے کے اہل وعیال اور مال ومتاع کی اچھی طرح دیکھ بھال کے لیے پیچھے رہے گا، نکلنے والے کے اجر میں سے آدھا اسے ملے گا۔'' (یعنی جہاد کرنے والے اور پیچھے خیال رکھنے والے دونوں کے لیے ثواب ہے۔ پیچھے رہ کر خیال رکھنے والے کو بھی گھر میں رہتے ہوئے آدھا ثواب مل جائے گا۔)

(المعجم٣٩) - (بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ، وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ) (التحفة١٢)

باب:39- مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (کا تحفظ) اور جس نے ان میں مجاہدین سے خیانت کی، اس کا گناہ

[٤٩٠٨] ١٣٩-(١٨٩٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حُرْمَةُ نِسَاءِ

[4908] سفیان (ثوری) نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھر میں بیٹھنے والوں کے لیے مجاہدین کی عورتوں کی عزت وحرمت

الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ، كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ، فَيَخُونُهُ فِيهِمْ، إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟».

اسی طرح ہے جس طرح ان کی اپنی ماؤں کی حرمت وعزت ہے۔ اور گھروں میں بیٹھنے والوں میں سے جو بھی شخص مجاہدین کے گھر والوں کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے، پھر ان کے معاملے میں ان کے ساتھ خیانت کرتا ہے (پوری طرح دیکھ بھال نہیں کرتا) تو اس کو قیامت کے دن اس (مجاہد) کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے عمل میں سے جتنا چاہے گا لے لے گا، اب تمھارا (اس سزا کے بارے میں) کیا خیال ہے؟'' (کوتاہی کرنے والے نے مجاہدین کے گھر والوں کی دیکھ بھال میں کوتاہی کر کے نیک اعمال بھی کیے ہوں گے تو وہ اس سے چھن جائیں گے اور ہو سکتا ہے اس کے پاس کچھ بھی نہ بچے۔)

[٤٩٠٩] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

[4909] مسعر نے ہمیں علقمہ بن مرثد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (پھر سفیان) ثوری کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی۔)

[٤٩١٠] ١٤٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «وَقَالَ: فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ»، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «فَمَا ظَنُّكُمْ؟».

[4910] قعنب نے علقمہ بن مرثد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ''اور فرمایا: (اسے کہا جائے گا کہ) تم اس کی نیکیوں میں سے جو چاہو لے لو'' پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم کیا سمجھتے ہو؟''

(المعجم ٤٠) - (بَابُ سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ) (التحفة ١٣)

باب:40- معذوروں سے جہاد کی فرضیت ساقط ہو جانا

[٤٩١١] ١٤١-(١٨٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا

[4911] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابو اسحاق سے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِى ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ، فَنَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِى ٱلضَّرَرِ﴾. [النسآء: ٩٥]

حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) سے سنا، وہ قرآن مجید کی آیت: ''مومنوں میں سے گھر بیٹھنے والے، جو معذور نہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں'' کے بارے میں کہہ رہے تھے (آیت، درمیان والے حصے ''جو معذور نہیں'' کے بغیر نازل ہوئی) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، وہ ایک شانے کی ہڈی لے آئے اور اس پر یہ آیت لکھ دی۔ اس موقع پر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی، تب یہ آیت (درمیان کے حصے سمیت اس طرح) اتری: ''مومنوں میں سے گھر بیٹھنے والے، جو معذور نہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں۔''

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ﴾. بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ، وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ: سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

شعبہ نے کہا: مجھے ایک شخص نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آیت: ''بیٹھنے والے برابر نہیں'' حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مانند بیان کی، ابن بشار نے اپنی روایت میں کہا: سعد بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انھوں نے ایک آدمی سے، اس نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (پہلی حدیث کی سند مکمل اور صحیح ہے۔ یہ دونوں سندیں ضبط وتائید کے لیے ہیں۔)

[٤٩١٢] ١٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ كَلَّمَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَنَزَلَتْ: ﴿غَيْرُ أُوْلِى ٱلضَّرَرِ﴾.

[4912] مسعر نے ابواسحاق سے، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب آیت: ''مومنوں میں سے گھر بیٹھنے والے مجاہدوں کے برابر نہیں'' نازل ہوئی تو (عبداللہ) ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے گفتگو کی، تب ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (جو معذور نہیں) کے الفاظ نازل ہوئے۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ) (التحفة ١٤)

باب: 41- شہید کے لیے جنت کا ثبوت

[٤٩١٣] ١٤٣-(١٨٩٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ -: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ، وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ.

[4913] سعید بن عمرو اشعثی اور سوید بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی: — الفاظ سعید کے ہیں — کہا: ہمیں سفیان نے عمرو سے خبر دی: انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر میں (اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے) شہید کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ فرمایا: ''جنت میں۔'' اس شخص کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں اس نے ان کو پھینکا، پھر لڑا حتی کہ شہید ہو گیا۔ اور سوید کی روایت میں یہ ہے: ایک شخص نے اُحد کے دن نبی ﷺ سے عرض کی۔

[٤٩١٤] ١٤٤-(١٩٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّبِيتِ - قَبِيلَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا، وَّأُجِرَ كَثِيرًا».

[4914] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: انصار کے ایک قبیلے، بنو نبیت میں سے ایک شخص (نبی ﷺ کی خدمت میں) آیا اور اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور بلاشبہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر آگے بڑھا، (خوب) جنگ کی حتی کہ شہید کر دیا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے عمل بہت کم کیا اور اس کو اجر بہت زیادہ عطا کیا گیا۔''

[٤٩١٥] ١٤٥-(١٩٠١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُسَيْسَةَ، عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ،

[4915] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان کی خبر لانے کے لیے بُسَیسہ (خزرجی انصاری) رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ دیکھے ابوسفیان کے (تجارتی) قافلے کی کیا صورتِ حال ہے۔ جس وقت وہ واپس آیا تو گھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ — (ثابت نے) کہا: مجھے انس رضی اللہ عنہ کا کسی ام المومنین کو مستثنیٰ کرنا معلوم نہیں — کہا: اس

فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ - قَالَ: لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنٰى بَعْضَ نِسَائِهِ - قَالَ: فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: «إِنَّ لَنَا طَلِبَةً، فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا، فَلْيَرْكَبْ مَّعَنَا» فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «لَا. إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا» فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلٰى بَدْرٍ، وَّجَاءَ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ» فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ» قَالَ: يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بَخٍ بَخٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ» قَالَ: لَا، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: «فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا» قَالَ: فَأَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهِ، إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ، قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ.

نے آکر آپ کو ساری بات بتائی تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''ہمیں کچھ (کرنا) مطلوب ہے، سو جس کے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو کر چلے۔'' کچھ لوگ بالائی مدینہ میں (موجود) اپنی سواریاں لانے کی اجازت طلب کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، صرف وہی لوگ (ساتھ چلیں) جن کی سواریاں یہیں موجود ہوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب چل پڑے اور مشرکین سے پہلے ''بدر'' پر پہنچ گئے، مشرکین بھی آپہنچے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص، جب تک میں اس کے پیچھے نہ ہوں، کسی چیز پر پیش قدمی نہ کرے۔'' مشرکین قریب آگئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین ہیں۔'' کہا: (یہ سن کر) حضرت عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! جنت جس کا عرض آسمان اور زمین ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: واہ وا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ واہ وا کس وجہ سے کہا؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! اس امید کے سوا اور کسی وجہ سے نہیں (کہا) کہ میں (بھی) جنت والوں میں سے ہو جاؤں، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم اہل جنت میں سے ہو۔'' حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانی شروع کیں، پھر کہنے لگے: اگر میں اپنی ان کھجوروں کو کھا لینے تک زندہ رہا تو پھر یہ بڑی لمبی زندگی ہوگی (یعنی جنت ملنے میں دیر ہو جائے گی)، پھر انھوں نے، جو کھجوریں ان کے پاس تھیں، پھینکیں اور لڑائی شروع کر دی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

[٤٩١٦] ١٤٦-(١٩٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى؛ قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيٰى:

[4916] ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نے اپنے والد سے، جب وہ دشمن کا

أَخْبَرَنَا - جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ» فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسٰى! آنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ، فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ.

سامنا کر رہے تھے، سنا: وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے (ہوتے) ہیں۔'' یہ سن کر ایک خستہ حال شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ابوموسیٰ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو خود یہ فرماتے ہوئے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر وہ شخص واپس اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا: میں تمھیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور تلوار لے کر بڑھا، اس سے شمشیر زنی کی یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔

[٤٩١٧] ١٤٧-(٦٧٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ، وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ، وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ، قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ، فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ! بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ، فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا، قَالَ: وَأَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا، خَالَ أَنَسٍ، مِّنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ:

[4917] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیج دیں جو (ہمیں) قرآن اور سنت کی تعلیم دیں۔ آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری بھیج دیے جنھیں قراء کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حضرت حرام (بن ملحان رضی اللہ عنہ) بھی تھے، یہ لوگ رات کے وقت قرآن پڑھتے تھے، ایک دوسرے کو سناتے تھے، قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے، اور دن کو مسجد میں پانی لاکر رکھتے تھے اور جنگل سے لکڑیاں لاکر فروخت کرتے اور اس سے اصحاب صفہ اور فقراء کے لیے کھانا خریدتے تھے، نبی ﷺ نے انھیں ان (آنے والے کافروں) کی طرف بھیجا اور انھوں نے منزل پر پہنچنے سے پہلے (راستے ہی میں دھوکے سے) ان پر حملہ کر دیا اور انھیں شہید کر دیا، اس وقت انھوں نے کہا: اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہماری تجھ سے ملاقات ہو گئی ہے، ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ اس سانحے میں ایک شخص نے پیچھے سے آکر انس رضی اللہ عنہ کے ماموں، حرام

«إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا، وَإِنَّهُمْ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ! بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا، أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ، فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا». [راجع: ١٥٤٥]

(بن ملحان) رضی اللہ عنہ کو اس طرح نیزہ مارا کہ وہ آر پار ہو گیا تو انھوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''تمھارے بھائی شہید کر دیے گئے ہیں اور انھوں نے کہا ہے: ''اے اللہ! ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی ہے، ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔''

[٤٩١٨] ١٤٨ -(١٩٠٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: عَمِّيَ الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَدْرًا، قَالَ: فَشَقَّ عَلَيْهِ، قَالَ: أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ، وَإِنْ أَرَانِيَ اللهُ مَشْهَدًا، فِيمَا بَعْدُ، مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَيَرَانِيَ اللهُ تَعَالٰى مَا أَصْنَعُ، قَالَ: فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا، قَالَ: فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ: يَا أَبَا عَمْرٍو! أَيْنَ؟ فَقَالَ: وَاهًا لِّرِيحِ الْجَنَّةِ، أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ، قَالَ: فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ، قَالَ: فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُونَ، مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ، قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ، عَمَّتِيَ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ: فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ [الأحزاب:٢٣] قَالَ: فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ.

[4918] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں حاضر نہیں ہو سکے تھے اور یہ بات ان پر بہت شاق گزری تھی۔ انھوں نے کہا: یہ پہلا معرکہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ شریک ہوئے اور میں اس سے غیر حاضر رہا، اس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کوئی معرکہ مجھے دکھایا تو اللہ مجھے بھی دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ وہ ان کلمات کے علاوہ کوئی اور بات کہنے سے ڈرے (دل میں بہت کچھ کر گزرنے کا عزم تھا لیکن اس فقرے سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔)، پھر وہ غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، کہا: پھر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے تو (میرے چچا) انس (بن نضر) رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوعمرو! کدھر؟ (پھر کہا:) جنت کی خوشبو کیسی عجیب ہے! جو مجھے کوہِ احد کے پیچھے سے آ رہی ہے، پھر وہ کافروں سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ ان کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیروں کے اَسّی سے اوپر زخم پائے گئے۔ ان کی بہن، میری پھوپھی ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اپنے بھائی (کی لاش) کو صرف ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا تھا، (اسی موقع پر) یہ آیت نازل ہوئی: ''(مومنوں میں سے) کتنے مرد ہیں کہ جس (قول) پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا، اسے سچ کر دکھایا، ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنھوں نے اپنا

ذمہ پورا کر دیا، اور ان میں سے کوئی ایسے ہیں جو منتظر ہیں، وہ ذرہ برابر تبدیل نہیں ہوئے (اپنے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے عہد پر قائم ہیں۔)'' صحابہ کرام کا خیال یہ تھا کہ یہ آیت حضرت انس (بن نضر) رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(المعجم ٤٢) - (بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)
(التحفة ١٥)

باب:42- جو شخص اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرے وہی (مجاہد) فی سبیل اللہ ہے

[٤٩١٩] ١٤٩-(١٩٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ؛ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ أَعْلٰى، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4919] عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے ابووائل (شقیق) سے سنا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! کوئی شخص مال غنیمت کی خاطر لڑتا ہے، کوئی شخص اس لیے لڑتا ہے کہ اس (کے کارناموں) کا ذکر ہو اور کوئی اس لیے لڑتا ہے کہ (لڑائی اور شجاعت) میں اس کے مقام کو دیکھا جائے، ان میں سے اللہ کے راستے میں (لڑنے والا) کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ اونچا ہو، وہی اللہ کے راستے میں (لڑنے والا) ہے۔''

[٤٩٢٠] ١٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، أَيُّ

[4920] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو شجاعت کے لیے لڑتا ہے، کوئی (قومی) حمیت کے لیے لڑتا ہے، کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کی راہ میں (لڑنے والا) کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس لیے لڑا کہ اللہ کا کلمہ سب سے اونچا ہو تو وہی اللہ

ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ».

کے لیے لڑنے والا ہے۔"

[٤٩٢١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[4921] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی شخص اظہار شجاعت کے لیے لڑتا ہے۔ پھر اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٩٢٢] ١٥١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ - وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا - فَقَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4922] منصور نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے متعلق سوال کیا اور کہا: ایک شخص غصے کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، ایک شخص (قومی) حمیت کی بنا پر جنگ کرتا ہے۔ کہا: تو آپ ﷺ نے اس کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایا اور صرف اس لیے اٹھایا کہ وہ آدمی کھڑا ہوا تھا اور فرمایا: "جو شخص اس لیے لڑا کہ اللہ کا کلمہ سب سے اونچا ہو، وہی اللہ کی راہ میں (لڑنے والا) ہے۔"

(المعجم٤٣) - (بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ) (التحفة١٦)

باب:43- جس شخص نے دکھاوے اور نام ونمود کی خاطر جنگ کی وہ جہنم کا مستحق ہے

[٤٩٢٣] ١٥٢-(١٩٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ: أَيُّهَا

[4923] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس بن یوسف نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: (جمگھٹے کے بعد) لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چھٹ گئے تو اہل شام میں سے ناتل (بن قیس جزامی رئیس اہل شام) نے ان سے

الشَّيْخُ! حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ».

کہا: شیخ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ آئے گا، وہ ہوگا جسے شہید کر دیا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی (عطا کردہ) نعمت کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ وہ پوچھے گا تو نے اس نعمت کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتی کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تم اس لیے لڑے تھے کہ کہا جائے: یہ (شخص) جری ہے۔ اور یہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور وہ آدمی جس نے علم پڑھا، پڑھایا اور قرآن کی قراءت کی، اسے پیش کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ) اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا، وہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے: یہ قاری ہے، وہ کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتی کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت کی اور ہر قسم کا مال عطا کیا، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے ان میں کیا کیا؟ کہے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جس میں تمھیں پسند ہے کہ مال خرچ کیا جائے مگر ہر ایسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے (یہ سب) اس لیے کیا تا کہ کہا جائے: وہ سخی ہے، ایسا ہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا،

تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔''

[٤٩٢٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ: نَاتِلٌ الشَّامِيُّ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ.

[4924] حجاج بن محمد نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی، کہا: مجھے یونس بن یوسف نے سلیمان بن یسار سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چھٹ گئے تو ناتل شامی نے کہا......اور (اس کے بعد) خالد بن حارث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٤) - (بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ (التحفة ١٧)

باب: 44- جس نے جنگ کی اور غنیمت حاصل کی اور جس کو غنیمت نہ ملی ان کے ثواب کا بیان

[٤٩٢٥] ١٥٣-(١٩٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ، إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِّنَ الْآخِرَةِ، وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ، وَإِنْ لَّمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ».

[4925] حیوہ بن شریح نے ابو ہانی سے روایت کی، انھوں نے ابو عبدالرحمٰن حبلی سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑنے والی کوئی بھی جماعت جو اللہ کی راہ میں جنگ کرتی ہے، پھر وہ لوگ مال غنیمت حاصل کر لیتے ہیں تو وہ آخرت کے اجر سے دو حصے فوراً حاصل کر لیتے ہیں، ان کے لیے ایک باقی رہ جاتا ہے اور اگر وہ غنیمت حاصل نہیں کرتے تو (آخرت میں) ان کا اجر پورا ہوگا۔''

[٤٩٢٦] ١٥٤-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ: حَدَّثَنِي أَبُوعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا

[4926] نافع بن یزید نے کہا: مجھے ابو ہانی نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابو عبدالرحمٰن حبلی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی غازی جماعت یا لشکر جہاد کرے، غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو انھوں نے اپنے دو تہائی اجر فوراً (یہیں) حاصل کر لیے اور جو بھی غازی جماعت یا لشکر خالی ہاتھ لوٹے

ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ».

اور زخم کھائے تو ان لوگوں کے اجر مکمل ہوں گے۔''

(المعجم ٤٥) - (بَابُ قَوْلِهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ) وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ (التحفة١٨)

باب:45 - رسول اللہ ﷺ کا فرمان: تمام اعمال کا مدار نیت پر ہے، ان میں جہاد اور دیگر اعمال بھی شامل ہیں

[٤٩٢٧] ١٥٥-(١٩٠٧) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

[4927] امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ بن وقاص سے، انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا مدار نیت پر ہی ہے، اور آدمی کے لیے وہی (اجر) ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف تھی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے تھی تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی تھی۔''

[٤٩٢٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَّيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[4928] لیث، حماد بن زید، عبدالوہاب ثقفی، سلیمان بن حیان، حفص بن غیاث، یزید بن ہارون، ابن مبارک اور سفیان سب نے یحییٰ بن سعید سے، مالک کی سند اور ان کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِإِسْنَادِ مَالِكٍ؛ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سفیان کی حدیث میں ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى (التحفة ١٩)

باب:46- شہادت فی سبیل اللہ طلب کرنا مستحب ہے

[٤٩٢٩] ١٥٦-(١٩٠٨) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا، أُعْطِيَهَا، وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ».

[4929] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سچے دل سے شہادت طلب کی، اسے عطا کر دی جاتی ہے (اجر عطا کر دیا جاتا ہے) چاہے وہ اسے (عملاً) حاصل نہ ہو سکے۔''

[٤٩٣٠] ١٥٧-(١٩٠٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ: حَرْمَلَةُ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ؛ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ» : وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ: «بِصِدْقٍ».

[4930] ابوطاہر اور حرملہ بن یحییٰ نے مجھے حدیث بیان کی۔ الفاظ حرملہ کے ہیں۔ ابوطاہر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی، حرملہ نے کہا: حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوشریح نے حدیث بیان کی کہ سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اللہ سے شہادت مانگے، اللہ اسے شہداء کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے، چاہے وہ اپنے بستر ہی پر کیوں نہ فوت ہو۔'' ابوطاہر نے اپنی حدیث میں ''سچے (دل) سے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ ذَمِّ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ) (التحفة ٢٠)

باب:47- اس شخص کی مذمت جو فوت ہو گیا اور جہاد کیا نہ دل میں جہاد کرنے کی بات سوچی

[٤٩٣١] ١٥٨-(١٩١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: أَخْبَرَنَا

[4931] محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم انطاکی نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے وہیب مکی سے خبر دی، انھوں نے عمر

عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ».

بن محمد بن منکدر سے، انھوں نے سمی سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مر گیا اور جہاد کیا نہ دل میں جہاد کا ارادہ ہی کیا، وہ نفاق کی ایک قسم میں مرا۔''

قَالَ ابْنُ سَهْمٍ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: فَنُرٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

ابن سہم نے کہا: عبداللہ بن مبارک کا قول ہے: ہمیں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ یہ (حکم) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھا (جب جہاد کی سنگین ضرورت تھی۔ بہت بڑے ممالک اسلام میں داخل ہونے اور دشمنوں سے مامون ہو جانے کے بعد اب ہر کسی کی جہاد میں شمولیت کی اتنی شدید ضرورت نہیں رہی۔)

(المعجم٤٨) – (بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ (التحفة ٢١)

باب:48-اس شخص کا ثواب جسے بیماری یا کسی اور عذر نے جہاد سے روک دیا

[٤٩٣٢] ١٥٩ -(١٩١١) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَّا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ».

[4932] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: ''مدینہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم کسی راستے پر نہیں چلتے یا کسی وادی کو طے نہیں کرتے مگر وہ تمھارے ساتھ ہوتے ہیں، انھیں بیماری نے روک رکھا ہے۔''

[٤٩٣٣] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: «إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ».

[4933] ابومعاویہ، وکیع اور عیسیٰ بن یونس سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر وکیع کی حدیث میں (''مگر وہ تمھارے ساتھ ہوتے ہیں'' کے بجائے) ''مگر وہ تمھارے ساتھ اجر میں شریک ہوتے ہیں'' ہے۔

(المعجم٤٩) - (بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ) (التحفة٢٢)

[٤٩٣٤] ١٦٠-(١٩١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». يَشُكُّ أَيَّهُمَا قَالَ: قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ» كَمَا قَالَ فِي الْأُولٰى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

باب:49- سمندر میں (سفر کر کے) جہاد کرنے کی فضیلت

[4934] اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (جو حضور کی رضاعی خالہ لگتی تھیں) کے پاس تشریف لے جاتے اور وہ آپ کو کھانا پیش کرتی تھیں، (بعدازاں) وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں (آ گئی) تھیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں گئے، انھوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور پھر بیٹھ کر آپ کے سر میں جوئیں تلاش کرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کیے گئے، وہ اس سمندر کی پشت پر سوار ہوں گے۔ وہ تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہوں گے، یا اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی طرح ہوں گے۔'' انھیں شک تھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ کہا: تو ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان مجاہدین میں شامل کر دے۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی اور پھر اپنا سر (تکیے پر) رکھ کر سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے (خواب میں) میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے۔'' جس طرح پہلی مرتبہ فرمایا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ

فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ.

نے فرمایا: ''تم اولین لوگوں میں سے ہو۔''

پھر حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر میں (بحری بیڑے پر) سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر شہید ہو گئیں۔ (اس طرح شہادت پائی۔)

[٤٩٣٥] ١٦١-(...) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ عِنْدَنَا، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: «أُرِيتُ قَوْمًا مِّنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ، كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ» فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «فَإِنَّكِ مِنْهُمْ» قَالَتْ: ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَّهُوَ يَضْحَكُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

[4935] حماد بن زید نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے میری امت کا ایک گروہ دکھایا گیا جو سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں، جیسے بادشاہ اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہوں۔'' میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم انھی میں ہو۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ پھر سو گئے اور آپ دوبارہ جاگے تو بھی آپ ہنس رہے تھے۔ میں نے (پھر) آپ سے سوال کیا تو آپ نے اسی طرح فرمایا۔ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اولین لوگوں میں سے ہو۔''

قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، بَعْدُ، فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ، فَرَكِبَتْهَا، فَصَرَعَتْهَا، فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

کہا: پھر اس کے بعد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، انھوں نے سمندر کے راستے جہاد کیا اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے گئے، جب وہ پہنچیں تو ان کے پاس ایک خچر لائی گئی، وہ اس پر سوار ہوئیں لیکن اس نے ان کو گرا دیا جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی۔ (اور اس طرح انھوں نے شہادت پائی۔)

[٤٩٣٦] ١٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِّنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ» ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[4936] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے ابن حبان سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے قریب ہی سو گئے، پھر آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اس بحر اخضر پر سوار ہو کر جا رہے ہیں۔'' پھر حماد بن زید کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٤٩٣٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنْتَ مِلْحَانَ، خَالَةَ لِأَنَسٍ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ إِسْحٰقَ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ.

[4937] عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ان کی خالہ، بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان کے ہاں (تکیے پر) سر رکھ کر سو گئے، اس کے بعد اسحاق بن ابی طلحہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (التحفة ٢٣)

باب: 50- اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے کی فضیلت

[٤٩٣٨] ١٦٣-(١٩١٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوالْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَّعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ مَّكْحُولٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ

[4938] لیث بن سعد نے ہمیں ایوب بن موسیٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مکحول سے، انھوں نے شرحبیل بن سمط سے، انھوں نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا، ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر (پہرہ دینے والا) فوت ہو گیا تو اس کا وہ

خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهِ، وَإِنْ مَّاتَ، جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ».

عمل جو وہ کر رہا تھا، (آیندہ بھی) جاری رہے گا، اس کے لیے اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور وہ (قبر میں سوالات کر کے) امتحان لینے والے سے محفوظ رہے گا۔''

[٤٩٣٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ عُقْبَةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى.

[4939] ابوعبیدہ بن عقبہ نے شرحبیل بن سمط سے، انھوں نے سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے، ایوب بن موسیٰ سے لیث کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ) (التحفة ٢٤)

باب: 51- شہداء کا بیان

[٤٩٤٠] ١٦٤-(١٩١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِي بِطَرِيقٍ، وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ»، وَقَالَ: «الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ». [انظر: ٦٦٦٩]

[4940] سُمی نے ابوصالح سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار ایک شخص کسی راستے پر جا رہا تھا، اس نے راستے میں ایک خاردار شاخ دیکھی تو اس کو (راستے سے) پیچھے کر دیا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے عمل کی جزا دی اور اس کو بخش دیا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''شہید پانچ (قسم کے اشخاص) ہیں: ① طاعون کی بیماری میں مرنے والا۔ ② پیٹ کی بیماری میں مرنے والا۔ ③ ڈوب کر مرنے والا۔ ④ کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا۔ ⑤ اور جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں (لڑتے ہوئے) شہید ہوا۔''

[٤٩٤١] ١٦٥-(١٩١٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ!

[4941] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم آپس میں (بات کرتے ہوئے) شہید کس کو شمار کرتے ہو؟'' صحابہ نے عرض کی: اللہ

مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، قَالَ: «إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ» قَالُوا: فَمَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ».

کے رسول! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوئے۔'' صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں (طلبِ علم، سفرِ حج، جہاد کے دوران میں اپنی موت) مر جائے وہ شہید ہے، جو شخص طاعون میں مرے وہ شہید ہے، جو شخص پیٹ کی بیماری میں (مبتلا ہو کر) مر جائے وہ شہید ہے۔''

قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ: «وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ».

(ابوصالح سے بیان کرنے والے ایک اور راوی عبیداللہ) بن مقسم نے (سہیل بن ابی صالح سے) کہا: میں تمھارے والد کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے (حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بھی) کہا تھا: ''اور غرق ہونے والا شہید ہے۔''

[٤٩٤٢] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ سُهَيْلٌ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ: أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: «وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ».

[4942] خالد نے ہمیں سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ ان کی حدیث میں ہے: سہیل نے کہا: عبیداللہ بن مقسم نے (سہیل سے) کہا کہ میں تمھارے بھائی کے بارے میں (بھی) گواہی دیتا ہوں کہ اس حدیث (کو اپنے والد سے بیان کرتے ہوئے اس) میں یہ اضافہ کیا تھا: ''اور جو غرق ہو جائے وہ شہید ہے۔''

[٤٩٤٣] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِ: قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَزَادَ فِيهِ: «وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ».

[4943] وہیب نے کہا: ہمیں سہیل نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ان کی حدیث میں ہے، کہا: مجھے عبیداللہ بن مقسم نے ابوصالح سے خبر دی، اور اس میں اضافہ کیا: ''غرق ہونے والا شہید ہے۔''

[٤٩٤٤] ١٦٦-(١٩١٦) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ

[4944] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں عاصم نے حفصہ بنت سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس

زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: بِمَ مَاتَ يَحْيَى ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: بِالطَّاعُونِ قَالَتْ: فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ».

بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: یحییٰ بن ابی عمرہ کس بیماری سے فوت ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا: میں نے کہا: طاعون سے۔ انھوں نے کہا: تو انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون (سے موت) ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔''

[٤٩٤٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[4945] علی بن مسہر نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ، وَذَمِّ مَنْ عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ) (التحفة ٢٥)

باب:52- تیراندازی کی فضیلت، اس کی تلقین اور جس نے اسے سیکھ کر بھلا دیا اس کی مذمت

[٤٩٤٦] ١٦٧-(١٩١٧) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ، ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: «﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ﴾ [الأنفال: ٦٠] أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ».

[4946] ثمامہ بن شُفی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے: ''﴿وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ ''تم ان کے مقابلے کے لیے جتنی کر سکو، قوت تیار کرو۔'' (الأنفال 60:8) سن رکھو! قوت تیراندازی (کا نام) ہے، سن رکھو! قوت تیراندازی (کا نام) ہے، سن رکھو! قوت تیراندازی (کا نام) ہے۔''

[٤٩٤٧] ١٦٨-(١٩١٨) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ، وَيَكْفِيكُمُ اللهُ، فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ».

[4947] ابن وہب نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے ابوعلی (ثمامہ بن شُفی) سے خبر دی، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جلد ہی تمھارے لیے بہت سی زمینوں (پر قبضے) کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تمھارے لیے کافی ہوگا، اس لیے تم میں سے کوئی اپنے تیروں کی مشق سے غافل نہ رہے۔''

[٤٩٤٨] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[4948] بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے، انھوں نے ابوعلی ہمدانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ سے اس حدیث کے مانند روایت سنی۔

[٤٩٤٩] ١٦٩-(١٩١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ؛ أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ، وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ، قَالَ عُقْبَةُ: لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَمْ أُعَانِهِ، قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ قَدْ عَصٰى».

[4949] حارث بن یعقوب نے عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت کی کہ فُقَیم لخمی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ (تیر چھوڑنے اور جا لگنے کے) ان دو نشانوں کے درمیان چکر لگاتے ہیں جبکہ آپ بوڑھے ہیں اور یہ آپ کے لیے باعث مشقت بھی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ تکلیف نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا: میں نے ابن شماسہ سے پوچھا: وہ بات کیا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس شخص نے تیراندازی سیکھی، پھر اس کو ترک کر دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' یا (فرمایا:) ''اس نے نافرمانی کی۔''

(المعجم ٥٣) - (بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ))) (التحفة ٢٦)

باب:53-رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے کوئی بھی مخالفت کرنے والا نقصان نہیں پہنچا سکے گا''

[٤٩٥٠] ١٧٠-(١٩٢٠) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ». وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ: «وَهُمْ كَذٰلِكَ».

[4950] سعید بن منصور، ابوربیع عتکی اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواسماء سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر (قائم رہتے ہوئے) غالب رہے گا، جو شخص بھی ان کی حمایت سے دستکش ہوگا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ اسی طرح

ہوں گے۔''

قتیبہ کی حدیث میں: ''وہ اسی طرح ہوں گے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٤٩٥١] ١٧١-(١٩٢١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ [يَعْنِي الْفَزَارِيَّ] عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ».

[4951] مروان فزاری نے اسماعیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔''

[٤٩٥٢] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً.

[4952] ابواسامہ نے کہا: مجھے اسماعیل نے قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ (آگے) بالکل مروان کی حدیث کے مانند ہے۔

[٤٩٥٣] ١٧٢-(١٩٢٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: «لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا، يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

[4953] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین کی خاطر مسلسل جنگ کرتی رہے گی، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔''

[٤٩٥٤] ١٧٣-(١٩٢٣) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:

[4954] ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر رہتے ہوئے

أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

جنگ کرتا رہے گا، قیامت تک وہی غالب رہیں گے۔''

[٤٩٥٥] ١٧٤-(١٠٣٧) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ؛ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِىءٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ». [راجع: ٢٣٨٩]

[4955] عمیر بن ہانی نے کہا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا، جو شخص ان کی حمایت سے دستکش ہوگا، یا ان کی مخالفت کرے گا وہ اللہ کا حکم (قیامت) آنے تک ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ (ہمیشہ) لوگوں پر غالب (یا ان کے سامنے نمایاں) رہیں گے۔''

[٤٩٥٦] ١٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَّوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، لَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ نَّاوَأَهُمْ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[4956] یزید بن اصم نے کہا: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو منبر پر ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا جو میں نے کسی اور سے نہیں سنی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی حقیقی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر جنگ کرتا رہے گا اور جو ان کا مقابلہ کرے گا وہ گروہ قیامت تک ان کے مقابلے میں نمایاں رہے گا۔''

[٤٩٥٧] ١٧٦-(١٩٢٤) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي

[4957] عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری نے کہا: میں مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ، وَّعِنْدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ، هُمْ شَرٌّ مِّنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، لَا يَدْعُونَ اللهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ.

قیامت بدترین مخلوق کے سوا دوسروں پر قائم نہ ہوگی، یہ لوگ زمانۂ جاہلیت کے لوگوں سے بھی بدتر ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کی بھی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اس کو رد کر دے گا۔

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ! اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُاللهِ، فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ أَعْلَمُ، وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلٰى أَمْرِ اللهِ، قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ، لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ، وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ». فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَجَلْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ، مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ، فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ، عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

وہ انھی باتوں میں مشغول تھے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عقبہ! سنیے، عبداللہ کیا بیان کر رہے ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ زیادہ جاننے والے ہیں، میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے: ”میری امت کے ایک گروہ کے لوگ مسلسل اللہ کے حکم پر لڑتے رہیں گے اور اپنے دشمنوں کو دباتے رہیں گے اور ان کی مخالفت کرنے والے انھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بالکل صحیح، پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو کستوری کی خوشبو کی طرح (خوشبو دار) اور اس کا لمس ریشم کی طرح ہوگا، وہ کسی انسان کو، جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا، نہیں چھوڑے گی، اس (کی روح) کو قبض کر لے گی، پھر بدترین لوگ رہ جائیں گے اور انھی پر قیامت قائم ہوگی۔

[٤٩٥٨] ١٧٧-(١٩٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ».

[4958] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(ہمارے) مغرب کے رہنے والے لوگ ہمیشہ حق پر رہتے ہوئے غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“

فائدہ: اس وقت جو عرب تھا اس کا مغربی حصہ شام کا علاقہ تھا۔ اس کی تائید طبرانی اوسط کی ایک ضعیف روایت سے بھی ہوتی

ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں مروی ہے: ''وہ دمشق کے دروازوں پر اور اردگرد کے علاقے میں اور بیت المقدس کے دروازوں پر اور اردگرد کے علاقے میں لڑتے رہیں گے۔ جو انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا، وہ انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، وہ قیامت تک غالب رہیں گے۔'' (المعجم الأوسط للطبراني، حديث: 47)

(المعجم ٥٤) – (بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ، وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ) (التحفة ٢٧)

باب: 54- سفر کے دوران میں جانوروں کا خیال رکھنا اور رات کا آخری حصہ گزرگاہ پر گزارنے کی ممانعت

[٤٩٥٩] ١٧٨-(١٩٢٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ، فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ».

[4959] جریر نے سہیل سے، انھوں اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم شادابی (کے زمانے) میں سفر کرو تو زمین میں سے اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی (یا قحط زدہ زمین) میں سفر کرو تو اس زمین پر سے جلدی گزرو اور جب تم رات کے آخری حصے میں منزل کرو تو گزر گاہ سے ہٹ جاؤ کیونکہ رات کو وہ (راستے کی) جگہ حشرات الارض کا ٹھکانا ہوتی ہے۔'' (وہاں اپنی خوراک کے حصول کے لیے آتے ہیں۔)

[٤٩٦٠] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ، فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ، وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ».

[4960] عبدالعزیز بن محمد نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم شادابی (کے زمانے) میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو اس (سے متاثر علاقے میں) سے ان (اونٹوں کی ٹانگوں) کا گودا بچا کر لے جاؤ (تیز رفتاری سے نکل جاؤ تاکہ زیادہ عرصہ بھوکے رہ کر وہ کمزور نہ ہو جائیں) اور جب تم رات کے آخری حصے میں قیام کرو تو گزرگاہ میں ٹھہرنے سے اجتناب کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ جانوروں کی گزرگاہ اور حشرات الارض کی آماجگاہ ہوتی ہے۔''

(المعجم٥٥) - (بَابٌ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، وَاسْتِحْبَابُ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ إِلَى أَهْلِهِ، بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهِ) (التحفة٢٨)

باب:55- سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور اپنا کام کر لینے کے بعد جلد گھر کو لوٹنا مستحب ہے

[٤٩٦١] ١٧٩-(١٩٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ وَّأَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَّجْهِهِ، فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

[4961] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: میں نے امام مالک سے پوچھا: سمی نے آپ کو ابو صالح کے واسطے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، وہ تم میں سے ایک (مسافر) کو سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے، جب تم میں سے کوئی شخص وہ کام سرانجام دے چکے جو اس کے پیش نظر تھا تو وہ جلد اپنے گھر آئے''؟ انھوں (امام مالک) نے کہا: ہاں۔

(المعجم٥٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ الطُّرُوقِ، وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا، لِمَنْ وَّرَدَ مِنْ سَفَرٍ) (التحفة٢٩)

باب:56- مسافر کے لیے طروق، یعنی رات کو (گھر میں) داخل ہونا مکروہ ہے

[٤٩٦٢] ١٨٠-(١٩٢٨) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا، وَّكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

[4962] یزید بن ہارون نے ہمام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اپنے گھر والوں پر دستک نہ دیتے تھے۔ آپ (سفر سے گھر والوں کے پاس) صبح کو یا شام کو تشریف لاتے تھے۔

[٤٩٦٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ لَا يَدْخُلُ.

[4963] عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا: ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: (گھر میں) داخل نہ ہوتے تھے۔

[٤٩٦٤] ١٨١-(٧١٥) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ سَالِمٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: - وَاللَّفْظُ لَهُ -: قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ».

[راجع: ١٦٥٦]

[4964] ہشیم نے سیار سے، انھوں نے (عامر) شعبی سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم گھروں کے اندر داخل ہونے کے لیے جانے لگے تو آپ نے فرمایا: ''رک جاؤ، حتی کہ ہم (کچھ تاخیر سے) رات کے وقت، یعنی عشاء کے وقت جائیں تاکہ بکھرے بالوں والی اپنے بال سنوار لے اور شوہر کی غیر موجودگی میں رہنے والی اپنی صفائی کرے۔''

[٤٩٦٥] ١٨٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا، حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ، وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ».

[4965] عبدالصمد نے کہا: ہمیں شعبہ نے سیار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر (شعبی) سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت گھر واپس آئے تو رات کو (اچانک) اپنے گھر میں داخل نہ ہو (بلکہ اتنی دیر توقف کرے) کہ شوہر کی غیر حاضری میں رہنے والی اپنی صفائی کر لے اور الجھے بالوں والی بال سنوار لے۔''

[٤٩٦٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[4966] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سیار نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٤٩٦٧] ١٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[4967] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عاصم سے

بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ، أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا .

حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، کہا: جب کوئی انسان لمبا وقت گھر سے دور رہا ہو تو رسول اللہ ﷺ نے اسے رات کو اچانک گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا۔

[٤٩٦٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ : حَدَّثَنَا رَوْحٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4968] روح نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٩٦٩] ١٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا، يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ .

[4969] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے محارب سے، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ انسان رات کو (اچانک) گھر والوں کے پاس جا پہنچے اور ان کو خیانت (جس طرح خاوند نے کہا ہوا ہے، اس طرح نہ رہنے) کا مرتکب سمجھے اور ان کی کمزوریاں ڈھونڈے۔

[٤٩٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: قَالَ سُفْيَانُ : لَا أَدْرِي، هٰذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لَا، يَعْنِي أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ .

[4970] عبدالرحمٰن نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ عبدالرحمٰن نے کہا: سفیان نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ "ان کو خیانت کا مرتکب سمجھے اور ان کی کمزوریاں تلاش کرے" کے الفاظ حدیث میں ہیں یا نہیں۔

[٤٩٧١] ١٨٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَا جَمِيعًا : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: يَتَخَوَّنُهُمْ وَيَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ .

[4971] ہمیں شعبہ نے محارب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے (اچانک) رات کو گھر آنے کی کراہت بیان کی اور یہ جملہ بیان نہیں کیا: ان کو خائن سمجھے اور ان کی کمزوریاں تلاش کرے۔